نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی اعنی

جلد دوم

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری دلاوری سابق مصحح مطبع نولکشور لاہور نے حسب الایمای مالک مطبع کو بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپ کر آراستہ ہوا

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب حدیث وتفسیر وغیرہ اُردو وفارسی وعربی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب حدیث اُردو	
مظاہر حق - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مترجمہ جناب مولانا محمد قطب الدین دہلوی مرحوم ومغفور کامل چار جلدمین ہی حامل المتن یعنے اول عبارت عربی حدیث کی بعدہٗ اُسکا ترجمہ اُردو مین کاغذ سفید گندہ۔	عے؍پ
ایضاً - کاغذ حنائی وسفید معمولی۔	لعہ؍پ
زاد سبیل آخرت - مولفہ خان بہادر ڈپٹی سید اولاد حسین صاحب رضوی - سی - آئی - ای سٹلمنٹ افسر ملقب بہ مشیر قیصرۂ ہند۔	۱۴ر؍پ
تحفۃ الاخیار - ترجمہ اُردو مشارق الانوار مترجمہ مولوی خرم علی - کاغذ سفید وحنائی	۱۲ر؍پ
کتب حدیث فارسی	
اشعۃ اللمعات حامل المتن - شرح مشکوٰۃ از مولانا عبدالحق محدث دہلوی چار مجلدات مین پوری شرح مع ترجمہ کاغذ سفید وحنائی۔	لعہ؍پ
کتب حدیث عربی	
تیسیر الوصول الی احادیث جامع الاصول از شیخ عبدالرحمٰن بن علی یمنی معروف۔	۸ر؍پ
جامع ترمذی - امام ابو عیسیٰ از صحاح ستہ مین سے معروف مع رسالہ اصول حدیث جرجانی وشمائل ترمذی جدید۔	۱۲ر؍پ

نام کتاب	قیمت
قسطلانی - شہاب الدین قسطلانی کی شرح صحیح البخاری مسمے بارشاد الساری معروف بہ قسطلانی دس مجلدات مین پوری شرح خط نسخ کاغذ سفید ولائتی گندہ	صعہ؍پ
سنن ابی داؤد - ہر چہار جلد کامل دو جلد مین از امام سلیمان بن اشعث داخل صحاح ستہ معروف جدید الطبع۔	۸ر؍پ
دلائل الخیرات - با ترجمہ فارسی واسماء متبرکہ وخواص اسماء حسنیٰ معروف۔	۱ر
زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل ذخیرہ احادیث از مولانا غلام یحیےٰ۔	۱۴ر
کتب تفسیر اُردو	
مقدمہ تفسیر مواہب الرحمٰن۔	۸ر؍پ
ا تفسیر مواہب الرحمٰن - پارۂ اول مولفہ مولوی امیر علی مترجم فتاواے عالمگیری مع مقدمہ۔	۸ر؍پ
۲ - ایضاً - پارۂ دوم۔	عہ؍پ
۳ - ایضاً - پارۂ سوم۔	عہ؍پ
۴ - ایضاً - پارۂ چہارم۔	عہ؍پ
۵ - ایضاً - پارۂ پنجم۔	عہ؍پ
۶ - ایضاً - پارۂ ششم۔	عہ؍پ
۷ - ایضاً - پارۂ ہفتم۔	عہ؍پ
۸ - ایضاً - پارۂ ہشتم۔	عہ؍پ
۹ - ایضاً - پارۂ نہم۔	عہ؍پ
۱۰ - ایضاً - پارۂ دہم۔	عہ؍پ
۱۱ - ایضاً - پارۂ یازدہم۔	عہ؍پ
۱۲ - ایضاً - پارۂ دوازدہم۔	عہ؍پ

نام کتاب	قیمت
۱۳ - ایضاً - پارۂ سیزدہم۔	عہ؍پ
۱۴ - ایضاً - پارۂ چہاردہم۔	عہ؍پ
۱۵ - ایضاً - پارۂ پانزدہم۔	عہ؍پ
۱۶ - ایضاً - پارۂ شانزدہم۔	عہ؍پ
۱۷ - ایضاً - پارۂ ہفت دہم۔	عہ؍پ
۱۸ - ایضاً - پارۂ ہشتدہم۔	عہ؍پ
۱۹ - ایضاً - پارۂ نوزدہم۔	عہ؍پ
۲۰ - ایضاً - پارۂ بستم	عہ؍پ
۲۱ - ایضاً - پارۂ بست ویکم۔	عہ؍پ
۲۲ - ایضاً - پارۂ بست ودوم۔	عہ؍پ
۲۳ - ایضاً - پارۂ بست وسوم۔	عہ؍پ
۲۴ - ایضاً - پارۂ بست وچہارم۔	عہ؍پ
۲۵ - ایضاً - پارۂ بست وپنجم۔	عہ؍پ
۲۶ - ایضاً - پارۂ بست وششم۔	عہ؍پ
۲۷ - ایضاً - پارۂ بست وہفتم۔	عہ؍پ
۲۸ - ایضاً - پارۂ بست وہشتم۔	عہ؍پ
۲۹ - ایضاً - پارۂ بست ونہم۔	عہ؍پ
۳۰ - ایضاً - پارۂ سی ام۔	عہ؍پ
تفسیر قادری - ترجمہ اُردو تفسیر حسینی مترجمہ مولوی فخر الدین صاحب کامل دو جلد مین بر دو قسم کاغذ۔	
(۱) کاغذ حنائی گندہ وسفید۔	لے؍پ
(۲) کاغذ حنائی رسمی وسفید۔	صہ؍پ
تفسیر سورۂ فاتحہ مسمی بہ تحفۃ الاسلام از مولوی اکرام الدین۔	۲ر
تفسیر سورۂ یوسف - سہ مصرعہ از مولوی اشرف علی صاحب۔	۶ر ۳ہ
ایضاً - چہار مصرعہ حسب مراتب بالا۔	۹ر ۳ہ

فہرست ابواب ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم

ابواب الطب

ابواب الفرائض

(حصہ ترکہ)

ابواب الوصایا

ابواب الولاء والہبۃ

ابواب القدر

ابواب الفتن

* دیکھو ذیل صفحہ ۱۰ فہرست جلد اول

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال متقدمین و متاخرین احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی یعنی

جلد دوم

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

محدث و فقیہ مولوی فضل احمد انصاری لاوری سابق مصحح مطبع منشی نولکشور لاہور نے حسب الایمای مالک مطبع مذکور بغرض فائدہ عام ترجمہ کیا

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابواب الاطعمة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ماجاء علی ماکان یاکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن یونس عن قتادة عن انس قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا سکرجة ولا خبز لہ مرقق فقلت لقتادة فعلی ما کانوا یاکلون قال علی ھذہ السفر ھذا حدیث حسن غریب قال محمد بن بشار یونس ھذا ھو یونس الاسکاف وقد روی عبد الوارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس نحوہ **باب** ماجاء فی اکل الارنب **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد ثنا شعبة عن ھشام بن زید قال سمعت انسا یقول انفجنا ارنبا بمر الظھران فسعی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفھا فادرکتھا فاخذتھا فاتیت بھا ابا طلحة فذبحھا بمروة فبعث معی بفخذھا او بورکھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکلہ فقلت اکلہ قال قبلہ وفی الباب عن جابر وعمار ومحمد بن صفوان ومحمد بن صیفی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم لا یرون باکل الارنب بأسا وقد کرہ بعض اھل العلم اکل الارنب وقالوا انھا تدمی

ابواب کھانے کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** کس چیز پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے یونس سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹے برتنوں پر۔ اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی ہے سو مین نے قتادہ سے کہا پھر آپ کس برتن پر کھاتے تھے کہا اُسنے ان دستر خوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد بن بشار نے یہ یونس وہ یونس اسکاف ہے۔ اور روایت کی ہے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُس نے انس سے مثل اسکے۔ **باب** خرگوش کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ہشام بن زید سے کہا اُسنے سُنا مین نے انس رض سے کہ کہتا ہمنے مر الظہران (نام موضع قریب مکہ) مین ایک خرگوش اُٹھایا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اُسکے پیچھے دوڑے سو مین نے اُسکے پاس پہونچکر اسکو پکڑ لیا اور اسکو مین ابو طلحہ کے پاس لایا سو ابو طلحہ نے اُسکو چھری سے ذبح کیا اور مجھے اُسکی ران یا چوتڑ (شک راوی) دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا سو آپ نے اُسکو کھایا۔ پس مین نے اس سے کہا آپ نے اُسکو کھایا ہے کہا اُسنے آپ نے اُسکو قبول کر لیا تھا۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے کہ وہ خرگوش کے کھانے مین کچھ خوف نہین جانتے۔ اور بعض اہل علم نے خرگوش کے کھانے کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے اسکو حیض آتا ہے

سلہ خوان خوانچہ کو بولتے ہین مراد اس سے سینی ہے اور سکرجہ اُن برتنون کو بولتے ہین جو چھوٹے چھوٹے برتن سینی مین رکھے ہوئے ہوتے ہین چونکہ آپکے اخلاق نہایت کریمانہ اور بزرگانہ تھے اسلئے آپ ایسے برتنون مین کھانا کھانے سے متنفر ہوتے تھے کیونکہ ایسے برتنون مین کھانا کھانا عموماً متکبرون کا طریق ہے اور چپاتی بھی آپنے بوجہ عسرت حالت کے اسوجہ سے نہین کھائی ۱۲

باب فی اکل الضب **حدثنا** قتیبة ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن اکل الضب فقال لا اٰکله ولا احرمه وفی الباب عن عمر وابی سعید وابن عباس وثابت بن ودیعة وجابر وعبد الرحمٰن بن حسنة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی اکل الضب فرخص فیه بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وکرهه بعضهم ویروی عن ابن عباس انه قال اکل الضب علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانما ترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم تقذرا **باب** ما جاء فی اکل الضبع **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم ثنا ابن جریج عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر الضبع اصید هی قال نعم قلت اٰکلها قال نعم قلت اقاله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم هٰذا حدیث حسن صحیح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هٰذا ولم یروا بأسا باکل الضبع وهو قول احمد واسحٰق وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث فی کراهیة اکل الضبع ولیس اسناده بالقوی وقد کره بعض اهل العلم اکل الضبع وهو قول ابن المبارك قال یحییٰ بن القطان وروی جریر بن حازم هٰذا الحدیث عن عبد الله بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار عن جابر عن عمر قوله وحدیث ابن جریج اصح **حدثنا** هناد ثنا ابو معاویة عن اسمٰعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیة عن حبان بن جزء عن اخیه خزیمة بن جزء قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل الضبع فقال ویاکل الضبع احد وسألته عن اکل الذئب فقال ویاکل الذئب احد فیه خیر هٰذا حدیث لیس اسناده بالقوی لا نعرفه الا من حدیث اسمٰعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیة وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی اسمٰعیل وعبد الکریم ابی امیة وهو عبد الکریم بن قیس هو ابن ابی المخارق وعبد الکریم بن مالك الجزری ثقة

قال

باب گوہ کے کھانے کے بیان مین۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کے کھانے سے سوال کئے گئے سو فرمایا آپنے نہ مین اُسکو کھاتا ہون اور نہ اُسکو حرام کرتا ہون اور اس باب مین روایت ہے عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمٰن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اہل علم نے گوہ کے کھانے مین اختلاف کیا ہی بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہ سے اسکی رخصت دی ہی اور بعض نے اسکو مکروہ جانا ہی اور مروی ہی ابن عباس سے کہ کہا اُسنے گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھائی گئی ہی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بُرا جانکر ترک کیا ہی۔ باب کفتار کے کھانے کے بیان مین۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے ابن ابی عمار سے کہا اُسنے مین نے جابر سے کہا کیا کفتار شکار ہی کہا اُسنے ہان کہا مین نے مین اسکو کھالون کہا اُسنے ہان مین نے کہا کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہی کہا اُسنے ہان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بعض اہل علم اسکی طرف گئے ہین اور اُنھون نے کفتار کے کھانے مین کچھ خوف نہین دیکھا۔ اور یہ قول امام احمد اور اسحاق کا ہی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی کراہت کے باب مین حدیث روایت کیگئی ہی اور اسناد اسکی قوی نہین ہی۔ اور بعض اہل علم نے کفتار کے کھانے کو مکروہ جانا ہی اور یہ قول ابن مبارک کا ہے۔ کہا یحییٰ بن قطان نے اور روایت کی ہے جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمیر سے اُسنے ابن ابی عمار سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے قول اسکا۔ اور حدیث ابن جریج کی صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے عبد الکریم ابی اُمیہ سے اُسنے حبان بن جزء سے اُسنے اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی بابت سوال کیا۔ پس فرمایا آپ نے کیا کوئی کفتار کھاتا ہی۔ اور مین نے آپ سے بھیڑیئے کے کھانے کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے اور کیا کوئی بھیڑیے کو کھاتا ہی جسمین بہتری ہو۔ یہ ایسی حدیث ہی کہ اسکی اسناد قوی نہین نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسمٰعیل بن مسلم سے جو راوی ہی عبد الکریم ابی اُمیہ سے اور بعض اہل حدیث نے اسمٰعیل اور عبد الکریم ابی اُمیہ کے حق مین کلام کیا ہے۔ اور یہ عبد الکریم بن قیس بن ابی المخارق ہی۔ اور عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہے۔

سلہ ظاہر نصوص اسی پر دال ہین کہ گوہ حلال ہی جیسا کہ صحیحین مین ہی کلوہ فانہ حلال یعنی کھاؤ اُسکو اسلئے کہ حلال ہی اور صحیحین مین ہی کہ فرمایا آپ نے آخر حدیث مین مین اسکو اسلئے نہین کھاتا کہ میری قوم کی زمین مین نہین ہوتی اسلئے میرا دل اُسکے کھانے کو نہین چاہتا۔ مترجم ایسے الفاظ سے شرعی حکم جس سے کراہت ثابت ہو نہین ہوسکتا۔ اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ ایک اعرابی آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین ایسی زمین مین رہتا ہون کہ وہان گوہ اکثر ہوتی ہی اور وہی میری قوم بہت کھاتی ہی۔ آپنے اُسکو کوئی جواب نہ دیا پھر اُسنے سوال کیا پھر بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا آنحضرت نے تیسری بار فرمایا اے اعرابی اللہ تعالیٰ کا ایک قوم پر بنی اسرائیل مین سے غضب نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی صورت بدلکر جانور بنا دیا اور مین نہین جانتا کہ یہ جانور انہین سے ہین یا نہین سو مین اُنکو کھاتا ہون اور نہ اُسکے منع کرتا ہون۔ یہ حدیث محمول ہی اسپر کہ آپنے پہلے اس حدیث کے فرمایا ہی کہ لا نسل للمسوخ یعنی جس چیز کی صورت بدل جاتی ہی اُسکی نسل زندہ نہین رہتی یا بعض روایتون سے (باقی بصفحہ ۴)

باب ماجاء فی اکل لحوم الخیل **حدثنا** قتیبة ونصر بن علی قالا ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر **قال** ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح وہکذا روی غیر واحد عن عمرو بن دینار عن جابر ورواہ حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی عن جابر وروایة ابن عیینة اصح وسمعت محمدا یقول سفیان بن عیینة احفظ من حماد بن زید **باب** ماجاء فی لحوم الحمر الاہلیة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوہاب الثقفی عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن مالک بن انس عن الزہری ح وثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن الزہری عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی عن ابیہما عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن متعة النساء زمن خیبر وعن لحوم الحمر الاہلیة **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی ثنا سفیان عن الزہری عن عبد اللہ والحسن ابنی محمد بن علی قال الزہری وکان ارضاہما الحسن بن محمد وقال غیر سعید بن عبد الرحمٰن عن ابن عیینة وکان ارضاہما عبد اللہ بن محمد **حدثنا** ابو کریب ثنا حسین بن علی عن زائدة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم یوم خیبر کل ذی ناب من السباع والمجثمة والحمار الانسی وفی الباب عن علی وجابر والبراء وابن ابی اوفی وانس والعرباض بن ساریة وابی ثعلبة وابن عمر وابی سعید ہذا حدیث حسن صحیح وروی عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن محمد بن عمرو ہذا الحدیث وانما ذکروا حرفا واحدا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع **باب** ماجاء فی الاکل فی اٰنیة الکفار **حدثنا** زید بن اخزم الطائی ثنا مسلم بن قتیبة ثنا شعبة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی ثعلبة قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوہا غسلا واطبخوا فیہا

باب گھوڑوں کے گوشت کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے - کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسی ہی کئی ایک نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے روایت کی ہے - اور روایت کی ہے اُسکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے محمد بن علی سے اُسنے جابر سے اور روایت ابن عیینہ کی صحیح ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہے - **باب** گدھوں اہلی کے گوشت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبد اللہ اور حسن سے جو بیٹے محمد بن علی کے ہیں اُن دونوں نے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ کرنے سے خیبر کے دن منع کیا ہے اور گدھوں اہلی کے گوشت سے - **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبد اللہ اور حسن دو بیٹوں محمد بن علی سے - کہا زہری نے اور بہتر اُن دونوں میں سے حسن بن محمد ہے اور کہا غیر سعید بن عبد الرحمٰن نے ابن عیینہ سے اور بہتر اُن دونوں میں سے عبد اللہ بن محمد ہے - **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی نے زائدہ سے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہر ایک ذی ناب[1] کو درندوں سے منع کیا ہے اور اس چیز سے کہ جسکو نشانہ بنایا جاتا ہے اور گدھے اہلی سے - اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور عبد العزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن عمر سے روایت کی ہے - اور انھوں نے ایک ہی حرف ذکر کیا ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک ذی ناب سے درندوں سے **باب** کافروں کے برتن میں کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی ثعلبہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کی بابت سوال ہوا فرمایا آپ نے اُنکو دھو کر صاف کر لو اور اُنمیں پکالو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ ثابت ہوتا ہے کہ جس چیز کی صورت بدلی ہے وہ بعد تین روز کے مر گئی ہے اور جن روایتوں سے گوہ کے کھانے کی ممانعت ثابت ہوئی ہے اُنکو ائمہ حفاظ نے ضعیف کیا ہے - اگر ان حدیثوں کو حسن کے درجہ کو تسلیم کیا جاوے جیسا کہ ابن حجر نے کہا ہے تو بھی ادلہ حلت کی معارض نہیں ہو سکتیں امام نووی نے کہا ہے اجمع المسلمون علی ان الضب حلال لیس بمکروہ الا ماحکی عن اصحاب ابی حنیفة من کراہتہ والا ماحکاہ القاضی عن قوم انہم قالوا ہو حرام وما اظنہ یصح عن احد فان صح عن احد فمحجوج بالنصوص اجماع من قبلہ انتہیٰ ۱۲ [5] کفتار سندی میں بجو کو بولتے ہیں یعنی ابن ابی عمار کہتا ہے میں نے جابر سے کہا کہ کیا کفتار کا شکار کرنا درست ہے کہا اُسنے ہاں - حاشیہ صفحہ ۴ [1] فقہ کی کتاب برہان میں لکھا ہے کہ گھوڑے کا گوشت ایک روایت میں مکروہ تحریمی ہے اور ایک روایت میں تنزیہی اور یہی ظاہر روایت ہے اور یہی مذہب صاحبین کا اور یہی صحیح ہے اور حرمت کی دلیل حدیث ابو داؤد کی ہے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لحوم الخیل والبغال والحمیر اور دوسری دلیل یہ آیت ہے - (باقی بصفحہ ۵)

ونہی عن کل سبع ذی ناب ھٰذا حدیث مشہور من حدیث ابی ثعلبة وروی عنه من غیر ھٰذا الوجه وابو ثعلبة اسمه جرثوم وقال جرھم ویقال ناشب وقد ذکر ھٰذا الحدیث عن ابی قلابة عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبة **حدثنا** علی بن عیسیٰ بن یزید البغدادی ثنا عبیدالله بن محمد بن القرشی ثنا حماد بن سلمة عن ایوب وقتادة عن ابی قلابة عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبة الخشنی انه قال یارسول الله انا بارض اهل کتاب فنطبخ فی قدورهم ونشرب فی اٰنیتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء ثم قال یارسول الله انا بارض صید فکیف نصنع قال اذا ارسلت کلبك المکلب وذکرت اسم الله فقتل فکل وان کان غیر مکلب فذکی فکل واذا رمیت بسهمك وذکرت اسم الله فقتل فکل ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الفارة تموت فی السمن **حدثنا** سعید بن عبدالرحمٰن وابو عمار قالا ثنا سفیان عن الزهری عن عبدالله عن ابن عباس عن میمونة ان فارة وقعت فی سمن فماتت فسئل عنها النبی صلی الله علیه وسلم فقال القوها وما حولها فکلوا وفی الباب عن ابی هریرة ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی

اور منع کیا ہر درندے ذی ناب سے۔ یہ حدیث طریق ابی ثعلبہ سے مشہور ہے اور اُس سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور کہا گیا ہے جرہم اور بعض نے کہا ہے ناشب۔ اور ذکر کی گئی ہے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُسنے ابی ثعلبہ سے **حدیث** کی ہمسے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ بن محمد بن قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ایوب اور قتادہ سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء رحبی سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے یہ کہ کہا اُسنے یارسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں بستے ہیں اور اُنکی ہانڈیوں میں کھانا پکاتے ہیں اور اُنکے برتنوں میں پانی پیتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سوا اُسکے اور کوئی برتن نہ پاؤ تو اُنکو پانی سے صاف کرلو پھر کہا اُسنے یارسول اللہ ہم شکاری زمین میں ہیں سو کسطرح کیا کریں فرمایا آپنے جب تونے اپنا کتا سکھلایا ہوا چھوڑ دیا اور اللہ کا نام پڑھ دیا پھر اُسنے (اس شکار کو) قتل کر ڈالا تو کھالے اور اگر وہ کتا سکھلایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کر دیا گیا تو بھی کھالے اور جب تو نے اپنا تیر چلایا اور اللہ کا نام پڑھ دیا اور اُسنے قتل کر ڈالا تو بھی کھالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بیان میں چوہے کے کہ گھی میں مرجائے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمٰن اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبیداللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے یہ کہ چوہا گھی میں گر پڑا اور مرگیا پس اُسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا تو فرمایا آپنے اس چوہے کو اور اُس کے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو اور اُس گھی کو (جو باقی ہے) کھالو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ والخیل والبغال والحمیر لترکبوہا وزینة یعنی اللہ تعالےٰ نے ان چیزوں کا احسان بندوں پر یہی بتلایا ہے کہ انہیں تمہاری زینت اور سواری ہے اگر انکا کھانا جائز ہوتا تو یہ احسان بالاولی بیان ہوتا انتہی مختصراً طیبی وغیرہ نے جواب اسکا یہ لکھا ہے کہ سواری اور زینت کا بیان کرنا یہ نہیں چاہتا تھا کہ نفع ان دونوں ہی میں منحصر ہے۔ اور حدیث مذکورہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے روایت صحیحہ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ پس کیونکر ایسے دلائل ظاہر آیت اور صحیح حدیث کا مقابلہ کرسکتے ہیں قرآن میں وارد ہے قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه اور صحیحین وغیرہ میں جابر سے مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی لحوم الخیل و فی غیرهما من حدیث اسماء بنت ابی بکر قالت ذبحنا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا ونحن بالمدینة فاکلنا۔ اور امام احمد کی روایت میں ہے فاکلناه نحن اهل بیته۔ اور صحابہ نے گھوڑے کی حلت پر اجماع کیا ہے اور کوئی صحابی اسکا مخالف نہیں ہوا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں اسکا گوشت کھاتے تھے ویسا ہی اسلام نے اسکو جائز رکھا اور قول ابن عباس کا جو اسکی کراہت میں مروی ہے صحیح طور پر ابن عباس سے ثابت نہیں ہوا اور قائل کراہت کے بعض حنفیہ اور امام مالک اور حاکم بن عیینہ ہیں اور حق حلت ہے بلا کراہت جیسا کہ ثابت ہوا ۱۲

۲ صہ ذی ناب وہ چیز ہے جو دانتوں سے شکار کرتی ہے جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ مجثوم جسکو نشانہ بناتے ہیں یعنی وہ جانور جو ایک جگہ باندھکر اسکو تیر مار کر قتل کر دیتے ہیں ۱۲ حاشیہ صفحہ ۵ **۱** متن کی روایت جو کہ متن میں مذکور ہے اسکو بخاری نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے مگر اسمیں فکلوہ کی جگہ وکلوا سمنکم۔ اور یہ روایت ابوداؤد اور نسائی میں اسطرح ہے انه صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الفارة تقع فی السمن فقال ان کان جامدا فالقوها وما حولها وان کان مائعا فلا تقربوه یعنی آپسے کسی نے چوہے کی بابت جو گھی میں گر پڑے سوال کیا تو فرمایا آپنے اگر گھی جما ہوا ہو تو اُس چوہے کو اور اُسکے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو اُسکے قریب نہ جاؤ۔ یہ حدیث پگھلے ہوئے اور جمے ہوئے میں فرق کرتی تھی لہٰذا حدیث اول کو اس حدیث پر حمل کیا جائیگا اور اسی طرح کی ایک روایت احمد اور ابوداؤد نے ابی ہریرہ سے ذکر کی ہے سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن فارة وقعت فی سمن فماتت فقال ان کان جامدا فخذوها وما حولها ثم کلوا ما بقی وان کان مائعا فلا تقربوه پس روایت میمونہ کی جو پہلے ذکر ہوئی ہے جمے ہوئے گھی پر حمل ہوگی اور دونوں حدیثیں آخر کی اسپر دال ہیں کہ پگھلے ہوئے گھی کے نزدیک ہونا حلال نہیں اور یہی معنی حرمت کے ہیں۔ اور ایسی کوئی حدیث جو معارض ان دونوں کے ہو جس سے حجت قائم ہوسکے موجود نہیں پس عمل انہیں پر کرنا چاہیئے مگر امام بخاری نے حدیث متن کی طرف توجہ کی ہے اور بقیہ حدیث کی طرف کچھ توجہ نہیں فرمائی شاید اسکے نزدیک یہ احادیث قابل **عمل** نہیں ہونگی اسیواسطے اسکے نزدیک پگھلے ہوئے گھی اور جمے ہوئے میں کچھ فرق نہیں ہے اور ظاہر عقل کے موافق بھی اسیطرح معلوم ہوتا ہے کہ گھی جیسی چیز میں جسمیں چکنائی ہو بو وغیرہ کسی چیز دوسرے اجزا کی طرف سیلان نہیں کرتی بخلاف پانی کے کہ اسکے ہر ایک جز میں بو چلی جاتی ہے اور سرایت کر جاتی ہے

هٰذا الحدیث عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ولم یذکروا فیه عن میمونة وحدیث ابن عباس عن میمونة اصح وروی معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه و هٰذا الحدیث غیر محفوظ سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول حدیث معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هٰذا خطأ والصحیح حدیث الزهری عن عبید الله عن ابن عباس عن میمونة **باب** ماجاء فی النهی عن الاکل والشرب بالشمال **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا عبد الله بن نمیر ثنا عبید الله بن عمر عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبید الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یأکل احدکم بشماله ولا یشرب بشماله فان الشیطٰن یأکل بشماله ویشرب بشماله وفی الباب عن جابر وعمر بن ابی سلمة وسلمة بن الاکوع وانس بن مالک وحفصة هٰذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی مالک وابن عیینة عن الزهری عن ابی بکر بن عبید الله عن ابن عمر وروی معمر وعقیل عن الزهری عن سالم عن ابن عمر وروایة مالک وابن عیینة اصح **باب** ماجاء فی لعق الاصابع بعد الاکل **حدثنا** محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا عبد العزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ایتهن البرکة وفی الباب عن جابر وکعب بن مالک وانس وهٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه من حدیث سهیل **باب** ماجاء فی اللقمة تسقط **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لهیعة عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فسقطت لقمته فلیمط ما رابه منها ثم لیطعمها ولا یدعها للشیطان وفی الباب عن انس **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس

یہ حدیث زہری سے روایت کی عبید اللہ سے اُنسے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے۔ اور اُسمین میمونہ کا ذکر نہین کیا گیا۔ اور حدیث ابن عباس کی جو میمونہ سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے زہری سے اُنسے سعید بن مسیب سے اُنسے ابی ہریرہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ حدیث محفوظ نہین ہے۔ سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ فرماتے حدیث معمر کی جو اُسنے زہری سے روایت کی ہے اُنسے سعید بن مسیب سے اُنسے ابی ہریرہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین خطا ہے۔ اور صحیح حدیث زہری کی ہے جو اُسنے عبید اللہ سے اُنسے ابن عباس سے اُنسے میمونہ سے روایت کی ہے۔

باب اس بیان مین جو بائین ہاتھ کے ساتھ کھانے اور پینے سے نہی وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے ابن شہاب سے اُنسے ابی بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنسے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ کوئی شخص تم مین سے بائین ہاتھ کیساتھ نہ کھائے اور نہ بائین ہاتھ کیساتھ پیئے۔ اسلئے کہ شیطان بائین ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور بائین ہاتھ کیساتھ پیتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے امام مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے اُنسے ابی بکر بن عبید اللہ سے اُنسے ابن عمر سے۔ اور روایت کی معمر اور عقیل نے زہری سے اُنسے سالم سے اُنسے ابن عمر سے۔ اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی بہت صحیح ہے۔ **باب** کھانے کے بعد اُنگلیوں کے چاٹنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے کھانا کھائے تو چاہیے کہ اپنی انگلیون کو چاٹے کیونکہ وہ نہین جانتا کہ کونسی مین برکت ہے اور اس باب مین روایت ہے جابر اور کعب بن مالک اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی طریق سہیل سے۔ **باب** اُس لقمہ کے بیان مین جو گر پڑتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُنسے جابر سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھانا کھائے اور کوئی لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اس سے جو چیز اُسکو شک مین ڈالتی ہے دُور کردے پھر اسکو کھالے اور اسکو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اس باب مین روایت ہے انس سے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے اُنسے

ف معنی اسکے یہ ہین اگر یہ خود اس طرح سے کھائیگا تو باقی آدمی بھی اُسکو دیکھ کر اسی طور سے کھانا کھائین گے اور صالحین ہندو نکے فعل کے مخالف فعل ان کا ہوگا تو اہانت کے مستوجب ہونگے نہ کرامت کے جو کہ شکر نعمت الٰہی کا ثمرہ ہے۔ اور طیبی نے کہا ہے اسکو ظاہر پر عمل کرین تب بھی کوئی نقصان نہین ہے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعه الثلث وقال اذا وقعت لقمة احدکم فلیمط عنها الاذی ولیاکلها ولا یدعها للشیطان وامرنا ان نسلت الصحفة وقال انکم لا تدرون فی ای طعامکم البرکة هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا المعلیٰ بن راشد ابو الیمان قال حدثتنی جدتی ام عاصم وکانت ام ولد لسنان بن سلمة قالت دخل علینا نبیشة الخیر ونحن ناکل فی قصعة فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من اکل فی قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث المعلیٰ بن راشد وقد روی یزید بن هارون وغیر واحد من الائمة عن المعلیٰ بن راشد هٰذا الحدیث **باب** ماجاء فی کراهیة الاکل من وسط الطعام **حدثنا** ابو رجاء ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ان البرکة تنزل وسط الطعام فکلوا من حافتیه ولا تاکلوا من وسطه هٰذا حدیث حسن صحیح انما یعرف من حدیث عطاء بن السائب وقد رواه شعبة والثوری عن عطاء بن السائب وفی الباب عن ابن عمر **باب** ماجاء فی کراهیة اکل الثوم والبصل **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا یحییٰ بن سعید القطان عن ابن جریج ثنا عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اکل من هٰذه قال اول مرة الثوم ثم قال الثوم والبصل والکراث فلا یقربنا فی مساجدنا هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عمر وابی ایوب وابی هریرة وابی سعید وجابر بن سمرة وقرة وابن عمر **باب** ماجاء فی الرخصة فی اکل الثوم مطبوخا **حدثنا**

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنی تینوں[1] انگلیوں کو چاٹتے تھے اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیئے کہ اُس سے پلیدی کو دور کرے اور اُسکو کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور حکم دیا آپ نے کہ ہم پیالہ کو صاف کریں اور فرمایا آپ نے بیشک تم نہیں جانتے کہ تمھارے کون سے کھانے مین برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے معلی بن راشد ابو الیمان نے کہا حدیث کی مجھسے میری دادی ام عاصم نے اور وہ ام ولد تھی سنان بن سلمہ کی کہا اُسنے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر آیا اُس حالت مین کہ ہم ایک پیالہ مین کھارہے تھے پس اُس نے ہمکو حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پیالہ مین کھائے پھر اُسکو چاٹ لے تو اُس کے واسطے پیالہ بخشش مانگتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق معلی بن راشد سے۔ اور یزید بن ہارون نے اور کئی ایک نے اماموں سے معلی بن راشد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ درمیان طعام سے کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو رجاء نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے برکت درمیان طعام کے اُترتی ہے سو تم اُسکے کنارون سے کھاؤ اور اُسکے درمیان[2] سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث تو طریق عطاء بن سائب سے ہی معروف ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر سے رضی اللہ عنہ **باب** لسن اور پیاز کے کھانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے ابن جریج سے کہا حدیث کی ہم سے عطاء نے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ان مین سے کھائے پہلی بار آپ نے فقط لسن کا ذکر کیا پھر لسن اور پیاز اور گندنا کا ذکر بھی کیا۔ تو چاہیئے کہ ہماری مسجدون کے قریب[3] مت جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم **باب** لسن کے کھانے کی رخصت کے بیان مین اس حالت مین کہ پکایا ہوا ہو **حدیث** کی ہم سے

---

[1] سنت یہی ہے کہ کھانا کھاکر انگلیون کو چاٹ کر صاف کرلے اور تین اُنگلیون سے کھائے سوائے عذر کے چوتھی اور پانچوین کو اُنکے ساتھ نہ ملائے۔ اور شیطان کے لئے چھوڑنا یہ ہے کہ اُسمین مال کا نقصان ہوتا ہے جسمین اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ضائع کرنا ہے اگر کھانا پیچھے بہت زیج جائے تو مضائقہ نہین ہے ۱۲ [2] بجہت آنکہ وسط افضل واعدل مواضع است پس احق وادنے بود بنزول خیر و برکت۔ وچون طعامیکہ درمیان کاسہ است محل برکت است وابقائے وے تا آخر طعام مناسب است برائے بقاء واستمرار برکت در طعام وافناء واذہاب وے خوب نہ بود ۱۲ ترجمہ مشکوٰۃ [3] کہا امام محمد نے بو کی وجہ سے آپ نے ممانعت فرمائی ہے اگر پکا کر کھائے تو منع نہین جیسا کہ دوسرے باب مین مؤلف خود ذکر کرے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عامۂ علماء کا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی مسجد سے خاص ہے۔ مگر لفظ مساجد کا جو جمع ہے اُس کی تردید کرتا ہے ۱۲

محمود بن غيلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبة عن سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي ايوب وكان اذا اكل طعاما بعث اليه بفضله فبعث اليه يوما بطعام ولم يأكل منه النبي صلى الله عليه وسلم فلما اتى ابو ايوب النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم فيه الثوم فقال يا رسول الله احرام هو قال لا ولكني اكرهه من اجل ريحه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن مدوية ثنا مسدد ثنا الجراح بن مليح عن ابي اسحق عن شريك بن حنبل عن علي قال نهى عن اكل الثوم الا مطبوخا وقد روى هذا عن علي انه قال نهى عن اكل الثوم الا مطبوخا قوله **حدثنا** هناد ثنا وكيع عن ابيه عن ابي اسحق عن شريك بن حنبل عن علي انه كره اكل الثوم الا مطبوخا هذا حديث ليس اسناده بذلك القوي وروى عن شريك بن حنبل عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** الحسن بن الصباح البزاز ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن ابي يزيد عن ابيه عن ام ايوب اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم نزل عليهم فتكلفوا له طعاما فيه من بعض هذه البقول فكره اكله فقال لاصحابه كلوه فاني لست كاحدكم اني اخاف ان اوذي صاحبي هذا حديث حسن صحيح غريب وام ايوب هي امرأة ابي ايوب الانصاري **حدثنا** محمد بن حميد ثنا زيد بن الحباب عن ابي خلدة عن ابي العالية قال الثوم من طيبات الرزق وابو خلدة اسمه خالد بن دينار وهو ثقة عند اهل الحديث وقد ادرك انس بن مالك وسمع منه وابو العالية اسمه رفيع وهو الرياحي قال عبد الرحمن بن مهدي كان ابو خلدة خيارا مسلما **باب** ماجاء في تخمير الاناء واطفاء السراج والنار عند المنام **حدثنا** قتيبة عن مالك عن ابي الزبير عن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اغلقوا الباب واوكوا السقاء وا اكفؤا الاناء او خمروا الاناء واطفؤا المصباح فان الشيطان لا يفتح غلقا

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے سُنا اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو ایوب انصاری کے گھر مین اُترے اور جب نبی صلعم کھانا کھاتے تھے تو اُسکی طرف اپنا بچا ہوا کھانا بھیجتے تھے سو آپ نے اُسکی طرف ایک دن کھانا بھیجا اور آپ نے اس سے کچھ نہ کھایا پس جب ابو ایوب نبی صلعم کے پاس آیا تو اُسنے آپ کے ساتھ اس امر کا ذکر کیا پس فرمایا نبی صلعم نے اس مین لسن ہے سو کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے فرمایا آپ نے کہ نہین لیکن مین اس کو بسبب اس کی بو کے مکروہ جانتا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے مسدد نے کہا حدیث کی ہم سے جراح بن ملیح نے ابی اسحاق سے اُس نے شریک بن حنبل سے اُس نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا اُنھون نے لسن کے کھانے سے ممانعت ہے مگر اس حالت مین کہ مطبوخ ہو۔ اور مروی ہے حضرت علی سے قول ان کا کہا اُنھون نے لسن کے کھانے سے ممانعت ہی مگر اس حالت مین کہ مطبوخ ہو۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے یہ کہ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے وکیع نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے شریک بن حنبل سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ام ایوب سے اُسنے اُسکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس یعنی ہمارے پاس آئے تو اُنھون نے آپکے واسطے کھانے مین تکلف کیا اُسمین ان ترکاریون مین سے کوئی ترکاری تھی پس آپ نے اُسکے کھانے کو مکروہ جانا اور آپ نے اصحاب سے فرمایا تم اسکو کھالو اور مین تمھارے مثل نہین ہون مین خوف کرتا ہون کہ میرا صاحب ایذا دیا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ام ایوب وہ ابی ایوب انصاری کی بی بی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن حباب نے ابی خلدہ سے اُس نے ابی العالیہ سے کہا اُس نے لسن پاکیزہ رزق مین سے ہے۔ اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے اور اُس نے انس بن مالک کی ملاقات کی ہے اور سُنا ہے اُس نے اُس سے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہے۔ کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابو خلدہ بہت اچھا مسلمان تھا۔ **باب** اس بیان مین کہ سونے کے وقت برتنون کو ڈھانپنا اور چراغ کو گل کرنا اور آگ کو بجھانا چاہیئے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے اُس نے ابی الزبیر سے اُس نے جابر سے کہا اُس نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کو بند کرو اور مشک کے منھ کو باندھ دو اور برتنون کو اُلٹا کردو یا فرمایا آپنے برتنون کو ڈھانپ دو اور چراغ کو گل کردو اسلئے کہ شیطان بند ہوئے دروازے کو نہین کھولتا

ف پہلے تین علتین یعنی تین چیزون کی آپ نے بیان فرمائی بعد اُسکے چراغ کے گل کرنے کی کہ اگر چراغ یا مثل اُسکے آگ بجھائی نہ جاوے تو خطرہ رہتا ہے کہ چوہا بتی نکال کر ایسی جگہ ہو بچائے جس سے گھر جل جائے ۱۲

ولا يحل وكاء ولا يكشف اٰنية فان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم وفى الباب عن ابن عمر وابى هريرة وابن عباس هٰذا حديث حسن صحيح و قد روى من غير وجه عن جابر **حدثنا** ابن ابى عمر وغير واحد قالوا ثنا سفيان عن الزهرى عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا النار فى بيوتكم حين تنامون هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى كراهية القران بين التمرتين **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد الزبيرى وعبيد الله عن الثورى عن جبلة بن سحيم عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقرن بين التمرتين حتى يستاذن صاحبه وفى الباب عن سعد مولى ابى بكر هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى استحباب التمر **حدثنا** محمد بن سهل بن عسكر وعبد الله بن عبد الرحمٰن قالا ثنا يحيى بن حسان ثنا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال بيت لا تمر فيه جياع اهله وفى الباب عن سلمى امرأة ابى رافع هذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه لا نعرفه من حديث هشام بن عروة الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فى الحمد على الطعام اذا فرغ منه **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا ثنا ابو اسامة عن زكريا بن ابى زائدة عن سعيد بن ابى بردة عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليرضى عن العبد ان ياكل الاكلة او يشرب الشربة فيحمده عليها وفى الباب عن عقبة بن عامر و ابى سعيد وعائشة وابى ايوب وابى هريرة هٰذا حديث حسن وقد رواه غير واحد عن زكريا بن ابى زائدة نحوه ولا نعرفه الا من حديث زكريا بن ابى زائدة **باب** ماجاء فى الاكل مع المجذوم **حدثنا** احمد بن سعيد الاشقر وابراهيم بن يعقوب قالا ثنا يونس بن محمد ثنا المفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد بن المنكدر عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور نہ وہاں بند میں داخل ہوتا ہے اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے اور چوہا لوگوں کے گھروں کو جلاتا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طریق سے جابر سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُس نے سالم سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دو کھجوروں کو ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری اور عبید اللہ نے ثوری سے اُس نے جبلہ بن سحیم سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے تاکہ اپنے صاحب سے اذن لے لے[1] اور اس باب میں روایت ہے سعد سے جو ابی بکر کا غلام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کھجوروں کے استحباب میں جو مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن سہل بن عسکر اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا[2] آپ نے جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اُس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمی سے جو ابی رافع کی بی بی ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ہشام بن عروہ سے مگر اسی وجہ سے **باب** جب کھانے سے فارغ ہو تو اُسپر حمد کرے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو اُسامہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُس نے سعید بن ابی بردہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ اُس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھائے اور پانی پیئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور کئی ایک نے اسکو زکریا بن ابی زائدہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زکریا بن ابی زائدہ سے۔ **باب** مجذوم کے ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن سعید اشقر اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے مفضل بن فضالہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] ممانعت کی وجہ اسی صورت میں معلوم ہوئی کہ جب کھانا کم ہو اور حاجت سب کی یکساں ہو ۱۲ [2] کہا طیبی نے اس سے کھجوروں کی فضیلت اور عیال کے واسطے طعام کا ذخیرہ کرنا اور اُسپر برانگیختہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور قناعت پر بھی حدیث محمول ہو سکتی ہے اُس جگہ کہ جہاں کھجوریں بہت ہوں یعنی جس گھر میں کھجوریں بھی ہوں تو اُسکے اہل بھوکے نہیں ہو سکتے بھوکے تو وہ ہوتے ہیں کہ جس میں کھجوریں بھی نہ ہوں ملک ہند میں کھجوروں کی جگہ چنے یا جو ہوتے ہیں یعنی جس گھر میں چنے یا جو ہوں اُس گھر کے اہل بھوکے نہیں ہوتے بلکہ بھوکے تو وہ ہونگے جس گھر میں یہ بھی موجود نہ ہوں ۱۲

اخذ بید مجذوم فادخله معه فی القصعة ثم قال کل بسم الله ثقة بالله و توکلا علیه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یونس بن محمد عن المفضل بن فضالة والمفضل بن فضالة هذا شیخ بصری والمفضل بن فضالة شیخ اٰخر مصری اوثق من هذا واشهر وروی شعبة هذا الحدیث عن حبیب بن الشهید عن ابن بریدة ان عمر اخذ بید مجذوم وحدیث شعبة اشبه عندی واصح **باب ماجاء ان المؤمن یاکل فی معاً واحد** حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکافر یاکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معاً واحد هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی هریرة وابی سعید وابی نضرة وابی موسی وجهجاه الغفاری ومیمونة وعبد الله بن عمرو حدثنا اسحٰق بن موسی ثنا معن ثنا مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ضافه ضیف کافر فامر له رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة فحلبت فشرب ثم اخری فحلبت فشربه ثم اخری فشربه حتی شرب حلاب سبع شیاه ثم اصبح من الغد فاسلم فامر له رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم امر له باخری فلم یستتمها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن یشرب فی معاً واحد والکافر یشرب فی سبعة امعاء هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب ماجاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین** حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک ح وثنا قتیبة عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طعام الاثنین کافی الثلثة وطعام الثلثة کافی الاربعة وفی الباب عن ابن عمر وجابر

ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اُسکو اپنے ساتھ اپنے پیالہ میں داخل کر لیا پھر فرمایا کھاؤ ساتھ نام اللہ کے اللہ پر اعتماد کرکے اور اُسپر توکل کرکے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یونس بن محمد سے جو راوی ہے مفضل بن فضالہ سے۔ اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہے اور مفضل بن فضالہ وہ اور شیخ ہے وہ مصری ہے وہ اس سے زیادہ معتبر اور زیادہ مشہور ہے۔ اور شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے اُسنے ابن بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک بہت اچھی اور صحیح ہے۔ **باب اس بیان میں کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسی اور جہجاہ غفاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے سہیل بن ابی صلح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کافر شخص مہمان ہوا پس اُسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا حکم دیا سو وہ اُسکے لئے دوہی گئی اور اُس نے دودھ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی پھر اور سو اُسنے اُسکو پی لیا تاکہ اُسنے سات بکریوں کا دوہا ہوا دودھ پیا پھر وہ کل صبح کو اسلام لایا پھر اُسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اُسکے واسطے ایک بکری دوہی گئی پس اُسنے اسکا دودھ پی لیا پھر آپ نے اُسکے واسطے دوسری کا حکم دیا سو وہ اُسکو تمام نہ کر سکا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب اس بیان میں کہ ایک کا طعام دو کو کافی ہوتا ہے۔** **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہما

ف لوگوں نے اسکی بہت تاویلیں لکھیں ہیں ایک یہ کہ یہ ایک خاص آدمی کے حق میں آپ نے فرمایا ہے دوسرے یہ کہ مومن چونکہ کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اُسکا شریک نہیں ہوتا برخلاف کافر کے۔ تیسرے یہ کہ مؤمن تھوڑا سا کھا کر صبر کرکے چھوڑتا ہے اور کافر بباعث حرص کے سیر نہیں ہوتا۔ چوتھے یہ کہ بعض مومن ایسے ہوں اور بعض کفار ایسے۔ پانچویں یہ کہ سات سے مراد حرص اور شرہ اور طول الامل اور طمع اور بری طبع اور دیر ٹھی اور موٹائی ہو چھٹے یہ کہ مومن سے مراد مومن کامل ہو جو شہوات سے بچنے والا ہو اسطرح اور بھی کئی طرح سے لوگوں نے معنے ذکر کئے ہیں مگر حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے پیٹ کی نسبت کافر کی حرص دنیاوی زائد ہوتی ہے اور یہ بات بدیہی ہے ہر ایک شخص جانتا ہو ۱۲ منه اس میں کچھ شک نہیں کہ دو آدمیوں کا کھانا جیسا کہ دو آدمیوں کا پیٹ بھرتا ہے ویسا ہی تین کا بھر جاتا ہے اور جیسا تین کا طعام تین کو سیر کرتا ہو ویسا ہی چار کو بھی سیر کرتا ہو اسلئے کہ عموماً ملک کا رواج اسی پر ہے کہ اگر دو تین آدمیوں کا کھانا آوے تو ایک کا ضرور ہی زائد ہوتا ہے اسی طرح سے اگر ایک آدمی کا کھانا ہو تو وہ دو آدمیوں کو اچھے طور سے کافی ہو سکتا ہے مگر دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو تو بیشک سیر تو نہیں کرتا مگر گذارہ کرنے میں کچھ دقت نہیں ہوتی ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح وروى جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم طعام الواحد يكفى الاثنين وطعام الاثنين يكفى الاربعة وطعام الاربعة يكفى الثمانية **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدى نا سفيان عن الاعمش عن ابى سفيان عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم بهٰذا **باب ماجاء فى اكل الجراد حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان عن ابى يعفور العبدى عن عبد الله بن ابى اوفى انه سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات ناكل الجراد هٰكذا روى سفيان بن عيينة عن ابى يعفور هٰذا الحديث وقال ست غزوات وروى سفيان الثورى وغير واحد عن ابى يعفور هٰذا الحديث وقال سبع غزوات وفى الباب عن ابن عمر وجابر هٰذا حديث حسن صحيح وابو يعفور اسمه واقد ويقال وقدان ايضا وابو يعفور الاٰخر اسمه عبد الرحمٰن بن عبيد بن نسطاس **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد والمؤمل قالا ثنا سفيان عن ابى يعفور عن ابن ابى اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع غزوات ناكل الجراد وروى شعبة هٰذا الحديث عن ابى يعفور عن ابن ابى اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوات ناكل الجراد **حدثنا** بذالك محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة بهٰذا **باب ماجاء فى اكل لحوم الجلالة والبانها حدثنا** هناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحٰق عن ابن ابى نجيح عن مجاهد عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الجلالة والبانها وفى الباب عن عبد الله بن عباس هٰذا حديث حسن غريب وروى الثورى عن ابن ابى نجيح عن مجاهد عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابى عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن المجثمة وعن لبن الجلالة وعن الشرب من فى السقاء

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے۔ اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اُسکے۔ **باب** ٹڈی کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور عبدی سے اُسنے عبد اللہ بن ابی اوفی سے یہ کہ وہ ٹڈیون کی بابت سوال کیا گیا سو کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر سات جنگ کئے ہین ہم ٹڈیان کھاتے تھے ایسا ہی سفیان بن عینیہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا چھ جنگ۔ اور سفیان ثوری اور کئی نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا اُسنے سات جنگ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور اُسکو وقدان بھی کہتے ہین اور ابو یعفور دوسرے کا نام عبد الرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد اور مؤمل نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور سے اُسنے ابن ابی اوفی سے کہا اُسنے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر سات جنگ کئے ہین ٹڈیان کھاتے تھے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے اُس نے ابن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ کہا اُسنے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر کئی جنگ کئے ہین اُن مین ہم ٹڈیان کھاتے تھے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اس کے **باب** جلالہ[1] جانور کے گوشت کھانے اور اُس کے دودھ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُس نے ابن ابی نجیح سے اُس نے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے اور اُسکے دودھ سے منع کیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے ثوری نے ابن ابی نجیح سے اُس نے مجاہد سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُس نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلعم نے مجثمہ[2] سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منھ سے پینے سے ممانعت کی ہے

[1] جلالہ اُن جانور کو کہتے ہین جو پلیدی کھائے اور اُسکے کھانے کی ممانعت اُس وقت ہے کہ جب اکثر خوراک اُس کی یہی ہوجائے حتی کہ اُسکے گوشت اور دودھ اور پسینے مین پلیدی کے آثار ظاہر ہوجائین اس صورت مین اُسکا کھانا منع ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر چند روز تک حبس کیا جائے تو پھر اُس کا کھانا منع نہین۔ اور سواری سے ممانعت جو مردی ہے اُسکی وجہ بھی یہی ہے کہ اُسکے بدن سے اور پسینے سے سوار کے کپڑے اور گا ہے بدن نجس ہوجاتا ہے ۱۲ [2] مجثمہ اس جانور کو بولتے ہین جسکو ایک جگہ گاڑ کر اُس پر تیر چلاتے ہین اور وہ مرجاتا ہے ۱۲

قال محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **باب** ماجاء فی اکل الدجاج **حدثنا** زید بن اخزم ثنا ابو قتیبة عن ابی العوام عن قتادة عن زهدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسیٰ وهو یاکل دجاجة فقال ادن فکل فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ هٰذا حدیث حسن وقد روی هٰذا الحدیث من غیر وجه عن زهدم ولا نعرفه الا من حدیث زهدم و ابو العوام هو عمران القطان **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن سفیان عن ایوب عن ابی قلابة عن زهدم عن ابی موسیٰ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم دجاج وفی الحدیث کلام اکثر من هٰذا هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ایوب السختیانی هٰذا الحدیث عن القاسم التمیمی عن ابی قلابة عن زهدم الجرمی **باب** ماجاء فی اکل الحباری **حدثنا** الفضل بن سهل الاعرج البغدادی ثنا ابراهیم بن عبد الرحمٰن بن مهدی عن ابراهیم بن عمر بن سفینة عن ابیه عن جده قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وابراهیم بن عمر بن سفینة روی عنه ابن ابی فدیك ویقول بریة بن عمر بن سفینة **باب** ماجاء فی اکل الشواء **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی محمد بن یوسف عن عطاء بن یسار اخبرہ ان ام سلمة اخبرته انها قربت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منه ثم قام الی الصلوٰة وما توضأ وفی الباب عن عبد اللہ بن الحارث والمغیرة وابی رافع هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی کراهیة الاکل متکئا **حدثنا** قتیبة ثنا شریك عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اکل متکئا وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن العباس هٰذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث علی بن الاقمر وروی زکریا بن ابی زائدة وسفیان بن سعید وغیر واحد عن علی بن الاقمر هٰذا الحدیث

کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** مرغی کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے زید بن اخزم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے ابی العوام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے زہدم جرمی سے کہا اُسنے مین ابی موسیٰ پر داخل ہوا اس حالت مین کہ وہ مرغی کھا رہا تھا سو اُسنے مجھسے کہا قریب ہو اور کھا اسلئے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ اُسکو کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث کئی طریق سے زہدم سے مروی ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق زہدم سے۔ اور ابو العوام وہ عمران قطان ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے زہدم سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلعم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا اور اس حدیث مین اس سے زیادہ قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تیمی سے روایت کیا ہے اُسنے ابی قلابہ سے اُس نے زہدم جرمی سے **باب** حباری[ع] کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے فضل بن سہل اعرج بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن مہدی نے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے اور وہ بریہ بن عمر بن سفینہ کہلاتا ہے **باب** بھنے ہوئے گوشت کے کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے کہ خبر دی مجھے محمد بن یوسف نے یہ کہ عطاء بن یسار نے خبر دی ہے اُسکو یہ کہ ام سلمہ نے خبر دی ہے اُسکو کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بھنا ہوا گوشت کیا پس آپ نے اُس سے کھایا پھر نماز کی طرف کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ **باب** تکیہ لگاکر کھانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے علی بن اقمر سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حال مین تو تکیہ لگاکر نہین کھاتا۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق علی بن اقمر سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی ایک نے علی بن اقمر سے

ع حباری بالضم شوات ایک قسم کی چڑیا ہے ۱۲

وروی شعبة عن سفیان الثوری هذا الحدیث عن علی بن الاقمر **باب** ماجاء فی حب النبی صلی الله علیه وسلم الحلواء والعسل
حدثنا سلمة بن شبیب ومحمود بن غیلان واحمد بن ابراهیم الدورقی قالوا ثنا ابواسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة
قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یحب الحلواء والعسل هذا حدیث حسن صحیح غریب وقد رواه علی بن مسهر عن هشام بن عروة
وفی الحدیث کلام اکثر من هذا **باب** ماجاء فی اکثار المرقة **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنا مسلم بن ابراهیم ثنا محمد بن فضاء
ثنا ابی عن علقمة بن عبدالله المزنی عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتری احدکم لحما فلیکثر مرقته فان لم یجد لحما
اصاب مرقه وهو احد اللحمین وفی الباب عن ابی ذر هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث محمد بن فضاء ومحمد
بن فضاء هو المعبر وقد تکلم فیه سلیمان بن حرب وعلقمة هو اخو بکر بن عبدالله المزنی **حدثنا** الحسین بن علی بن الاسود البغدادی
ثنا عمرو بن محمد العنقری ثنا اسرائیل عن صالح بن رستم ابی عامر الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبدالله بن الصامت عن ابی ذر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف وان لم یجد فلیلق اخاه بوجه طلیق واذا اشتریت
لحما او طبخت قدرا فاکثر مرقته واغرف لجارك منه هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة عن ابی عمران الجونی هذا حدیث
حسن **باب** ماجاء فی فضل الثرید **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عمرو بن مرة الهمدانی عن ابی موسی
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران واسیة امرأة فرعون و
فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وانس هذا حدیث حسن صحیح

اور روایت کیا ہے شعبہ نے سفیان ثوری سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے۔ **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو دوست رکھتے تھے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور محمود بن غیلان اور احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی[1] اور شہد کو دوست رکھتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کیا اُسکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔ اور اس حدیث مین اس سے زیادہ قصہ ہے۔ **باب** شوربا کے زیادہ بنانے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضاء نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے علقمہ بن عبداللہ مزنی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے گوشت خریدے تو چاہیے کہ شوربا اُسکا بہت کرے پس اگر گوشت نہ پائے تو اُسکا شوربا ہی (ہمسایون وغیرہ کو) پہونچاوے اور یہ بھی دو گوشتون مین سے ایک ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق یعنی طریق محمد بن فضاء سے اور محمد بن فضاء وہ معبر ہے اور اُسکے حق مین سلیمان بن حرب نے کلام کیا ہے اور علقمہ وہ بکر بن عبداللہ مزنی کا بھائی ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن علی بن اسود بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد بن عنقری نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے صالح بن رستم ابی عامر خزاز سے اُسنے ابی عمران جونی سے اُسنے عبداللہ بن صامت سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ کوئی شخص تم مین سے نیکی کو حقیر نہ جانے اور اگر اس سے نہ ہو سکے تو اپنے بھائی کو ہی کشادہ پیشانی سے ملے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا ہانڈی پکائے تو اُسکا شوربا زیادہ کر اور چلّو بھر اپنے ہمسایہ کو اس سے دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی عمران جونی سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** ثرید کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ ہمدانی سے اُسنے ابی موسی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مردون سے بہت لوگ کامل ہوئے ہین اور عورتون سے سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے کوئی کامل نہین ہوئی۔ اور فضیلت عائشہ کی عورتون پر مثل فضیلت ثرید[2] کے ہے بقیہ طعام پر اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یعنی ہر قسم کی شیرینی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے تھے اگرچہ شیرینی مین شہد داخل تھا مگر بباعث شرافت کے ذکر کیا گیا یا اسواسطے کہ ہر ایک قسم کی شیرینی کو دوست رکھتے تھے خواہ انسان کی بنائی ہوئی ہو یا ذات باری کی اور قصہ جو اس حدیث مین ہے وہ مشہور ہے ۱۲ [2] ثرید شوربے مین روٹی ڈالنے کو کہتے ہین۔ اور حضرت عائشہ کا علیحدہ ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُن کو اور عورتون پر ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ اور فضیلت اس کھانے کی اسواسطے ہے کہ یہ غذا و لذت اور قوت اور سہل کھانے اور دانتون مین جلدی پنہے مین اور سب سے مستثنیٰ ہے یا یہ وجہ ہے کہ یہ کھانا آپکو اسوقت کے موجودہ کھانون سے زیادہ پسند تھا ۱۲

باب ماجاء انھشوا اللحم نھشا **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینة عن عبد الکریم ابی امیة عن عبد اللہ بن الحارث قال زوجنی ابی فدعا اناسا فیھم صفوان بن امیة فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھشوا اللحم نھشا فانہ اھنأ وامرأ وفی الباب عن عائشة وابی ھریرة ھذا حدیث لانعرفہ الا من حدیث عبد الکریم وقد تکلم بعض اھل العلم فی عبد الکریم المعلم من قبل حفظہ منھم ایوب السختیانی **باب** ماجاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرخصة فی قطع اللحم بالسکین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن جعفر بن عمرو بن امیة الضمری عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتز من کتف شاة فاکل منھا ثم مضی الی الصلوٰة ولم یتوضأ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن المغیرة بن شعبة **باب** ماجاء ای اللحم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی ثنا محمد بن الفضیل عن ابی حیان التیمی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن ابی ھریرة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فدفع الیہ الذراع وکان یعجبہ فنھش منھا وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة وعبد اللہ بن جعفر وابی عبیدة ھذا حدیث حسن صحیح وابو حیان اسمہ یحیی بن سعید بن حیان التیمی وابو زرعة بن عمرو بن جریر اسمہ ھرم **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا یحیی بن عباد ابو عباد ثنا فلیح بن سلیمان عن عبد الوھاب بن یحیی من ولد عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشة قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لایجد اللحم الا غبا فکان یعجل الیہ لانہ اعجلھا نضجا ھذا حدیث حسن لانعرفہ الا من ھذا الوجہ **باب** ماجاء فی الخل **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا مبارک بن سعید اخو سفیان بن سعید عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل

باب ہڈی سے گوشت دانتوں سے اُتارنا چاہیے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد الکریم ابی امیہ سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے کہا اُس نے میرا میرے باپ نے نکاح کیا اور لوگون کو بُلایا اُنمین صفوان بن اُمیہ بھی تھا پس کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہڈی سے گوشت دانتون سے اُتارو کیونکہ وہ بہت لذیذ ہے اور ثقل طعام کا دور کرنے والا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے سواے طریق عبد الکریم کے۔ اور بعض اہل علم نے عبد الکریم معلم کے حق مین اُسکے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے اُنمین سے ایوب سختیانی ہے۔ **باب** اس بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گوشت کو چُھری کے ساتھ کاٹنے مین رخصت مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری سے ایک کاندھا قطع کیا اور اس سے کھایا پھر آپ نماز کی طرف گئے اور وضو نہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے۔ **باب** اس بیان مین کہ کونسا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ابی حیان تیمی سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص گوشت لایا سو اُسنے آپ کو دست کا گوشت دیا اور وہ آپ کو پسند ہوتا تھا پس آپ نے کھایا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی عبیدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو حیان کا نام یحیی بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عباد ابو عباد نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عبد الوہاب بن یحیی سے جو عباد بن عبد اللہ بن زبیر کی اولاد سے ہے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے دست کا گوشت کچھ آپ کو زیادہ پسند نہ تھا۔ لیکن گوشت آپکو بعد مدت کے ملتا تھا[1] سو اُسکی طرف جلدی کرتے تھے اسلیے کہ یہ پکنے مین جلدی کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے **باب** سرکے کے حق مین جو مروی ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے مبارک بن سعید نے جو سفیان بن سعید کا بھائی ہے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنون کا سرکہ ہے

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ غرض ہے کہ آپکو خاص اسجگہ کا گوشت اور جگہ کے گوشت سے کچھ زیادہ محبوب نتھا بلکہ چونکہ گوشت اُسوقت مین کمیاب تھا اور بہت دیر سے ملتا تھا اسلیے آپ اسجگہ کے گوشت کے بہت خواہان ہوتے تھے کیونکہ یہ پکنے مین بہت جلدی پکتا ہے۔ اور اس حدیث اور پہلی حدیث مین تعارض نہین ہے کیونکہ جلدی پکنا بھی ایک قسم کی پسندیدہ چیز نہین شمار ہوتا ہے ۱۲

حدثنا عبدة بن عبداللہ الخزاعی البصری ثنا معٰویة بن ہشام عن سفیان عن محارب بن دثار عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل وفی الباب عن عائشة وام ھانیٔ وھٰذا اصح من حدیث مبارك بن سعید **حدثنا** محمد بن سھل بن عسکری البغدادی ثنا یحییٰ بن حسان نا سلیمان بن بلال عن ہشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عسکر
نعم الادام الخل **حدثنا** عبداللہ بن عبدالرحمٰن ثنا یحییٰ بن حسان عن سلیمان بن بلال بھٰذا الاسناد نحوہ الا انہ قال نعم الادام او الادام الخل ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ لا یعرف من حدیث ہشام بن عروة الا من حدیث سلیمان بن بلال **حدثنا** ابو کریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی حمزة الثمالی عن الشعبی عن ام ھانیٔ بنت ابی طالب قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل عندکم شیٔ فقلت لا الا کسر یابسة وخل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قربیہ فما اقفر بیت من ادم فیہ خل ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ لا نعرفہ من حدیث ام ھانیٔ الا من ھٰذا الوجہ وام ھانیٔ ماتت بعد علی بن ابی طالب بزمان **باب** ماجاء فی اکل البطیخ بالرطب **حدثنا** عبدة بن عبداللہ الخزاعی ثنا معٰویة بن ہشام عن سفیان عن ہشام بن عروة عن ابیہ عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب وفی الباب عن انس ھٰذا حدیث حسن غریب ورواہ بعضھم عن ہشام بن عروة عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن عائشة وقد روی یزید بن رومان عن عروة عن عائشة ھٰذا الحدیث **باب** ماجاء فی اکل القثاء بالرطب **حدثنا** اسمٰعیل بن موسی الفزاری ثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عبداللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابراھیم بن سعد **باب** ماجاء فی شرب ابوال الابل **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا حمید وثابت وقتادة عن انس ان اناسا من عرینة قدموا المدینة فاجتووھا

حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنون کا سرکہ ہی- اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ام ہانی سے اور یہ صحیح ہے طریق مبارک بن سعید سے- **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حسان نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بہتر سالنون کا سرکہ ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن حبان نے سلیمان بن ہلال سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے مگر فرق یہ ہی کہ کہا اُسنے بہتر سالن یا سالنون کا سرکہ ہی- یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے نہین معلوم ہوئی طریق ہشام بن عروہ سے مگر بواسطہ طریق سلیمان بن بلال کے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابوحمزہ ثمالی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ام ہانی سے جو ابی طالب کی بیٹی ہی کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا کیا تمھارے پاس کوئی شی ہی مین نے کہا نہین مگر خشک روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ- پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو میرے آگے کرا اور کوئی گھر سالن سے محتاج نہین ہوتا کہ جسمین سرکہ ہو- یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو طریق ام ہانی سے سوا اس طریق کے- اور ام ہانی حضرت علی بن ابی طالب کے بہت زمانہ کے بعد فوت ہوئی ہی **باب** تربوز کو کھجورون کے ساتھ کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبداللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجورون کے ساتھ کھاتے تھے- اور اس باب مین روایت ہے انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے- اور روایت کیا ہی اسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اسمین حضرت عائشہ کا ذکر نہین کیا- اور یزید بن رومان نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے- **باب** کھیرے کو کھجورون کے ساتھ کھانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسی فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن جعفر سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھیرون کو کھجورون کے ساتھ کھاتے تھے- یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن سعد سے **باب** اونٹون کے پیشاب پینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند لوگ قوم عرینہ کے مدینہ مین آئے اور اُنھون نے اُسکی آب و ہوا کو ناموافق جانا[۱]

[۱] ان لوگون کے پیٹ بباعث ناموافق ہونے آب و ہوا کے پھول گئے تھے اسواسطے نبی صلعم نے صدقہ کے اونٹون مین بھیجدیا اور فرمایا کہ اُنکا پیشاب اور دودھ پیو جب اُنکے مرض دور ہوگئے تو اُنھون نے حضرت کے راعی قتل کئے اور اونٹ اُنکو ہانک لیگئے- جب نبی صلعم کو خبر پہونچی تو آپ نے اُنکے پیچھے آدمی بھیجے اور گرفتار کئے گئے آپ نے بھی اُنکو وہی سزا دی جو اُنھون نے اونٹون کے چرانے والون کو دی تھی- اور اونٹون کے پیشاب کا حکم ابتداء کتاب مین گذر چکا ہے کہ بعض کے نزدیک طاہر ہے اور کہا امام ابوحنیفہ نے نجس ہے- ۱۲

فبعثهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ثابت و قد
روی هٰذا الحدیث من غیر وجه عن انس رواه ابو قلابة عن انس ورواه سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس **باب** الوضوء
قبل الطعام و بعده **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الله بن نمیر ثنا قیس بن الربیع ح وثنا قتیبة ثنا عبد الکریم الجرجانی عن قیس بن الربیع المعنی
واحد عن ابی هاشم عن زاذان عن سلمان قال قرأت فی التوراة ان برکة الطعام الوضوء بعده فذکرت ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم واخبرته
بما قرأت فی التوراة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم برکة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده وفی الباب عن انس وابی هریرة لا نعرف
هٰذا الحدیث الا من حدیث قیس بن الربیع وقیس یضعف فی الحدیث وابو هاشم الرمانی اسمه یحیی بن دینار **باب** فی ترك الوضوء قبل الطعام
حدثنا احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من الخلاء فقرب الیه
طعام فقالوا الا نأتیك بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوٰة هٰذا حدیث حسن وقد رواه عمرو بن دینار عن سعید بن الحویرث عن ابن عباس
وقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید کان سفیان الثوری یکره غسل الید قبل الطعام وکان یکره ان یوضع الرغیف تحت القصعة **باب** ما جاء فی
اکل الدباء **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا اللیث عن معاویة بن صالح عن ابی طالوت قال دخلت علی انس بن مالك وهو یأکل القرع وهو یقول
یالك شجرة ما احبك الا لحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاك وفی الباب عن حکیم بن جابر عن ابیه هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه
حدثنا محمد بن میمون المکی ثنا سفیان بن عیینة قال ثنی مالك عن اسحٰق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك قال رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یتتبع فی الصحفة یعنی الدباء فلا ازال احبه

پس اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا اُنکے دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث طریق ثابت سے حسن صحیح غریب ہے اور یہ
حدیث کئی وجہ سے انس سے مروی ہے روایت کیا ہے اسکو ابو قلابہ نے انس سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے
باب کھانے کے پہلے اور پیچھے وضو کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے
قیس بن ربیع نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الکریم جرجانی نے قیس بن ربیع سے معنی واحد ہیں اُسنے ابی ہاشم سے اُسنے
زاذان سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے میں نے توریت میں پڑھا کہ برکت طعام کی وضو کرنا ہے بعد کھانے کے۔ سو میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
آگے ذکر کی۔ اور جو کچھ میں نے توریت میں پڑھا تھا اُسکی خبر دی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت طعام کی وضو کرنا ہے پہلے اُسکے اور وضو کرنا ہے پیچھے
اُسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابوہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق قیس بن ربیع سے اور قیس حدیث میں ضعیف ہے۔ اور ابو ہاشم
رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے **باب** کھانے سے پہلے وضو کے ترک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے
ایوب سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے نکلے اور آپ کے آگے کھانا حاضر کیا گیا اور کہا لوگوں نے کیا آپ
کے واسطے پانی نہ لائیں فرمایا آپ نے میں وضو کا اُسوقت حکم دیا گیا ہوں کہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار
نے سعید بن حویرث سے اُسنے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو بُرا جانتے تھے۔ اور
یہ بھی مکروہ جانتے تھے کہ پیالے کے نیچے روٹی رکھی جائے **باب** کدو کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے
معاویہ بن صالح سے اُسنے ابی طالوت سے کہا اُسنے میں انس بن مالک کے پاس گیا اس حالت میں کہ وہ کدو کھا رہا تھا اور کہتا تھا کیا ہی تجھے اے درخت کیسا
ہی تو مجھے پسند ہے بباعث تیری محبت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور اس باب میں روایت ہے حکیم بن جابر سے جو راوی ہے اپنے باپ سے یہ حدیث
اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ پیالہ میں کدو کے پیچھے لگتے تھے سو ہمیشہ ہی اُسکو دوست رکھتا ہوں

ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے سے پہلے اور پیچھے دونوں وقتوں میں ہاتھ دھونے ضروری نہیں اور استحباب کی نفی اس سے ثابت نہیں ہوتی ہاں قول سفیان
ثوری کا اس میں ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے مکروہ ہیں۔ اور وضو سے مراد ان حدیثوں میں ہاتھوں کا دھونا ہے۔ اور یہ جواب جو آپ نے دیا ہے اس سائل کا جواب ہو سکتا ہے جو قبل طعام
کے وضو کرنا واجب جانتا ہو سو آپ نے اُسکے وجوب کی نفی نفی کا کلمہ لا کر کر دی۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حکمی نجاست کے ہوتے ہوئے کھانا منع نہیں ہوتا ۱۲ ف کہا طیبی نے اس
حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب کھانا مختلف چیزوں سے پکا ہوا ہو تو درمیان برتن سے یا دوسرے صاحب کے آگے سے کسی چیز کا لینا درست ہو بشرطیکہ دوسرے صاحب کو اس سے کراہت نہو

هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن انس بن مالك **باب** ماجاء فى اكل الزيت **حدثنا**
يحيى بن موسى ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الرزاق عن معمر وكان عبد الرزاق يضطرب فى
رواية هذا الحديث فربما ذكر فيه عن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم وربما رواه على الشك فقال احسبه عن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم
وربما قال عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** ابوداؤد سليمان بن معبد ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد
بن اسلم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عمر **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو احمد الزبيرى وابو نعيم قالا ثنا سفيان
عن عبد الله بن عيسى عن رجل يقال له عطاء من اهل الشام عن ابى اسيد قال قال النبى صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه
شجرة مباركة هذا حديث غريب من هذا الوجه انما نعرفه من حديث عبد الله بن عيسى **باب** ماجاء فى الاكل مع المملوك **حدثنا** نصر
بن على ثنا سفيان عن اسمعيل بن ابى خالد عن ابيه عن ابى هريرة يخبرهم ذلك عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا كفى احدكم خادمه بذلك
طعامه حره ودخانه فليأخذ بيده فليقعده معه فان ابى فليأخذ لقمة فليطعمه اياها هذا حديث حسن صحيح وابو خالد والد اسمعيل
اسمه سعد **باب** ماجاء فى فضل اطعام الطعام **حدثنا** ابويوسف بن حماد ثنا عثمان بن عبد الرحمن الجمحى عن محمد بن زياد عن
ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان وفى الباب عن عبد الله بن عمرو
وابن عمر وانس وعبد الله بن سلام وعبد الرحمن بن عائش وشريح بن هانى عن ابيه هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابى هريرة
حدثنا هناد ثنا ابوالاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طریق سے انس بن مالک سے مروی ہے **باب** زیتون کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا
حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک سے ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سوائے طریق عبدالرزاق کے جو راوی ہے معمر
سے۔ اور عبدالرزاق اس حدیث کی روایت میں اضطراب کرتا ہے پس کئی دفعہ تو وہ روایت کرتا ہے بواسطہ عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
اور کبھی اُسکو شک سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ روایت بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور
کبھی کہتا ہے کہ یہ روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہم سے ابوداؤد
یعنے سلیمان بن معبد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اُسنے
اس روایت میں حضرت عمر کا ذکر نہیں کیا۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابواحمد زبیری اور ابونعیم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے
سفیان نے عبداللہ بن عیسے سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل شام سے ہے اُس کا نام عطا ہے اُسنے ابی اُسید سے کہ کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے زیتون کھاؤ اور اُسکا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے فقط ہم اُس کو طریق عبداللہ بن عیسی سے
ہی پہچانتے ہیں۔ **باب** غلام کے ساتھ کھانے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسمٰعیل بن ابی خالد
سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے خبر دیتا تھا اُن کو اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم میں سے کسی کا خادم
اُس کے کھانے کی گرمی اور دھوئیں کو کفایت کرے تو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اُس کو اپنے ساتھ بٹھلائے پس اگر انکار کرے تو چاہیئے
کہ لقمہ پکڑے اور اُسکو کھلائے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو خالد والد اسمٰعیل کا ہے نام اُس کا سعد ہے۔ **باب** طعام کھلانے کی فضیلت کے
بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عبدالرحمن جمحی نے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی زیاد سے اُسنے
ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سلام کو افشا کرو اور طعام کھلاؤ اور کھوپریوں پر مارو جنت کے وارث ہوگے۔ اور اس
باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن سلام اور عبدالرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی اپنے باپ سے رضی اللہ
عنہم۔ یہ حدیث طریق ابی ہریرہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ
سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عبادت کرو

واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی فضل العشاء **حدثنا** يحيىٰ بن موسىٰ نا محمد بن يعلیٰ الكوفی نا عنبسة بن عبد الرحمٰن القرشی عن عبد الملك بن علاق عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعشوا ولو بكف من حشف فان ترك العشاء مهرمة هٰذا حديث منكر لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وعنبسة يضعف فی الحديث وعبد الملك بن علاق مجهول **باب** ما جاء فی التسمية على الطعام **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمی نا عبد الاعلى عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابی سلمة انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده طعام قال ادن يا بنی فسم الله وكل بيمينك وكل مما يليك وقد روی هشام بن عروة عن ابی وجزة السعدی عن رجل من مزينة عن عمر بن ابی سلمة وقد اختلف اصحاب هشام بن عروة فی رواية هٰذا الحديث وابو وجزة السعدی اسمه يزيد بن عبيد **حدثنا** محمد بن بشار نا العلاء بن الفضل بن عبد الملك بن ابی السوية ابو الهذيل قال ثنی عبيد الله بن عكراش عن ابيه عكراش بن ذويب قال بعثنی بنو مرة بن عبيد بصدقات اموالهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدمت المدينة فوجدته جالسا بين المهاجرين والانصار قال ثم اخذ بيدی فانطلق بی الى بيت ام سلمة فقال هل من طعام فاتينا بجفنة كثيرة الثريد والوذر فاقبلنا ناكل منها فخبطت بيدی فی نواحيها واكل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين يديه فقبض بيده اليسرى على يدی اليمنى ثم قال يا عكراش كل من موضع واحد فانه طعام واحد ثم اتينا بطبق فيه الوان التمر او الرطب شك عبيد الله فجعلت اٰكل من بين يدی وجالت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الطبق قال يا عكراش كل من حيث شئت فانه غير لون واحد ثم اتينا بماء فغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ومسح ببلل كفيه وجهه وذراعيه وراسه

اور لوگون کو کھانا کھلاؤ اور اسلام کو افشا کرو جنت مین سلامتی سے داخل ہوگے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** رات کے کھانے کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عنبسہ بن عبد الرحمٰن قرشی نے عبد الملک بن علاق سے اُس نے انس بن مالکؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھانا کھاؤ اگرچہ روے کھجورون کے ایک مٹھی ہی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا ترک کرنا بوڑھا کرتا ہے یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ حدیث مین ضعیف ہے اور عبد الملک بن علاق مجہول ہے **باب** کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلی نے معمر سے اُسنے ہشام سے اُسنے عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن ابی سلمہ سے یہ کہ وہ نبی صلعم کے پاس گیا اور آپ کے پاس کھانا تھا فرمایا آپ نے اے بیٹے آگے ہو اور بسم اللہ پڑھ اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا - اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی ابی وجزہ سعدی سے اُس نے ایک مرد سے جو قوم مزینہ سے ہے اُس نے عمر بن ابی سلمہ سے - اور ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے - اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے علا بن فضل بن عبد الملک بن ابی السویہ یعنی ابو الہذیل نے کہا حدیث کی مجھے عبید اللہ بن عکراش نے اپنے باپ عکراش بن ذویب سے کہا اُسنے مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقے دیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا پس مین مدینہ مین آیا سو مین نے آپ کو مہاجرین اور انصار مین بیٹھا ہوا پایا کہا اُسنے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ کے گھر کی طرف لے چلے پس فرمایا آپ نے کیا کچھ کھانا ہے سو ہمارے پاس ایک پیالہ جس مین ثرید اور ٹکڑے گوشت کے بہت تھے لایا گیا اور ہم اُسکی طرف متوجہ ہوکر کھانے لگے اور مین نے اپنا ہاتھ اُس کے نواحی میں پھیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا اور آپ نے اپنے بائین ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھا کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے - پھر ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جس مین مختلف کھجورین خشک یا تر (یہ شک عبید اللہ کو ہے) تھین سو مین اپنے آگے سے کھانے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک تھال مین جولان کرتا تھا فرمایا آپ نے اے عکراش کھا جس جگہ سے کہ تو چاہتا ہے[1] کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہین ہین پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ مبارک دھوئے اور اپنے ہاتھون کی تری سے مُنھ اور بازوؤن اور سر پر مسح کیا

[1] غرض یہ ہے کہ اگر کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے آگے سے کھائے ورنہ جسطرح چاہے کھائے خواہ اپنے آگے سے یا جس جگہ سے چاہے کیونکہ ایسی چیز مین کسی دوسرے کو کراہت نہین پہونچتی ۱۲

وقال یاعکراش هذا الوضوء مما غیرت النار هذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث العلاء بن الفضل و قد تفرد العلاء بهذا الحدیث وفی الحدیث قصة **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان ثنا وکیع ثنا هشام الدستوائی عن بدیل بن میسرة العقیلی عن عبدالله بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم الله فان نسی فی اوله فلیقل بسم الله فی اوله وآخره وبهذا الاسناد عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل طعاما فی ستة من اصحابه فجاء اعرابی فاکله بلقمتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه لوسمی لکفاکم هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة البیتوتة وفی یده غمر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یعقوب بن الولید المدنی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطن حساس لحاس فاحذروه علی انفسکم من بات وفی یده ریح غمر فاصابه شئ فلا یلومن الا نفسه هذا حدیث غریب من هذا الوجه وقد روی من حدیث سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن اسحق ابوبکر البغدادی ثنا محمد بن جعفر المدائنی ثنا منصور بن ابی الاسود عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بات وفی یده غمر فاصابه شئ فلا یلومن الا نفسه هذا حدیث حسن غریب لانعرفه من حدیث الاعمش الا من هذا الوجه **آخر ابواب الاطعمة ابواب الاشربة**

باب ماجاء فی شارب الخمر **حدثنا** یحیی بن درست ابوزکریا ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وهو یدمنها لم یشربها فی الآخرة

اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس سے کہ جسکو آگ متغیر کردے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر علاء بن فضل سے اور علاء ساتھ اس حدیث کے متفرد ہوا ہے ۔ اور اس حدیث مین قصّہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُسنے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے ام کلثوم سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین کھانا کھائے تو چاہیئے کہ بسم اللہ پڑھے پس اگر ابتدا مین بھول جائے تو چاہیئے کہ کہے بسم اللہ فی اولہ وآخرہ اور اسی اسناد سے عائشہ سے مروی ہے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ مین کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقمون مین ہی کھا گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو تم کو کافی ہو جاتا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

باب رات گذارنے کی کراہت کے بیان مین اس حالت مین کہ اُس کے ہاتھ مین چکنائی لگی ہو ۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ولید مدنی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مقبری سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان بہت حساس اور مدرک ہے سو تم اس سے اپنی جانون پر خوف کرو جس شخص نے رات گذاری اس حالت مین کہ اُسکے ہاتھ مین چکنائی کی بو ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیئے کہ سوائے اپنی جان کے اور کسی کو ملامت نہ کرے ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور مروی ہے طریق سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسحاق یعنی ابوبکر بغدادی نے کہا حدیث کی محمد بن جعفر مدائنی نے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن ابی الاسود نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے رات گذاری اس حالت مین کہ اُسکے ہاتھ مین چکنائی ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیئے کہ سوائے اپنے نفس کے اور کسی کو ملامت نہ کرے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق اعمش سے مگر اسی وجہ سے **آخر ابواب الاطعمۃ ابواب الاشربۃ**۔

باب شراب پینے والے کے حکم کے بیان مین ۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن درست یعنی ابوزکریا نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جس کسی نے دنیا مین شراب پیا اور مر گیا اس حالت مین کہ وہ اسپر مداومت کرتا تھا تو وہ[۵] اُسکو آخرت مین نہ پئے گا

---

[۵] قولہ وہ اُسکو آخرت مین نہ پئے گا یا تو مراد ہے عدم دخول جنت سے یا اس نعمت کی محرومی سے لیکن مراد یہ ہے کہ ایسے لوگون کو اسکی خواہش نہ ہوگی ورنہ اس آیت کی مخالفت لازم آتی ہے "تشتہیہ الانفس" شاید ایسے شخص کی جزا یہی ہو کہ باوجود خواہش کے جنت کی شراب سے محروم رکھا جاوے یا یہ معنی کہ جزا اسکی یہ ہے کہ آخرت مین نہ پئے ہان اگر خدائے تعالی پلاوے تو وہ مختار ہے بہرحال کوئی صورت ہو اُسکے لئے نقصان تو ظاہر ہے نعوذ باللہ منہا ۱۲

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی سعید وعبد اللہ بن عمرو وعبادۃ وابی مالک الاشعری وابن عباس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر موقوفا ولم یرفعہ **اخبرنا** قتیبۃ ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابیہ قال قال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ لم یقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال قیل یا ابا عبد الرحمٰن وما نہر الخبال قال نہر من صدید اہل النار ھٰذا حدیث حسن وقد روی نحو ھٰذا عن عبد اللہ بن عمرو وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء کل مسکر حرام **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر فھو حرام **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی وابو سعید الاشج قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام ھٰذا حسن صحیح وفی الباب عن عمر وعلی وابن مسعود وانس وابی سعید وابی موسیٰ والاشج العصری ودیلم ومیمونۃ وعائشۃ وابن عباس وقیس بن سعد والنعمان بن بشیر ومعاویۃ وعبد اللہ بن مغفل وام سلمۃ وبریدۃ وابی ہریرۃ ووائل بن حجر وقرۃ المزنی ھٰذا حدیث حسن وقد روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وکلاھما صحیح وروی غیر واحد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وعن ابی سلمۃ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے بواسطۂ نافع از ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے موقوف۔ اور اسکو مرفوع نہین کیا خبر دی ہمکو قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے شراب پیا تو اُس کی چالیس[1] دنون کی نماز قبول نہ ہوگی سو اگر اُس نے توبہ کی تو اُس پر اللہ بھی رجوع کرتا ہے پھر اگر اُس نے اعادہ کیا تو اُس کی چالیس دنون کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر اُس نے توبہ کی تو اللہ اُس پر رجوع کرتا ہے پھر اگر اُس نے عود کیا تو اُس کی چالیس دنون کی نماز قبول نہین ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے پھر اگر چوتھے بار اُسنے عود کیا تو اُسکی چالیس دنون کی نماز قبول نہین ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع نہین کرتا اور اُسکو نہر خبال سے پلائیگا کسی نے کہا اے ابا عبد الرحمٰن اور نہر خبال کیا چیز ہے فرمایا کہ پیپ وہ اہل نار کی پیپ کی نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مثل اُسکے مروی ہے بواسطۂ عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ ہر مسکر حرام ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے تبع[2] کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے جو شراب کہ مستی لاوے سو وہ حرام ہے **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی اور ابو سعید اشج نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر مسکر حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عمر اور علی اور ابن مسعود اور انس اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ دونون صحیح ہین۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور مروی ہے ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] اُسکی چالیس دنون کی نماز قبول نہین یعنی اُسکو ثواب نہین ملتا اگرچہ ادا اُسکے ادا کرنے سے ارکان کے ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے اور وجہ تخصیص نماز کی یہ ہے کہ جب اعلیٰ درجے کی عبادت قبول نہ ہوئی تو ادنی بطریق اولی قبول نہ ہوگی۔ چالیس دنون کی نماز قبول نہ ہوگی حدیث مین لفظ صباح کا ہے یا تو مراد اس سے صبح کی نماز ہے یا مراد اس سے ایام ہین ۱۲

[2] تبع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ معنے اسکے شہد کی نبیذ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ خواہ کوئی چیز ہو یعنی اُسکا کچھ نام ہو قاعدہ کلیہ یاد رکھو جو چیز مستی لائے وہ حرام ہے ۱۲

باب ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **حدثنا** قتیبة ثنا اسمٰعیل بن جعفر ح وثنا علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن داؤد بن بکر بن ابی الفرات عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وفی الباب عن سعد وعائشة و عبد اللہ بن عمرو وابن عمر وخوات بن جبیر ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث جابر **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن ھشام بن حسان عن مھدی بن میمون ح وثنا عبد اللہ بن معاویة الجمحی عن مھدی بن میمون المعنی واحد عن ابی عثمٰن الانصاری عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ما اسکر الفرق منہ فملأ الکف منہ حرام قال احدھما فی حدیثہ الحسوة منہ حرام ھٰذا حدیث حسن قد رواہ لیث بن ابی سلیم والربیع بن صبیح عن ابی عثمٰن الانصاری نحو روایة مھدی بن میمون وابو عثمان الانصاری اسمہ عمرو بن سالم ویقال عمر بن سالم **باب** ماجاء فی نبیذ الجر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابن علیة ویزید بن ھارون قالا ثنا سلیمٰن التیمی عن طاؤس ان رجلا اتی ابن عمر فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر فقال نعم فقال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ وفی الباب عن ابن ابی اوفی وابی سعید وسوید وعائشة وابن الزبیر وابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیة ان ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنیٰ ثنا ابو داؤد الطیالسی ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان یقول سألت ابن عمر عما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاوعیة واخبرناہ بلغتکم وفسرہ لنا بلغتنا قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتمة وھی الجرة ونھی عن الدباء وھی القرعة ونھی عن النقیر وھی اصل النخل ینقر نقرا وینسج نسجا ونھی عن المزفت وھو المقیر وامران ینتبذ فی الاسقیة وفی الباب عن عمرو علی وابن عباس وابی سعید وابی ھریرة وعبد الرحمٰن بن یعمر وسمرة وانس وعائشة وعمران بن حصین

باب جسکا بہت پینا مستی لائے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے اُسنے داؤد بن بکر بن ابی الفرات سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا بہت[1] پینا مستی لاتا ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن غریب ہے طریق جابر سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے ہشام بن حسان سے اُسنے مہدی بن میمون سے ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے مہدی بن میمون سے معنے ایک ہین اُس نے ابی عثمان انصاری سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر حرام ہے جسمین سے ایک فرق (نام پیمانہ) مستی لائے اُس سے ایک چلو بھی حرام ہے ایک نے اپنی حدیث مین کہا ہے حسوۂ[2] اُسمین سے حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کیا ہے اسکو لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے مثل روایت مہدی بن میمون کے۔ اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کہا گیا ہے عمر بن سالم۔ **باب** سبز گھڑے کی نبیذ کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن علیہ اور یزید بن ہارون نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اُسنے طاؤس سے یہ کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا (کیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے سو کہا اُس نے ہان پس کہا طاؤس نے قسم ہے اللہ کی مین نے اسکو آپ سے سُنا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ کدو اور نقیر اور حنتم مین نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے زاذان سے کہ کہتا تھا سوال کیا مین نے ابن عمر سے اُن برتنون سے کہ جنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ہمکو اُن کی خبر ہماری زبان مین دیجئے اور ہماری زبان مین اُن کی تفسیر کیجئے کہا اُس نے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے اور یہ ٹھلیا ہے اور منع کیا ہے دباء سے اور وہ کدو ہے اور منع کیا ہے نقیر سے اور یہ جڑ کھجور کی ہے جو کھودی جاتی ہے یا بنی جاتی ہے اور منع کیا ہے مزفت سے اور یہ رال کا برتن ہے اور حکم دیا ہے کہ مشکون مین نبیذ بنایا جاوے اور اس باب مین روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبد الرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین

---

[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عام طریق تھا کہ جو کوئی چیز ایسی ہو کہ نقصان کی طرف لیجاتی ہے اُس سے بھی منع فرماتے تھے جیسے کہ تھوڑا شراب پینا اگرچہ چندان ضرر نہین پہونچاتا مگر عادۃً کثرت کی طرف کھینچ لیجاتا ہے اسواسطے آپ نے تھوڑا پینے سے بھی ممانعت فرمائی ہے ۱۲۔ [2] حسوہ کے معنے بھی چلو کے ہین فرق تین صاع کا پیمانہ ہے اور مراد فرق اور چلو سے کثیر اور قلیل ہے اس سے تحدید غرض نہین ۱۲

وعائذ بن عمرو والحکم الغفاری ومیمونة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصة ان ینتبذ فی الظروف **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علی ومحمود بن غیلان قالوا ثنا ابو عاصم ثنا سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انی کنت نهیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمه وکل مسکر حرام هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللّٰہ قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن الظروف فشکت الیه الانصار فقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وابی سعید وعبد اللّٰہ بن عمرو هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الانتباذ فی السقاء **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الوهاب الثقفی عن یونس بن عبید عن الحسن البصری عن امه عن عائشة قالت کنا ننبذ لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی سقاء یوکأ اعلاه له عزلاء ننبذه غدوة ویشربه عشاء وننبذه عشاء ویشربه غدوة وفی الباب عن جابر وابی سعید وابن عباس هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث یونس بن عبید الا من هٰذا الوجه وقد روی هٰذا الحدیث من غیر هٰذا الوجه عن عائشة ایضا **باب** ماجاء فی الحبوب التی یتخذ منها الخمر **حدثنا** محمد بن یحییٰ ثنا محمد بن یوسف ثنا اسرائیل ثنا ابراهیم بن مهاجر عن عامر الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا

اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ ان برتنون مین نبیذ بنانا رخصت ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی اور محمود بن غیلان نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے تم کو اُن برتنون سے منع کیا تھا اور برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتے ہین اور نہ کسی کو حرام کرتے ہین اور ہر مسکر حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد حفری نے سفیان سے اُس نے منصور سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنون سے منع کیا تو آپ کے پاس انصار نے شکایت کی اور کہنے لگے ہمارے پاس برتن نہین ہین فرمایا آپ نے[1] تب نہین ہے اسوقت۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشک مین نبیذ بنانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یونس بن عبید سے اُسنے حسن بصری سے اُس نے اپنی والدہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک مین نبیذ[2] بنایا کرتے تھے تاگے سے اُسکے منہ کو باندھ دیتے تھے صبح کو نبیذ بناتے تھے اور عشا کو آپ پیتے تھے۔ اور عشا کو نبیذ بناتے تھے اور صبح کو آپ پیتے تھے اور اس باب مین روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق یونس بن عبید سے مگر اسی وجہ سے اور یہ حدیث غیر اس طریق سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ **باب** اُن دانون کے بیان مین کہ جن سے شراب بنائی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے حدیث کی ابراہیم بن مہاجر نے عامر شعبی سے اُس نے نعمان بن بشیر سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گیہون[3] سے شراب ہے اور جو سے شراب ہے اور کھجورون سے شراب ہے اور انگور سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے

[1] یعنی جب یہ حال ہے کہ تم شکوہ کرتے ہو اور تمکو ضرورت ہے تو اب نہین منع کرتا اب تم اُنکو استعمال کرو [2] نبیذ کے معنے یہ ہین کہ کسی چیز کو پانی مین بھگونا عموماً انگور اور کھجورون کا ہوتا ہے جب پانی ذرا میٹھا ہو جاتا تو اُسکو آپ پیتے عائشہ کہتی ہے کہ ہمارا یہ طریق تھا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شام کو کھجورین بھگوتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو صبح کے وقت پیتے اور صبح کو بھگوتے تو عشا کے وقت پیتے اور مشک مین اسواسطے نبیذ بنانا جائز ہے کہ اسمین جلدی سڑتا نہین کہ جلدی سے شراب بنجائے کیونکہ یہ مشک سرد ہوتی ہے برخلاف مٹی وغیرہ کے برتنون کے کہ انمین ایسی چیزین جلدی سڑ کر شراب کی تاثیر پیدا کر لیتی ہین ۱۲ [3] خمر کا لفظ ہر ایک شراب پر بولا جاتا ہے خواہ انگور سے ہو یا کھجورون سے یا کسی اور چیز سے کہ جسکا ذکر حدیث مین گذر چکا ہے بلکہ ہر ایک چیز کی شراب پر خمر کا اطلاق ہوتا ہے یہی مذہب ہے ائمۂ ثلاثہ اور جمہور سلف وخلف کا کہ کہا اُنھون نے ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جسکا بہت مستی لاتا ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے لفظ خمر کا اس شراب پر ہی مختص کیا ہے کہ جو انگور سے بنائی جائے مگر صحیح مذہب ائمۂ ثلاثہ وجمہور کا یہی ہے جیسا کہ بخاری اور احادیث باب سے ثابت ہوتا ہے۔

وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث غریب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یحییٰ بن آدم عن اسرائیل بنحوه وروی ابو حیان التیمی هٰذا الحدیث عن الشعبی عن ابن عمر عن عمر قال ان من الحنطة خمرا فذکر هٰذا الحدیث **اخبرنا** بذلك احمد بن منیع ثنا عبد الله بن ادریس عن ابی حیان التیمی عن الشعبی عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب ان من الحنطة خمرا وهٰذا اصح من حدیث ابراهیم بن مهاجر وقال علی بن المدینی قال یحییٰ بن سعید لم یکن ابراهیم بن المهاجر بالقوی **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا الاوزاعی وعکرمة بن عمار قالا ثنا ابو کثیر السحیمی قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمر من هاتین الشجرتین النخلة والعنبة هٰذا حدیث حسن صحیح وابو کثیر السحیمی هو الغبری اسمه یزید بن عبد الرحمٰن بن غُفیلة **باب** ما جاء فی خلیط البسر والتمر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن ابی نضرة عن ابی سعید ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن البسر والتمران یخلط بینهما ونهی عن الزبیب والتمران یخلط بینهما ونهی عن الجرار ان ینتبذ فیها وفی الباب عن انس وجابر وابی قتادة وابن عباس وام سلمة ومعبد بن کعب عن امه هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة الشرب فی آنیة الذهب والفضة **حدثنا** بندار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن الحکم قال سمعت ابن ابی لیلیٰ یحدث ان حذیفة یستسقی فاتاه انسان باناء من فضة فرماه به وقال انی کنت قد نهیته فابی ان ینتهی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشرب فی آنیة الذهب والفضة

اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ حدیث غریب ہی۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے اسرائیل سے مثل اسکے اور روایت کیا ہی ابو حیان تیمی نے اس حدیث کو شعبی سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے حضرت عمر سے کہ کہا اُسنے گیہون سے شراب ہی۔ **خبر دی** ہمکو ساتھ اس کے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے ابی حیان تیمی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ابن عمر اُسنے عمر بن خطاب سے یہ کہ گیہون سے شراب ہی۔ اور یہ ابراہیم بن مہاجر کی حدیث سے صحیح ہی۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے ابراہیم بن مہاجر قوی نہین ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی اور عکرمہ بن عمارہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابو کثیر سحیمی نے کہا سنا مین نے ابا ہریرہؓ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر ان دو درختون سے ہے کھجور اور انگور سے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو کثیر سحیمی وہ غبری نام اسکا یزید بن عبد الرحمن بن غفیلہ ہی **باب** کھجور کچی اور پکی کو ملا کر بھگونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی اور کچی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع کیا ہی یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر سلیمان تیمی نے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی کہ بسر اور تمر کو ملایا جاوے۔ اور منقے اور کھجور کے ملانے سے بھی منع کیا ہی۔ اور یہ بھی منع کیا ہی کہ ٹھلیا مین نبیذ بنایا جاوے۔ اور اس باب مین روایت ہی انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ سے اور معبد بن کعب سے بواسطہ اسکی والدہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** اس بیان مین کہ سونے اور چاندی کے برتن مین پینا منع ہی **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے **محمد بن جعفر** نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے کہا سنا مین نے ابن ابی لیلی سے کہ حدیث کرتا تھا یہ کہ حذیفہ نے پانی طلب کیا واسطے پینے کے پس اُسکے پاس ایک آدمی چاندی کا برتن لایا سو اُس نے اُسکو پھینکدیا اور کہا مین نے اُسکو منع کیا تھا اور وہ منع ہونے سے انکار کرتا ہی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن مین پانی پینے سے

۱ف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزونکو ملا کر بھگونے سے اسواسطے منع کیا ہے کہ دو چیزین ملی ہوئی جلدی سڑ جاتی ہین اگر بالفرض ایک مین کچھ تغیر واقع ہو دوسرے مین بواسطہ اُسکے بہت جلدی اثر نفوذ کر جاتا ہی برخلاف ایک چیز کے کہ اسمین جلدی تغیر واقع نہین ہوتا جیسا کہ مثلاً گوشت اور دال ملائے جاوین تو جلدی سڑ جائینگے برخلاف ایک کے پس ایسی حالت مین انسان بیخبر رہتا ہی اور پی جاتا ہی اگر دو چیزین بھگوئی ہوئی ہون اور وہ سڑ جائین تو آدمی غفلت سے بچ جائیگا اور ایک چیز چونکہ دیر مین سڑتی ہی لہذا اسمین کچھ غفلت بھی نقصان نہین کرتی ۱۲ **۲ف** اُن برتنونکو سوا کھانے اور پینے کے اور کسی استعمال مین لانا درست ہی کیونکہ حرمت اسکی کسی خاص دلیل شرعی سے ثابت نہین ہوتی اور مطلق آیۂ کریمہ اسکو منع نہین کرتی اور وہ یہ ہے ہو الذی خلق لکم ما فی الارض اور نیز یہ آیت قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق یہی فائدہ دیتی ہی پس ثابت ہوا کہ سوا کھانے اور پینے کے اور استعمال مین لانا ان برتنون کا درست ہے ایسا ہی حال ہی حریر اور دیبا کے کپڑون کا۔ اور جس برتن مین کہ سونے اور چاندی کے ٹکڑے لگائے گئے ہون اُسکو اگر عرف مین سونے اور چاندی کا برتن بولتے ہون تو اُس مین بھی کھانا اور پینا منع ہے ورنہ نہین غایة الامر یہ ہے کہ سونے اور چاندی پر مُنھ رکھنا نہ چاہیئے ۱۲

ولبس الحرير والديباج وقال هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة وفي الباب عن ام سلمة والبراء وعائشة هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في النهي عن الشرب قائما **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يشرب الرجل قائما فقيل الاكل قال ذاك اشد هٰذا حديث صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم الجذمي عن الجارود بن العلاء ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب قائما وفي الباب عن ابي سعيد وابي هريرة وانس هٰذا حديث حسن غريب وهكذا روى غير واحد هٰذا الحديث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم عن جارود عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن ابي مسلم عن الجارود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ضالة المسلم حرق النار والجارود بن المعلى يقال ابن العلاء والصحيح ابن المعلى **باب** ماجاء في الرخصة في الشرب قائما **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي ثنا حفص بن غياث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا ناكل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام هٰذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر وروى عمران بن حدير هٰذا الحديث عن ابي البزري عن ابن عمر وابو البزري اسمه يزيد بن عطارد **حدثنا** احمد بن منيع ثنا هشيم ثنا عاصم الاحول ومغيرة عن الشعبي عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب من زمزم وهو قائم وفي الباب عن علي وسعد وعبد الله ابن عمرو وعائشة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا محمد بن جعفر عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في التنفس في الاناء

اور حریر اور دیبا کے پہننے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے یہ اُنکے (یعنی کافروں کے) واسطے دنیا میں ہیں اور تمھارے لئے آخرت میں اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پینے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی پئے بس آپ سے کسی نے کہا کھانے کا کیا حال ہے فرمایا آپنے یہ اس سے سخت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن سعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی مسلم جذمی سے اُسنے جارود بن علاء سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس حدیث کو کئی ایک نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی مسلم سے اُسنے جارود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے قتادہ سے اُسنے روایت کی یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے ابی مسلم سے اُسنے جارود سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا مسلمان کی چیز گمشدہ[ع] آگ کے جلنے کا سبب ہے۔ اور جارود بن معلی اُسکو ابن العلاء کہا جاتا ہے اور صحیح ابن المعلی ہے **باب** اس بیان میں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا رخصت ہے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب یعنی سلم بن جنادہ بن سلم کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھاتے تھے اس حالت میں کہ چلتے پھرتے تھے اور پیتے تھے اس حالت میں کہ کھڑے ہوتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بطریق عبید اللہ بن عمر سے جو راوی ہے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اور روایت کیا ہے عمران بن حدیر نے اس حدیث کو ابی البزری سے اُسنے ابن عمر سے۔ اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم احول اور مغیرہ نے شعبی سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے حسین معلم سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ پانی پیتے تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھکر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** برتن میں سانس لینے کے بیان میں

ف[۱] اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے کہا بعض نے منع ہے جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائما اور مسلم کی روایت میں ابوہریرہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقی بعض نے نہی کو ناسخ بتایا ہے اور بعض نے منسوخ اور بعض نے نہی تنزیہی قرار دیا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے جیسا کہ دوسرا باب اسکی تائید کرتا ہے مؤلف کی عادت ہے کہ جب کوئی نہی تنزیہی ہوتی ہے تو اُسکے آگے رخصت کا باب منعقد کرتا ہے ۱۲ ف[۲] یعنی پانی پینے کے وقت یا کوئی اور چیز تین بار سانس لینا مستحب ہے یعنی تین چار گھونٹ پیکر آرام کر لینا بعد اُس کے پھر تین چار گھونٹ پیکر آرام کر لینا علی ہذا القیاس تیسری بار کرنا اور جس روایت میں برتن میں سانس لینا منع ہے معنے اُسکے یہ ہیں کہ پانی پینے میں سوائے مُنھ اُٹھانے کے اسمیں سانس لے یہ کراہت تنزیہی ہے اسلئے کہ دوسرے آدمی کی طبیعت اس سے پانی کے پینے کو کراہت کرتی ہے ہاں اگر دونوں دوست ایسے ہوں کہ ایک دوسرے سے سخت مخالطت رکھتے ہوں اور ایسی بات کو برا نہ جانتے ہوں تو کراہت نہیں ع ف یعنی کسی مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ملکیت کی نیت سے لینا آگ میں جلنے کا سبب ہے لیکن اگر کوئی تعریف کی غرض سے لے تو ایسا نہیں ہے ۱۲ منہ

حدثنا قتيبة ويوسف بن حماد قالا ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ابى عصام عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتنفس فى الاناء ثلاثا ويقول هو امرأ واروى هٰذا حديث حسن غريب ورواه هشام الدستوائى عن ابى عصام عن انس وروى عزرة بن ثابت عن ثمامة عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتنفس فى الاناء ثلثا **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدى ثنا عزرة بن ثابت الانصارى عن ثمامة بن انس عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يتنفس فى الاناء ثلثا هٰذا حديث صحيح **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن يزيد بن سنان الجزرى عن ابن العطاء بن ابى رباح عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم دفعتم هٰذا حديث غريب ويزيد بن سنان الجزرى هو ابو فروة الرهاوى **باب** ما ذكر فى الشرب بنفسين **حدثنا** على بن خشرم ثنا عيسىٰ بن يونس عن رشدين بن كريب عن ابيه عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا شرب يتنفس مرتين هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث رشدين بن كريب قال وسألت عبد الله بن عبد الرحمٰن عن رشدين بن كريب قلت هو اقوى ام محمد بن كريب قال ما اقربهما ورشدين بن كريب ارجحهما عندى وسألت محمد بن اسمٰعيل عن هٰذا فقال محمد بن كريب ارجح من رشدين بن كريب والقول عندى ما قال ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن رشدين بن كريب ارجح واكبر وقد ادرك ابن عباس وراٰه وهما اخوان وعندهما مناكير **باب** ما جاء فى كراهية النفخ فى الشراب **حدثنا** على بن خشرم ثنا عيسىٰ بن يونس عن مالك بن انس عن ايوب وهو ابن حبيب انه سمع ابا المثنى الجهنى يذكر عن ابى سعيد الخدرى ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن النفخ فى الشراب فقال رجل القذاة اراها فى الاناء فقال اهرقها فقال فانى لا اروى من نفس واحد قال فابن القدح اذًا عن فيك

حدیث کی ہم سے قتیبہ اور یوسف بن حماد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے ابی عصام سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن مین تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ خوش ہاضمہ اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اُسکو ہشام دستوائی نے ابی عاصم سے اُسنے انس سے۔ اور روایت کیا عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے اُس نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن مین تین بار سانس لیتے تھے۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت انصاری نے ثمامہ بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برتن مین تین بار سانس لیتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے یزید بن سنان جزری سے اُس نے عطاء بن ابی رباح کے بیٹے سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پینے کی طرح یکدفعہ پانی نہ پیو لیکن دو دو بار یا تین تین بار پیو اور بسم اللہ پڑھو جب تم پیو اور حمد کرو جب تم فارغ ہو جاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزری وہ ابو فروہ رہاوی ہے۔ **باب** پینے کے وقت دو بار سانس لینے مین جو ذکر کیا گیا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے رشدین بن کریب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو دو بار سانس لیتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق رشدین بن کریب سے۔ کہا اور مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے رشدین بن کریب کی بابت سوال کیا مین نے کہا وہ قوی ہے یا محمد بن کریب کہا اُسنے کیسے وہ دونون یکسان ہین۔ اور میرے نزدیک رشدین بن کریب اُن دونون سے راجح ہے اور مین نے محمد بن اسمعیل سے اسکی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے محمد بن کریب رشدین بن کریب سے راجح ہے اور میرے نزدیک قول وہی (معتبر ہے) جو ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا ہے کہ رشدین بن کریب راجح ہے اور بڑا ہے اور اُسنے ابن عباس کو پایا ہے اور اُسکو دیکھا ہے اور وہ دونون بھائی ہین اور وہ دونون منکر روایت کرنے والے ہین **باب** اس بیان مین کہ پانی مین پھونکنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے مالک بن انس سے اُسنے ایوب سے اور یہ ابن حبیب ہے یہ کہ سُنا اُس نے ابو المثنے جہنی سے کہ ذکر کرتا تھا ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلعم نے پانی مین پھونکنے سے منع کیا ہے پس کہا ایک مرد نے مین برتن مین کوڑا کرکٹ دیکھتا ہون پس فرمایا آپ نے اُسکو پھینکدے پھر کہا اُسنے مین ایک سانس سے سیراب نہین ہوتا کہا اُسوقت اپنے مُنھ سے پیالہ جُدا کر

ھٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عبد الکریم الجزری عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ التنفس فی الاناء حدثنا اسحٰق بن منصور ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا ھشام الدستوائی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی النہی عن اختناث الاسقیۃ حدثنا قتیبۃ ثنا سفیان عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابی سعید روایۃ انہ نہی عن اختناث الاسقیۃ وفی الباب عن جابر وابن عباس وابی ھریرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** الرخصۃ فی ذلک حدثنا یحییٰ بن موسیٰ ثنا عبد الرزاق ثنا عبد اللہ بن عمر عن عیسیٰ بن عبد اللہ بن انیس عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام الی قربۃ معلقۃ فخنثہا ثم شرب من فیہا وفی الباب عن ام سلیم ھٰذا حدیث لیس اسنادہ بصحیح وعبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر یضعف من قبل حفظہ ولا ادری سمع من عیسیٰ ام لا حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن یزید بن یزید بن جابر عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ عن جدتہ کبشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب من فی قربۃ معلقۃ قائما فقمت الی فیہا فقطعتہ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب ویزید بن یزید ھو اخو عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر وھو اقدم منہ موتا **باب** ماجاء ان الایمنین احق بالشرب حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابن شہاب ح وثنا قتیبۃ عن مالک عن ابن شہاب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن وفی الباب عن ابن عباس وسہل بن سعد وابن عمر وعبد اللہ بن بسر ھٰذا حدیث حسن صحیح

ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک

یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الکریم جزری سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس سے کہ برتن مین سانس لیجائے یا اُسمین پھونکا جائے (شک راوی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ برتن مین سانس لینی مکروہ ہے حدیث کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے پانی پئے تو چاہیے کہ برتن مین سانس نہ لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** مشکون کو اوندھا کرکے پانی پینے سے نہی کے بیانمین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی سعید سے روایت کرتا ہی یہ کہ آپنے مشکون کو اوندھا کرکے پانی پینے سے[1] منع کیا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** اس مسئلہ کی رخصت کے بیانمین حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے عیسیٰ بن عبد اللہ بن انیس سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مشک کے پاس جو معلق تھی کھڑے ہوئے اور اُسکو اوندھا کیا پھر آپنے اُسکے منہ سے پانی پیا اور اس بابمین روایت ہی ام سلیم سے اس حدیث کی سند صحیح نہین ہی۔ اور عبد اللہ بن عمر حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہی اور مین نہین جانتا کہ اُسنے عیسیٰ سے سُنا ہی یا نہین حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن یزید بن جابر سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے اُسنے اپنی دادی کبشہ سے کہ کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک مشک کے منہ سے جو لٹکی ہوئی تھی کھڑے ہوکر پانی پیا سو مین اُسکے منہ کیطرف کھڑی ہوئی اور اُسکو قطع کیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور یزید بن یزید وہ بھائی عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر کا ہی اور وہ اس سے پہلے مرگیا ہی۔ **باب** اس بیانمین کہ داہنی طرف کے زیادہ حقدار ہین ساتھ پینے کے حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا کہ وہ پانی کیساتھ ملایا ہوا تھا اور آپ کے داہنے طرف ایک اعرابی تھا اور آپکے بائین طرف حضرت ابو بکر صدیق پس آپ نے وہ پیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنی طرف والا[2] پس داہنی طرف والا لائق ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔

[1] اسطور سے پانی پینا اسواسطے منع کیا ہے کہ اسطرح سے پانی یکدفعہ گرتا ہی ۱۲ [2] یعنی داہنی طرف والے کا زیادہ حق ہے یعنی اگر داہنی طرف چند لوگ ہون تو اول اُسکو دیا جائے جو پینے والے کے قریب ہو بعد اُسکے اُسکو جو اسکے قریب ہو علی ہذا القیاس ۱۲

باب ماجاء ان ساقی القوم اٰخرهم شربا حدثنا قتيبة ثنا حماد بن يزيد عن ثابت البنانی عن عبدالله بن رباح عن ابی قتادة
عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ساقی القوم اٰخرهم شربا وفی الباب عن ابن ابی اوفی هٰذا حديث حسن صحيح باب ماجاء
ای الشراب كان احب الی رسول الله صلی الله عليه وسلم حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهری عن عروة
عن عائشة قالت كان احب الشراب الی رسول الله صلی الله عليه وسلم الحلو البارد هٰكذا رواه غير واحد عن ابن عيينة مثل هٰذا عن
معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة والصحيح ما روی الزهری عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا حدثنا احمد بن محمد ثنا
عبدالله بن المبارك ثنا معمر ويونس عن الزهری ان النبی صلی الله عليه وسلم سئل ای الشراب اطيب قال الحلو البارد وهٰكذا روی
عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا وهٰذا اصح من حديث ابن عيينة بسم الله الرحمٰن الرحيم
ابواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم باب ماجاء فی بر الوالدين حدثنا بندار ثنا يحيی بن سعيد ثنا بهز
بن حكيم ثنی ابی عن جدی قال قلت يا رسول الله من ابر قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت
ثم من قال ثم اباك ثم الاقرب فالاقرب وفی الباب عن ابی هريرة وعبدالله بن عمرو وعائشة وابی الدرداء وبهز بن حكيم هو ابن معاوية
بن حيدة القشيری وهٰذا حديث حسن وقد تكلم شعبة فی بهز بن حكيم وهو ثقة عند اهل الحديث وروی عنه معمر وسفيان
الثوری وحماد بن سلمة وغير واحد من الائمة باب حدثنا احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك عن المسعودی عن الوليد بن العيزار
عن ابی عمرو الشيبانی عن ابن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ای الاعمال افضل

باب اس بیان میں کہ قوم کا پلانیوالا سب آخر پینے میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے اُسنے عبداللہ بن رباح سے اُسنے
ابی قتادہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے پلانیوالا قوم کا سب سے آخر ہے پینے میں اور اس باب میں روایت ہو ابن ابی اوفی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
باب کونسا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے
عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے جو پانی کہ میٹھا سرد ہو آنحضرت کو بہت پیارا تھا ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے ابن عیینہ سے مثل اسکے معمر سے اُسنے زہری
سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اور صحیح وہ ہو جو زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ
بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر اور یونس نے زہری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا پانی بہت اچھا ہے فرمایا آپنے میٹھا سرد۔ ایسا ہی
روایت کیا ہو عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے صحیح ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ابواب بیان میں نکوئی
اور صلہ رحمی کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ باب والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث
کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کسکے ساتھ بہت نیکی کروں فرمایا آپنے اپنی والدہ کیساتھ کہا اُسنے
میں نے کہا بعد اُسکے کسکے ساتھ فرمایا آپنے اپنی والدہ کیساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اسکے کسکے ساتھ فرمایا آپنے اپنی والدہ کے ساتھ کہا اُسنے میں نے کہا بعد اُسکے کسکے ساتھ
فرمایا آپنے بعد اُسکے اپنے باپ کیساتھ بعد اُسکے قریب بعد قریب کا لحاظ رکھ۔ اور اس باب میں روایت ہو ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے
اور وہ معاویہ بن حیدہ قشیری کا بیٹا ہو اور یہ حدیث حسن ہو اور شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہو اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہو۔ اور روایت کیا ہو اس سے معمر اور سفیان
ثوری اور حماد بن سلمہ نے اور کئی ایک نے اماموں (رضی اللہ عنہم) سے باب حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے مسعودی سے
اُسنے ولید بن عیزار سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا سو کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے

ف۱ سیوطی وغیرہ نے اس سے دلیل پکڑی ہو کہ والدہ کے والد سے تین حصہ حق زائد ہیں اور وان اعتبار حمل کے بعد اُسکے جننے کے بعد اُسکے دودھ پلانے کے بعد اُسکے باپ کیساتھ تربیت میں شارک
ہو جاتی ہو۔ اور ظاہر یہ ہو کہ تین بار آپنے اسواسطے فرمایا ہو کہ عموماً لوگ والدہ کی اطاعت کا لحاظ اسقدر نہیں کرتے جسقدر کہ باپ کا لحاظ کرتے ہیں اور کتب حنفیہ میں مذکور ہو کہ والد کا حق
والدہ سے زائد ہے ۱۲ ف۲ کہا طیبی نے اس حدیث کی بعض حدیثیں متعارض ہوتی ہیں انہیں اور امور کو ترجیح دی گئی ہو ابوذر کی حدیث میں ہو کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسا عمل بہتر ہو فرمایا آپنے
اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا اور ابی سعید کی حدیث میں ہو کہ آنحضرت سے کسی نے سوال کیا کہ کونسا آدمی افضل ہو فرمایا آپ نے وہ آدمی جو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد
کرے اور اسی طرح سے اور کئی حدیثیں ہیں مطابقت کی وجہ یہ ہو کہ آنحضرت نے موافق آدمی کی غرض کے جواب دیا ہو بعض لوگوں کے حق میں نماز افضل فرمائی بعض کو جہاد بعض کو والدین کیساتھ
نیکی کرنی عموماً یہ قاعدہ ہو کہ ایسا آدمی کوئی ہوتا ہو کہ طبیعت تمام امور کی طرف متساوی راغب ہو ہر ایک آدمی کا یہی دستور ہو کہ ایک ایک یا دو دو کاموں کی طرف طبیعت زیادہ میلان رکھتی ہو
پس آنحضرت نے سائل کی طبیعت دیکھکر جسکے وہ مناسب نظر آیا اُسکے موافق اُسکو جواب دیا اگر بالفرض نماز میں سست تھا تو جواب نماز کی تاکید کا دیا علی ہذا القیاس ۱۲

قال الصلوٰۃ لمیقاتہا قلت ثم ماذا یارسول اللہ قال برالوالدین قال قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ ثم سکت عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتہ لزادنی ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ الشیبانی وشعبۃ وغیر واحد عن الولید بن العیزار وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی عمرو الشیبانی عن ابن مسعود وابو عمرو الشیبانی اسمہ سعد بن ایاس **باب الفضل فی رضا الوالدین** حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن ابی الدرداء قال ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فاضع ذلک الباب او احفظہ وربما قال سفیان ان امی وربما قال ابی ھٰذا حدیث صحیح وابو عبد الرحمٰن السلمی اسمہ عبد اللہ بن حبیب حدثنا ابو حفص عمرو بن علی ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو نحوہ ولم یرفعہ وھٰذا اصح وھکذا روی اصحاب شعبۃ عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو موقوفا ولا نعلم احدا رفعہ غیر خالد بن الحارث عن شعبۃ وخالد بن الحارث ثقۃ مامون سمعت محمد بن المثنی یقول ما رایت بالبصرۃ مثل خالد بن الحارث ولا بالکوفۃ مثل عبد اللہ بن ادریس وفی الباب عن ابن مسعود **باب ماجاء فی عقوق الوالدین** حدثنا حمید بن مسعدۃ ثنا بشر بن المفضل ثنا الجریری عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشہادۃ الزور او قول الزور فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت وفی الباب عن ابی سعید ھٰذا حدیث حسن صحیح

فرمایا آپ نے اپنے وقت میں نماز کا پڑھنا میں نے کہا بعد اسکے کونسا یارسول اللہ فرمایا آپ نے والدین کے ساتھ نکوئی کرنی کہا اُسنے میں نے کہا بعد اُسکے کونسا یارسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا پھر آپ میری طرف سے خاموش ہو گئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شیبانی اور شعبہ اور کئی ایک نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی طریق سے بواسطہ ابن ابی عمرو شیبانی کے ابن مسعود سے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ **باب والدین کی رضا کی فضیلت کے بیان میں** حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عطاء بن سائب سے اُس نے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے اُسنے ابی الدرداؓ سے کہا اُسنے ایک مرد اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک عورت ہے اور میری والدہ مجھے اُسکے طلاق دیدینے کا حکم کرتی ہے پس کہا ابو الدرداء نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے والد جنت کے دروازوں سے بہتر دروازہ ہے سو تو اگر چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر یا اس کو نگاہ رکھ اور کبھی کہا سفیان نے میری والدہ (مجھے اُس کے چھوڑنے کا حکم کرتی ہے) اور کبھی کہا اُس نے میرا باپ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عبد الرحمٰن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے۔ حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصّہ والد کے غصّہ میں ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے عبد اللہ بن عمرو سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے اور ایسا ہی موقوف روایت کی ہے شعبہ کے شاگردوں نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ سوائے خالد بن حارث کے شعبہ سے اور کسی نے اسکو مرفوع کیا ہے اور خالد بن حارث ثقہ مامون ہے میں نے محمد بن مثنی سے سُنا ہے کہ کہتے تھے میں نے بصرہ میں کوئی شخص مثل خالد بن حارث کے نہیں دیکھا اور نہ کوفہ میں بمثل عبد اللہ بن ادریس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے **باب والدین کی نافرمانی کے بیان میں** حدیث کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہم سے جریری نے عبد اللہ بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تم کو سب سے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں کہا اُنھوں نے کیوں نہیں یارسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی کہا راوی نے اور آپ بیٹھ گئے حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپ نے اور جھوٹی گواہی دینی یا فرمایا آپ نے جھوٹی بات کرنی (شک راوی) پھر بہت دیر تک آنحضرت اسکو کہتے رہے یہانتک کہ ہمنے کہا کاشکے آپ چپ ہو جاتے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

وابو بکرة اسمه نفیع **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن ابن الهاد عن سعد بن ابراهیم عن حمید بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من الکبائر ان یشتم الرجل والدیه قالوا یا رسول الله وهل یشتم الرجل والدیه قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه ویشتم امه فیشتم امه هٰذا حدیث صحیح **باب** فی اکرام صدیق الوالد **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا حیوة بن شریح ثنا الولید بن ابی الولید عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان ابر البر ان یصل الرجل اهل وُدّ ابیه وفی الباب عن ابی اسید هٰذا حدیث اسناده صحیح وقد روی هٰذا الحدیث عن ابن عمر من غیر وجه **باب** فی بر الخالة **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا ابی عن اسرائیل ح وثنا محمد بن احمد وهو ابن مدویة ثنا عبید الله بن موسیٰ عن اسرائیل واللفظ لحدیث عبید الله عن ابی اسحٰق الهمدانی عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الخالة بمنزلة الام وفی الحدیث قصة طویلة هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو معاویة عن محمد بن سوقة عن ابی بکر بن حفص عن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اصبت ذنبا عظیما فهل لی من توبة قال هل لك من ام قال لا قال هل لك من خالة قال نعم قال فبرها وفی الباب عن علی والبراء بن عازب **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن محمد بن سوقة عن ابی بکر بن حفص عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن ابن عمر وهٰذا اصح من حدیث ابی معٰویة وابو بکر بن حفص هو ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص **باب** ماجاء فی دعاء الوالدین **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم عن هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شك فیهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد علی ولده

اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے۔ **حدیث کی ہمسے** قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن الہاد سے اُسنے سعد بن ابراہیم سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں سے ہے یہ کہ مرد اپنے والدین کو گالی دے۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالیاں دیتا ہے فرمایا آپنے ہاں کسی اور مرد کے باپ کو گالیاں دیتا ہے سو وہ اُسکے باپ کو گالیاں دیتا ہے اور اُسکی ماں کو گالیاں دیتا ہے سو وہ اُسکی ماں کو گالیاں دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** والد کے دوست کی تعظیم کرنے کے بیان میں **حدیث کی ہمسے** احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی ولید نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بہت بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے وصل کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی اُسید سے اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرح سے ابن عمر سے مروی ہے۔ **باب** خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث کی ہمسے** سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اسرائیل سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن احمد نے اور یہ ابن مدویہ ہے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اور لفظ عبید اللہ کی حدیث کے ہیں اُسنے روایت کی ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے براء بن عازب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے خالہ والدہ کے مرتبہ میں ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث کی ہمسے** ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمنے ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے ابو بکر بن حفص سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں کیا میرے لئے توبہ ممکن ہے فرمایا آپنے کیا تیری کوئی والدہ ہے کہا اُسنے کہ نہیں فرمایا آپنے کیا تیری کوئی خالہ ہے کہا اُسنے ہاں فرمایا آپنے پس اُسکے ساتھ نیکی کر۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب سے **حدیث کی ہمسے** ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے ابی بکر بن حفص سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے نہیں ابن عمر کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ ابی معاویہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور ابو بکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے **باب** والدین کی دعا کے بیان میں **حدیث کی ہمسے** علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی جعفر سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول ہوتی ہیں اُنمیں شک نہیں ہے ایک تو دعا مظلوم کی اور دوسری دعا مسافر کی۔ اور تیسری دعا والد کی اپنے ولد پر یعنی بد دعا اسکی

ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً گالی دینا خواہ وہ حد کے لائق ہوں یا نہ ہوں کبیرہ گناہ ہے یہ آیت ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما وغیرہ اسکی تائید کرتی ہیں ۱۲ ف بڑے گناہ سے مراد یا بڑا گناہ وہ مراد ہو کہ جو اُسکے نزدیک بڑا ہو یعنی جسکو وہ بڑا جانتا ہو واقع میں کبیرہ نہ ہو یا مراد اس سے کبیرہ گناہ ہو تو اس صورت میں شاید اس قسم کی نیکی رفع کر دیتی ہو یا یہ حکم خاص اسی شخص کے حق میں مخصوص ہو آپنے وحی سے معلوم کیا ہو ۱۲ ف بعض حدیثوں میں یہ لفظ آیا کہ دعا والد کی اپنی اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے ۱۲

وقد روی الحجاج الصواف هذا الحديث عن يحيیٰ بن ابی كثير نحو حديث هشام و ابو جعفر الذی روی عن ابی هريرة يقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه وقد روی عنه يحيیٰ بن ابی كثير غير حديث **باب** ماجاء فی حق الوالدين **حدثنا** احمد بن محمد بن موسیٰ ثنا جرير عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يجزی ولد والدا الا ان يجده مملوكا فيشتريه فيعتقه هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث سهيل بن ابی صالح و قد روی سفيان الثوری وغير واحد عن سهيل هذا الحديث **باب** ماجاء فی قطيعة الرحم **حدثنا** ابن ابی عمر و سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومی قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهری عن ابی سلمة قال اشتكی ابو الدرداء فعاده عبد الرحمٰن بن عوف فقال خيرهم و اوصلهم ما علمت ابو محمد فقال عبد الرحمٰن سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول قال الله تبارك و تعالیٰ انا الله وانا الرحمٰن خلقت الرحم و شققت لها اسما من اسمی فمن وصلها وصلته ومن قطعها بتته وفی الباب عن ابی سعيد وابن ابی اوفی و عامر بن ربيعة و ابی هريرة و جبير بن مطعم حديث سفيان عن الزهری حديث صحيح وروی معمر عن الزهری هذا الحديث عن ابی سلمة عن رداد الليثی عن عبد الرحمٰن بن عوف و معمر كذا يقول قال محمد و حديث معمر خطأ **باب** ماجاء فی صلة الرحم **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان ثنا بشير ابو اسمٰعيل و فطر بن خليفة عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافی ولكن الواصل الذی اذا انقطعت رحمه وصلها هذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن سلمٰن و عائشة و ابن عمر **حدثنا** ابن ابی عمر و نصر بن علی و سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومی قالوا ثنا سفيان عن الزهری عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يدخل الجنة قاطع

اور روایت کیا ہے حجاج بن صواف نے اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے مثل حدیث ہشام کے۔ اور وہ ابو جعفر کہ جنہے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اسکو ابو جعفر موذن کہا جاتا ہے اور ہم اُسکا نام نہیں جانتے اور کئی حدیثیں یحییٰ بن ابی کثیر نے اس سے روایت کی ہیں **باب** والدین کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی سوائے اُسکے کہ اُسکو غلام پائے تو اُسکو خرید کر آزاد کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سہیل بن ابی صالح سے۔ اور یہ حدیث سفیان ثوری اور کئی ایک نے سہیل سے روایت کی ہے۔ **باب** رحم کے قطع کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے کہا اُسنے ابو الدرداء بیمار ہوا پس عبد الرحمٰن بن عوف اُسکی بیمار پرسی کو آیا اور کہنے لگا سب لوگوں سے بہتر اور زیادہ وصل کرنیوالا جسقدر کہ میں جانتا ہوں ابو محمد یعنی عبد الرحمٰن بن عوف ہے پس کہا عبد الرحمٰن نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ نے میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اسکا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے[1] سو جو کوئی اس سے وصل کریگا میں اُس سے وصل کروں گا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا میں اُس سے قطع کرونگا اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے رضی اللہ عنہم حدیث سفیان ثوری کی جو زہری سے ہے حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے یہ حدیث زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے رداد لیثی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے اور معمر اسی طرح کہتا ہے۔ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔ **باب** صلہ رحمی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے بشیر یعنی ابو اسمٰعیل نے اور فطر بن خلیفہ نے اُنھوں نے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے واصل وہ نہیں جو احسان کا بدلہ پورا دے لیکن واصل وہ شخص ہے کہ جب اُس کا رحم منقطع ہو جائے تو اُس سے وصل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے سلمان اور عائشہ و ابن عمر سے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت[2] میں قطع کرنیوالا داخل نہیں ہوگا

[1] یعنی رحم کا لفظ مشتق رحمٰن سے ہے گویا رحم رحمٰن کے ساتھ متصل ہے سو جو کوئی اپنے قبیلہ سے قطع رحمی کرے گا وہ اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہوگا ۱۲ [2] عدم دخول جنت سے مراد دخول اولی ہے یا مراد اس سے وہ شخص ہے جو قطع رحمی کو حلال جانتا ہو ۱۲

قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی حب الولد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابراهیم بن میسرة قال سمعت ابن ابی سوید یقول سمعت عمر بن عبد العزیز یقول زعمت المرأة الصالحة خولة بنت حکیم قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم وهو محتضن احد ابنی ابنته وهو یقول انکم لتبخلون وتجبنون وتجهلون وانکم لمن ریحان الله وفی الباب عن ابن عمر والاشعث بن قیس حدیث ابن عیینة عن ابراهیم بن میسرة لا نعرفه الا من حدیثه ولا نعرف لعمر بن عبد العزیز سماعا من خولة **باب** ما جاء فی رحمة الولد **حدثنا** ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمن قالا ثنا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال ابصر الاقرع بن حابس النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقبل الحسن وقال ابن ابی عمر الحسن والحسین فقال ان لی من الولد عشرة ما قبلت احدا منهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه من لا یرحم لا یرحم وفی الباب عن انس وعائشة وابو سلمة بن عبد الرحمن اسمه عبد الله بن عبد الرحمن وهذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النفقة علی البنات والاخوات **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله المبارک ثنا ابن عیینة عن سهیل بن ابی صالح عن ایوب بن بشیر عن سعید الاعشی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقی الله فیهن فله الجنة **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن سعید بن عبد الرحمن عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یکون لاحدکم ثلاث بنات او ثلاث اخوات فیحسن الیهن الا دخل الجنة وفی الباب عن عائشة وعقبة بن عامر وانس وجابر وابن عباس وابو سعید الخدری اسمه سعد بن مالک بن سنان وسعد بن ابی وقاص هو سعد بن مالک بن وهیب وقد زادوا فی هذا الاسناد رجلا **حدثنا** العلاء بن مسلمة

کہا ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان نے یعنی رحم کا قطع کرنے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اولاد کی محبت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابراہیم بن میسرہ سے کہا سُنا مین نے ابن ابی سوید سے کہ کہتا سنا مین نے عمر بن عبد العزیز سے کہ کہتا مین گمان کرتا ہون کہ نیکبخت عورت نے جو حکیم کی بیٹی خولہ ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اس حالت مین کہ اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو گود مین لئے ہوئے تھے اور یہ کہتے تھے تم ہی بخل اور جبن اور جہل پر برانگیختہ کرتے اور تم ہی اللہ تعالیٰ کی ریحان ہو اور اس باب مین روایت ہے ابن ابی عمر اور اشعث بن قیس سے۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ہم عمر بن عبد العزیز کا سماع خولہ سے نہین جانتے۔ **باب** اولاد کے ساتھ رحمت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے اقرع بن حابس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امام حسن کا مُنھ چومتے ہوئے دیکھا۔ اور کہا ابن ابی عمر نے امام حسن یا امام حسین کا۔ پس اُسنے کہا میرے دس بچے ہین مین نے اُنمین سے کسی کا کبھی مُنھ نہین چوما پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہو جو کوئی رحم نہین کرتا وہ رحم نہین کیا جاتا۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور عائشہ سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بیٹیون اور بہنون پر خرچ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے ایوب بن بشیر سے اُسنے سعید اعشی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی تین بیٹیان یا تین بہنین ہون یا دو بیٹیان یا دو بہنین ہون اور اُنکے ساتھ اچھی طرح احسان[1] کرے اور اُنکے حقوق مین اللہ تعالیٰ سے خوف کرے تو اُسکے لئے جنت ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے سعید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس تم مین سے تین بیٹیان یا تین بہنین ہون اور وہ اُنکے ساتھ احسان کرے تو جنت مین داخل ہو گا اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وسعد بن مالک بن وہیب ہے۔ انھون نے اس اسناد مین ایک آدمی زیادہ کیا ہے **حدیث** کی ہمسے علاء بن مسلمہ نے

[1] احسان مین اختلاف ہے کہا بعض نے مراد اس سے قدر واجب ہے یعنی جسقدر کہ واجب ہے وہ پورا ادا کرے اور کہا بعض نے مراد اس سے قدر واجب سے زائد ہے اور ظاہر بھی یہی معلوم ہوتا ہے اور احسان مراد وہی ہے جو شرع کے موافق ہو۔ اور کہا شیخ ابن حجر نے ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہے کہ جب اس کام پر اُن کے نکاح یا موت تک مداومت کرے ۱۲

ثنا عبد المجید بن عبد العزیز عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ابتلی بشیٔ من البنات فصبر علیهن کن له حجابا من النار هٰذا حدیث حسن **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر عن ابن شهاب ثنا عبد الله بن ابی بکر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها فسألت فلم تجد عندی شیئا غیر تمرة فاعطیتها ایاها فقسمتها بین ابنتیها ولم تاکل عنها ثم قامت فخرجت ودخل النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال النبی صلی الله علیه وسلم من ابتلی بشیٔ من هٰذه البنات کن له سترا من النار هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی ثنا محمد بن عبید ثنا محمد بن عبد العزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبید الله بن انس بن مالك عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عال جاریتین دخلت انا وهو الجنة کهاتین واشار باصبعیه هٰذا حدیث حسن غریب وقد روی محمد بن عبید عن محمد بن عبد العزیز غیر حدیث بهٰذا الاسناد وقال عن ابی بکر بن عبید الله بن انس والصحیح هو عبید الله بن ابی بکر بن انس **باب** ماجاء فی رحمة الیتیم وکفالته **حدثنا** سعید بن یعقوب الطالقانی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن حنش عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من قبض یتیما من بین المسلمین الی طعامه وشرابه ادخله الله الجنة البتة الا ان یعمل ذنبا لا یغفر وفی الباب عن مرة الفهری وابی هریرة وابی امامة وسهل بن سعد وحنش هو حسین بن قیس وهو ابو علی الرحبی وسلیمان التیمی یقول حنش وهو ضعیف عند اهل الحدیث **حدثنا** عبد الله بن عمران ابو القاسم المکی القرشی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وکافل الیتیم فی الجنة کهاتین واشار باصبعیه یعنی السبابة والوسطی هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی رحمة الصبیان **حدثنا** محمد بن مرزوق البصری ثنا عبید بن واقد عن زربی قال سمعت انس بن مالك

کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن عبد العزیز نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جاوے پھر وہ اُنپر صبر کرے تو وہ اُسکے لئے آگ سے پردہ ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن شہاب سے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے ایک عورت آئی اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیاں تھیں سو اُسنے سوال کیا سو اُسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ پایا وہی مین نے اُسکو دیدی پس اُسنے اُس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اُس سے نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور نکل گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو میں نے آپ سے خبر کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جاوے تو وہ اُسکے لئے آگ سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد العزیز راسبی نے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس بن مالک سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے دو لڑکیوں کی خدمت کی تو میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح داخل ہونگے اور آپنے اشارت دو انگلیوں کی طرف کی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے سوائے اس حدیث کے ساتھ اس اسناد کے روایت کی ہے۔ اور کہا اُسنے یہ روایت ہے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔ **باب** یتیم پر رحمت کرنے اور اُسکی کفالت کے بیان میں حدیث کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا ہے کہ حدیث کرتا تھا حنش سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم پر اُسکے کھانے اور پینے کو پکڑے تو ضرور اللہ تعالےٰ اُسکو جنت میں داخل کرے گا مگر کوئی ایسا گناہ کرے کہ جسکی بخشش نہ ہو سکے اور اس باب میں روایت ہے مرہ فہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد اور حنش سے اور یہ حسین بن قیس ہے اور وہ ابو علی رحبی ہے۔ اور سلیمان تیمی حنش کہتا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمران یعنی ابو القاسم مکی قریشی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور یتیم کا ضامن جنت میں مثل ان دو کے ہیں اور آپ نے دو انگلیوں کی طرف یعنی سبابہ اور وسطے کی طرف اشارت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑکوں پر رحمت کرنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبید بن واقد نے زربی سے کہا اُسنے سُنا میں نے انس بن مالکؓ سے

يقول جاء شيخ يريد النبى صلى الله عليه وسلم فابطا القوم عنه ان يوسعواله فقال النبى صلى الله عليه وسلم ليس منامن لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا وفى الباب عن عبدالله بن عمرو وابى هريرة وابن عباس وابى امامة هٰذا حديث غريب وزربى له احاديث مناكير عن انس بن مالك وغيره **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان ثنا محمد بن فضيل عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويعرف شرف كبيرنا **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان ثنا يزيد بن هارون عن شريك عن ليث عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويأمر بالمعروف وينه عن المنكر هٰذا حديث غريب وحديث محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب حديث حسن صحيح وقد روى عن عبدالله بن عمرو من غير هٰذا الوجه ايضًا قال بعض اهل العلم معنى قول النبى صلى الله عليه وسلم ليس منا ليس من سنتنا يقول ليس من ادبنا وقال على بن المدينى قال يحيى بن سعيد كان سفيان الثورى ينكر هٰذا التفسير ليس منا ليس مثلنا **باب** ماجاء فى رحمة الناس **حدثنا** بندار ثنا يحيى بن سعيد عن اسمٰعيل بن ابى خالد ثنا قيس بن ابى حازم ثنى جرير بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يرحم الناس لا يرحمه الله هٰذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن عبدالرحمٰن بن عوف وابى سعيد وابن عمر وابى هريرة وعبدالله بن عمرو **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابوداؤد ثنا شعبة قال كتب به الىّ منصور وقرأته عليه سمع اباعثمٰن مولى المغيرة بن شعبة عن ابى هريرة قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزع الرحمة الا من شقى هٰذا حديث حسن وابوعثمٰن الذى روى عن ابى هريرة لا نعرف اسمه يقال هو والد موسىٰ بن ابى عثمٰن الذى روى عنه ابوالزناد

ن: لم يعرف

کہ کہتا تھا ایک بوڑھا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور لوگون نے اُسکے واسطے مکان فراخ کرنے مین دیر لگائی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہم سے نہین ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زربی انس بن مالک وغیرہ سے منکر حدیثین روایت کرتا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی شرافت نہ پہچانے۔ **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے شریک سے اُسنے لیث سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے[1] پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف نہ کرے اور بُرے کامون سے منع نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے ہے حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ ابن عمرو سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ کہا بعض اہل علم نے معنے قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہمسے نہین یہ ہین کہ ہمارے طریق پے نہین یعنی ہمارے آداب سے نہین۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتا تھا نہین ہم سے یعنے ہماری طرح نہین۔ **باب** لوگون کے ساتھ رحم کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہم سے قیس بن ابی حازم نے کہا حدیث کی مجھسے جریر بن عبداللہ نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگون پر رحم نہین کرتا اللہ تعالیٰ اُسپر رحم نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُسنے منصور نے یہ حدیث میری طرف لکھی اور مین نے اُسکو اسپر پڑھا سنا اُسنے اباعثمان سے جو مغیرہ بن شعبہ کا مولے ہے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا اُس نے مین نے ابا القاسم صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے نہین دور کی جاتی رحمت مگر بدبخت سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور وہ ابوعثمان کہ جس نے ابوہریرہ سے روایت کی ہم اس کا نام نہین جانتے کہا گیا ہے کہ وہ موسیٰ بن ابی عثمان کا والد ہے کہ جس سے ابوالزناد نے روایت کی ہے

[1] یعنی ہم سے نہین وہ شخص جو بڑا ہو کر ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور چھوٹا ہو کر ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے ۱۲ [2] اسکی یہ غرض تھی کہ اسکے ایک خاص معنی مقرر کرنے اچھے نہین بلکہ اُسکو عام ہی رہنا چاہیے تاکہ ہر ایک کے دل پر اچھی طرح سے اثر کرے اگر تفسیر اسکی ایک خاص مقرر کیجاوے تو ایسے کام کرنیوالے دلیر ہوجاتے ہین ۱۲

وقد روى ابو الزناد عن موسى بن ابى عثمن عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم غير حديث **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا
سفيان عن عمرو بن دينار عن ابى قابوس عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من
فى الارض يرحمكم من فى السماء الرحم شجنة من الرحمن فمن وصلها وصله الله ومن قطعها قطعه الله هذا حديث حسن صحيح **باب**
فى النصيحة **حدثنا** بندار ثنا صفوان بن عيسى عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال ٦٠ - باب فى النصيحة
رسول الله صلى الله عليه وسلم الدين النصيحة ثلاث مرار قالوا يا رسول الله لمن قال لله ولكتابه ولائمة المسلمين وعامتهم هذا
حديث حسن وفى الباب عن ابن عمر وتميم الدارى وجرير وحكيم بن ابى يزيد عن ابيه وثوبان **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى
بن سعيد عن اسمعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن جرير بن عبدالله قال بايعت النبى صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة
وايتاء الزكوة والنصح لكل مسلم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى شفقة المسلم على المسلم **حدثنا** عبيد بن اسباط بن
محمد القرشى ثنا ابى عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم
اخو المسلم لا يخونه ولا يكذبه ولا يخذله كل المسلم على المسلم حرام عرضه وماله ودمه التقوى ههنا بحسب امرأ من الشر ان
يحقر اخاه المسلم هذا حديث حسن غريب **حدثنا** الحسن بن على الخلال وغير واحد قالوا ثنا ابو اسامة عن بريد بن عبدالله
بن ابى بردة عن جده ابى بردة عن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن للمؤمن كالبنيان
يشد بعضه بعضا هذا حديث صحيح وفى الباب عن على وابى ايوب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبدالله بن المبارك ثنا يحيى بن عبيدالله
عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روایت کی ہو ابو الزناد نے موسی بن ابی عثمان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابوہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اُس حدیث کے **حدیث**
کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابی قابوس سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے رحمت کرنے والون پر اللہ رحمت کرتا ہے رحمت کرو اُنپر جو زمین مین ہین تمپر رحمت کریگا وہ جو آسمان مین ہے رحم ورقت اُگی ہین یعنی مشتق
ہی رحمٰن سے سو جو کوئی اس سے وصل کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے وصل کریگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے قطع کریگا یہ حدیث حسن صحیح ہی۔
باب خیر خواہی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسی نے محمد بن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح
سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین خیر خواہی ہے۔ تین بار فرمایا کہا لوگون نے یا رسول اللہ کسکے لئے خیر خواہی ہی
فرمایا آپنے واسطے اللہ کے اور اُسکی کتاب کے اور ائمہ مسلمانون کے اور واسطے عام لوگون کے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر
اور تمیم داری اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ثوبان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید
نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے بیعت کی مین نے نبی صلعم سے نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ
دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** مسلمانون کے مسلمانون پر شفقت کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبید بن
اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُسنے زید بن مسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی مسلمان کا ہی چاہیئے کہ خیانت اُسکی نہ کرے اور نہ اُسکی تکذیب کرے اور نہ اُسکو خوار کرے ہر ایک
مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے یعنی عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا۔ تقوی اسجگہ ہے[1] یعنی دل مین۔ آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہی کہ اپنے بھائی
مسلمان کی حقارت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برا بن
عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسی اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے حق مین
مثل دیوار کے ہے۔ بعض کو بعض سے تقویت ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہی اور اس باب مین روایت ہی علی اور ابی ایوب سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] اللہ تعالی کی خیر خواہی یہ ہی کہ اُسکی وحدانیت مین اعتقاد درست کرنا اور اُسکی عبادت کے لئے خلوص نیت رکھنا اور کتاب کی خیر خواہی اُسکی تصدیق کرنی اور اُسپر عمل کرنا ہی اور اماموں کی خیر خواہی
اُنکے حق مین اطاعت کرنی اور اُنکا باغی نہونا اور عام مسلمانون کی خیر خواہی اُنکو سیدھا راستہ بتانا ۱۲ [2] یعنی تقوی دل مین ہی نظر نہین آتا پس چاہیئے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان متقی کی بے عزتی نکرے ۱۲

ان احدكم مراٰة اخيه فان راى به اذى فليمطه عنه ويحيىٰ بن عبيد الله ضعفه شعبة وفى الباب عن انس **باب** ماجاء فى الستر على المسلمين **حدثنا** عبيد بن اسباط القرشى ثنا ابى ثنا الاعمش قال حدثت عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيٰمة ومن يسر على معسر فى الدنيا يسر الله عليه فى الدنيا والاٰخرة ومن ستر على مسلم ستر الله عليه فى الدنيا والاٰخرة والله فى عون العبد ماكان العبد فى عون اخيه وفى الباب عن ابن عمر وعقبة بن عامر هٰذا حديث حسن وقد روى ابوعوانة وغير واحد هٰذا الحديث عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكروا فيه حدثت عن ابى صالح **باب** ماجاء فى الذب عن المسلم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن ابى بكر النهشلى عن مرزوق ابى بكر التيمى عن ام الدرداء عن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من رد عن عرض اخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيٰمة وفى الباب عن اسماء بنت يزيد هٰذا حديث حسن **باب** ماجاء فى كراهية الهجر **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان ثنا الزهرى **ح** وثنا سعيد بن عبد الرحمٰن ثنا سفيان عن الزهرى عن عطاء بن يزيد الليثى عن ابى ايوب الانصارى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لايحل للمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث يلتقيان فيصد هٰذا ويصد هٰذا وخيرهما الذى يبدأ بالسلام وفى الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وابى هريرة وهشام بن عامر وابى هند الدارى هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى مواساة الاخ **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم ثنا حميد عن انس قال لما قدم عبد الرحمٰن بن عوف المدينة اٰخا رسول الله صلى الله عليه وسلم بينه وبين سعد بن الربيع فقال له هلم اقاسمك مالى نصفين ولى امرأتان فاطلق احداهما فاذا انقضت عدتها فتزوجها

بیشک ہر ایک تم مین سے اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہی سو اگر اسکے ساتھ کچھ پلیدی دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو اس سے دور کرے۔ اور یحیی بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کیا ہے اور اس باب مین روایت ہی انس سے **باب** مسلمانون کی عیب پوشی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپنے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے کہا مجھے حدیث ملی ہے ابی صالح سے اُستے روایت کی ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی کسی مسلمان سے دنیا کی سختیون سے کوئی سختی دور کرے تو اللہ تعالی اس سے قیامت کی سختیون سے سختی دور کریگا اور جو کوئی محتاج قرضدار پر دنیا مین آسانی کریگا تو خدا اُسپر دُنیا اور آخرت مین آسانی کریگا۔ اور جو کوئی مسلمان کی عیب پوشی کریگا تو اللہ تعالی اُسکی دنیا اور آخرت مین عیب پوشی کریگا اور اللہ تعالی بندے کی مدد پر ہی جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے۔ یہ حدیث حسن ہی۔ اور روایت کیا ہے ابوعوانہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُنھون نے اس روایت مین یہ ذکر نہین کیا کہ مجھے حدیث ملی ہی ابی صالح سے۔ **باب** مسلمان سے مصیبت دفع کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے ابی بکر نہشلی سے اُسنے مرزوق یعنی ابی بکر تیمی سے اُسنے ام الدرداء سے اُسنے ابی الدرداءؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی اپنے بھائی کی عزت سے کسی تنگی کو روکے اللہ تعالی اُس کے منھ سے قیامت کے دن آگ کو روکے گا۔ اور اس باب مین روایت ہی اسماء بنت یزید سے۔ یہ حدیث حسن ہی **باب** اس بیان مین کہ ملاقات کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے **ح** اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید لیثی سے اُسنے ابی ایوب انصاریؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا[1] تین رات سے زیادہ اس حالت مین کہ وہ دونون آپس مین ملاقات کرین اور وہ بھی اس سے مُنھ پھیرے اور یہ بھی اس سے منھ پھیرے اور بہتر ان دونون مین وہ ہی جو پہلے سلام کرے۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند داری سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بھائی کے ساتھ سلوک کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب عبد الرحمن بن عوف مدینہ مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اسکے اور سعد بن ربیع کے اخوت بنا دی پس کہا سعد نے آیئے کہ مین آپکو اپنا نصف مال تقسیم کر دون اور میری دو عورتین ہین سو مین ایک کو طلاق دیتا ہون سو جب اُسکی عدت گذر جاوے تو آپ اس سے نکاح کر لیجیے۔

[1] یعنی اگر معاملۂ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین۔ اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑ دینا درست ہے چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے نہ جانے والون سے نہ بولے تھے اور اسی طرح باپکے بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی ۱۲

فقال بارك الله لك فی اهلك ومالك دلونی علی السوق فدلوه علی السوق فارجع يومئذ الا ومعه شیٔ من اقط وسمن قد استفضله فراه رسول الله صلی الله عليه وسلم بعد ذلك وعليه وضر صفرة فقال مهيم فقال تزوجت امرأة من الانصار قال فما اصدقتها قال نواة قال حميد او قال وزن نواة من ذهب فقال اولم ولو بشاة هٰذا حديث حسن صحيح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحٰق وزن نواة من ذهب وزن خمسة دراهم اخبرنی بذلك اسحٰق بن منصور عن احمد بن حنبل و اسحٰق **باب** ماجاء فی الغيبة **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابی هريرة قال قيل يا رسول الله ما الغيبة قال ذكرك اخاك بما يكره قال ارأيت ان كان فيه ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته وفی الباب عن ابی برزة وابن عمر وعبد الله بن عمرو هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی الحسد **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار وسعيد بن عبد الرحمٰن قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهری عن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل للمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث هٰذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن ابی بكر الصديق والزبير بن العوام وابن عمر وابن مسعود وابی هريرة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان ثنا الزهری عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا حسد الا فی اثنتين رجل اتاه الله مالا فهو ينفق منه اناء الليل واناء النهار ورجل اتاه الله القرآن فهو يقوم به اناء الليل واناء النهار

پس کہا اُسنے اللہ تعالےٰ تجھے تیرے اہل اور مال مین برکت دے مجھے بازار کا راستہ دکھلادو پس اُنھون نے اسکو بازار کا راستہ بتا دیا سو نہ واپس آیا اُسدن مگر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ پنیر اور گھی تھا پہلے سے اُسکو زیادہ[۱] کر لایا پھر اُسکو بعد چند روز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس حالت مین کہ اُسپر زردی[۲] کے نشان تھے پس فرمایا آپنے یہ کیا حال ہے کہا اُسنے مین نے قبیلہ انصار سے ایک عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا آپنے تو نے اُسکا مہر کیا مقرر کیا ہے کہا اُسنے نواۃ - کہا حمید نے یا کہا اُسنے وزن نواۃ کا سونے سے - پس فرمایا آپ نے ولیمہ کر اگرچہ بکری ہی ہو - یہ حدیث حسن صحیح ہی - اور کہا احمد بن حنبل نے وزن نواۃ کا سونے سے پونے چار درم کا ہی اور کہا اسحٰق نے وزن نواۃ کا سونے سے وزن پانچ درم کا ہے - خبر دی مجھے ساتھ اسکے اسحاق بن منصور نے احمد بن حنبل اور اسحاق سے **باب** غیبت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ غیبت کیا شے ہے فرمایا آپ نے تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جسکو وہ بُرا جانتا ہو کہا اُسنے مجھے خبر دیجئے اگر وہ عیب اُسمین موجود ہو تو مین کیا کہون فرمایا آپ نے اگر وہ عیب ہو جسکو تو کہتا ہی تو تو نے اُسکی غیبت کی ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے اُسمین نہ ہو تو تو نے اسپر بہتان باندھا - اور اس باب مین روایت ہی ابی برزہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** حسد[۳] کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار عطار اور سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے انس رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قطع کرو اور نہ ایک دوسرے کی جڑ کاٹو اور نہ بغض اور عداوت رکھو اور نہ آپس مین حسد کرو اور بھائی بنجاؤ اُے خدا کے بندو اور حلال نہین کسی مرد مسلمان کو اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے اوپر چھوڑنا یہ حدیث حسن صحیح ہی - اور اس باب مین روایت ہی ابی بکر صدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم - **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے زہری نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمیون مین ایک تو وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہے سو وہ اس سے رات اور دن کی ساعتون مین خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ مرد جسکو اللہ تعالےٰ نے قرآن دیا ہی سو وہ اسکے ساتھ رات اور دن کی ساعتون مین نماز مین کھڑا ہوتا ہی

[۱] پہلے بازار گیا تھا تو تھوڑا سا پنیر اور گھی فروخت کے لئے گیا تھا جب رات کو فروخت کر کے واپس آیا تو دوسرے روز کی تجارت کے واسطے اس قیمت کے بدلے اور پنیر اور گھی خرید لایا اور یہ پنیر اور گھی پہلے روز سے زیادہ تھا یعنی اُسکو تجارت مین نفع ہوا تھا ۱۲ [۲] قولہ اُسپر زردی کے نشان تھے جو اُسکو بیوی سے پہونچے تھے یا خود اُسنے لگائے ہون ۱۲ [۳] حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنیوالا خدا سے غصہ ہوتا ہی کہ کیون اسکو دیا لیکن کسی کی نعمت کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے اور جسطرح یہ شخص مال خرچ کرتا ہی اور قرآن پڑھتا ہے ہمکو بھی خدا ایسا کر دے تو ہم بھی یہ کام کرین تو درست ہی اور اسی کو غبطہ کہتے ہین ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى عن ابن مسعود وابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هٰذا **باب** ما جاء فى التباغض **حدثنا** هناد ثنا ابو معوية عن الاعمش عن ابى سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون ولكن فى التحريش بينهم وفى الباب عن انس وسليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه هٰذا حديث حسن وابو سفيان اسمه طلحة بن نافع **باب** ما جاء فى اصلاح ذات البين **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان **ح** وثنا محمود بن غيلان ثنا بشر بن السرى وابو احمد قالا ثنا سفيان عن ابن خيثم عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الكذب الا فى ثلث يحدث الرجل امرأته ليرضيها والكذب فى الحرب والكذب ليصلح بين الناس وقال محمود فى حديثه لا يصلح الكذب الا فى ثلث هٰذا حديث حسن لا نعرفه من حديث اسماء الا من حديث ابن خثيم وروى داؤد بن ابى هند هٰذا الحديث عن شهر بن حوشب عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن اسماء حدثنا بذلك ابو كريب ثنا ابن ابى زائدة عن داؤد بن ابى هند وفى الباب عن ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمٰعيل بن ابراهيم عن معمر عن الزهرى عن حميد بن عبد الرحمٰن عن امه ام كلثوم بنت عقبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس بالكاذب من اصلح بين الناس فقال خيرا اونمىٰ خيرا هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الخيانة والغش **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يحيىٰ بن سعيد عن محمد بن يحيىٰ بن حبان عن لؤلؤة عن ابى صرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ضار ضار الله به ومن شاق شاق الله عليه وفى الباب عن ابى بكر هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** عبد بن حميد ثنا زيد بن حباب العكلى ثنى ابو سلمة الكندى ثنا فرقد السنجى

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطۂ ابن مسعودؓ اور ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **باب** آپس مین بغض اور عداوت رکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان نا اُمید ہوگیا ہے اس سے کہ نمازی اُسکی عبادت کرین لیکن اُنکی چھیڑ چھاڑ مین مشغول ہو اور اس باب مین روایت ہے انس اور سلیمان بن عمرو سے جو راوی ہے اپنے باپ سے - یہ حدیث حسن ہے اور ابو سفیان کا نام طلحۃ بن نافع ہے۔ **باب** دو دشمنون کے صلح کرانے کے بیان مین - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے **ح** اور حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن سری اور ابو احمد نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن خیثم سے اُس نے شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزیدؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین چیزون کے اور کسی مین جھوٹ بولنا حلال نہین ایک یہ کہ مرد اپنی عورت کے راضی کرنے کے واسطے کوئی بات کہے دوسرے جنگ مین جھوٹ بولنا۔ تیسرے درمیان لوگون کے صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا - اور کہا محمود نے اپنی حدیث مین سوائے تین کے اور کسی مین جھوٹ بولنا بہتر نہین - یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق اسمار سے سوائے طریق ابن خیثم کے - اور روایت کی یہ حدیث داؤد بن ابی ہند نے شہر بن حوشب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اس مین اسمار کا ذکر نہین کیا حدیث کی ہم کو ساتھ اس کے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے داؤد بن ابی ہند سے - اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے وہ شخص کاذب نہین جو درمیان لوگون کے صلح کرائے سو اچھی بات کہے یا بھلائی کی طرف اشارت کرے - اور یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** خیانت اور فریب کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیے بن سعید سے اُسنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے لولوہ سے اُسنے ابی صرمہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی کو ضرر پہونچائے اللہ تعالےٰ اُسکو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ تعالےٰ اُسپر مشقت ڈالتا ہے - اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر سے یہ حدیث حسن غریب ہے - **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب عکلی نے کہا حدیث کی مجھے ابو سلمہ کندی نے کہا حدیث کی ہمسے فرقد سنجی نے

عن مرة بن شراحيل الهمدانى وهو الطيب عن ابى بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا
او مكربه هذا حديث غريب **باب** ماجاء فى حق الجوار **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى ثنا سفيان عن داؤد بن شابور وبشير
ابى اسمعيل عن مجاهد ان عبد الله بن عمرو ذبحت له شاة فى اهله فلما جاء قال اهديتم لجارنا اليهودى اهديتم لجارنا اليهودى
وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مازال جبرئيل يوصينى بالجار حتى ظننت انه سيورثه وفى الباب عن عائشة وابن عباس
وعقبة بن عامر وابى هريرة وانس وعبد الله بن عمرو والمقداد بن الاسود وابى شريح وابى امامة هذا حديث حسن غريب من
هذا الوجه وقد روى هذا الحديث عن مجاهد عن عائشة وابى هريرة ايضا عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة ثنا
الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن ابى بكر بن محمد وهو ابن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال مازال جبرئيل صلوات الله عليهما يوصينى بالجار حتى ظننت انه سيورثه **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك
عن حيوة بن شريح عن شرحبيل بن شريك عن ابى عبد الرحمن الحبلى عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره هذا حديث حسن غريب وابو عبد الرحمن الحبلى
اسمه عبد الله بن يزيد **باب** ماجاء فى الاحسان الى الخادم **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدى ثنا سفيان عن واصل عن
المعرور بن سويد عن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانكم جعلهم الله فتية تحت ايديكم فمن كان اخوه تحت يده
فليطعمه من طعامه وليلبسه من لباسه ولا يكلفه ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه فليعنه

مرہ بن شراحیل ہمدانی سے اور وہ طیب ہے اُسنے ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے وہ شخص جو کسی مومن کو ضرر پہونچائے یا اُس کے ساتھ مکر کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** ہمسائے کے حق کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے داؤد بن شابور اور بشیر ابی اسمعیل سے اُنھون نے مجاہد سے یہ کہ عبد اللہ بن عمروؓ کے لئے اُسکے اہل مین بکری ذبح کی گئی سو جب وہ (گھر مین) تشریف لائے تو کہنے لگے کیا تمنے اپنے ہمسائے کے لئے ہدیہ بھیجاہے کیا تم نے اپنے ہمسائے کے لئے ہدیہ بھیجاہے۔ اور مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے ہمیشہ مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمسائے کے حق مین وصیت کرتے رہے تاکہ مین نے گمان کہ اس کو میراوارث بنادینگے اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور طریق سے اور یہ حدیث مروی ہے بواسطۂ مجاہد کے عائشہ اور ابی ہریرہ سے اُنھون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن محمد سے اور وہ ابن عمرو بن حزم ہے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسائے کے حق مین وصیت کرتے رہے تاکہ مین نے گمان کیا کہ اسکو میراوارث بنادینگے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُسنے شرحبیل بن شریک سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُس نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ساتھیون کا اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہے جو بہتر اُنکا ہے واسطے اپنے دوستون کے۔ اور بہتر ہمسایون کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہتر اُن کا ہے واسطے ہمسایون کے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ **باب** خادم کے حق مین احسان کرنے کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے واصل سے اُسنے معرور بن سوید سے اُس نے ابی ذرؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ نے تمہارے[1] بھائیون کو حالت جوانی مین تمھارے ہاتھون کے نیچے کیا ہے سو جس کا بھائی اُس کے ہاتھ کے نیچے ہووے تو چاہیئے کہ اپنے کھانے سے کھلائے اور اپنے لباس سے پہنائے اور اُس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اُس پر غالب ہو جاوے سو اگر اُس کو ایسی تکلیف دے جو اُسپر غالب آجاوے تو چاہیئے کہ خود اُسکی مدد کرے

[1] آنحضرت نے بھائی کا لفظ غلامون پر بوجہ خلقت یا بوجہ دین کے اطلاق کیا ہے۔ اور اپنے برابر کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا مستحب ہے واجب نہین اجماعاً ۱۲

وفی الباب عن علی وام سلمة وابن عمر وابی ہریرة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن ہارون عن همام بن یحییٰ عن فرقد عن مرة عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة سیئ الملكة هٰذا حدیث غریب وقد تکلم ایوب السختیانی و غیر واحد فی فرقد السبخی من قبل حفظه **باب** النهی عن ضرب الخدام وشتمهم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن فضیل بن غزوان عن ابن ابی نعم عن ابی ہریرة قال قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم نبی التوبة من قذف مملوکه بریئا من قال له اقام الله علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سوید بن مقرن وعبد الله بن عمرو ابن ابی نعم هو عبد الرحمٰن بن ابی نعم البجلی یکنی ابا الحکم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا مؤمل ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا لی فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لله اقدر علیك منك علیه قال ابو مسعود فما ضربت مملوکا لی بعد ذلك هٰذا حدیث حسن صحیح وابراهیم التیمی هو ابراهیم بن یزید بن شریك **باب** ما جاء فی ادب الخادم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن سفیان عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ضرب احدکم خادمه فذکر الله فارفعوا ایدیکم وابو هارون العبدی اسمه عمارة بن جوین وقال یحییٰ بن سعید ضعف شعبة ابا هارون العبدی قال یحییٰ وما زال ابن عون یروی عن ابی هارون حتی مات **باب** ما جاء فی العفو عن الخادم **حدثنا** قتیبة ثنا رشدین بن سعد عن ابی هانئ الخولانی عن ابن عباس بن الجلید الحجری عن عبد الله بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب مین روایت ہے حضرت علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحیی سے اُسنے فرقد سے اُسنے مرہ سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غلامون کے ساتھ بُرا برتنے والا جنت مین داخل نہین ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ایوب سختیانی اور کئی ایک نے فرقد سبخی کے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ **باب** غلامون کو مارنے اور اُن کو گالیان دینے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابن ابی نعم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نبی التوبہ نے جو کوئی اپنے غلام کو کوئی تہمت[1] لگائے ورانحالیکہ وہ بری ہو اس سے کہ اُسنے اُسکو کہا ہے تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اُسپر حد قائم کریگا مگر یہ کہ ہو اسی طرح کہ اُسنے کہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر سے اور ابن ابی نعم وہ عبد الرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہے کنیت اسکی ابا الحکم ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مومل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی مسعود سے کہا اُسنے مین اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ مین نے اپنے پیچھے سے ایک آنے والے کی آواز سُنی کہ وہ کہتا تھا جان لے یہ بات اے ابا مسعود جان لے یہ بات اے ابا مسعود پس مڑ کر دیکھا مین نے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پس فرمایا آپ نے اللہ تعالےٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے بہ نسبت تیرے اُسپر۔ کہا ابو مسعود نے سو مین نے پیچھے اُسکے کسی غلام کو نہین مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی وہ ابراہیم بن یزید بن شریک ہے۔ **باب** خادم کے ادب کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے سفیان سے اُسنے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ تعالی کو یاد کرے یعنے اُسکے نام کی سفارش کرے تو اپنے ہاتھون کو اُن سے اُٹھالو اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ نے ابا ہارون عبدی کو ضعیف کیا ہے۔ کہا یحیی نے ہمیشہ ہی ابن عون ابی ہارون سے روایت کرتا رہا تاکہ وہ مرگیا۔ **باب** خادم سے معاف کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے ابی ہانی خولانی سے اُسنے عباس بن جلید حجری سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

[1] یعنی مالک نے اپنے غلام کو ایسی تہمت لگائی جس سے وہ بری تھا اُسکے اعتقاد مین یا واقع مین مثلاً کہا کہ وہ حرامزادہ ہے تو اُسپر اللہ تعالےٰ قیامت کے دن حد قائم کریگا مگر جبکہ وہ واقع مین ایسا ہی ہو جیسا کہ اُسنے کہا ہے اور اگر اُسکے اعتقاد کے مخالف ہے تو اُسکا بچاؤ ہے یعنے اُسکو حد نہین ماری جائیگی ۱۲ ع [2] یعنی سا لقین کیساتھ جنت مین داخل ہوگا

فقال یارسول اللہ کم اعفو عن الخادم فصمت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یارسول اللہ کم اعفو عن الخادم قال کل یوم سبعین مرۃ ھٰذا حدیث حسن غریب ورواہ عبداللہ بن وھب عن ابی ھانئ الخولانی بھٰذا الاسناد نحو ھٰذا **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبداللہ بن وھب عن ابی ھانئ الخولانی بھٰذا الاسناد نحوہ وروی بعضھم ھٰذا الحدیث عن عبداللہ بن وھب بھٰذا الاسناد وقال عن عبداللہ بن عمرو **باب** ماجاء فی ادب الولد **حدثنا** قتیبۃ ثنا یحییٰ بن یعلیٰ عن ناصح عن سماک عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع ھٰذا حدیث غریب وناصح بن علاء الکوفی لیس عند اھل الحدیث بالقوی ولا یعرف ھٰذا الحدیث الا من ھٰذا الوجہ وناصح شیخ اٰخر بصری یروی عن عمار بن ابی عمار وغیرہ وھو اثبت من ھٰذا **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی ثنا عامر بن ابی عامر الخزاز ثنا ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدا من نحل فضل من ادب حسن ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عامر بن ابی عامر الخزاز وایوب بن موسیٰ ھو ابن عمرو بن سعید بن العاص وھٰذا عندی حدیث مرسل **باب** ماجاء فی قبول الھدیۃ والمکافاۃ علیھا **حدثنا** یحییٰ بن اکثم وعلی بن خشرم قالا ثنا عیسیٰ بن یونس عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس وابن عمر وجابر ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عیسیٰ بن یونس **باب** ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبداللہ بن المبارک

اور کہنے لگا یارسول اللہ کیا مین خادم سے معاف کرون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی طرف سے خاموش رہے (یعنے کچھ جواب[۱] نہ دیا) پھر کہا اُسنے یارسول اللہ مین کتنے مرتبہ خادم سے معاف کرون فرمایا آپ نے ہر ایک دن مین ستر بار یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو عبداللہ بن وہب نے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے اُسنے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور بعض نے اس حدیث کو عبداللہ بن وہب سے ساتھ اس اسناد کے روایت کیا ہے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے **باب** اولاد کے آداب سکھلانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یعلی نے اُسنے ناصح سے اُسنے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھلانا ایک صاع کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علا کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہین ہے۔ اور نہین معلوم ہوئی یہ حدیث مگر اسی وجہ سے اور ناصح ایک اور شیخ ہے وہ بصری ہے اور وہ عمار بن ابی عمار وغیرہ سے روایت کرتا ہے۔ اور یہ اُس سے ثقہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عامر بن ابی عامر خزاز نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن موسے نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی والد نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ عطا نہین فرمایا جو حسن ادب سے افضل ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عامر بن ابی عامر خزاز سے۔ اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن عاص ہے اور یہ میرے نزدیک حدیث مرسل ہے۔ **باب** ہدیہ کے قبول کرنے اور اُسپر بدلہ دینے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یحیی بن اکثم اور علی بن خشرم نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے اور اُسپر بدلہ بھی دیتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوعاً مگر طریق عیسی بن یونس سے **باب** اُس شخص کے شکر کے بیان مین جو تیری طرف احسان کرے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے

[۱] پہلی بار وجہ نہ جواب دینے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ عفو تو ہر حالتمین خواہ خادم بہت قصور کرے مطلقاً مستحب ہے اسمین سوال کی حاجت نہین۔ یا آپکو وحی کی انتظاری ہوگی دوسری بار جب اُسنے تعداد کی بابت سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کرون کیونکہ اسمین ایک قسم کا ظن تھا کہ عموماً عادت انسان کی یہ ہے کہ تین بار تک قصور معاف کرتا ہے اسلئے اُسنے اسطرح کا سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کرون۔ آپنے فرمایا کہ ستر بار یعنے ہمیشہ ہی معاف کرنا اولی ہے اس سے ایک حد معین نہین ہے پہلے اسکا سوال یہ تھا کہ کیا مین خادم سے معاف کرون یا نہ کرون اس کا جواب تو اُسنے آپ کے خاموش رہنے سے سمجھ لیا تھا کہ اس کا سوال کرنا ہی بیفائدہ ہے معاف کرنا تو ہر حالت مین اچھا ہے چونکہ دوسرے مین اسکو شک تھا اسلئے اُسنے اس نے سوال کیا ۱۲

ثنا الربيع بن مسلم ثنا محمد بن زياد عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من لا يشكر الناس لا يشكر الله هٰذا حديث صحيح **حدثنا** هناد ثنا ابو معٰوية عن ابن ابی ليلیٰ **ح** و ثنا سفيان بن وكيع ثنا حميد بن عبد الرحمٰن الرواسی عن ابن ابی ليلیٰ عن عطية عن ابی سعيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله وفی الباب عن ابی هريرة والاشعث بن قيس والنعمان بن بشير هٰذا حديث حسن **باب** ماجاء فی صنائع المعروف **حدثنا** عباس بن عبد العظيم العنبری ثنا النضر بن محمد الجرشی اليمامی ثنا عكرمة بن عمار ثنا ابو زُميل عن مالك بن مرثد عن ابيه عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم تبسمك فی وجه اخيك لك صدقة وامرك بالمعروف ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل فی ارض الضلال لك صدقة وبصرك للرجل الردی البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك من دلوك فی دلو اخيك لك صدقة وفی الباب عن ابن مسعود وجابر وحذيفة وعائشة وابی هريرة هٰذا حديث حسن غريب وابو زميل سماك بن الوليد الحنفی والنضر بن محمد هو الجرشی اليمامی **باب** ماجاء فی المنحة **حدثنا** ابو كريب ثنا ابراهيم بن يوسف بن ابی اسحٰق عن ابيه عن ابی اسحٰق عن طلحة بن مصرف قال سمعت عبد الرحمٰن بن عوسجة يقول سمعت البراء بن عازب يقول سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول من منح منيحة لبن او ورق او هدی زقاقا كان له مثل عتق رقبة هٰذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابی اسحٰق عن طلحة بن مصرف لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وقد روی منصور بن المعتمر وشعبة عن طلحة بن مصرف هٰذا الحديث وفی الباب عن النعمان بن بشير ومعنی قوله من منح منيحة ورق انما يعنی به قرض الدراهم وقوله او هدی زقاقا انما يعنی به هداية الطريق وهو ارشاد السبيل **باب** ماجاء فی اماطة الاذی عن الطريق **حدثنا** قتيبة عن مالك بن انس عن سُمَیّ عن ابی صالح عن ابی هريرة

کہا حدیث کی ہمسے ربیع بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن زیاد نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگوں کا شکر نہ کرے وہ اللہ تعالےٰ کا بھی شکر نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے ابو معاویہ سے اُسنے ابن ابی لیلی سے ح اور حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن عبد الرحمٰن رواسی نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگون کا شکر نہین کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہین کرتا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہی۔ **باب** نیکی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد جرشی یمامی نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو زمیل نے مالک بن مرثد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا اپنے بھائی کو ہنسی سے ملنا یعنی خوشی سے تیرے لئے صدقہ ہی اور تیرا نیکی کے ساتھ امر کرنا اور برے کامون سے منع کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستہ بھولے کو سیدھے راستہ مین لگانا تیرے لئے صدقہ ہی اور اندھے آدمی کو دکھلانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر اور کانٹے اور ہڈیون کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہی اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول مین پانی ڈالنا تیرے لئے صدقہ ہی اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زمیل وہ سماک بن ولید حنفی ہے اور نضر بن محمد وہ جرشی یمامی ہی **باب** عاریت[۱] کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے کہا اُسنے سنا مین نے عبد الرحمٰن بن عوسجہ سے کہ کہتا سنا مین نے براء بن عازبؓ سے کہ کہتا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی دودھاری اونٹنی یا بکری یا گائے یا چاندی کسی کو عاریتہً دیگا یا سیدھا راستہ بتائے گا تو اُسکے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہی طلحہ بن مصرف سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور روایت کیا ہی اس حدیث کو منصور بن معتمر اور شعبہ نے طلحہ بن مصرف سے۔ اور اس باب مین روایت ہی نعمان بن بشیر سے۔ اور معنی قولہ من منح منیحۃ ورق کے یہ ہین کہ کسی کو درم قرض دے اور معنی قولہ وہدی زقاقا کے یہ ہین کہ کسی کو راستہ ہدایت کرے مراد اس سے سیدھا راستہ بتانا ہی۔ **باب** راستہ سے پلیدی دور کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے

[۱] عاریت کے معنے لغت اور شرع اور اصطلاح مین اباحت منافع کے ہین یعنی کسی کو اصل مال کا نفع مباح کر دینا اور جس چیز کے ساتھ نفع لینا ساتھ ہلاک کرنے اصل مال کے ہو وہ شئے عاریت مین داخل نہین بلکہ وہ ہبہ ہے یا کوئی اور مثل اسکے ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی فی الطریق اذ وجد غصن شوك فاخره فشکر اللہ له فغفر له وفی الباب عن ابی برزة وابن عباس وابی ذر هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان المجالس بالامانة **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارك عن ابن ابی ذئب قال اخبرنی عبد الرحمٰن بن عطاء عن عبد الملك بن جابر بن عتیك عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فهی امانة هٰذا حدیث حسن وانما نعرفه من حدیث ابن ابی ذئب **باب** ما جاء فی السخاء **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی الحسانی البصری ثنا حاتم بن وردان ثنا ایوب عن ابن ابی ملیکة عن اسماء بنت ابی بکر قالت قلت یا رسول اللہ انه لیس لی من شیء الا ما ادخل علی الزبیر افاعطی قال نعم ولا توکی فیوکا علیك وفی الباب عن عائشة وابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح وروی بعضهم هٰذا الحدیث بهٰذا الاسناد عن ابن ابی ملیکة عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن اسماء بنت ابی بکر وروی غیر واحد هٰذا عن ایوب ولم یذکروا فیه عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا سعید بن محمد الوراق عن یحیی بن سعید عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السخی قریب من اللہ قریب من الجنة قریب من الناس بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الجنة بعید من الناس قریب من النار والجاهل السخی احب الی اللہ من عابد بخیل هٰذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث یحیی بن سعید عن الاعرج عن ابی هریرة الا من حدیث سعید بن محمد وقد خولف سعید بن محمد فی روایة هٰذا الحدیث عن یحیی بن سعید انما یروی عن یحیی بن سعید عن عائشة شیء مرسل

اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسوقت مین کہ ایک مرد راستہ مین چلا جاتا تھا کہ اُسنے کانٹے کی شاخ پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو دور کر دیا تو خدا نے اُسکی قدر دانی کی سو اُسکو بخشدیا[1]۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ مجالس[2] ساتھ امانت کے ہین حدیث کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے ابن ابی ذئب سے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن عطا نے عبد الملک بن جابر بن عتیک سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب مرد کوئی بات کرے پھر وہ پھر کر جھانکے تو وہ امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم تو فقط اسکو طریق ابن ابی ذئب سے ہی پہچانتے ہین۔ **باب** سخاوت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی حسانی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن وردان نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے اسمار بنت ابی بکر سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی چیز نہین ہوتی سوائے اسکے جو زبیر میرے پاس لاتا ہے کیا مین اس سے دون فرمایا آپ نے ہان نہ سختی کریں تجھپر سختی کی جاویگی۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اُسنے عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اسمار بنت ابی بکر سے۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اسکو ایوب سے اور اُنھون نے اسمین عباد بن عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن محمد وراق نے یحیی بن سعید سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے بعید ہے آگ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے آگ سے اور سخی جاہل اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق یحیی بن سعید سے جو راوی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہ سے مگر طریق سعید بن محمد سے۔ اور سعید بن محمد اس حدیث کی روایت مین یحیی بن سعید رح سے مخالف ہوا ہے فقط بواسطۂ یحیی بن سعید کے عائشہ[3] سے مرسل مروی ہے

[1] معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہ مغفرت کا سبب ہے ۱۲ [2] یعنی مجلسون مین جو بات جیت ہو اُسکو کسی کے آگے بیان نہ کرنا چاہیئے وہ آدمی کے آگے امانت ہے مجلس سے وہی مراد ہے کہ جہان دو چار ملکر پوشیدہ کسی مشورہ کے لئے بیٹھے ہون اسکو مشہور نہ کرنا چاہیئے اور جو مجلس ہی اسی غرض کے لئے منعقد ہوئی ہو تو اسکو بیشک مشہور کرے بلکہ اُسکو مشہور کرنا ہی چاہیئے حدیث باب مین ہے کہ جب کسی نے بات کر کے جھانک کر دیکھا کہ کوئی اور سنتا تو نہین تو ایسی بات امانت ہے اسکو نگاہ رکھنی چاہیئے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو خاوند کے مال سے بلا اذن اُسکے خرچ کرنا جائز ہے اور خرچ کرنا اُسی قدر جائز ہے کہ موافق عادت کے خرچ کرے اور جن روایات سے ممانعت معلوم ہوتی ہے اُنسے مراد یہی ہے کہ رواج سے زیادہ خرچ کرنا بلا اذن خاوند کے منع ہے ۱۲

باب ماجاء فی البخل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی ثنا ابو داؤد ثنا صدقة بن موسیٰ ثنا مالك بن دینار عن عبد الله بن غالب الحدانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق و فی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث صدقة بن موسیٰ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا صدقة بن موسیٰ عن فرقد السبخی عن مرة الطیب عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق عن بشر بن رافع عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی النفقة علی الاهل **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن شعبة عن عدی بن ثابت عن عبد الله بن یزید عن ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نفقة الرجل علی اهله صدقة و فی الباب عن عبد الله بن عمرو وعمرو بن امیة وابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان ان النبی صلی الله علیه وسلم قال افضل الدینار دینار ینفقه الرجل علی عیاله ودینار ینفقه الرجل علی دابته فی سبیل الله ودینار ینفقه الرجل علی اصحابه فی سبیل الله قال ابو قلابة بدء بالعیال ثم قال وای رجل اعظم اجرا من رجل ینفق علی عیال له صغار یعفهم الله به ویغنیهم الله به هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الضیافة **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح العدوی انه قال ابصرت عینای رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعته اذنای حین تکلم به قال من کان یؤمن بالله والیوم الاخر فلیکرم ضیفه جائزته قالوا وما جائزته قال یوم و لیلة قال والضیافة ثلثة ایام وما کان بعد ذلك فهو صدقة

باب بخل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن دینار نے عبد اللہ بن غالب حدانی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بدخلقی - اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے - یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صدقہ بن موسیٰ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے صدقہ بن موسیٰ نے فرقد سبخی سے اُسنے مرہ طیب سے اُسنے ابی بکر صدیق سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جنت میں مکار داخل نہیں ہوگا اور نہ بخیل اور نہ بخیل خور - یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے بشر بن رافع سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن سلیم الصدر کریم ہے اور فاجر مکار بخیل ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہیں ہم اسکو مگر اسیوجہ سے **باب** اہل کے نفقہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے شعبہ سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے ابی مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مرد کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے - اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو ابن امیہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے - **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دیناروں سے وہ دینار ہے جسکو مرد اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو مرد اپنے چار پائے پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو مرد اپنے صاحبوں پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرے کہا ابو قلابہ نے نبی صلعم نے پہلے عیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا آپنے آخر میں اور کون شخص ہے زیادہ اجر والا اس سے جو اپنے چھوٹے بچوں پر صرف کرتا ہے - اللہ تعالیٰ انکو اس باعث سے سوال سے بچاتا ہے اور اللہ اُنکو اس سے غنی کرتا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** ضیافت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُس نے ابی شریح عدوی سے یہ کہ کہا اُس نے میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور میرے کانوں نے آپ سے سُنا ہے وقتیکہ آپنے یہ کلام کیا کہ فرمایا آپ نے جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اُسکو چاہیئے کہ اپنے مہمان کی مہمانی اچھی طرح سے کرے کہا لوگوں نے اچھی مہمانی کب تک ہے فرمایا آپ نے ایک دن رات فرمایا آپنے اور مہمانی تین دن ہے اور جو کچھ بعد اُسکے ہو سو وہ صدقہ ہے -

عہ نسخ حاضرہ میں منان کا لفظ ہے جسکے معنے احسان جتانیوالے کے ہیں مترجم نے ترجمہ میں بخیل خور لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے ۱۲ صح -

ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیرا او لیسکت ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الضیافۃ ثلٰثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ و ما انفق علیہ بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ومعنی قولہ لا یثوی عندہ یعنی الضیف لا یقیم عندہ حتی یشتد علی صاحب المنزل والحرج ھو الضیق انما قولہ حتی یحرجہ یقول حتی یضیق علیہ وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وقد رواہ مالک بن انس واللیث بن سعد عن سعید المقبری ھٰذا حدیث حسن صحیح وابو شریح الخزاعی ھو الکعبی وھو العدوی واسمہ خویلد بن عمرو **باب** ماجاء فی السعی علی الارملۃ والیتیم **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النھار ویقوم اللیل **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابو الغیث اسمہ سالم مولی عبد اللہ بن مطیع وثور بن یزید شامی وثور بن زید مدنی **باب** ماجاء فی طلاقۃ الوجہ وحسن البشر **حدثنا** قتیبۃ ثنا المنکدر بن محمد بن المنکدر عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک وفی الباب عن ابی ذر ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الصدق والکذب **حدثنا** ھناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق

اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ کا اور دن قیامت کا تو چاہیئے کہ نیک بات بولا کرے یا چپ[1] رہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی شریح کعبی سے یہ کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہی اور جائزہ یعنی اچھی خدمت ایک دن رات ہے اور جو کچھ بعد اُسکے اُسپر خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔ اور اسکے لئے اسکے پاس ٹھہرنا حلال نہیں تاکہ اُسکو تنگی میں ڈالے۔ اور معنے قولہ لایثوی عندہ کے یہ ہیں کہ مہمان کو اُسکے پاس ٹھہرنا نہیں چاہیئے حتی کہ مکان والے پر تنگی گذرے اور حرج کے معنے تنگی کے ہیں انما یحرجہ کے یہ معنے ہیں کہ اُسپر تنگی گذرے۔ اور اس باب میں روایت ہی عائشہ اور ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس اور لیث بن سعد نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہے اور وہ عدوی ہے اور نام اُسکا خویلد بن عمرو ہے۔ **باب** بیوجات اور یتیم پر سعی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے صفوان بن سلیم سے وہ مرفوع کرتا ہے اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بیوجات اور مساکین پر سعی کرنے والا مثل مجاہد کے ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا مثل اسکے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو کھڑا ہوتا ہے یعنے تہجد پڑھتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ثور بن زید سے اُسنے ابی الغیث سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے جو مولے عبد اللہ بن مطیع کا ہے اور ثور بن یزید شامی ہے اور ثور بن زید مدنی ہے۔ **باب** خوش پیشانی اور اچھی حالت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور نیکی سے یہ کہ تو اپنے بھائی سے خوش پیشانی سے ملاقات کرے اور یہ کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالے اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** صدق اور کذب کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے شقیق بن سلمہ سے اُس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو صدق کو کیونکہ صدق نیکی کا راستہ دکھلاتا ہی اور نیکی جنت کا راستہ دکھلاتی ہے اور ہمیشہ آدمی صدق بولتا ہی

[1] یعنے بے فائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیاں جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دُنیا کا اُن کا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تین روز تک تو مہمان کا حق ہے بعد تین روز کے اس کا حق نہیں رہتا اگر کھلائے گا تو وہ اُس کا صدقہ ہے ۱۲

ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعبد اللہ بن الشخیر وابن عمر ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحییٰ بن موسیٰ قال قلت لعبد الرحیم بن ھارون الغسانی حدثکم عبد العزیز بن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ قال یحییٰ فاقر بہ عبد الرحیم بن ھارون وقال نعم ھٰذا حدیث حسن جید غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ تفرد بہ عبد الرحیم بن ھارون **باب** ما جاء فی الفحش **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنانی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیٔ الا شانہ وما کان الحیاء فی شیٔ الا زانہ وفی الباب عن عائشۃ قال ابو عیسیٰ ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبأنا شعبۃ عن الاعمش قال سمعت ابا وائل یحدث عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احاسنکم اخلاقا ولم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی اللعنۃ **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الرحمٰن بن مھدی ثنا ھشام عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار وفی الباب عن ابن عباس وابی ھریرۃ وابن عمرو عمران بن حصین ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن یحییٰ الازدی البصری ثنا محمد بن سابق عن اسرائیل عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذیٔ

ھٰذا حدیث حسن غریب وقد روی عن عبد اللہ من غیر ھٰذا الوجہ

اور صدق کا قصد کرتا ہے تاکہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور بچو کذب سے کیونکہ وہ فسق کا راستہ بتلاتا ہے اور فسق آگ کا راستہ دکھلاتا ہے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عبد اللہ بن شخیر اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا اُس نے میں نے عبد الرحیم بن ہارون غسانی سے کہا کیا تمکو عبد العزیز بن ابی رواد نے حدیث کی ہے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے میل بھر کی فاصلہ پر اُس کی بُرائی سے جسکو وہ لایا ہے دور ہو جاتا ہے۔ کہا یحیی نے پس اقرار کیا ساتھ اُسکے عبد الرحیم بن ہارون نے اور کہا ہاں۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اُسی وجہ سے متفرد ہوا ہے ساتھ اس کے عبد الرحیم بن ہارون۔ **باب** بیحیائی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنانی اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز میں بیحیائی ہوتی ہے اُسکو وہ عیب دار کر دیتی ہے اور جس میں حیا ہوتی ہے اُسکو وہ روشن کر دیتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق عبد الرزاق سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے حدیث کرتا تھا مسروق سے وہ عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اخلاق میں تم سے بہتر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش[1] تھے اور نہ متفحش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** لعنت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندبؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لعنت کرو[2] ساتھ لعنت اللہ کے اور نہ ساتھ اُسکے غضب کے اور نہ ساتھ آگ کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سابق نے اُسنے اسرائیل سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعن کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور بیحیا اور بیہودہ گو مومن نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور غیر اس طریق سے بھی عبد اللہ سے مروی ہے

---

[1] یعنی فحش آپ کے کلام میں نہ کسی تھا نہ جبلی ۱۲ [2] یعنی اسطرح نہ کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو یا تم پر اس کا غضب نازل ہو یا تم کو آگ میں ڈالے ۱۲

حدثنا زید بن اخزم الطائی البصری ثنا بشر بن عمر ثنا ابان بن یزید عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال لا تلعن الریح فانها مامورة وانه من لعن شیئا لیس له باهل رجعت اللعنة علیه هذا حدیث حسن غریب لا نعلم احدا اسنده غیر بشر بن عمر **باب** ماجاء فی تعلم النسب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارك عن عبد الملك بن عیسی الثقفی عن یزید مولی المنبعث عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلة الرحم محبة فی الاهل مثراة فی المال منساة فی الاثر هذا حدیث غریب من هذا الوجه ومعنی قوله منساة فی الاثر یعنی به الزیادة فی العمر **باب** ماجاء فی دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب **حدثنا** عبد بن حمید ثنا قبیصة عن سفیان عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ما دعوة اسرع اجابة من دعوة غائب لغائب هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه والافریقی یضعف فی الحدیث وهو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی **باب** ماجاء فی الشتم **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادئ منهما ما لم یعتد المظلوم وفی الباب عن سعد وابن مسعود وعبد اللہ بن مغفل هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن زیاد بن علاقة قال سمعت المغیرة بن شعبة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تسبوا الاموات فتوذوا الاحیاء وقد اختلف اصحاب سفیان فی هذا الحدیث فروی بعضهم مثل روایة الحفری وروی بعضهم عن سفیان عن زیاد بن علاقة قال سمعت رجلا یحدث عند المغیرة بن شعبة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه

حدیث کی ہم سے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے قتادہ سے اُنہے ابی العالیہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا پر لعنت کی سو فرمایا آپ نے ہوا پر لعنت نہ کر کیونکہ یہ ماموری اللہ کے حکم سے چلتی ہے اور جو کوئی کسی ایسی چیز پر لعنت کرے گا کہ جسکی وہ اہل نہین تو لعنت اُسپر عائد ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہین جانتے کہ سوائے بشر بن عمر کے کسی اور نے بھی اُسکو مسند کیا ہو **باب** نسب کی تعلم کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الملک بن عیسی ثقفی سے اُسنے یزید سے جو منبعث کا غلام ہے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے انساب اِسقدر سیکھو کہ جس سے تم اپنے رحم مین مواصلت کرسکو کیونکہ صلہ رحمی محبت ہے اہل مین زیادہ کرنے والی ہے مال مین زیادتی کرنے والی ہے عمر مین یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور معنی قو منساة فی الاثر کے یہ ہین کہ اس سے عمر مین زیادتی ہوتی ہے۔ **باب** بیان مین دعا ایک بھائی کے واسطے دوسرے بھائی کے پیچھے پشت کے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے سفیان سے اُسنے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی دعا زیادہ قبول نہین ہوتی اس دعا سے جو غائب کی غائب کے حق مین ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے اور افریقی حدیث مین ضعیف ہے اور وہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے۔ **باب** گالیون کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونون[1] گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے زیاد بن علاقہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ فرماتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کو گالیان مت دو پس ایذا دو گے تم زندون کو۔ اور سفیان کے شاگردون نے اس حدیث مین اختلاف کیا ہے سو بعض نے تو مثل روایت حفری کے بیان کیا ہے اور بعض نے بواسطہ سفیان کے زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے کہا اُسنے سُنا مین نے ایک مرد سے کہ حدیث کرتا تھا پاس مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے

[1] یعنی اگر دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دین تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اُسی پر ہے جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اُسنے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غمخوری جواب دینے سے نہایت افضل ہے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن زبید عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر قال زبید قلت لابی وائل انت سمعتہ من عبد اللہ قال نعم ھذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی قول المعروف** **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسہر عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا تری ظھورھا من بطونھا وبطونھا من ظھورھا فقام اعرابی فقال لمن ھی یارسول اللہ فقال لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی باللیل والناس نیام ھذا حدیث غریب لانعرفہ الامن حدیث عبد الرحمن بن اسحق **باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح** **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ما لاحدھم ان یطیع اللہ ویؤدی حق سیدہ یعنی المملوک وقال کعب صدق اللہ ورسولہ وفی الباب عن ابی موسیٰ وابن عمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابوکریب ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ علی کثبان المسک اراہ قال یوم القیمۃ عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل ام قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوٰۃ الخمس فی کل یوم ولیلۃ ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الامن حدیث سفیان وابوالیقظان اسمہ عثمان بن قیس **باب ماجاء فی معاشرۃ الناس** **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مہدی ثنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث ماکنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا وخالط الناس بخلق حسن وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابواحمد وابونعیم عن سفیان عن حبیب

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو گالی دینا فسق ہی اور اُسکا قتل کرنا کفر ہی۔ کہا زبید نے مین نے ابی وائل سے کہا کیا تونے یہ حدیث عبد اللہ سے سُنی ہی کہا اُسنے ہان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** نیک کلام کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایسے مکانات ہین کہ اُنکے باہر کے اطراف اندر سے دکھائی دیتے ہین اور اندر اُسکے باہر سے پس ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کسکے لئے ہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اُس شخص کے لئے جو نرم کلام کرے اور کھانا کھلائے اور ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز پڑھے اُس حالت مین کہ لوگ سوئے ہوئے ہون یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو طریق عبد الرحمن بن اسحاق سے **باب** نیک غلام کی فضیلت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھی بات ہی ہر ایک کے واسطے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے مراد آپ کی اس سے غلام ہی اور کہا کعب نے سچ فرمایا ہے اللہ اور اُسکے رسول نے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی موسیٰ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی الیقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے ٹیلے پر ہونگے مین گمان کرتا ہون کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن۔ ایک وہ غلام کہ جسنے اللہ کا حق اور اپنے مولا کا حق ادا کیا اور دوسرا وہ مرد کہ جسنے ایک قوم کی امامت کی اس حالت مین کہ وہ اس سے راضی ہو۔ اور تیسرا وہ مرد کہ جو پانچون نمازون کی اذان ہر ایک دن اور رات مین دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہی۔ **باب** لوگون کیساتھ معاشرت کے بیان مین۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون ابن ابی شبیب سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈر اگر جہان کہ تو ہو۔ اور بُرائی کے پیچھے نیکی کر کہ وہ نیکی اس برائی کو محو کریگی اور لوگون سے اچھے خلق سے مخالطت کر۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابواحمد اور ابونعیم نے سفیان سے اُسنے حبیب سے

ف اسکی صفت آنحضرت نے اسواسطے بیان فرمائی ہی کہ اُسنے اپنے اصلی مالک کا حق یعنی اللہ تعالےٰ اور مجازی مالک کا حق بھی اچھی طرح سے دونون ادا کئے چنانچہ بعض روایات مین ہی کہ اُسکے لئے دو حصے ثواب کے ہین ۱۲

بھذا الاسناد قال محمود وثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نحوہ قال محمود والصحیح حدیث ابی ذر **باب** ماجاء فی ظن السوء **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابی الزناد عن
الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ھذا حدیث حسن صحیح سمعت
عبد بن حمید یذکر عن بعض اصحاب سفیان قال قال سفیان الظن ظنان فظن اثم وظن لیس باثم فاما الظن الذی ھو اثم فالذی
یظن ظنا ویتکلم بہ واما الظن الذی لیس باثم فالذی یظن ولا یتکلم بہ **باب** ماجاء فی المزاح **حدثنا** عبد اللہ بن الوضاح
الکوفی ثنا عبد اللہ بن ادریس عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس قال ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی ان کان
لیقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح
وابو التیاح اسمہ یزید بن حمید **حدثنا** العباس بن محمد الدوری ثنا علی بن الحسن ثنا عبد اللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید عن
سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ھذا حدیث حسن ومعنی قولہ انک
تداعبنا انما یعنون انک تمازحنا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو اسامۃ عن شریک عن عاصم الاحول عن انس بن مالک ان
نہ یمازحہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین قال محمود قال ابو اسامۃ انما یعنی بہ الممازحۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا خالد بن عبد اللہ
الواسطی عن حمید عن انس ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حاملک علی ولد ناقۃ فقال یا رسول اللہ
ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل تلد الابل الا النوق ھذا حدیث صحیح غریب

ساتھ اس اسناد کے۔ کہا محمود نے اور حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے معاذ بن جبل رضی سے
اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابو ذر کی ہے۔ **باب** بُرے ظن کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظن سے اسلئے کہ ظن بُری
بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سنا مین نے عبد بن حمید سے کہ ذکر کرتا تھا سفیان کے ایک شاگرد سے کہ کہا اُسنے کہا سفیان نے ظن دو قسم کا ہے
ایک ظن تو گناہ ہے اور ایک ظن گناہ نہین پس بہرحال وہ ظن جو گناہ ہے سو وہ ہے جو ظن کرے اور کلام کرے ساتھ اُسکے[1] اور وہ ظن جو گناہ نہین ہے
سو وہ ہے کہ ظن کرے اور کلام نہ کرے۔ **باب** مزاح کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن وضاح کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ
بن ادریس نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح نے اُسنے انس رضی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مخالطت رکھتے تھے حتی کہ میرے چھوٹے
بھائی کو یہ فرمایا کرتے تھے اے ابا عمیر کیا کیا لال[2] نے یعنے تیرے لال کو کیا ہو گیا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ
سے اُسنے ابی التیاح سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری
نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اسامہ بن زید سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے کہا
اُسنے لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمسے مزاح کرتے ہین فرمایا آپ نے مین نہین کہتا مگر سچی بات۔ یہ حدیث حسن ہے اور معنی قولہ انک تداعبنا کے
یہ ہین کہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے شریک سے اُسنے عاصم احول سے
اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ اے دو کانون والے۔ کہا محمود نے کہ کہا ابو اسامہ نے مراد آپ کی اس سے
استہزا تھی۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حمید سے اُسنے انس رضی سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سواری مانگی فرمایا آپ نے مین تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین اونٹنی کے بچے کو کیا کرونگا سو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونٹنی ہی اونٹ جنتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

[1] یعنی کسی کے حق مین بُرا گمان کرنا دو قسم ہے ایک مین تو گناہ ہے اور ایک مین گناہ نہین جس مین گناہ ہے وہ یہ ہے کہ گمان کرے اور پھر لوگون سے بیان کرے کہ فلان
آدمی مین مثلا یہ عیب ہے دوسرا وہ جو گمان کرے مگر کسی کے آگے بیان نہ کرے اسمین گناہ نہین ۱۲ [2] ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال
کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اُس کے غم مین اُداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اس سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا آپ کے اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی
بھی خاطر داری کرتے تھے ۱۲

باب ماجاء فی المراء **حدثنا** عقبة بن مكرم البصری ثنا ابن ابی فديك قال اخبرنی سلمة بن وردان الليثی عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل بنی له فی ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بنی له فی وسطها ومن حسن خلقه بنی له فی اعلاها هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث سلمة بن وردان عن انس **حدثنا** فضالة بن الفضل الكوفی ثنا ابوبكر بن عياش عن ابن وهب بن منبه عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم كفی بك اثما ان لا تزال مخاصما هذا حديث غريب لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه **حدثنا** زياد بن ايوب ثنا المحاربی عن ليث وهو ابن ابی سليم عن عبد الملك عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ماجاء فی المداراة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت استاذن رجل علی رسول الله صلی الله عليه وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة او اخو العشيرة ثم اذن له فلان له القول فلما خرج قلت له يا رسول الله قلت له ما قلت ثم النت له القول قال يا عائشة ان من شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی الاقتصاد فی الحب والبغض **حدثنا** ابو كريب ثنا سويد بن عمرو الكلبی عن حماد بن سلمة عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة اراه رفعه قال احبب حبيبك هونا ما عسی ان يكون بغيضك يوما ما وابغض بغيضك هونا ما عسی ان يكون حبيبك يوما ما هذا حديث غريب لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روی هذا الحديث عن ايوب باسناد غير هذا رواه الحسن بن ابی جعفر وهو حديث ضعيف ايضا باسناد له عن علی عن النبی صلی الله عليه وسلم والصحيح هذا عن علی موقوفا **باب** ماجاء فی الكبر **حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا ابوبكر بن عياش عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم

باب جھگڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان لیثی نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جھوٹ کو چھوڑ دے اس حالت مین کہ وہ جھوٹا ہو تو اُسکے واسطے باہر جنت کے گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑے حالانکہ وہ سچا ہو تو اُسکے واسطے وسط جنت مین گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی اپنے اخلاق درست کرے تو اُسکے واسطے اعلیٰ جنت مین گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلمہ بن وردان سے جو راوی ہے انس سے۔ **حدیث** کی ہمسے فضالہ بن فضل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابن وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی گناہ کافی ہے کہ ہمیشہ تو جھگڑا کرتا رہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے لیث سے (اور یہ ابی سلیم کے بیٹے ہین) اُسنے عبد الملک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ جھگڑا کر اپنے بھائی سے اور نہ اس سے استہزا کر اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کر کہ تو اسکا خلاف کرے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** مدارات کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمود بن منکدر سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی سو فرمایا آپ نے بُرا بیٹا ہے اُس قبیلہ کا یا فرمایا بُرا بھائی اس قبیلے کا پھر آپنے اسکو اذن دیا اور اُس سے نرم بات کی پھر جب وہ چلا گیا مین نے آپ سے کہا یا رسول اللہ آپ نے اُسکے حق مین تو پہلے یون فرمایا ہے پھر آپ نے اُسکے ساتھ نرم کلام کیا ہے فرمایا آپ نے اے عائشہ بُرے آدمیون سے ہے وہ شخص جسکو لوگ ترک کر دین یا فرمایا آپ نے جسکو لوگ چھوڑ دین اُسکی بیحیائی سے بچنے کے واسطے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبت اور عداوت مین میانہ روی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عمرو کلبی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے مین گمان کرتا ہون کہ اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوست سے نرم دوستی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسیدن دشمن ہو۔ اور اپنے دشمن سے نرم دشمنی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسیدن دوست ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو ساتھ اس اسناد کے مگر اسی طریق سے اور یہ حدیث بواسطہ ایوب کے غیر اس اسناد سے بھی مروی ہے روایت کیا حسن بن ابی جعفر نے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے بواسطہ اس اسناد کے جو حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت علی پر موقوف ہے **باب** تکبر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن عباس وسلمۃ بن الاکوع وابی سعید ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن المثنی وعبد اللہ بن عبد الرحمٰن قالا ثنا یحیی بن حماد ثنا شعبۃ عن ابان بن تغلب عن فضیل بن عمرو عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان قال فقال رجل انہ یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا ونعلی حسنا قال ان اللہ یحب الجمال ولکن الکبر من بطر الحق وغمص الناس ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو معاویۃ عن عمرو بن راشد عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** علی بن عیسیٰ بن یزید البغدادی ثنا شبابۃ بن سوار عن القاسم بن عباس عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال یقولون لی فی التکبر وقد رکبت الحمار ولبست الشملۃ وقد حلبت الشاۃ وقد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فعل ھٰذا فلیس فیہ من الکبر شئ ھٰذا حدیث حسن غریب **باب ماجاء فی حسن الخلق**

حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شئ اثقل فی میزان المؤمن یوم القیٰمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالیٰ یبغض الفاحش البذی وفی الباب عن عائشۃ وابی ھریرۃ وانس واسامۃ بن شریک ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا قبیصۃ بن اللیث عن مطرف عن عطاء عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شئ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق

نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ جسکے دل مین رائی کے دانے[1] برابر تکبر ہوگا - اور نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ جسکے دل مین ایک دانے کے برابر ایمان ہوگا - اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے - **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابان بن تغلب سے اُس نے فضیل بن عمرو سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ کہ جسکے دل مین ایک ذرہ برابر غرور ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین وہ کہ جسکے دل مین ایک ذرہ برابر ایمان ہوگا کہا راوی نے پس کہا ایک مرد نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ کپڑے اچھے ہون اور جوتی اچھی ہو فرمایا آپ نے بیشک خدا جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو (یہ غرور نہین) بلکہ گھمنڈ اور غرور ہے حق کو باطل کرنا اور اچھی بات کا انکار کرنا اور لوگون کو حقیر اور ذلیل جاننا - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے - **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمر بن راشد سے اُسنے ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آدمی خود بخود اپنے درجے سے اُترتا[2] جاتا ہے تاکہ وہ سرکشون مین لکھا جاتا ہے سو اُسکو وہی عذاب پہونچتا ہے جو اُنکو پہونچتا ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے - **حدیث** کی ہمسے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے قاسم بن عباس سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے لوگ مجھے کہتے ہین کہ مجھ مین تکبر ہے حالانکہ مین نے گدھے کی سواری کی ہے اور اون کے کپڑے کو پہنا ہے اور بکری کو دوہا ہے اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی یہ کرے گا تو اُسمین کچھ غرور نہین ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے - **باب حسن خلق کے بیان مین** **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے اُسنے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز مؤمن کی میزان مین قیامت کے دن حسن خلق سے زیادہ وزن دار نہین اور اللہ تعالیٰ بیحیا بدگو کو دشمن رکھتا ہے - اور اس باب مین بھی روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اُسامہ بن شریک سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ بن لیث نے مطرف سے اُسنے عطار سے اُسنے اُم الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے کوئی شئے نہین جو میزان مین رکھی جائے جو حسن خلق سے زیادہ ثقیل ہو

---

[1] دانے سے مراد قلت ہے تمثیلاً یہ بیان کیا گیا - کبر کا مقابلہ ایمان سے جو ہوا ہے دلالت کرتا ہے کہ مراد کبر سے کفر اور شرک ہے اگر کبر سے کفر ہی مراد ہے تو عدم دخول اسکا جنت مین ظاہر ہے دوسری تاویل یہ ہے کہ اگر کبر سے تکبر ہی مراد ہے تو معنے یہ ہونگے کہ جب اللہ تعالے کسی کو جنت مین داخل کرنے کا ارادہ کریگا تو اُسکے دل سے تکبر اور فریب وغیرہ کو دور کریگا - اور مراد آگ مین داخل نہ ہوگا یہ ہے کہ ہمیشہ آگ مین نہ رہیگا ۱۲ ع [2] یعنے اپنے کو اپنے درجہ اور مرتبہ سے اعلیٰ اور افضل سمجھتا ہے ۱۲ مصحح

وان صاحب حسن الخلق ليبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوٰة هٰذا حديث غريب من هٰذا الوجه **حدثنا** ابوكريب محمد بن العلاء نا عبد الله بن ادريس ثنى ابى عن جدى عن ابى هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكثر ما يدخل الناس الجنة قال تقوى الله وحسن الخلق وسئل عن اكثر ما يدخل الناس النار قال الفم والفرج هٰذا حديث صحيح غريب وعبد الله بن ادريس هو ابن يزيد بن عبد الرحمٰن الاودى **حدثنا** احمد بن عبدة نا ابو وهب عن عبد الله بن المبارك انه وصف حسن الخلق فقال هو بسط الوجه وبذل المعروف وكف الاذى **باب** ماجاء فى الاحسان والعفو **حدثنا** بندار واحمد بن منيع ومحمود بن غيلان قالوا نا ابو احمد عن سفيان عن ابى اسحٰق عن ابى الاحوص عن ابيه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل امر به فلا يقرينى ولا يضيفنى فيمر بى افاجزيه قال لا اقره قال ورأنى رث الثياب فقال هل لك من مال قال قلت من كل المال قد اعطانى الله من الابل والغنم قال فلير عليك وفى الباب عن عائشة وجابر وابى هريرة هٰذا حديث حسن صحيح وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمى ومعنى قوله اقره يقول اضفه والقرى الضيافة **حدثنا** ابو هشام الرفاعى ثنا محمد بن فضيل عن الوليد بن عبد الله بن جميع عن ابى الطفيل عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا امّعة تقولون ان احسن الناس احسنّا وان ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا انفسكم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساء وا فلا تظلموا هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فى زيارة الاخوان **حدثنا** محمد بن بشار والحسين بن ابى كبشة البصرى قالا ثنا يوسف بن يعقوب السدوسى نا ابو سنان القسملى عن عثمان بن ابى سودة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا او زار اخا له فى الله ناداه مناد ان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا

اور بیشک حسن خلق والا بسبب اس حسن خلق کے روزے دار اور نمازی کے درجے کو پہونچتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اُسنے میرے دادا سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون چیز بہت لوگون کو جنت مین داخل کرے گی فرمایا آپ نے ڈر اللہ کا اور حسن خلق۔ اور پوچھے گئے کہ کیا چیز لوگون کو اکثر آگ مین داخل کریگی۔ فرمایا آپ نے مُنھ یعنی زبان اور فرج۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور عبداللہ بن ادریس وہ ابن یزید بن عبدالرحمٰن اودی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابووہب نے عبداللہ بن مبارک سے یہ کہ اُسنے حسن خلق کا بیان کیا سو کہا اُسنے وہ کشادہ پیشانی ہے اور نیکی کا خرچ کرنا اور ایذا سے بند رہنا **باب** احسان اور عفو کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے بندار اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے ابواحمد نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُس نے ابی الاحوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ مین بعض لوگون کے پاس جاتا ہون سو وہ میری اچھی طرح سے مہمانی اور ضیافت نہین کرتے (اتفاقاً) وہ بھی میرے پاس آجاتا ہے کیا مین اُسکو جزا دون یعنی اُسکی ضیافت نہ کرون فرمایا آپ نے کہ نہین (بلکہ) اُسکی مہمانی کر کہا اُس راوی نے اور مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میلے کچیلے کپڑون مین دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تیرا کچھ مال ہے کہا اُسنے مین نے کہا ہر قسم کا مال مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُونٹون اور بکریون سے فرمایا آپ نے سو چاہیے کہ اُس کا اثر تجھ پر دیکھا جائے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور معنی قولہ اقرہ کے یہ ہین کہ اُسکی مہمانی کر۔ اور قری کے معنی ضیافت کے ہین۔ **حدیث** کی ہم سے ابوہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے اُس نے ابی الطفیل سے اُس نے حذیفہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقلد مت بنو یعنی کہتے ہو تم اگر لوگ نیکی کرینگے تو ہم بھی نیکی کرین گے اور اگر وہ ظلم کرینگے ہم بھی ظلم کرینگے۔ لیکن اپنے نفسون کو آرام دو اگر لوگ نیکی کرین تو نیکی کرو اور اگر بُرائی کرین تو ظلم مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طرق سے۔ **باب** بھائیون کی زیارت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور حسین بن ابی کبشہ بصری نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یوسف بن یعقوب سدوسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوسنان قسملی نے عثمان بن ابی سودہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی اللہ کے واسطے زیارت کرے تو اُس کو آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تو خوش ہوا اور چلنا تیرا بھی خوش ہوا اور تو نے جنت مین اپنی جگہ بنالی۔

هذا حديث غريب وابو سنان اسمه عيسى بن سنان وقد روى حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا **باب** ماجاء فى الحياء **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم ومحمد بن بشر عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمان فى الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء فى النار وفى الباب عن ابن عمر وابى بكرة وابى امامة وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى التأنى والعجلة **حدثنا** نصر بن على نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس المزنى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال السمت الحسن والتودة والاقتصاد جزء من اربعة وعشرين جزء من النبوة وفى الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عبد الله بن سرجس عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عاصم والصحيح حديث نصر بن على **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا بشر بن المفضل عن قرة بن خالد عن ابى جمرة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لاشج عبد القيس ان فيك خصلتين يحبهما الله الحلم والاناة وفى الباب عن الاشج العصرى **حدثنا** ابو مصعب المدينى نا عبد المهيمن بن عباس بن سهل بن سعد الساعدى عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاناة من الله والعجلة من الشيطان هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم فى عبد المهيمن بن عباس وضعفه من قبل حفظه **باب** ماجاء فى الرفق **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن ابى مليكة عن يعلى بن مملك عن ام الدرداء عن ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اعطى حظه من الرفق فقد اعطى حظه من الخير ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير وفى الباب

یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث سے۔ **باب** حیا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبد الرحیم اور محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت کا سبب ہے اور بیحیائی ظلم سے ہے اور ظلم آگ کا سبب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابی امامہ اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** آرام اور جلدی کے بیان مین[1] **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس مزنی سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خو اچھی اور آرام اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُسنے عبد اللہ بن سرجس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُس نے اسمین عاصم کا ذکر نہین کیا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے قرہ بن خالد سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبد القیس سے کہا کہ تجھ مین دو خصلتین ہین اُنکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے حلم اور میانہ روی۔ اور اس باب مین روایت ہے اشج عصری سے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو مصعب مدینی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد المہیمن بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے عبد المہیمن بن عباس کے حق مین کلام کیا ہے اور حافظہ کی وجہ سے اُسکو ضعیف کیا ہے۔ **باب** نرمی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے یعلی بن مملک سے اُسنے ام الدرداء سے اُس نے ابی الدرداء سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو رفق سے حصہ ملا تو وہ بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جو کوئی رفق کے حصہ سے محروم ہوا تو وہ بڑے خیر کے حصہ سے محروم ہوا اور اس باب مین روایت ہے

[1] جو کام ایسا ہو جسکی نکوئی مین شبہہ نہ ہو تو جلدی کرنا ہی افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا انہم کانوا یسارعون فی الخیرات یعنی وہ لوگ نیکیوں مین جلدی کرتے تھے۔ اہستگی اُسی کام مین مناسب ہے جسمین کچھ شبہہ ہو جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے مصرعہ تعجیل کار شیاطین بود ۱۲

عن عائشة وجرير بن عبد الله وابی هريرة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی دعوة المظلوم **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن زكريا بن اسحق عن يحيیٰ بن عبد الله بن صيفی عن ابی معبد عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله عليه وسلم بعث معاذا الی اليمن فقال اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب هذا حديث حسن صحيح وابو معبد اسمه نافذ وفی الباب عن انس وابی هريرة وعبد الله بن عمرو وابی سعيد **باب** ما جاء فی خلق النبی صلی الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا جعفر بن سليمان الضبعی عن ثابت عن انس قال خدمت رسول الله صلی الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لی اف قط وما قال لشئ صنعته لم صنعته ولا لشئ تركته لم تركته وكان رسول الله صلی الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا وما مسست خزا قط ولا حريرا ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلی الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلی الله عليه وسلم وفی الباب عن عائشة والبراء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انا نا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت ابا عبد الله الجدلی يقول سألت عائشة عن خلق رسول الله صلی الله عليه وسلم فقالت لم يكن فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا يجزی بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح هذا حديث حسن صحيح وابو عبد الله الجدلی اسمه عبد بن عبد ويقال عبد الرحمن بن عبد **باب** ما جاء فی حسن العهد **حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی الله عليه وسلم ما غرت علی خديجة وما بی ان اكون ادركتها وما ذاك الا لكثرة ذكر رسول الله صلی الله عليه وسلم لها وان كان ليذبح الشاة فيتبع بها صدائق خديجة فيهديها لهن هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء فی معالی الاخلاق **حدثنا** احمد بن الحسن بن خراش البغدادی نا حبان بن هلال نا مبارك بن فضالة

ن: فيتتبع

عائشہ اور جریر بن عبد اللہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مظلوم کی دعا کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے زکریا بن اسحاق سے اُنسے یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی سے اُنسے ابی معبد سے اُنسے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ درمیان اُسکے اور اللہ کے حجاب نہین ہے یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُنسے انس سے کہا اُس نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی ہے سو مجھے آپ نے کبھی نہین ڈانٹا اور مجھے آپ نے کبھی نہین کہا کسی چیز کے واسطے کہ مین نے اُسکو کیا ہو کہ تو نے اُسکو کیون اس طرح کیا اور نہ کسی چیز کے واسطے کہ مین نے اُسکو ترک کیا ہو کیون تو نے اسکو ترک کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے اخلاق مین اچھے تھے۔ اور مین نے کبھی خز اور حریر اور کسی چیز کو مس نہین کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے نرم ہو۔ اور نہ مین نے کبھی کستوری اور عطر کو سونگھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے پاکیزہ ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور براء سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا عبد اللہ جدلی سے کہ کہا مین نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت سوال کیا تو کہا اُسنے نہ نبی صلعم مین فحش جبلی تھا اور نہ کسبی اور نہ بازارون مین شور کرنے والے تھے اور نہ برائی کے بدلے برائی کی جزا دیتے تھے لیکن معاف کرتے تھے اور در گزر کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور کہا گیا ہے عبد الرحمن بن عبد **باب** اچھے برتاؤ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے عائشہ سے کہا اُسنے مجھے نبی صلعم کی کسی بیوی پر غیرت نہین جسقدر کہ مجھے حضرت خدیجہ پر غیرت آئی ہے حالانکہ مین نے اُسکا زمانہ نہین پایا اور غیرت کا کوئی سبب نہین سوائے اسکے کہ نبی صلعم اسکو بہت یاد کرتے تھے اور ذبح کرتے تھے بکری کو تو حضرت خدیجہ کی سہیلیون کے پیچھے اسکو بھیجتے تھے یعنے اُنکو ہدیہ بھیجتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **باب** خلق کے درجون کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے مبارک بن فضالہ نے

ثنا عبد ربہ بن سعید عن محمد بن المنکدر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من احبکم الی واقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان من ابغضکم الی وابعدکم منی یوم القیمۃ الثرثارون والمتشدقون والمتفیھقون قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارین والمتشدقین فما المتفیھقون قال المتکبرون وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ الثرثار ھو کثیر الکلام والمتشدق ھو الذی یتطاول علی الناس فی الکلام ویبذو علیھم وروی بعضھم ھذا الحدیث عن المبارک بن فضالۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ عن عبد ربہ بن سعید وھذا اصح **باب** ماجاء فی اللعن والطعن **حدثنا** بندار نا ابو عامر عن کثیر بن زید عن سالم عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی الباب عن ابن مسعود ھذا حدیث حسن غریب وروی بعضھم ھذا الحدیث بھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا **باب** ماجاء فی کثرۃ الغضب **حدثنا** ابو کریب نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی شیئا ولا تکثر علی لعلی اعیہ قال لا تغضب فردد ذلک مرارا کل ذلک یقول لا تغضب وفی الباب عن ابی سعید وسلیمان بن صرد ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وابو حصین اسمہ عثمان بن عاصم الاسدی **حدثنا** العباس بن محمد الدوری وغیر واحد قالوا نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب ثنا ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وھو یستطیع ینفذہ دعاہ اللہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ فی ای الحور شاء ھذا حدیث حسن غریب

کہا حدیث کی مجھے عبد ربہ بن سعید نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم میں سے زیادہ پیارے اور زیادہ قریب جگہ میں قیامت کے دن وہ ہیں جنکے اخلاق تم میں سے اچھے ہیں۔ اور میرے نزدیک زیادہ غضبناک اور بعید تر مجھسے قیامت کے دن بہت باتیں کرنیوالے اور وسیع تقریر کرنیوالے[۱] اور متکبر لوگ ہیں کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہم ثرثارین اور متشدقین کے معنی تو جانتے ہیں سو متفیھقون کے کیا معنی ہیں فرمایا آپ نے متکبر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ثرثار کے معنے کثیر الکلام کے ہیں اور متشدق[۲] وہ ہے کہ کلام لوگوں پر وسیع کرے اور انپر بیحیائی کرے۔ اور بعض نے اس حدیث کو مبارک بن فضالہ سے روایت کیا ہے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے اسمیں عبد ربہ بن سعید کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح ہے۔ **باب** لعن اور طعن کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کثیر بن زید سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعودؓ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور فرمایا آپ نے مؤمن کے لئے لائق نہیں کہ لعنت کرنے والا ہو۔ **باب** بہت غصے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی چیز سکھلایئے اور مجھپر زیادتی نہ کریے تاکہ میں اُسکو یاد رکھوں فرمایا آپ نے غصے مت ہو پھر اُسنے کئی بار اس بات کا اعادہ کیا ہر بار آپ یہی جواب دیتے رہے کہ غصہ مت کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم یعنی عبد الرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اُسکے جاری کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے روز خلقت کے سر پر بلائے گا تاکہ اُسکو اختیار ملیگا جونسی حور کہ وہ چاہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

[۱] جو کوئی زیادہ باتونی ہے وہ اچھی بُری بات کا خیال نہیں کرتا اور ایسا ہی وہ شخص ہے جو وسیع تقریر کرتا ہو کیونکہ وہ بھی زیادہ وسیع تقریر کرنے کے واسطے اچھی بُری باتیں ملاجاتا ہے پس یہ شخص ایسا ہوگا جیساکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے بعض وقت آدمی ایک بات کرتا ہے اور وہ اُسکو ہلکی جانتا ہے مگر واقع میں وہ بڑی بات ہوتی ہے اسلئے وہ دوزخ میں جاتا ہے ۱۲ع [۲] بعض شراح نے کہا کہ متشدق سے مراد وہ ہے جو لوگوں سے مذاق کرتا ہے ۱۲ صح

باب ماجاء فی اجلال الکبیر **حدثنا** محمد بن المثنی نا یزید بن بیان العقیلی ثنا ابو الرحال الانصاری عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا لسنه الا قیض اللہ له من یکرمه عند سنه هذا حدیث غریب لا نعرف الا من حدیث هذا الشیخ یزید بن بیان وابو الرحال الانصاری اخر **باب** ماجاء فی المتهاجرین **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین والخمیس فیغفر فیهما لمن لا یشرک باللہ الا المتهاجرین یقول ردوا هذین حتی یصطلحا هذا حدیث حسن صحیح وروی فی بعض الحدیث ذروا هذین حتی یصطلحا ومعنی قوله المتهاجرین یعنی المتصارمین وهذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام **باب** ماجاء فی الصبر **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن الزهری عن عطاء بن یزید عن ابی سعید ان ناسا من الانصار سالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاهم ثم سالوا فاعطاهم ثم قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستغن یغنه اللہ ومن یستعف یعفه اللہ ومن یتصبر یصبره اللہ وما اعطی احد شیئا هو خیر واوسع من الصبر وفی الباب عن انس هذا حدیث حسن صحیح وروی هذا الحدیث عن مالک فلن ادخره عنکم ویروی عنه فلن ادخره عنکم والمعنی فیه واحد یقول لن احبسه عنکم

باب بوڑھے کی تعظیم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن بیان عقیلی نے کہا حدیث کی مجھے ابو الرحال انصاری نے انس بن مالکؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی جوان کسی بوڑھے کی اُسکے بوڑھاپے کے واسطے تعظیم کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکے بوڑھاپے کے وقت اُسکے لئے مقرر کریگا جو اُسکی تعظیم کریگا۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اس شیخ سے یعنی یزید بن بیان سے اور ابو الرحال انصاری وہ اور ہی۔ **باب** دو شخصون کی مفارقت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دو شنبہ اور پنجشنبہ کے دن تو ہر ایک بندے کے گناہ معاف ہوتے ہین جو اللہ کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُن دونون کے گناہ معاف نہین ہوتے جو آپس مین مفارقت رکھتے ہین فرماتا ہے اللہ کہ چھوڑ دو اُن[1] دونون کو یہان تک کہ صلح کر لیوین یہ حدیث حسن صحیح ہی اور بعض حدیثون مین مروی ہی کہ چھوڑ دو اُن دونون کو کہ صلح کر لین۔ اور معنی قوله المتهاجرین کے متصارمین کے ہین یعنی قطع کرنیوالے۔ اور یہ مثل اُسکی ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کسی مسلمان کو حلال نہین کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کی ملاقات چھوڑے **باب** صبر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے اُسنے عطاء بن یزید سے اُسنے ابی سعید سے یہ کہ چند لوگون نے انصار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کیا سو آپ نے اُن کو دیا پھر اُنھون نے سوال کیا پھر آپ نے اُن کو دیا پھر فرمایا آپ نے جو کچھ میرے پاس مال ہوگا اُس کو مین تم سے چھپا کر جمع نہ کر رکھون گا اور جو کوئی دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے گا تو خدا اُسکے دل کو دُنیا سے بے پروا کریگا اور جو کوئی سوال سے بچے خدا اُس کو بچاوے گا اور جو کوئی مصیبت مین صبر کریگا تو خدا اُسکو سچا صابر بنا دیگا۔ اور کسی کو بہتر اور کشادہ تر کوئی چیز صبر سے زیادہ نعمت نہین ملی۔ اور اس باب مین روایت ہی انس سے۔ یہ حدیث[2] حسن صحیح ہی۔ اور مالک سے یہ حدیث اس طرح مروی ہے فلن ادخره عنکم اور نیز اس سے مروی ہے فلم ادخره عنکم اور معنے اُنکے واحد ہین کہ مین تمسے بند نہین رکھونگا

[1] معلوم ہوا کہ مسلمان کے ساتھ کینہ اور عداوت رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکھنا ہرگز درست نہین ۱۲ [2] یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو کا بدلنا ممکن ہے لیکن اول بدخوئی چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہی پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ پیدائشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہ ہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور اُنکی تعلیم بیفائدہ ہوتی جانورون کی خو تعلیم اور محنت سے بدلجاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے۔ تو بھلا آدمی کی خو کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخوئی بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت دیکھے۔ اور جس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خو نہین بدلتی اُسکے یا یہ معنی ہین کہ خو بلا محنت و مشقت نہین بدلتی یا یہ کہ جو خو طبعی ہو جاوے وہ خواہ مخواہ کسی وقت بسبب غلبہ طبیعت کے انسان سے وقوع مین آجاتی ہی مگر اسکا اعتبار نہین ہوتا کیونکہ ہر ایک انسان سے ایسی حالت مین اس قسم کے افعال صادر ہوتے ہین۔ مگر چونکہ انسان بُرے اخلاق والے کی بُرائی کی طرف جلدی پکڑ کرتا ہی اسلئے اُسکو جلدی سے کہدیتا ہے اور اگر ایسا کوئی فعل دوسرے آدمی سے ظہور مین آتا ہی تو دیکھنے والے کہتے ہین کہ یہ اس سے غلطی سے ہوگیا ہی یہ انسانی عادت ہی ورنہ واقع مین اگر غور کیا جاوے تو دونون یکسان ہین ۱۲

باب ماجاء في ذي الوجهين **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من شر الناس عند الله يوم القيمة ذا الوجهين وفي الباب عن عمار وانس هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في النمام **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال مر رجل على حذيفة بن اليمان فقيل له هذا يبلغ الامراء الحديث عن الناس فقال حذيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة قتات قال سفيان والقتات النمام هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في العي **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون عن ابي غسان محمد بن مطرف عن حسان بن عطية عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحياء والعي شعبتان من الايمان والبذاء والبيان شعبتان من النفاق هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث ابي غسان محمد بن مطرف قال والعي قلة الكلام والبذاء هو الفحش في الكلام والبيان هو كثرة الكلام مثل هؤلاء الخطباء الذين يخطبون فيتوسعون في الكلام ويتفصحون فيه من مدح الناس فيما لا يرضي الله **باب** ماجاء ان من البيان سحرا **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن ابن عمر ان رجلين قدما في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطبا فعجب الناس من كلامهما فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان من البيان سحرا وان بعض البيان سحر وفي الباب عن عمار وابن مسعود وعبد الله بن الشخير هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في التواضع **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله رجلا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن عباس وابي كبشة الانماري واسمه عمر بن سعد هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في الظلم **حدثنا** عباس العنبري نا ابو داود الطيالسي عن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة

باب دوتا کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بہت بُرے آدمیون سے دوتا[1] ہے اور اس باب مین روایت ہے عمار اور انس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** چغل خور کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے کہ کہا اُسنے ایک مرد حذیفہ بن یمان کے پاس سے گذرا تو حذیفہ سے کسی نے کہا کہ یہ شخص امیرون کے پاس لوگون کی باتین پہونچاتا ہے سو کہا حذیفہ نے مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے بہشت مین چغل خور داخل نہین ہوگا کہا سفیان نے قتات کے معنے چغل خور کے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کم گفتگو کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ابی غسان یعنی محمد بن مطرف سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی امامہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حیا اور کم گفتگو کرنی یہ دونون ایمان کی شاخین ہین۔ اور بیحیائی اور بیان یہ دونون نفاق کے شعبے ہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اُسکو فقط طریق ابی غسان یعنی محمد بن مطرف سے ہی پہچانتے ہین کہا راوی نے اور عی کے معنے کم کلام کرنے کے ہین اور بذی کے معنے بُری بات کرنیکے اور بیان کثرت کلام کا نام ہے مثل ان خطیبون کے جو خطبہ پڑھتے ہین اور کلام مین وسعت کرتے ہین اور لوگون کی فصیح الفاظ سے ایسی مدح کرتے ہین کہ جس مین خدا راضی نہین ہوتا اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ دو مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آئے اور اُنھون نے خطبہ پڑھا سو لوگ اُنکے کلام سے متعجب ہوئے پس آنحضرت نے ہماری طرف التفات کیا اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو ہے اور اس باب مین روایت ہے عمار اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن شخیر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** تواضع کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گھٹتا مال صدقہ دینے سے یعنے زکوۃ وغیرہ سے اور نہین زیادہ کرتا اللہ کسی مرد کے ساتھ معافی کے مگر عزت اور کوئی اللہ کے واسطے تواضع نہین کرتا مگر اللہ تعالی اُسکو بلند کرتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ انماری سے رضی اللہ عنہم۔ اور نام اسکا عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** ظلم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ سے

[1] دوتی اُسکو بولتے ہین جو درمیان دو آدمیون کے ہو یعنی ایک کی بات دوسرے کو جا کہے اور اُدھر کی اِدھر اور دونون طرف سے ملا جلا رہے ۱۲

عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم ظلمات يوم القيمة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة و ابی موسیٰ وابی هريرة وجابر هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر **باب ما جاء في ترك العيب للنعمة حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك عن سفيان عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هريرة قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط كان اذا اشتهاه اكله والا تركه هذا حديث حسن صحيح وابو حازم هو الاشجعي واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **باب ما جاء في تعظيم المؤمن حدثنا** يحيى بن اكثم والجارود بن معاذ قالا انا الفضل بن موسیٰ نا الحسين بن واقد عن اوفى بن دلهم عن نافع عن ابن عمر قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع قال يا معشر من اسلم بلسانه ولم يفض الايمان الى قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من تتبع عورة اخيه المسلم تتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله قال ونظر ابن عمر يوما الى البيت اوالى الكعبة فقال ما اعظمك واعظم حرمتك والمؤمن اعظم حرمة عند الله منك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الحسين بن واقد وقد روى اسحق بن ابراهيم السمرقندي عن حسين بن واقد نحوه وقد روى عن ابی برزة الاسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **باب ما جاء في التجارب حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهيثم عن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب ما جاء في المتشبع بما لم يعطه حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن عمارة بن غزية عن ابی الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى عطاء فوجد فليجز به ومن لم يجد فليثن فان من اثنى فقد شكر

اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ظلم سیاہیان[1] ہونگی قیامت کے دن۔ اور اس باب مین روایت ہی عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی موسی اور ابی ہریرہ اور جابر سے یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہی **باب** اس بیان مین کہ کسی نعمت پر عیب دھرنا نہین چاہیئے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُس نے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے پر عیب نہین لگایا جب اُسکی خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اُسکو ترک کرتے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو حازم وہ اشجعی ہی اور نام اُسکا سلمان ہی جو مولی عزہ اشجعیہ کا ہی **باب** مومن کی تعظیم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے یحیی بن اکثم اور جارود بن معاذ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن واقد نے اوفی بن دلہم سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو بلند آواز سے پکار کر کہا اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام لایا ہی اور ابھی ایمان اُسکے دل مین نہین پہونچا مسلمانون کو (جو دل سے ہین) ایذا مت دو اور اُنکو عیب مت لگاؤ اور اُنکے عیبون کے پیچھے مت پڑو کیونکہ جو کوئی کسی بھائی مسلمان کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالے اُسکے عیب کے پیچھے پڑے گا اور جس کسی کے عیب کے پیچھے اللہ تعالے پڑا تو اُسکو وہ خوار کریگا اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان چھپا ہوا ہو۔ کہا نافع نے اور ابن عمر نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھا یا کہا اُسنے کعبہ کی طرف (شک راوی) اور کہا اللہ نے کسقدر تیری تعظیم کی ہی اور تیری عزت کو بلند کیا ہی حالانکہ مومن کی عزت اللہ تعالے کے نزدیک تجھسے زیادہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُس کو مگر طریق حسین بن واقد سے۔ اور روایت کی ہے اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اسکے اور مروی ہی بواسطہ ابی برزہ اسلمی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** تجربون کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہین ہوتا مگر لغزش کھانیوالا اور حکیم نہین ہوتا مگر تجربہ کرنے والا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** سیری ظاہر کرنے والا ساتھ اس چیز کے کہ وہ اسکو ملی نہین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو کچھ دیا گیا پھر وہ غنی ہو گیا تو چاہیئے کہ اُسکا بدلہ دے اور جو کوئی غنی نہین ہوا تو چاہیئے کہ اُسکی ثنا کرے کیونکہ جسنے ثنا کی تو اُسنے شکر ادا کیا

[1] یعنی قیامت مین ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا یعنی جسطرح کہ مؤمن کے آگے پیچھے دائین بائین نور ہوگا اس طرح سے ایک ظلم کئی سیاہیون کا موجب ہوگا ۱۲

ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم یعطه کان کلابس ثوبی زور وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر وعائشة هٰذا حدیث حسن غریب ومعنی قوله ومن کتم فقد کفر یقول کفر تلك النعمة **باب ماجاء فی الثناء بالمعروف حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری والحسین بن الحسن المروزی وکان سکن مکة قالا ثنا الاحوص بن جواب عن سعیر بن الخمس عن سلیمان التیمی عن ابی عثمٰن النهدی عن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صنع الیه معروفا فقال لفاعله جزاك الله خیرا فقد ابلغ فی الثناء هٰذا حدیث حسن جید غریب لا نعرفه من حدیث اسامة بن زید الا من هٰذا الوجه وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله

آخر ابواب البر والصلة بسم الله الرحمٰن الرحیم ابواب الطب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب ماجاء فی الحمیة حدثنا عباس بن محمد الدوری نا یونس بن محمد ثنا فلیح بن سلیمان عن عثمان بن عبد الرحمٰن عن یعقوب بن ابی یعقوب عن ام المنذر قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه علی ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل ومعه علیؓ یاکل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی مَهْ مَهْ یا علی فانك ناقه قال فجلس علیؓ والنبی صلی الله علیه وسلم یاکل قالت فجعلت لهم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا علی من هٰذا فاصب فانه اوفق لك هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث فلیح بن سلیمان ویروی هٰذا عن فلیح بن سلیمان عن ایوب بن عبد الرحمٰن **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داؤد قالا نا فلیح بن سلیمان عن ایوب بن عبد الرحمٰن عن یعقوب بن ابی یعقوب عن ام المنذر الانصاریة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیث یونس بن محمد عن فلیح بن سلیمٰن

اور جسنے چھپایا یعنی شکر وغیرہ اُسکا کچھ ادا نہ کیا تو ناشکری کی اور جو کوئی آراستہ ہوا ساتھ اس لباس کے جو اسکا نہین ہی تو وہ مثل دو کپڑے جھوٹے پہننے والے کے ہے[1] اور اس باب مین روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سے اور عائشہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور معنے قولہ (اور جسنے چھپایا تو اُسنے کفر کیا) کے یہ ہین کہ اُس نے اُس نعمت کی ناشکری کی۔ **باب** نیکی کے ساتھ ثنا کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری اور حسین بن حسن مروزی نے اور اُسنے مکہ مین سکونت اختیار کی تھی کہا دونون نے حدیث کی ہمسے احوص بن جواب نے سعیر بن خمس سے اُسنے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے اُسکے ساتھ نیکی کی تو اُسنے نیکی کرنیوالے سے کہا جزاک اللہ خیرا تو اُسنے تمامین مبالغہ کیا یعنی اُسنے اپنا پوراحق ادا کر دیا۔ اور یہ حدیث حسن جید غریب ہی ہمین پہچانتے ہم اُسکو طریق اُسامہ بن زید سے۔ مگر اسی وجہ سے اور مروی ہی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **آخر ابواب البر والصلۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ابواب طب کے** جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** ناموافق امرون سے حفاظت کرنے کے بیا نین **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے عثمان بن عبد الرحمٰن سے اُسنے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُسنے ام المنذر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے اس حالت مین کہ آپ کے ساتھ حضرت علی تھے اور ہمارے گھر مین خوشے کھجورون کے لٹکے ہوئے تھے کہا ام منذر نے سو آنحضرت نے کھانے شروع کئے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی کھاتے رہے پس آنحضرت نے حضرت علی سے کہا بس کر بس کر اے علی۔ تو تو ابھی نقاہت مین ہی یعنی تجھے ابھی بیماری سے آرام ہوا ہی اور اسکی نقاہت باقی ہی کہا اُسنے سو حضرت علی بیٹھ گئے یعنے کھانا ترک کر دیا اور آنحضرت کھاتے رہے کہا ام منذر نے پھر مین نے انکے واسطے چقندر اور جو کا کھانا بنایا پس آنحضرت نے کہا اے علی کیا ہی یہ سو تو پہونچ اسلیے کہ یہ تیرے[2] حق مین موافق ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق فلیح بن سلیمان سے۔ اور مروی ہی یہ بواسطہ فلیح بن سلیمان کے ایوب بن عبد الرحمٰن سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے ایوب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُسنے ام منذر انصاریہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پھر اُسنے مثل حدیث یونس بن محمد کی جو فلیح بن سلیمان سے مروی ہی ذکر کیا

---

[1] یعنی جو کوئی ایسے کپڑون سے آراستہ ہوا جو اُسکے پاس نہین وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے یعنی ظاہر مین تو اُسنے زہد اور پرہیزگاری کے کپڑے پہنے ہین اور اسقدر زہد ظاہر کیا ہی کہ جو اُسکے دلمین اسقدر نہین تو وہ ایسا شخص ہی کہ جسنے دوسرے کے کپڑے عاریۃ لیکر پہنے ہین ایسے لباس سے کیا آراستہ ہوگا ۱۲ منہ [2] اس سے معلوم ہوا کہ ناموافق چیزون سے بیماری وغیرہ مین پرہیز کرنا چاہیئے اور موافق چیز کا استعمال کرنا چاہیئے توکل یہ نہین ہی کہ جو ملجائے اسکو کھا لیا جائے بلکہ توکل یہی ہی کہ موافق چیز کو طلب کرکے اللہ پر بھروسہ کرے ع برتوکل زانوے اشتر ببند + اسکا مضمون حدیث مین پیچھے گذر چکا ہی ۱۲

الا انه قال انفع لك وقال محمد بن بشار فى حديثه حدثنيه ايوب بن عبد الرحمٰن هٰذا حديث جيد غريب **حدثنا** محمد بن يحيىٰ نا اسحٰق بن محمد الفروى نا اسمٰعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن قتادة بن النعمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمى سقيمه الماء وفى الباب عن صهيب هٰذا حديث حسن غريب وقد روى هٰذا الحديث عن محمود بن لبيد عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** على بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عن عمرو بن ابى عمرو عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن قتادة بن النعمان وقتادة بن النعمان الظفرى هو اخو ابى سعيد الخدرى لامه ومحمود بن لبيد قد ادرك النبى صلى الله عليه وسلم وراٰه وهو غلام صغير **باب** ماجاء فى الدواء والحث عليه **حدثنا** بشر بن معاذ العقدى البصرى نا ابو عوانة عن زياد بن علاقة عن اسامة بن شريك قال قالت الاعراب يا رسول الله الا نتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله لم يضع داء الا وضع له شفاء او دواء الا داء واحدا فقالوا يا رسول الله وما هو قال الهرم وفى الباب عن ابن مسعود وابى هريرة وابى خزامة عن ابيه وابن عباس هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء ما يطعم المريض **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن ابراهيم نا محمد بن السائب بن بركة عن امه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اخذ اهله الوعك امر بالحساء فصنع ثم امرهم فحسوا منه وكان يقول انه ليرتو فؤاد الحزين ويسرو عن فؤاد السقيم كما تسرو احداكن الوسخ بالماء عن وجهها هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى الزهرى عن عروة عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم شيئا من هٰذا **حدثنا** بذلك الحسين الجريرى نا ابو اسحٰق الطالقانى عن ابن المبارك عن يونس عن الزهرى عن عروة عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمعناه حدثنا بذلك ابو اسحٰق **باب** ماجاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب

مگر کہا اُسنے یہ تیرے لئے نافع ہے- اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث مین حدیث کی مجھے یہ ایوب بن عبد الرحمٰن نے- یہ حدیث جید غریب ہے- **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے قتادہ بن نعمان سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے تو اُسکو دُنیا سے نگاہ رکھتا ہے جیسا کہ کوئی تم مین سے اپنے بیمار کو پانی سے نگاہ رکھتا ہے- اور اس باب مین روایت ہے صہیب سے- یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث با اسناد مرسل سے بواسطہ محمود بن لبید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُسنے اسمین قتادہ بن نعمان کا ذکر نہین کیا- اور قتادہ بن نعمان ظفری وہ ابی سعید خدری کا اخیافی بھائی ہے اور محمود بن لبید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور اُسنے آپکو لڑکپن مین دیکھا ہے- **باب** دوا اور اسپر برانگیختہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے اُسنے اُسامہ بن شریک سے کہا اُسنے کہا بدویون نے یا رسول اللہ کیا ہم دوائی نہ کیا کرین فرمایا آپنے ہان اے اللہ کے بندو دوائی کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہین رکھی مگر کہ اُسکے لئے شفا بنائی ہے یا فرمایا آپنے اسکے لئے دوائی بنائی ہے مگر ایک بیماری کی دوائی نہین بنائی سو کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور وہ کیا ہے فرمایا آپ نے بڑھاپا- اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے اور ابی خزامہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ابن عباس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ مریض کو کیا کھلایا جائے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سائب بن برکہ نے اپنی والدہ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل مین سے جب کسی کو بخار آتا تو حسا[1] کا حکم دیتے سو وہ بنایا جاتا پھر آپ اس بیمار کو حکم دیتے تو وہ اس سے پی لیتا- اور فرماتے تھے کہ یہ بیمار کے دل کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو دور کرتا ہے جیسا کہ تم مین سے ہر ایک عورت میل اپنے مُنھ سے پانی کے ساتھ دور کرتی ہے- یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے زہری نے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے حسین جریری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق طالقانی نے ابن مبارک سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو اسحاق نے **باب** اس بیان مین کہ اپنے بیمارونکو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو

[1] حسا- ایک چیز ہے مرکب آٹے اور پانی اور گھی اور گڑ سے یعنے رقیق حلوا تیار کرواتے اور بیمار کو اُسکے پینے کا حکم دیتے ۱۲

حدثنا ابو كريب نا بكر بن يونس بن بكير عن موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله تبارك وتعالى يطعمهم ويسقيهم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب**
ما جاء في الحبة السوداء **حدثنا** ابن ابي عمر وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي قالا نا سفيان عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بهذه الحبة السوداء فان فيها شفاء من كل داء الا السام والسام الموت وفي الباب عن بريدة
وابن عمر وعائشة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في شرب ابوال الابل **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان نا حماد بن
سلمة نا حميد وثابت وقتادة عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة
وقال اشربوا من البانها وابوالها وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب** من قتل نفسه بسم او غيره **حدثنا**
احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة اراه رفعه قال من قتل نفسه بحديدة جاء يوم القيمة و
حديدته في يده يتوجأ بها بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا ابدا ومن قتل نفسه بسم فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا ابدا
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجاء بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بسم فسمه في يده يتحساه في
نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تردى من جبل فقتل نفسه فهو يتردى في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا **حدثنا** محمد بن العلاء
نا وكيع وابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث شعبة عن الاعمش هذا حديث
صحيح وهو اصح من الحديث الاول هكذا روى غير واحد هذا الحديث عن الاعمش

حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن یونس بن بکیر نے اُسنے موسیٰ بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیمارون کو کھانے پر مجبور مت کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُنکو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** شونیز کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو شونیز یعنی کالونجی کو کیونکہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہے مگر موت سے اور سام کے معنے موت کے ہین اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اونٹون کے پیشاب پینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ عرینہ سے مدینہ مین آئے سو اُنھون نے اسکی آب وہوا کو ناموافق پایا پس آنحضرت نے اُنکو صدقہ کے اونٹون مین بھیجدیا اور فرمایا انکا دودھ اور پیشاب پیو اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُس شخص کے بیان مین جو اپنی جان کو زہر وغیرہ سے قتل کرے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے (مین گمان کرتا ہون کہ اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے) کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کرے گا آوے گا وہ قیامت کے دن اس حالت مین کہ لوہا اسکے ہاتھ مین ہوگا۔ اسکے ساتھ اپنے پیٹ کو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابدالآباد چبھوئے گا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کرے گا۔ زہر اُسکا اُسکے ہاتھ مین ہوگا اُسکو وہ دوزخ کی آگ مین ابدالآباد پئے گا۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُس نے اعمش سے کہا اُسنے سنا مین نے اباصالح سے اُسنے ابا ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کرے گا سو وہی لوہا اُسکے ہاتھ مین ہوگا اُسکو اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابدالآباد چبھوئے گا اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کرے گا پس زہر اُسکے ہاتھ مین ہوگا اُسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ابدالآباد پئے گا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو پہاڑ سے گرا کر قتل کرے گا سو وہ ہمیشہ ابدالآباد دوزخ کی آگ مین گرایا جائے گا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو اعمش سے ہے یہ حدیث صحیح ہے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ایسا ہی یہ حدیث کئی ایک نے روایت کی ہے اعمش سے

عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی محمد بن عجلان عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل نفسہ بسم عذب فی نار جہنم ولم یذکر منہ خالدا مخلدا فیہ ابدا وھکذا رواہ ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا اصح لان الروایات انما تجی بان اھل التوحید یعذبون فی النار ثم یخرجون منہا ولا یذکر انہم یخلدون فیہا **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن یونس بن ابی اسحٰق عن مجاھد عن ابی ھریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث یعنی السم **باب ماجاء فی کراھیۃ التداوی بالمسکر حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن سماک انہ سمع علقمۃ بن وائل عن ابیہ انہ شھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ سوید بن طارق او طارق بن سوید عن الخمر فنہاہ عنہ فقال انا لنتداوی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لیست بدواء ولکنہا داء **حدثنا** محمود نا النضر وشبابۃ عن شعبۃ بمثلہ قال محمود قال النضر طارق بن سوید وقال شبابۃ سوید بن طارق ھذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی السعوط حدثنا** محمد بن مدویۃ نا عبد الرحمٰن بن حماد نا عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی فلما اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ اصحابہ فلما فرغوا قال لدوھم قال فلدوا کلہم غیر العباس **حدثنا** محمد بن یحیٰی نا یزید بن ھارون نا عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کرے گا وہ دوزخ کی آگ مین عذاب دیا جائیگا۔ اور اُسنے اس روایت مین ہمیشہ ابد الآباد کا لفظ ذکر نہین کیا۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو الزناد نے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بہت صحیح ہے کیونکہ اَور روایات اس باب مین مروی ہین کہ اہل توحید آگ مین عذاب دیے جائینگے پھر اس سے نکالے جائینگے۔ اور یہ مذکور نہین کہ وہ اسمین ہمیشہ رہین گے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے خبیث دوائی سے آنحضرت نے منع کیا ہے یعنی زہر سے **باب** اس بیان مین کہ مسکر کے ساتھ دوائی منع ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے سماک سے یہ کہ سُنا اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے (شک راوی) شراب کی بابت سوال کیا سو آپ نے اُس کو اُس سے منع کیا پس کہا اُس نے ہم تو اس سے دوائی کرتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا نہین لیکن بیماری ہے **حدیث** کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے نضر اور شبابہ نے شعبہ سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** سعوط کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان چیزون کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط[2] ہے اور لدود اور سینگی اور مسہل سو جب آنحضرت بیمار ہوئے تو آپ کے اصحاب نے آپکو لدود کیا پس جب وہ فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے سب کو لدود کرو سو سب کو سوائے عباس کے لدود کیا گیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیٰی نے کہا ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے

[1] اسوائے صحت سند کے اگر یہی وجہ اس حدیث کی زیادہ صحت کی ہے تو یہ کافی نہین ہو سکتی کیونکہ قرآن مجید مین آیا ہے من قتل نفسہ الخ یعنی جو کوئی اپنی جان کو قتل کریگا وہ ہمیشہ ابد الآباد دوزخ مین رہیگا پس وجہ مطابقت کی یہ ہے کہ وہ شخص لائق اس امر کے ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رکھا جاوے یہ معنی نہین کہ وہ دوزخ مین رہیگا ۱۲ [2] سعوط اُس دوائی کو بولتے ہین جو ناک مین چڑھائی جائے اور لدود وہ دوائی ہے جو بیمار کو سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے منھ کی ایک جانب سے پلائی جائے اور جب آنحضرت کو آخر کی بیماری آئی اور بیہوش ہوگئے تو لوگون نے آپکو لدود کیا اسی اثنا مین حضرت عباس یہ مشورہ کرکے کہین باہر تشریف لے گئے تھے اُنکے بعد ہی لوگون نے آپ کو لدود کیا پھر جب آنحضرت ہوش مین آئے تو اس تکلیف کے غصہ کے مارے آپ نے حکم دیا کہ سب کو لدود کیا جائے پھر آپ کے حکم سے سب کو سوائے حضرت عباس کے لدود کیا گیا اُنکو اسواسطے نہ کیا گیا کہ آنحضرت کو یہ گمان ہوا کہ یہ موجود نہ تھے یا اسوجہ سے کہ وہ صائم تھے یا باعتبار اُنکی تعظیم کے

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان خیر ما تداویتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشی وخیر ما اکتحلتم به الاثمد فانه
یجلو البصر وینبت الشعر قال وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم له مکحلة یکتحل بها عند النوم ثلاثا فی کل عین هٰذا حدیث حسن
غریب وهو حدیث عباد بن منصور **باب** ماجاء فی کراهیة الکی **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن
الحسن عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الکی قال فابتلینا فاکتوینا فما افلحنا ولا انجحنا هٰذا حدیث
حسن صحیح **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین قال نهینا
عن الکی وفی الباب عن ابن مسعود وعقبة بن عامر وابن عباس هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرخصة فی ذلك
حدثنا حمید بن مسعدة نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کوی سعد بن زرارة من
الشوکة وفی الباب عن ابی وجابر هٰذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الحجامة **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو
بن عاصم نا همام وجریر بن حازم قالا نا قتادة عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاهل وکان یحتجم
لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین وفی الباب عن ابن عباس ومعقل بن یسار هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد
بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا محمد بن فضیل نا عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن القاسم بن عبد الرحمٰن هو ابن عبد الله بن مسعود عن ابیه عن
ابن مسعود قال حدث رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لیلة اسری به انه لم یمر علی ملاء من الملائکة الا امروه ان امر امتك بالحجامة
هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن مسعود **حدثنا** عبد بن حمید نا النضر بن شمیل نا عباد بن منصور قال سمعت عکرمة
یقول کان لابن عباس غلمة ثلثة حجامون فکان اثنان یغلان واحد یحجمه ویحجم اهله قال

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتران چیزون کا کہ جنسے تم دوائی کرتے ہو لدود ہے اور سعوط اور سینگی اور مسہل - اور بہتران چیزون کا کہ جس سے تم سرمہ بناتے ہو اثمد ہے (ایک عمدہ قسم کا سیاہ پتھر ہی) کیونکہ آنکھون کو جلا دیتا ہی اور بالون کو اُگاتا ہے - کہا ابن عباس نے اور آنحضرت کے پاس ایک سرمہ دان تھا اُس مین سے سونے کے وقت ہر ایک آنکھ مین تین تین سلائی لگاتے تھے - یہ حدیث حسن غریب ہی اور یہ حدیث عباد بن منصور کی ہے **باب** داغ لگانے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع کیا ہے کہا راوی نے پس ہم بیمار ہوئے تو داغ لگایا سو ہم نے نہ فلاح پائی اور نہ خلاصی پائی - یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُس نے ہم داغ لگانے سے منع کئے گئے ہین - اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** اس کی رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو سُرخ بادہ سے داغ لگوایا اور اس باب مین روایت ہے ابی اور جابر سے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** سینگی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام اور جریر بن حازم نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رگون مین جو جانب گردن مین ہین اور درمیان کاندھون کے سینگی لگواتے تھے اور سترھوین[17] اور اُنیسوین[19] اور اکیسوین[21] کو سینگی لگواتے تھے - اور اس باب مین روایت ہی ابن عباس اور معقل بن یسار سے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن بدیل بن قریش یامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن اسحٰق نے قاسم بن عبد الرحمٰن سے وہ عبد اللہ بن مسعود کا بیٹا ہی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے آنحضرت نے معراج کی رات کی بات کی کہ مین جونسی جماعت فرشتون پر گذرا تو اُنھون نے مجھے یہی امر کیا کہ اپنی امت کو سینگی کا حکم دیجئے - یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابن مسعود سے **حدیث** کی ہم عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے کہا سُنا مین نے عکرمہ سے کہا اُسنے ابن عباس کے تین غلام تھے وہ تینون ہی حجام تھے سو دو تو اُن مین سے مزدوری کرتے تھے اور ایک ابن عباس کی حجامت کرتا تھا اور اُسکے اہل کی کہا راوی نے

وقال ابن عباس قال نبی اللہ ﷺ نعم العبد الحجام یذھب بالدم و یخف الصلب و یجلو عن البصر وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین عرج بہ ما مر علی ملأ من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ وقال ان خیر ما تحتجمون فیہ یوم سبع عشرۃ و یوم تسع عشرۃ و یوم احدی و عشرین و قال ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ العباس واصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لدنی فکلھم امسکوا فقال لا یبقی احد ممن فی البیت الا لد غیر عمہ العباس قال النضر اللدود الوجور وفی الباب عن عائشۃ ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عباد بن منصور **باب** ماجاء فی التداوی بالحناء **حدثنا** احمد بن منیع نا حماد بن خالد الخیاط نا فائد مولی لآل ابی رافع عن علی بن عبید اللہ عن جدتہ وکانت تخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضع علیھا الحناء ھٰذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث فائد وروی بعضھم عن فائد فقال عن عبید اللہ بن علی عن جدتہ سلمی وعبید اللہ بن علی اصح **حدثنا** محمد بن العلاء نا زید بن حباب عن فائد مولی عبید اللہ بن علی عن مولاہ عبید اللہ بن علی عن جدتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ **باب** ماجاء فی کراھیۃ الرقیۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن منصور عن مجاھد عن عقار بن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی فھو بریٔ من التوکل

اور کہا ابن عباس نے کہ کہا اللہ کے نبی نے اچھا آدمی وہ ہے جو حجام ہو خون کو لیجاتا ہے اور پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھ کو جلا دیتا ہے اور کہا ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ جس جماعت پر فرشتوں کی گذرے تو انھوں نے کہا لازم پکڑو سینگی کو اور فرمایا بہتر ان دنوں کا کہ جنمیں تم سینگی لگواتے ہو سترھوین اور انیسوین اور اکیسوین تاریخ ہے اور فرمایا کہ بہتر ان چیزوں کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط اور لدود اور سینگی اور مسہل ہے۔ اور آنحضرت کو حضرت عباس اور آپ کے صحابہ نے لدود کیا سو فرمایا آپ نے مجھے کسنے لدود کیا ہے سو سب کے سب خاموش ہو گئے پس فرمایا آنحضرت نے کوئی شخص ان مین سے جو گھر مین ہین باقی نہ چھوڑا جائے مگر کہ لدود کیا جاوے سوائے آپ کے چچا عباس کے اور کہا نضر نے لدود وہ چیز ہے جو بیمار کو منھ کی جانب سے سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے پلائی جاوے اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عباد بن منصور سے **باب** مہندی کے ساتھ دوائی کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن خالد خیاط نے کہا حدیث کی ہمسے فائد نے جو آل ابی اوفی کا غلام ہے اسنے علی بن عبید اللہ سے اسنے اپنی دادی سے اور وہ آنحضرت کی خدمت کرتی تھی کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کوئی پھٹ یا زخم ہوتا تو مجھے اسپر مہندی رکھنے کا حکم دیتے یہ حدیث غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق فائد سے ہی پہچانتے ہین اور بعض نے فائد سے روایت کی ہے اور کہا کہ یہ روایت ہے عبید اللہ بن علی سے اسنے روایت کی اپنی دادی سے اور عبید اللہ بن علی صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن علا ر نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے فائد سے جو عبید اللہ بن علی کا غلام ہے اسنے اپنے مولیٰ عبید اللہ بن علی سے اسنے اپنی دادی سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنے کے **باب** رقیہ کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اسنے مجاہد سے اسنے عقار بن مغیرہ بن شعبہ سے اسنے اپنے باپ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے داغ لگایا یا رقیہ[1] کرایا تو وہ توکل سے بری ہے

[1] رقیہ تعویذ وغیرہ کو بولتے ہین جو کسی بیمار کے واسطے کیا جاتا ہے یا اسپر پڑھ کر دم کیا جاتا ہے مجمع البحار مین لکھا ہے کہ اس باب مین دونوں قسم کی حدیثین بہت ہین مطابقت کی وجہ انمین اسطرح ہو سکتی ہے کہ اگر بغیر زبان عربی یا سوائے کلام اللہ کے ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ رقیہ قطعاً نافع ہے تو ان صورتون مین مکروہ ہے اور ماسوائے اسکے مکروہ نہین ہے مترجم زبان عربی کی یا کلام اللہ کی تخصیص کرنے کی کوئی وجہ وجیہ معلوم نہین ہوتی۔ ہان اگر شرک کے الفاظ اسمین موجود ہون تو یہ وجہ ممانعت ہو سکتی ہے اور اس صورت مین خواہ زبان عربی ہو یا غیر عربی اور کلام اللہ یا غیر کلام اللہ ایسا رقیہ جس مین شرک کے الفاظ موجود نہ ہون جائز ہوگا۔ اور یہ بھی وجہ مطابقت کی ہو سکتی ہے کہ بخاری وغیرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری امت سے بلا حساب جنت مین داخل ہونگے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا وے وہ لوگ ہین جو رقیہ نہین کرتے اور داغ نہین لگواتے اور اسکے آخر مین ہے کہ وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین یعنی رقیہ نہ کرنا کاملین کی صفت ہے اور جواز رقیہ عام لوگون کیواسطے ہے ۱۲

ما جاء فی الرخصة فی ذلک

وفی الباب عن ابن مسعود وابن عباس وعمران بن حصین هذا حدیث حسن صحیح **باب** الرخصة فی ذلک **حدثنا**
عبدة بن عبد الله الخزاعی نا معاویة بن هشام عن سفیان عن عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن انس ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم رخص فی الرقیة من الحمة والعین والنملة **حدثنا** محمود بن غیلان نا یحیی بن آدم وابو نعیم قالا نا سفیان عن
عاصم عن یوسف بن عبد الله بن الحارث عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص فی الرقیة من الحمة والنملة
وهذا عندی اصح من حدیث معاویة بن هشام عن سفیان وفی الباب عن بریدة وعمران بن حصین وجابر وعائشة وطلق
بن علی وعمرو بن حزم وابی خزامة عن ابیه **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن حصین عن الشعبی عن عمران بن حصین ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا رقیة الا من عین او حمة وروی شعبة هذا الحدیث عن حصین عن الشعبی عن بریدة
باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین **حدثنا** هشام بن یونس الکوفی نا القاسم بن مالک المزنی عن الجریری عن ابی نضرة عن
ابی سعید قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلت اخذ بهما وترک
ما سواهما وفی الباب عن انس قال ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الرقیة من العین **حدثنا** ابن ابی عمر
نا سفیان عن عمرو بن دینار عن عروة وهو ابن عامر عن عبید بن رفاعة الزرقی ان اسماء بنت عمیس قالت یا رسول الله ان
ولد جعفر تسرع الیهم العین افاسترقی لهم قال نعم فانه لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین وفی الباب عن عمران بن حصین
وبریدة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا عن ایوب عن عمرو بن دینار عن عروة بن عامر عن عبید بن رفاعة عن اسماء
بنت عمیس عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسکی رخصت کے بیان میں
حدیث کی ہم سے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُس نے عاصم احول سے اُسنے
عبد اللہ بن حارث سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقیہ میں بچھو کے کاٹنے اور نظر اور پھنسیوں سے جو جنب
میں نکلتی ہیں رخصت دی ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم اور ابو نعیم نے کہا دونوں نے
حدیث کی ہم سے سفیان نے عاصم سے اُسنے یوسف بن عبد اللہ بن حارث سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رقیہ میں بچھو کے کاٹنے اور پھنسیوں سے جو جنب میں نکلتی ہیں رخصت دی ہے۔ اور یہ میرے نزدیک معاویہ بن ہشام کی حدیث
سے جو سفیان سے ہے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو
بن حزم سے اور ابی خزامہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حصین سے اُسنے
شعبی سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رقیہ جائز نہیں مگر نظر اور بچھو کے کاٹے سے اور روایت
کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے بریدہ سے **باب** بیان میں رقیہ کے ساتھ دونوں سورتیں معوذتین کے
حدیث کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن مالک مزنی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے
کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں اور انسان کی نظر سے تاکہ دونوں سورتیں معوذتین نازل ہوئیں سو جب یہ نازل
ہوئیں تو آپ نے (پناہ مانگنے کے واسطے) ان دونوں کو پکڑ لیا اور ماسوائے ان دونوں کے (اور آیات وغیرہ کو کہ جنکے ساتھ پناہ مانگتے تھے)
چھوڑ دیا اور اس باب میں روایت ہے انس سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بیان میں رقیہ کے نظر سے
حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عروہ سے اور وہ ابن عامر ہے اُس نے عبید بن
رفاعہ زرقی سے یہ کہ اسماء بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے کیا میں اُن کے واسطے رقیہ کروں
فرمایا آپ نے ہاں۔ پس اگر کوئی چیز قدر سے سبقت لے جانے والی ہوتی البتہ نظر اُس سے سبقت لے جاتی۔ اور اس باب میں روایت
ہے عمران بن حصین اور بریدہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے اُسنے روایت کی عمرو بن دینار سے اُسنے
عروہ بن عامر سے اُسنے عبید بن رفاعہ سے اُسنے اسماء بنت عمیس سے اُسنے نبی صلعم سے

حدثنا بذلك الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب بهذا **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبد الرزاق ویعلی عن سفیان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعوذ الحسن والحسین یقول اعیذ کما بکلمات الله التامة من کل شیطان هامة ومن کل عین لامة ویقول هکذا کان ابراهیم یعوذ اسحٰق واسمٰعیل **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون وعبد الرزاق عن سفیان عن منصور نحوه بمعناه هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان العین حق **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن کثیر نا ابو غسان العنبری نا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر قال ثنی حیة بن حابس التمیمی ثنی ابی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا شئ فی الهام والعین حق **حدثنا** احمد بن الحسن بن خراش البغدادی نا احمد بن اسحٰق الحضرمی نا وهیب عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان شئ سابق القدر لسبقته العین واذا استغسلتم فاغسلوا وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وهذا حدیث حسن صحیح وحدیث حیة بن حابس حدیث غریب وروی شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن حیة بن حابس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وعلی بن المبارک وحرب بن شداد لا یذکران فیه عن ابی هریرة **باب** ماجاء فی اخذ الاجر علی التعویذ

حدیث کی ہمسے ساتھ اس کے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ایوب سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق اور یعلی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے منہال بن عمرو سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین کے واسطے پناہ مانگتے تھے فرماتے مین تمھارے لئے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے کلمون کے جو پورے ہین (یعنی انمین نقص نہین) ہر شیطان وسواس ڈالنے والے سے اور ہر نظر مس کرنے والی سے۔ اور فرماتے آن حضرت کہ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اسحٰق اور اسمٰعیل علیہما السلام کے واسطے پناہ مانگتے تھے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے سفیان سے اُسنے منصور سے مثل اسکے ساتھ اس کے معنی کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ نظر حق ہے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن کثیر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو غسان عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے یحیٰی بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے حیہ بن حابس تمیمی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے یہ کہ سنا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہام[1] مین کچھ چیز نہین ہے۔ اور نظر حق ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن اسحٰق حضرمی نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر[2] کوئی چیز قدر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو البتہ نظر اُس سے سبقت لیجاتی اور جب تمسے کوئی غسل کی خواہش کرے تو غسل کر لو۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے شیبان نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُس نے حیہ بن حابس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس مین ابو ہریرہ سے ذکر نہین کرتے **باب** تعویذ پر مزدوری لینے کے بیان مین

ف[1] ہام رات کے جانورون سے ایک جانور کا نام ہے عرب کے لوگ اس سے بدفالی پکڑتے تھے اُنکا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص قتل کیا جاوے اور پھر اُسکا بدلہ خون کا نہ لیا جاوے وہ جانور ہو جاتا ہے اور کہتا پھرتا ہے کہ میرا خون لو پس جب اسکا خون لے لیا جاتا ہے پھر وہ جانور اُڑ جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ انکا گمان تھا کہ میت کی ہڈیان یا روح یہ جانور بن جاتا ہے اور اُڑتا پھرتا ہے آنحضرت نے انکی نفی فرمائی کہ یہ کوئی چیز نہین بلکہ صرف لوگون کا وہمی اعتقاد ہے ۱۲ ف[2] یعنی اگر کوئی چیز بالفرض بغیر حکم الٰہی کے مضر اور مہلک ہوتی تو وہ نظر تھی لیکن کوئی ایسی چیز موجود نہین ہے اور یہ الفاظ آنحضرت نے اسکی نہایت تاثیر کے واسطے فرمائے ہین اور مبالغہ سے کہ لوگ اپنی نظرون کو محفوظ رکھین اور جب کوئی شخص کہ جسکو نظر لگ گئی ہو وہ تمکو کہے کہ غسل کرو کہ مین اس پانی سے نہاؤن تو تم اسکی بات کو قبول کرو۔ انکی عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی تو وہ پانی ایک پیالہ مین ڈالکر نظر لگانیوالے پاس آتا اور وہ اسمین اپنا ہاتھ داخل کرتا اور کلی کر کے اسمین ڈالتا پھر اسمین اپنا منھ دھوتا پھر وہ بائین ہاتھ کو داخل کرتا اور اپنی دائین کہنی پر پانی ڈالتا پھر بائین ہاتھ کو داخل کرکے بائین کہنی پر پانی ڈالتا پھر بائین کو داخل کرکے دائین گھٹنے پر ڈالتا پھر دائین کو بائین گھٹنے پر ڈالتا پھر۔ داخل ازار کو دھوتا اور پیالہ زمین پر نہ رکھتا پھر جسکو نظر لگی ہے اسکے سر پر پیچھے سے یک دفعہ گرا تا پھر وہ اللہ کے حکم سے اچھا ہو جاتا ۱۲

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن جعفر بن اياس عن ابى نضرة عن ابى سعيد قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فنزلنا بقوم فسألناهم القرى فلم يقرونا فلدغ سيدهم فاتونا فقالوا هل فيكم من يرقي من العقرب قلت نعم انا ولكن لا ارقيه حتى تعطونا غنما قالوا فانا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلنا فقرأت عليه الحمد سبع مرات فبرأ وقبضنا الغنم قال فعرض في انفسنا منها شيئ فقلنا لا تعجلوا حتى تاتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا عليه ذكرت له الذى صنعت قال وما علمت انها رقية اقبضوا الغنم واضربوا لى معكم بسهم هذا حديث حسن صحيح وابو نضرة اسمه المنذر بن مالك بن قطعة ورخص الشافعى للمعلم ان ياخذ على تعليم القرآن اجرا ويرى له ان يشترط على ذلك واحتج بهذا الحديث وروى شعبة وابو عوانة وغير واحد عن ابى المتوكل عن ابى سعيد هذا الحديث حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى ثنى عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا ابو بشر قال سمعت ابا المتوكل يحدث عن ابى سعيد ان ناسا من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم مروا بحى من العرب فلم يقروهم ولم يضيفوهم فاشتكى سيدهم فاتونا فقالوا هل عندكم دواء قلنا نعم ولكنكم لم تقرونا ولم تضيفونا فلا نفعل حتى تجعلوا لنا جعلا فجعلوا على ذلك قطيعا من غنم فجعل رجل منا يقرأ عليه بفاتحة الكتاب فبرأ فلما اتينا النبى صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له قال وما يدريك انها رقية ولم يذكر نهيا منه وقال كلوا واضربوا لى معكم بسهم هذا حديث صحيح وهذا اصح من حديث الاعمش عن جعفر بن اياس وهكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابى بشر جعفر بن ابى وحشية عن ابى المتوكل عن ابى سعيد وجعفر بن اياس هو جعفر بن ابى وحشية

باب ماجاء فى الرقية والادوية حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن الزهرى عن ابى خزامة عن ابيه

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے جعفر بن ایاس سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُس نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا سو ہم ایک قوم کے یہان اُترے اور اُنسے مہانی کا سوال کیا پس اُنھون نے ہمکو مہمان نہ بنایا پس اُن کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا پھر وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم مین کوئی شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو مین نے کہا ہان مین ہون لیکن مین "منتر نہین پڑھتا یہان تک کہ تم ہمکو بکریان دو کہا اُنھون نے ہم آپ کو تیس بکریان دینگے پس ہم نے قبول کرلیا اور اسپر مین نے سورۂ الحمد سات مرتبہ پڑھی سو وہ اچھا ہوگیا اور ہمنے بکریون کو قبض کرلیا۔ کہا اُسنے پھر ہمارے دل مین اُن بکریون سے کچھ کھٹکا پیدا ہوا اور ہمنے آپس مین کہا کہ جلدی مت کرو حتی کہ آنحضرت کے پاس چلو کہا اُسنے سو جب ہم آپ کے پاس آئے تو مین نے وہی ذکر کیا جو کہ مین نے کیا تھا فرمایا آپ نے تعجب سے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے۔ بکریون کو قبض کرلو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصّہ مقرر کرو (یہ اسواسطے فرمایا کہ اُنکا وہم رفع ہو جائے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ اور امام شافعی نے معلم کیواسطے رخصت دی ہے کہ قرآن کے پڑھانے کی مزدوری لیلے اور امام شافعی اسپر شرط کر لینے کو بھی جائز رکھتے ہین اور اُنھون نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے بواسطہ ابی المتوکل کے ابی سعید سے اس حدیث کو حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی مجھے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بشر نے کہا سنا مین نے ابا المتوکل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعید سے کہ چند لوگ آنحضرت کے صحابہ سے ایک عرب کے قبیلے پر گذرے سو اُنھون نے اُنکو مہمان نہ بنایا اور نہ اُنکی ضیافت کی۔ پس (اتفاقاً) اُنکا سردار بیمار ہوگیا سو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تھارے پاس کوئی دوائی ہے ہمنے کہا ہان لیکن تمنے ہمکو مہمان نہین بنایا اور نہ ہماری ضیافت کی سو ہم بھی دوائی نہین کرتے تاکہ ہمارے لئے مزدوری مقرر کرو پس اُنھون نے اُسپر بکریون کا ریوڑ مقرر کیا سو ایک آدمی ہم مین سے اُسپر فاتحۃ الکتاب پڑھتا رہا پس وہ اچھا ہوگیا۔ پس جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہمنے آپ کے آگے یہ ذکر کیا فرمایا آپ نے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے اور آپ نے یہ بات منع کرنیکے واسطے نہین فرمائی تھی۔ اور فرمایا آپ نے کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا حصّہ بھی مقرر کرو یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث اعمش سے جو جعفر بن ایاس سے ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو ابن بشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے اُسنے روایت کی ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے۔ اور جعفر بن ایاس وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہی ہے باب رقیہ اور دوائی کے بیان مین حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے

قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله ارايت رقى نسترقيها و دواء نتداوى به وتقاة تتقيها هل ترد من قدر الله شيئا قال هي من قدر الله هذا حديث حسن **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن نا سفيان عن الزهري عن ابن ابي خزامة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى عن ابن عيينة كلتا الروايتين فقال بعضهم عن ابي خزامة عن ابيه وقال بعضهم عن ابن ابي خزامة عن ابيه وقد روى غير ابن عيينة هذا الحديث عن الزهري عن ابي خزامة عن ابيه وهذا اصح ولا نعرف لابي خزامة غير هذا الحديث **باب** ماجاء في الكماة والعجوة **حدثنا** ابو عبيدة بن ابي السفر ومحمود بن غيلان قالا ثنا سعيد بن عامر عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجوة من الجنة وفيها شفاء من السم والكماة من المن وماؤها شفاء للعين وفي الباب عن سعيد بن زيد وابي سعيد وجابر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث محمد بن عمرو الا من حديث سعيد بن عامر **حدثنا** ابو كريب نا عمر بن عبيد الطنافسي عن عبد الملك بن عمير ح وثنا محمد بن المثنى ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكماة من المن وماءها شفاء للعين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا الكماة جدري الارض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكماة من المن وماءها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهو شفاء من السم هذا حديث حسن

کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یعنی میں نے کہا یارسول اللہ خبر دیجئے کہ ہم جس منتر سے رقیہ کرتے ہیں اور جس دوا سے دوائی کرتے ہیں اور ڈھال کہ جس سے ہم اپنا بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ دفع کرتی ہیں فرمایا آپ نے[1] یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابن ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ دونوں روایتیں ابن عیینہ سے مروی ہیں سو بعض نے کہا ہے کہ یہ روایت بواسطہ ابی خزامہ کے اُسکے باپ سے مروی ہے۔ اور کہا بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ کے اُسکے باپ سے مروی ہے۔ اور غیر ابن عیینہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اور ہم ابی خزامہ کے واسطے اور کوئی حدیث سوائے اسکے نہیں پہچانتے۔ **باب** کھنبی اور عجوہ[2] کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجوہ جنت سے ہے اور اسمیں زہر سے شفا ہے اور کھنبی قسم مَنّ سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو طریق محمد بن عمرو سے مگر طریق سعید بن عامر سے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید طنافسی نے عبد الملک بن عمیر سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُس نے عمرو بن حریث سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اُس کا آنکھ کے لئے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ چند لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا کھنبی زمین کا آبلہ[3] ہے پس فرمایا آنحضرت نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اس کا آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور یہ شفا ہے زہر سے۔ یہ حدیث حسن ہے

[1] فرمایا آپ نے یہ چیزیں کہ جس سے تم اپنا بچاؤ کرتے ہو یہ تمھارے اختیار میں نہیں بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر میں ہیں یعنی وہی تمکو ایسے موقع پر ان چیزوں کا الہام کرتا ہے پھر تم اسکو استعمال میں لاکر اپنا بچاؤ کرتے ہو ۱۲ [2] عجوہ کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے جو سیاہی کی طرف مائل ہوتی ہے اور یہ مدینہ کی عمدہ قسم سے ہے۔ اور سحر اور زہر کو دفع کرنا اسکی خاصیت ہے یا آپ کی دعا سے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت سے ہے مقصود اس سے مدح ہے اور کھنبی کی بابت جو فرمایا ہے کہ یہ قسم من سے ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ جسطرح حضرت موسیٰ کے وقت میں من اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بیرنج اور بے تلاش ملتا تھا ویسے ہی کھنبی ہے بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہے پھر اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہے چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہے ۱۲ [3] یعنے جیسے کہ آبلہ بذریعہ فضلات ردیہ سے پیدا ہوجاتا ہے ویسے ہی کھنبی ہے کہ یہ بھی فضلات ردیہ زمین سے پیدا ہوتی ہے آپنے اسکے جواب میں فرمایا کہ یہ ردی فضلات سے نہیں ہے ۱۲

حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال اخذت ثلثة اكمؤ او خمسا وسبعا فعصرتهن فجعلت ماءهن فی قارورة فكحلت به جارية لی فبرأت **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال الشونيز دواء من كل داء الا السام قال قتادة يأخذ كل يوم احدی وعشرين حبة فيجعلهن فی خرقة فينقعه فيستعط به كل يوم فی منخره الايمن قطرتين والايسر قطرة والثانی فی الايسر قطرتين وفی الايمن قطرة والثالث فی الايمن قطرتين وفی الايسر قطرة **باب** ما جاء فی اجر الكاهن **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن ابی بكر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود قال نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغی وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح **باب** فی كراهية التعليق **حدثنا** محمد بن مدوية نا عبيد الله عن ابن ابی ليلی عن عيسی وهو ابن عبد الرحمن بن ابی ليلی قال دخلت علی عبد الله بن عكيم ابی معبد الجهنی اعوده وبه حمرة فقلت الا تعلق شيئا قال الموت اقرب من ذلك قال النبی صلی الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه وحديث عبد الله بن عكيم انما نعرفه من حديث ابن ابی ليلی ثنا محمد بن بشار نا يحيی بن سعيد عن ابن ابی ليلی نحوه بمعناه وفی الباب عن عقبة بن عامر **باب** ما جاء فی تبريد الحمی بالماء **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا اُسنے مین بیان کیا گیا ہون کہ ابا ہریرہ نے کہا ہے کہ مین نے تین یا پانچ یا سات کھنبیون کو لیا اور انکو نچوڑا اور انکا پانی ایک شیشی مین ڈال رکھا اور اسکو مین اپنی ایک لونڈی کی آنکھ مین ڈالتا رہا تو وہ اچھی ہوگئی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا مین بیان کیا گیا ہون کہ ابا ہریرہ نے کہا ہے کہ کلونجی دوائی ہے ہر بیماری سے مگر موت سے۔ کہا قتادہ نے چاہیئے کہ بیمار ہر دن مین کلونجی کے اکیس دانے لے اور انکو ایک کپڑے مین ڈالکر پانی مین تر کرے پھر اسکو پہلے روز داہنے نتھنے ناک مین دو قطرے ڈالے اور بائین مین ایک قطرہ۔ اور دوسرے روز بائین نتھنے مین دو قطرے ڈالے اور داہنے مین ایک اور تیسرے روز داہنے مین دو قطرے اور بائین مین ایک **باب** کاہن کی مزدوری کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت[1] سے اور رنڈی کی مزدوری سے اور کاہن کی اُجرت سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تعلیق کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے ابن ابی لیلے سے اُسنے عیسٰے بن عبد الرحمن بن ابی لیلے سے کہا اُس نے مین عبد اللہ بن عکیم یعنی ابی معبد جہنی پر اسکی عیادت کے واسطے داخل ہوا اور اُسکو سرخ بادہ تھا پس مین نے اُس سے کہا کیون تم کوئی چیز[2] اپنے گلے وغیرہ مین معلق نہین کرتے کہا اُسنے موت اس سے بہت قریب ہے فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص کوئی چیز معلق کریگا وہ اسی کی طرف سپرد کیا جائیگا یعنے خدا اُسکی حفاظت نہین کرے گا۔ اور حدیث عبد اللہ بن عکیم کو ہم تو فقط طریق ابن ابی لیلے سے ہی پہچانتے ہین۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے ابن ابی لیلے سے مثل اُس کے بالمعنی۔ اور اس باب مین روایت ہے عقبہ بن عامر سے **باب** اس بیان مین کہ بخار کا پانی کے ساتھ سرد کرنا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے۔

ف ۱ یہ حدیث بہت طریق سے مروی ہے چنانچہ صحیحین مین ابی جحیفہ سے ہے مگر کچھ کمی اور زیادتی سے۔ حرمت انکی یا بسبب نجاست کے ہے یا اس وجہ سے کہ اُنسے نفع لینا جائز نہین اور شکاری کتے مین جو اختلاف ہے کہ اسکی اجرت حلال ہے جیسا کہ نسائی مین ہے نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب لاکلب صید فتح الباری مین لکھا ہے کہ اسکے اسناد کے راوی ثقہ ہین مگر اس حدیث کی صحت مین طعن کیا گیا ہے اور اسکی سند مین حسن بن ابی جعفر ہے یحیی بن معین نے کہا ہے کہ یہ آدمی لایعبابہ ہے اور امام احمد نے اسکو ضعیف کیا ہے اور ابن حبان نے کہا ہے کہ اسکی کچھ اصل نہین ہے۔ اور صاحب ترمذی بھی ایسی حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہے مگر اسکی سند مین ابو المہزم ہے وہ ضعیف ہے بلکہ متروک ہے پس صحت اسناد کی ایسی دلیلون سے کہ جس سے حجت قائم نہ ہو سکے کیونکر ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ۔ اور جمہور کا یہی مذہب ہے کہ بیع کتے کی مطلقا حرام ہے ۱۲ **ف ۲** کسی چیز کا گلے وغیرہ مین لٹکانا اسی وقت منع ہے کہ جب وہ شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نفع یا نقصان اسی سے ہے اگر یہ اعتقاد نہ ہو صرف دوائی کی طرح جانتا ہو تو منع نہین جیسے خود مؤلف اس کے واسطے باب پہلے اس سے منعقد کر چکا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الحمی فور من النار فابردوها بالماء وفی الباب عن اسماء بنت ابی بكر وابن عمر وابن عباس وامرأة الزبير وعائشة **حدثنا** هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان الحمی من فيح جهنم فابردوها بالماء **حدثنا** هارون بن اسحق نا عبدة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بكر عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه وفی حديث اسماء كلام اكثر من هذا وكلا الحديثين صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا ابراهيم بن اسمعيل بن ابی حبيبة عن داؤد بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يعلمهم من الحمی ومن الاوجاع كلها ان يقول بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار هذا حديث غريب لانعرفه الا من حديث ابراهيم بن اسمعيل بن ابی حبيبة وابراهيم يضعف فی الحديث ويروی عرق يعار **باب** ماجاء فی الغيلة **حدثنا** احمد بن منيع نا يحيی بن اسحق نا يحيی بن ايوب عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة عن بنت وهب وهی جدامة قالت سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اردت ان انهی عن الغيال فاذا فارس والروم يفعلون ولايقتلون اولادهم وفی الباب عن اسماء بنت يزيد هذا حديث صحيح وقد رواه مالك عن ابی الاسود عن عروة عن عائشة عن جدامة بنت وهب عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه قال مالك والغيال ان يطأ الرجل امرأته وهی ترضع **حدثنا** عيسی بن احمد نا ابن وهب نی مالك عن ابی الاسود ومحمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة

اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بخار جوش ہے آگ سے سو اُسکو پانی سے سرد کرو۔ اور اس باب مین روایت ہے اسمار بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی گرمی سے ہے سو اسکو پانی سے سرد کرو۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحق نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے فاطمہ بنت منذر سے اُسنے اسمار بنت ابی بکر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔ اور اسمار کی حدیث مین بہت کلام ہے اور وہ دونون حدیثین صحیح ہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ نے داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یعنی صحابہ کو بخار اور تمام دردون کی بابت یہ سکھلاتے تھے کہ یہ کہا کرو بسم اللہ الکبیر الخ یعنے مین شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے جو بلند ہے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے جو بزرگ ہے بُرائی ہر رگ جوش مارنیوالی سے۔ اور بُرائی آگ کی حرارت سے۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے۔ اور ابراہیم حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اور عرق نعار کی جگہ عرق یعار بھی مروی ہے یعار کے معنے آواز کے ہین۔ **باب** غیلہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن اسحق نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ایوب نے محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے بنت وہب سے جو جدامہ ہے کہا اُسنے مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین ارادہ کیا کہ دودھ پلانے کی مدت مین جماع کرنے سے منع کردون دیکھا تو فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہین اور اپنی اولاد کو بھی نہین قتل کرتے یعنے انکی اولاد کو اس سے کچھ نقصان نہین پہونچتا اور اس باب مین روایت ہے اسمار بنت یزید سے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو مالک نے ابی الاسود سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے جدامہ بنت وہب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ کہا مالک نے غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے اس حالت مین جماع کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ **حدیث** کی ہمسے عیسٰے بن احمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے ابی الاسود اور محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے۔

ف ۱ غیلہ بولتے ہین عورت کے ساتھ دودھ پلانیکی مدت مین جماع کرنیکو۔ اور ایسا ہی حمل مین جماع کرنیکو کہتے ہین ۱۲

عن جدامة بنت وهب الاسدية انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لقد هممت ان انهی عن الغیلة حتی ذکرت
ان فارس والروم یصنعون ذلك ولا یضر اولادهم قال مالك والغیلة ان یمس الرجل امرأته وهی ترضع قال عیسی بن احمد
وثنا اسحق بن عیسی قال ثنی مالك عن ابی الاسود نحوه قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح غریب باب ماجاء فی
دواء ذات الجنب حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن قتادة عن ابی عبد الله عن زید بن ارقم ان النبیّ صلی
الله علیه وسلم کان ینعت الزیت والورس من ذات الجنب قال قتادة ویلدّ من الجانب الذی یشتکیه هذا حدیث حسن
صحیح وابو عبد الله اسمه میمون هو شیخ بصری حدثنا رجاء بن محمد العدوی البصری ثنا عمرو بن محمد بن ابی رزین ثنا شعبة
عن خالد الحذاء ثنا میمون ابو عبد الله قال سمعت زید بن ارقم قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نتداوی من ذات
الجنب بالقسط البحری والزیت هذا حدیث حسن صحیح ولا نعرفه الا من حدیث میمون عن زید بن ارقم وقد روی عن میمون
غیر واحد من اهل العلم هذا الحدیث وذات الجنب یعنی السل باب حدثنا اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا
مالك عن یزید بن خصیفة عن عمرو بن عبد الله بن کعب السلمی ان نافع بن جبیر بن مطعم اخبره عن عثمان بن ابی العاص انه
قال اتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبی وجع قد کاد یهلکنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امسح بیمینك سبع مرات
وقل اعوذ بعزة الله وقدرته وسلطانه من شر ما اجد قال ففعلت فاذهب الله ما کان بی فلم ازل امر به اهلی وغیرهم هذا
حدیث حسن صحیح باب ما جاء فی السنا حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن بکر ثنا عبد الحمید بن جعفر ثنی عتبة بن عبد الله عن
اسماء بنت عمیس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سألها بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار حار

اُسنے جدامہ بنت وہب اسدیہ سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ مین نے قصد کیا کہ غیلہ سے منع کرون حتی کہ مجھے
یاد آگیا کہ فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہین اور اُن کی اولاد کو کچھ نقصان نہین پہونچتا۔ کہا مالک نے غیلہ یہ کہ کہ مرد اپنی عورت سے اس
حالت مین مس کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ کہا عیسےٰ بن احمد نے اور حدیث کی ہمسے اسحق بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے ابی الاسود سے
مثل اسکے کہا ابو عیسیٰ نے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باب ذات الجنب کی دوا کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے ابی عبد اللہ سے اُسنے زید بن ارقم سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم زیتون اور ورس کی ذات الجنب کی بابت تعریف کیا کرتے تھے۔ کہا قتادہ نے اسکو مُنہ مین اس جانب سے ڈالا جاوے
جس طرف درد ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے اور وہ شیخ بصری سے حدیث کی ہمسے رجاء بن محمد
عدوی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد ابی ابی رزین نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے کہا حدیث کی ہمسے میمون یعنی
ابی عبد اللہ نے کہا سنا مین نے زید بن ارقم سے کہ کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ذات الجنب کا قسط بحری اور
زیتون سے علاج کیا کرین یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق میمون سے جو راوی ہے زید بن ارقم سے۔ اور یہ حدیث
کئی ایک اہل علم نے میمون سے روایت کی ہے۔ اور ذات الجنب سے مراد سل ہے۔ باب حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری
نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یزید بن خصیفہ سے اُسنے عمرو بن عبد اللہ بن کعب سلمی سے یہ کہ نافع بن جبیر بن مطعم
نے خبر دی ہے اُس کو عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حالت مین کہ مجھے درد ہلاک
کرنے کے قریب تھا پس فرمایا آنحضرت نے اپنے داہنے ہاتھ سے سات بار اس جگہ پر مسح کرو اور کہو اعوذ باللہ الخ یعنے مین پناہ چاہتا ہون
ساتھ عزت اللہ کے اور اُسکی قدرت کے اور اُسکے غلبہ کے اُس چیز کی برائی سے جو مین معلوم کرتا ہون (یعنے اس درد سے) کہا اُس نے
سو مین نے اسی طرح کیا پس اللہ تعالےٰ نے مجھ سے جو کچھ درد تھا دور کر دیا سو مین ہمیشہ اپنے اہل وغیرہ کو یہی علم امر کرتا رہا یہ حدیث صحیح
ہے۔ باب سنا کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی بکر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر
نے کہا حدیث کی مجھے عتبہ بن عبد اللہ نے اسماء بنت عمیس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کس چیز سے جلاب لیتی
ہے کہا اُسنے شبرم سے (یہ نخود کے مانند دانہ ہوتا ہے) فرمایا آپ نے یہ تو بہت گرم ہے

قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ شفاء من الموت لکان فی السنا ھٰذا حدیث غریب۔
باب ماجاء فی العسل **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ قد سقیتہ عسلا فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا قال فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ انی قد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرأ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یزید بن خالد قال سمعت المنہال بن عمرو یحدث عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال مامن عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی ھٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث المنہال بن عمرو **باب حدثنا** احمد بن سعید الاشقر المرابطی ثنا روح بن عبادۃ ثنا مرزوق ابو عبداللہ الشامی ثنا سعید رجل من اھل الشام ثنا ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفھا عنہ بالماء فلیستنقع فی نھر جار فلیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللّٰھم اشف عبدک وصدّق رسولک بعد صلوٰۃ الصبح وقبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلث غمسات ثلٰثۃ ایام

کہا اُس نے پھر مین نے سنا کے ساتھ جلاب دینا شروع کیا پس فرمایا آپ نے اگر کسی چیز مین موت سے شفا ہوتی تو البتہ سنا مین ہوتی یہ حدیث غریب ہے **باب** شہد کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُس نے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہے یعنے اس کو دست بہت آتے ہین پس فرمایا آپ نے اُسکو شہد پلا سو اُس نے اُسکو شہد پلایا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے اس کو شہد پلایا ہے سو اُس سے تو اُس کے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو شہد پلا کہا راوی نے پھر اُس نے اُس کو شہد پلایا پھر آیا وہ اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے تو اُس کو پلایا ہے سو اُس سے تو اُسکے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہے کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا[۱] ہے اللہ تعالیٰ نے اور تیرے بھائی کا پیٹ چھوٹا ہے اُس کو شہد ہی پلا پھر اُس نے اُس کو شہد پلایا تو وہ اچھا ہوگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یزید بن خالد سے کہا سُنا مین نے منہال بن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا سعید بن جبیر سے اُس نے روایت کی ابن عباس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے جو کوئی بندہ مسلمان کسی ایسے بیمار کی عیادت کو جائے کہ جس کی موت نہ پہونچ گئی ہو اور سات بار یہ کہے اسال اللہ العظیم (یعنی مین سوال کرتا ہون اللہ بزرگ سے جو رب ہے عرش بزرگ کا یہ کہ تجھے شفا بخشے) تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق منہال بن عمرو سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید اشقر مرابطی نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق یعنی ابو عبداللہ شامی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے جو ایک مرد ہے اہل شام سے کہا حدیث کی ہمسے ثوبان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم مین سے کسی کو بخار آئے اور بیشک بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو چاہیئے کہ اُس کو پانی سے بجھائے یعنے نہر جاری مین کھڑا ہو اور پانی جاری کی طرف منہ کرکے کہے بسم اللہ اللّٰھم اشف عبدک وصدق رسولک یعنے مین ساتھ نام اللہ کے شروع کرتا ہون اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا[۲] کر یہ کام بعد نماز صبح کے اور طلوع آفتاب کے پہلے کرے اور اس مین تین روز تین غوطہ لگائے

[۱] یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہے کہ شہد مین صحت اور شفا ہے سو وہ سچ ہے یا اس شخص کی شفا شہد سے آنحضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اُس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا ۱۲

[۲] یعنے رسول صلعم نے جو فرمایا ہے کہ نہر مین اسطرح غسل کرنے سے بخار دور ہو جاتا ہے الٰہی اس امر مین اپنے رسول کو سچا کر یعنی میرا بخار دور کر تاکہ اسکی تصدیق ظاہر ہو جائے ۱۲

فان لم يبرأ فی ثلث فخمس فان لم يبرأ فی خمس فسبع فان لم يبرأ فی سبع فتسع فانها لاتكاد تجاوز تسعا باذن الله هٰذا حديث غريب **باب** التداوی بالرماد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان عن ابی حازم قال سئل سهل بن سعد وانا اسمع بای شئ دووی جرح رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال ما بقی احد اعلم به منی كان علی ياتی بالماء فی ترسه وفاطمة تغسل عنه الدم واحرق له حصير فحشی به جرحه **قال** ابو عيسیٰ هٰذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** عبد الله بن سعيد الاشج ثنا عقبة بن خالد السكونی عن موسیٰ بن محمد بن ابراهيم التيمی عن ابيه عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا دخلتم علی المريض فنفسوا له فی اجله فان ذلك لا يرد شيئا ويطيب نفسه هٰذا حديث غريب بسم الله الرحمٰن الرحيم **ابواب الفرائض** عن رسول الله صلی الله عليه وسلم **باب** ما جاء فی من ترك مالا فلورثته **حدثنا** سعيد بن يحيیٰ بن سعيد الاموی ثنا ابی ثنا محمد بن عمرو ثنا ابو سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ترك مالا فلاهله ومن ترك ضياعا فالی هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم اطول من هٰذا واتم وفی الباب عن جابر وانس ومعنی قوله من ترك ضياعا يعنی ضائعا ليس له شئ فالی يقول انا اعوله وانفق عليه **باب** ما جاء فی تعليم الفرائض **حدثنا** عبد الاعلی بن واصل ثنا محمد بن القاسم الاسدی ثنا الفضل بن دلهم ثنی عوف عن شهر بن حوشب عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقراٰن وعلموا الناس فانی مقبوض هٰذا حديث فيه اضطراب وروی ابو اسامة هٰذا الحديث عن عوف عن رجل عن سليمان بن جابر عن ابن مسعود عن النبی صلی الله عليه وسلم

سو اگر تین روز مین اچھا نہ ہوا تو پانچ روز اگر پانچ روز مین بھی اچھا نہ ہوا تو سات روز اگر سات روز مین بھی اچھا نہ ہوا تو نو روز کیونکہ اس کی اُمید نہین کہ اللہ کے حکم سے نو روز سے تجاوز کر جائے - یہ حدیث غریب ہے - **باب** راکھ سے دوا کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی حازم سے کہا اُسنے سہل بن سعد سے کسی نے سوال کیا اور مین سن رہا تھا کہ کس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کی دوا کی گئی تھی پس کہا اُسنے اب کوئی شخص اس امر کو مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہین رہا حضرت علی تو اپنی ڈھال مین پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضؓ آپ کا خون دھوتی تھین اور ایک بوریہ تھا وہ جلایا گیا پس اس سے آپ کا زخم پر کیا گیا - کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد سکونی نے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم بیمار کے پاس آؤ تو اس کی زندگانی کی اسکو طمع ؂ دو کیونکہ یہ بات کچھ رد تو نہین کر سکتی اور اسکے نفس کو خوش کر دیتی ہے - یہ حدیث غریب ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - **ابواب فرائض** کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین جسنے مال چھوڑا تو وہ اسکے وارثون کیلئے ہے - **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اسکے اہل کے لئے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو اسکی سپردگی میرے ذمہ ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور روایت کیا ہے زہری نے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت طول اس سے اور بہت زیادہ - اور اس باب مین روایت ہے جابر اور انس سے اور معنی قولہ من ترک ضیاعًا کے یہ ہین کہ جو کوئی ضائع ہونیوالی عورت یا اولاد وغیرہ کوئی چیز چھوڑے کہ اُسکے پاس کچھ خرچ نہ ہو تو وہ میرے ذمہ ہے مین اسکی تکلیف اُٹھاتا ہون اور اُسپر خرچ کرتا ہون - **باب** فرائض کی تعلیم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن قاسم اسدی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن دلہم نے کہا حدیث کی مجھے عوف نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض اور قرآن کو پڑھو اور لوگون کو پڑھاؤ کیونکہ مین مرنیوالا ہون یعنے ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جائے - اس حدیث مین اضطراب ہے اور روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو عوف سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے سلیمان بن جابر سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

؂ یعنے اُسکو یہ کہو کہ اللہ تعالے تیری عمر دراز کرے گا اور تو کچھ خوف نہ کر آگے آپ نے فرمایا ہے کہ اتنی بات کہنے مین تجھپر کچھ خوف نہین یعنی تجھے تو کچھ گناہ نہین مگر اس کا دل خوش ہو جاتا ہے اور نہ تیرا یہ کہنا قضاء الٰہی کو روک سکتا ہے ۱۲ ؂ کہا امام نووی نے یہ آپکے اخلاق حمیدہ کا کام تھا کہ جو کوئی ایسی عورت رہ جائے کہ اسکا والی کوئی ہو یا نہ ہو آپ اسکی خدمت کرتے تھے یا آپ کا خاصہ ہوگا مگر بعد آنحضرت کے یہ حکم امام پر واجب نہین ۱۲ ؂ مراد اس سے وہ چٹائی ہے جو برگ خرما سے بنی ہوئی ہو ۱۲

حدثنا بذلك الحسين بن حُريث ثنا ابواسامة بهذا نحوه بمعناه **باب** ما جاء فی میراث البنات **حدثنا** عبد بن حمید نا زکریا بن عدی نا عبید الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله قال جاءت امرأة سعد بن الربیع بابنتیها من سعد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یارسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوهما معك یوم احد شهیدا وان عمهما اخذ مالهما فلم یدع لهما مالا ولا تنکحان الا ولهما مال قال یقضی الله فی ذلك فنزلت اٰیة المیراث فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الی عمهما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امهما الثمن وما بقی فهولك هٰذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن محمد بن عقیل وقد رواه شریك ایضا عن عبد الله بن محمد بن عقیل **باب** ما جاء فی میراث بنت الابن مع بنت الصلب **حدثنا** الحسن بن عرفة نا یزید بن هارون عن سفیان الثوری عن ابی قیس الاودی عن هزیل بن شرحبیل قال جاء رجل الی ابی موسیٰ وسلیمان بن ربیعة وسالهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقالا للابنة النصف وللاخت من الاب والام ما بقی وقالا له انطلق الی عبد الله فاسأله فانه سیتابعنا فاتی عبد الله فذکر له ذلك واخبره بما قالا قال عبد الله قد ضللت اذا وما انا من المهتدین ولکنی اقضی فیهما کما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس تکملة الثلثین وللاخت ما بقی هٰذا حدیث حسن صحیح وابوقیس الاودی اسمه عبد الرحمٰن بن ثروان کوفی وقد رواه ایضا شعبة عن ابی قیس **باب** ما جاء فی میراث الاخوة من الاب والام **حدثنا** بندار نا یزید بن هارون نا سفیان عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی انه قال انکم تقرؤن هٰذه الاٰیة من بعد وصیة توصون بها او دین وان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی بالدین قبل الوصیة

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ساتھ اسکے مثل اسکے بالمعنی **باب** بیٹیون کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن عدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سعد بن ربیع کی عورت اپنی دو بیٹیان جو سعد سے تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین اُنکا باپ آپ کے ساتھ احد کے دن شہید ہو کر قتل ہوا ہے اور انکے چچا نے انکا مال لے لیا ہے اور اُسنے انکے لئے کچھ مال نہین چھوڑا اور سوائے مال کے انکا نکاح بھی نہین ہو سکتا فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ اسمین فیصلہ کریگا پس آیت میراث کی نازل ہوی پھر آنحضرت نے انکے چچا کیطرف آدمی بھیجا اور فرمایا کہ سعد کی دونون بیٹیون کو دو تہائی مال کی دیدے اور انکی والدہ کو آٹھوان حصّہ اور جو کچھ باقی رہے سو وہ تیرے لئے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے۔ اور روایت کیا اسکو شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے **باب** بیان مین پوتی کی میراث کے اس حالت مین کہ حقیقی بیٹی کے ساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی قیس اودی سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے کہا اُسنے ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور اُسنے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور بہن حقیقی کی بابت سوال کیا پس کہا اُن دونون نے بیٹی کیلئے نصف ہے اور بہن حقیقی کیلئے مابقی ہے اور کہا ان دونون نے عبد اللہ بن مسعود کے پاس جا اور اُس سے دریافت کر اُمید ہے کہ وہ بھی ہماری متابعت کریگا یعنی ہماری ہی طرح مسئلہ بتائیگا سو وہ عبد اللہ کے پاس آیا اور اُسکے پاس اس امر کا ذکر کیا اور جو کچھ اُنھون نے کہا اُسکی بھی خبر اسکو دی۔ کہا عبد اللہ نے مین اگر انکے پیچھے چلون تو مین گمراہ ہوتا ہون اور مین ہدایت والون مین نہین ہو لیکن مین تو اسطرح فیصلہ کرتا ہون جسطرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے بیٹی کیلئے نصف ہی اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی جو حصہ دو بیٹیون کا ہی پورا ہو جائے اور بہن کیلئے مابقی ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمٰن بن ثروان کوفی ہے اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے ابی قیس سے بھی **باب** حقیقی بھائیون کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحٰق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے یہ کہ کہا اُسنے تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے

ف ۱ یعنی اس آیت مین وصیت کا ذکر قرض کے پہلے ہے باوجودیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے یعنی حکم دیا ہے کہ قرض میت کا اسکی وصیت سے پہلے ادا کیا جائے سو تم آنحضرت کے فعل اور آیت مین مخالفت نہ جانو بلکہ قرض حکم مین مقدم ہی ہے اگرچہ ذکر اسکا آیت مین مؤخر ہے اور آیت مین ذکر اس کا مؤخر اسلئے ہوا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ وصیت کا ادا کرنا بھی ایک ضروری امر ہے اور وارث اسکی مشقت کو جو اُنکے دلون پر ہوتی ہے گوارا کرین۔ اور بھائیون کا حکم جو حضرت علی نے بیان کیا ہے وہ بھی اسلئے کیا ہے کہ قرآن سے تمام بھائیون کی برابری کا وہم پڑتا ہے فرمادیا کہ حقیقی قرابت والے وارث ہونگے نہ دوسرے ۱۲

وان اعیان بنی الام یرثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ **حدثنا** بندار نا یزید بن هارون نا زکریا ابن ابی زائدۃ عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان نا ابو اسحٰق عن الحارث عن علی قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث ابی اسحٰق عن الحارث عن علی وقد تکلم بعض اھل العلم فی الحارث والعمل علی ھٰذا الحدیث عند اھل العلم **باب** میراث البنین مع البنات **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرحمٰن بن سعد نا عمرو بن ابی قیس عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض فی بنی سلمۃ فقلت یا نبی اللہ کیف اقسم مالی بین ولدی فلم یرد علیّ شیئًا فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ابن عیینۃ وغیرہ عن محمد بن المنکدر عن جابر **باب** میراث الاخوات **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادی ثنا سفیان بن عیینۃ ثنا محمد بن المنکدر سمع جابر بن عبد اللہ قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوجدنی قد اغمی علیّ فاتانی ومعہ ابوبکر وھما ماشیان فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علیّ من وضوءہ فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی او کیف اصنع فی مالی فلم یجبنی شیئًا وکان لہ تسع اخوات حتی نزلت اٰیۃ المیراث یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ الایۃ قال جابر فیّ نزلت ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی میراث العصبۃ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا مسلم بن ابراھیم ثنا وھیب ثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فھو لاولی رجل ذکر

اور حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوائے علاتیوں کے یعنی مرد اس بھائی کا وارث ہو جاتا ہے جو ماں باپ سے ہو نہ اُس بھائی کا جو صرف باپ کی جانب سے ہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسحٰق نے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہونگے نہ علاتی اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم سوائے طریق ابی اسحٰق کے جو راوی ہے بو اسطۂ حارث کے علی سے اور بعض اہل علم نے حارث کے حق مین کلام کیا ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے **باب** لڑکیون کے ساتھ لڑکون کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے واسطے آئے اس حالت مین بنی سلمہ مین بیمار ہوا تھا سو مین نے کہا اے نبی اللہ کے مین اپنا مال اپنی اولاد پر کس طرح تقسیم کرون پس آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا پھر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابن عیینہ وغیرہ نے بواسطہ محمد بن منکدر کے جابر سے **باب** بہنون کے میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے سنا اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے مین بیمار ہوا اور میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے سو آپ نے مجھے اس حالت مین پایا کہ مجھے بیہوشی تھی سو آنحضرت میرے پاس آئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر بھی تھے اور وہ پیدل تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو سے مجھ پر پانی چھڑکا سو مجھے ہوش آگیا پھر مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے مال مین کس طرح فیصلہ کرون یا اپنے مال مین کس طرح کرون (شک راوی) آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اُس کے نو بہنین تھین یہانتک کہ آیت میراث کی نازل ہوئی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ[1] الخ کہا جابر نے یہ آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عصبہ کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ملاؤ فرائض[2] کو ساتھ اسکے اہل کے پھر جو کچھ باقی رہے تو قریبی مرد کیواسطے ہے

[1] کلالہ اسکو بولتے ہین جسکا اصل اور فرع کوئی باقی نہ رہجائے ۱۲ [2] یعنے فرض حصہ جس کسی کا ہے وہ اُسکو دو پھر جو کچھ مال بچے وہ اسکو دو جو میت کی طرف زیادہ قریب ہو اور مذکر بھی ہو یعنے عصبات کو عصبہ کی چار قسم ہین اول بیٹے بعد اسکے باپ بعد اسکے چچا وغیرہ دادا۔ اولاد انکی عصبہ اسی درجہ مین ہوئی جنہین سکے اصل ہونگے مگر انکی موجودگی کے وقت نہ ہونگے ۱۲

حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن وقد روى بعضهم عن ابن طاؤس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل **باب** ماجاء في ميراث الجد **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا يزيد بن هارون عن همام بن يحيى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ابن ابني مات فمالي من ميراثه فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس اٰخر فلما ولى دعاه قال ان السدس الاٰخر لك طعمة هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن معقل بن يسار **باب** ميراث الجدة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا الزهري قال مرة قال قبيصة وقال مرة عن رجل عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة ام الام او ام الاب الى ابي بكر فقالت ان ابن ابني اوان ابن ابنتي مات وقد اخبرت ان لي في الكتاب حقا فقال ابو بكر ما اجد لك في الكتاب من حق وما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى لك بشئ وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشهد المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس قال ومن سمع ذلك معك قال محمد بن مسلمة قال فاعطاها السدس ثم جاءت التي تخالفها الى عمر قال سفيان وزادني فيه معمر عن الزهري ولم احفظه عن الزهري ولكن حفظته من معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فهو لكما وايكما انفردت به فهو لها **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن عثمان بن اسحٰق بن خرشة عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة الى ابي بكر فسألته ميراثها فقال لها مالك في كتاب الله شئ ومالك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شئ فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** دادے کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحییٰ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا پوتا مرگیا ہے سو اسکی میراث سے میرا حق کیا ہے پس فرمایا آپ نے تیرے لئے چھٹا حصہ ہے سو جب اُسنے پیٹھ پھیری تو اُسکو آپ نے بلایا اور کہا تیرے لئے چھٹا حصہ اور بھی ہے پھر جب اُسنے پیٹھ پھیری تو آپ نے اسکو بلا کر کہا کہ چھٹا حصہ دوسرا وہ تیرے لئے زیادتی حصہ سے ہے یعنے دوسرا چھٹا حصہ بطور عصوبت کے تجھے پہونچتا ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے معقل بن یسار سے **باب** دادی کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے کہا اُسنے ایک بار قبیصہ یعنے یہ روایت ہی قبیصہ سے۔ اور کہا دوسری بار یہ روایت ہے ایک مرد سے اُسنے روایت کی قبیصہ بن ذویب سے کہا اُسنے نانی یا دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی پس کہا اُسنے میرا پوتا یا نواسا مرگیا ہے اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا کتابون مین حق لکھا ہے پس کہا حضرت ابو بکر نے مین تیرے لئے کتابون مین کوئی حق نہین پاتا اور نہ مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ تیرے حق مین کوئی فیصلا کیا ہو اور مین لوگون سے پوچھون گا کہا راوی نے سو حضرت ابو بکر نے لوگون سے دریافت کیا پس مغیرہ بن شعبہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھٹا حصہ دیا ہے فرمایا حضرت ابو بکر نے اور کسنے تیرے ساتھ یہ حکم سنا ہے کہا اُسنے محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پس آپ نے اسکو چھٹا حصہ دیدیا پھر دوسری آئی جو اسکے مخالف تھی یعنی نانی حضرت عمر کے پاس آئی۔ کہا سفیان نے اور زیادہ کیا ہے مجھے اس مین معمر نے زہری سے اور مین اسکو زہری سے یاد نہین رکھتا لیکن مین اسکو معمر سے یاد رکھتا ہون کہ حضرت عمر نے اس سے کہا اگر تم دونون جمع ہو جاؤ[1] تو بھی تمھارے لئے وہی ہے اور جونسی تم مین سے اکیلی ہو تو بھی اسکے لئے وہی ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عثمان بن اسحٰق بن حرشہ سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے کہا اُس نے ایک دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی اور آپ سے اُسنے اپنی میراث کا سوال کیا پس فرمایا حضرت ابو بکر نے تیرے لئے کتاب اللہ مین کوئی حق نہین ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مین کچھ حصہ ہی سو تو چلی جا تاکہ مین لوگون سے دریافت کر لون پس اُنھون نے لوگون سے دریافت کیا۔

[1] یعنی اگر دو دادیاں جمع ہون تو بھی اُنکے لئے چھٹا حصہ ہے اگر ایک ہو خواہ نانی ہو یا دادی تو بھی اسکے لئے وہی چھٹا حصہ ہی ۱۲

فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه لها ابوبكر قال ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال مالك في كتاب الله شئ ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة وفي الباب عن بريدة **باب** ماجاء في ميراث الجدة مع ابنها **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة اطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد ورث بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم **باب** ماجاء في ميراث الخال **حدثنا** بندار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن ابي امامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب الى ابي عبيدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله مولى من لا مولى له والخال وارث من لا وارث له وفي الباب عن عائشة والمقدام بن معدي كرب هذا حديث حسن **حدثنا** اسحق بن منصور نا ابو عاصم عن ابن جريج عن عمرو بن مسلم عن طاؤس عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخال وارث من لا وارث له هذا حديث حسن غريب وقد ارسله بعضهم ولم يذكر فيه عن عائشة واختلف فيه اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فورث بعضهم الخال والخالة والعمة والى هذا الحديث ذهب اكثر اهل العلم في توريث ذوي الارحام واما زيد بن ثابت فلم يورثهم

سو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں آنحضرت کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اُسکو چھٹا حصہ دیا پھر حضرت ابوبکر نے کہا کیا تیرے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے پس محمد بن مسلمہ کھڑا ہوا سو اُسنے بھی اُسیطرح کہا جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا پھر حضرت ابوبکر نے اُسکے لئے وہی حکم جاری کردیا کہا راوی نے پھر دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئی اور اُسنے بھی اپنی میراث طلب کی۔ سو کہا حضرت عمر نے تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حکم نہیں ہے لیکن وہی چھٹا حصہ ہے سو اگر تم اسمیں جمع ہو جاؤ تو بھی وہی درمیان تمھارے ہے اور جونسی خالی (تنہا) ہو تو بھی اسکے لئے وہی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ سے۔ **باب** دادی کی میراث کے بیان میں اس حالت میں کہ اپنے بیٹے کیساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن سالم سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُسنے اس دادی کے حق میں جو اپنے بیٹے کے ساتھ ہو یہ کہ وہ پہلی دادی ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ اسکے بیٹے کے ساتھ دیا ہے اور اس دادی[1] کا بیٹا بھی زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں۔ جانتے سوائے اس طریق کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے دادی کو اسکے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا ہے اور بعض نے اسکو وارث نہیں بنایا **باب** ماموں کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے اُسنے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہا اُسنے مجھے عمر بن خطاب نے ابی عبیدہ کی طرف لکھ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور رسول والی اس شخص کا ہے کہ جس کا والی کوئی نہیں اور ماموں وارث ہے اسکا جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے طاؤس سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماموں وارث ہے اس کا کہ جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض نے اسکو مرسل کیا اور اسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اختلاف ہے سو بعض نے تو خال اور خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہی۔ اور اسی حدیث کیطرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث بنانے گئے ہیں مگر زید بن ثابت نے انکو وارث نہیں بنایا

[1] دادی کا بیٹا میت کا باپ ہے دادیاں خواہ باپ کی جانب سے ہوں یا والدہ کی جانب سے والدہ کے ہوتے تمام ساقط ہو جاتی ہیں یعنی والدہ کے ہوتے انکو حصہ نہیں ملتا اور والد کی جانب سے جو ہوں وہ والد کے ہوتے بھی ساقط ہو جاتی ہیں یہی قول ہے حضرت عثمان اور علی اور زید بن ثابت وغیرہ کا۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی باپ کے ساتھ وارث ہو جاتی ہے اسی کو قاضی شریح اور حسن اور ابن سیرین نے اس حدیث کو حجت جانکر اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا ہی کہ دادی کے لئے میراث نہیں ہے اور آنحضرت نے جو کچھ اسکو دیا ہے وہ میراث نہیں بلکہ بطور صلہ رحمی کے ہے ۱۲ کذا فی اللمعات

وجعل الميراث في بيت المال **باب** ماجاء في الذي يموت وليس له وارث **حدثنا** بندار ثنا يزيد بن هارون نا سفيان عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن مجاهد بن وردان عن عروة عن عائشة ان مولى للنبي صلى الله عليه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظروا هل له من وارث قالوا لا قال فادفعوه الى بعض اهل القرية وفي الباب عن بريدة هذا حديث حسن **باب** في ميراث المولى الاسفل **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس ان رجلا مات على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يدع وارثا الا عبدا هو اعتقه فاعطاه النبي صلى الله عليه وسلم ميراثه هذا حديث حسن والعمل عند اهل العلم في هذا الباب اذا مات رجل ولم يترك عصبة ان ميراثه يجعل في بيت مال المسلمين **باب** ماجاء في ابطال الميراث بين المسلم والكافر **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وغير واحد قالوا نا سفيان عن الزهري ح وثنا علي بن حجر نا هشيم عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا الزهري نحوه وفي الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه معمر وغير واحد عن الزهري نحو هذا وروى مالك عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه و حديث مالك وهم وهم فيه مالك وروى بعضهم عن مالك فقال عن عمرو بن عثمان واكثر اصحاب مالك قالوا عن مالك عن عمر بن عثمان و عمرو بن عثمان بن عفان هو مشهور من ولد عثمان ولا نعرف عمر بن عثمان والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم واختلف اهل العلم في ميراث المرتد فجعل بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم المال لورثته من المسلمين وقال بعضهم لا يرثه ورثته من المسلمين

اور اُسنے[1] میراث کو بیت المال کے لیے رکھا ہے **باب** اُس شخص کے بیان مین جو مرے اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن اصبہانی سے اُسنے مجاہد بن وردان سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنیوں سے گرکر مرگیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کہ کیا اسکا کوئی وارث ہے کہا لوگوں نے کوئی نہیں فرمایا آپ نے اِسکو کسی گانون والون کے سپرد[2] کر دو اور اِس باب مین روایت ہے بریدہ سے یہ حدیث حسن ہے **باب** آزاد کردہ غلام کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عوسجہ سے اُس نے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مرگیا اور سوائے غلام کے کہ جسکو اُسنے خود آزاد کیا تھا اور کوئی وارث نہ چھوڑا پس اُسکو آنحضرت نے اِسکی میراث دیدی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اس مسئلہ مین اسپر ہے کہ جب کوئی آدمی مرے اور کوئی عصبہ نہ چھوڑے تو ورثہ اِسکا مسلمانون کے بیت المال مین رکھا جاویگا۔ **باب** مسلم اور کافر کے درمیان میراث باطل کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے مثل اِسکے اور اِس باب مین روایت ہے جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اُسکو معمر وغیرہ نے زہری سے مثل اِسکے اور روایت کیا ہے مالک نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اِسکے۔ اور حدیث مالک مین وہم ہے خود مالک ہی نے اِسمین وہم کیا ہے۔ اور بعض نے مالک سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے عمرو بن عثمان سے اور اکثر اصحاب مالک نے کہا ہے یہ روایت ہے بواسطہ مالک کے عمر بن عثمان سے۔ اور عمرو بن عثمان بن عفان وہ عثمان کی اولاد سے مشہور ہے اور ہم عمر بن عثمان کو نہیں پہچانتے (کہ یہ کون ہے) اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے اور اہل علم نے مرتد کی میراث مین اختلاف کیا ہے سو بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مال اِسکے مسلمان وارثون کے لئے قرار دیا ہے اور بعض نے کہا ہے مسلمان وارث اِسکے وارث نہیں ہونگے

ف۱ یعنی اگر اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہون اور ذوی الارحام موجود ہون تو اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ وہ وارث ہونگے جیسا کہ حدیث باب سے مفہوم ہوتا ہے اور زید بن ثابت نے کہا ہے کہ انکو ورثہ نہیں پہونچتا جو کچھ مال ہوگا وہ بیت المال مین داخل کیا جاویگا انکو نہیں ملیگا ۱۲ ف۲ شیخ نے لمعات مین لکھا ہے کہ یہ کام آپنے بطور تصدق کے کیا ہے یا اسلئے کہ مال اسکا بیت المال کیلئے ہوگا اور یہ مصرف اِسکا مصالح مسلمانون کے ہین اسلیئے گانوں والون کو دیدیا کوئی اور مصلحت آپنے دیکھی ہوگی۔ قاضی نے کہا ہے کہ انبیا جیسا کہ انکا کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح کسی کے بھی وارث نہیں ہوتے

واحتجوا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم لا يرث المسلم الكافر وهو قول الشافعي **حدثنا** حميد بن مسعدة نا حصين بن نمير عن ابن ابی لیلی عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یتوارث اهل ملتین هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث جابر الا من حدیث ابن ابی لیلی **باب** ماجاء فی بطال میراث القاتل **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن اسحٰق بن عبد الله عن الزهری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال القاتل لا یرث هذا حدیث لا یصح لا یعرف هذا الا من هذا الوجه واسحٰق بن عبد الله بن ابی فروة قد ترکه بعض اهل العلم منهم احمد بن حنبل والعمل علی هذا عند اهل العلم ان القاتل لا یرث کان القتل خطاء او عمدا وقال بعضهم اذا کان القتل خطاء فانه یرث وهو قول مالک **باب** ماجاء فی میراث المرأة من دیة زوجها **حدثنا** قتیبة واحمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب قال قال عمر الدیة علی العاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها شیئا فاخبره الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الیه ان ورث امرأة اشیم الضبابی من دیة زوجها هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان المیراث للورثة والعقل علی العصبة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی فی جنین امرأة من بنی لحیان سقط میتا بغرة عبد او امة ثم ان المرأة التی قضی علیها بغرة توفیت فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان میراثها لبنیها و زوجها وان عقلها علی عصبتها وروی یونس هذا الحدیث عن الزهری عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وروی مالک عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ومالک عن الزهری

اور اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا - اور یہی قول ہے امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر نے ابن ابی لیلی سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو شخص مختلف مذہب والے آپسمین وارث نہین ہوتے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو حدیث جابر سے مگر طریق ابن ابی لیلی سے **باب** قاتل کی میراث کے باطل کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قاتل وارث نہین[۱] ہوتا - یہ حدیث صحیح نہین ہے یہ حدیث سوائے اِس طریق کے اور کسی وجہ سے پہچانی نہین گئی - اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کر دیا ہے - ان مین سے احمد بن حنبل ہین - اور عمل اہل علم کے نزدیک اِسی پر ہے کہ قاتل وارث نہین ہوتا خواہ قتل خطائً ہو یا عمداً - اور کہا بعض نے جب قتل خطائً ہو تو وارث ہو جاتا ہے - اور یہ قول امام مالک کا ہے - **باب** اس بیان مین کہ عورت اپنے زوج کی دیت سے وارث ہو سکتی ہے - **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع وغیرہ نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا عمر نے دیت وارثون پر ہے - اور عورت اپنے زوج کی دیت سے کچھ بھی وارث نہین ہو سکتی پس حضرت عمر کو ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اُسکے زوج کی دیت سے وارث کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اِس بیان مین کہ میراث وارثون کے لئے ہے اور دیت عصبون پر ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے حمل کے حق مین جو مر کر ساقط ہوا تھا ساتھ ایک غلام یا لونڈی کے فیصلہ کیا تھا پھر وہ عورت کہ جسپر غلام دینے کا حکم دیا گیا تھا فوت ہو گئی پس آنحضرت نے حکم دیا کہ میراث اُسکی اُسکے بیٹون کے لئے اور اُسکے زوج کے لئے ہے اور دیت اُس کی اُسکے عصبون پر - اور روایت کیا ہے یونس نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اِسکے - اور روایت کیا ہے مالک نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور مالک نے زہری سے

[۱] مراد اس سے وہ قتل ہے جس سے وجوب قصاص یا کفارہ متعلق ہوتا ہے اگر شرعی حکم سے اُسنے قتل کیا تو محروم نہین ہوگا ۱۲

عن سعيد بن المسيب عن النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى الرجل يسلم على يدى الرجل **حدثنا** ابو كريب نا ابو اسامة وابن نمير ووكيع عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز عن عبد الله بن موهب وقال بعضهم عن عبد الله بن وهب عن تميم الدارى قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما السنة فى الرجل من اهل الشرك يسلم على يد رجل من المسلمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو اولى الناس بمحياه ومماته هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن وهب ويقال ابن موهب عن تميم الدارى وقد ادخل بعضهم بين عبد الله بن موهب وبين تميم الدارى قبيصة بن ذويب ورواه يحيى بن حمزة عن عبد العزيز بن عمر وزاد فيه عن قبيصة بن ذويب وهو عندى ليس بمتصل والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقال بعضهم يجعل ميراثه فى بيت المال وهو قول الشافعى واحتج بحديث النبى صلى الله عليه وسلم ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل عاهر بحرة او امة فالولد ولد زنا لا يرث ولا يورث وقد روى غير ابن لهيعة هذا الحديث عن عمرو بن شعيب والعمل على هذا عند اهل العلم ان ولد الزنا لا يرث من ابيه **باب** من يرث الولاء **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يرث الولاء من يرث المال هذا حديث ليس اسناده بالقوى **حدثنا** هارون ابو موسى المستملى البغدادى نا محمد بن حرب نا عمر بن روبة التغلبى عن عبد الواحد بن عبد الله بن بسر النصرى عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

وهب

اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اِس بیان مین کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ہاتھ پر اسلام لائے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ اور ابن نمیر اور وکیع نے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے اُسنے عبد اللہ بن موہب سے اور کہا بعض نے عبد اللہ بن وہب سے اُسنے تمیم داری سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا طریق ہے اُس شخص کے حق میں جو مشرکون مین سے کسی مرد مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص اسکے جینے اور مرنے مین اسکے ساتھ اورون سے زیادہ حقدار ہے۔ اِس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر طریق عبد اللہ بن وہب سے اور کہا گیا ہے کہ ابن موہب راوی ہے تمیم داری سے۔ اور بعضوں نے درمیان عبد اللہ بن موہب اور تمیم داری کے قبیصہ بن ذویب کو داخل کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو یحیی بن حمزہ نے عبد العزیز بن عمر سے اور اُسنے اِسمین قبیصہ بن ذویب کو زیادہ کیا ہے اور یہ میرے نزدیک متصل نہین ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اِسی پر ہے اور بعض نے کہا ہے اُسکی میراث بیت المال مین رکھی جائے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ ولا اُس شخص کے لئے ہے جو اُسکو آزاد کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرد کسی عورت حرہ یا لونڈی سے زنا کرے تو اُس کی اولاد ولد الزنا ہے نہ وہ وارث ہوتی ہے اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور غیر ابن لہیعہ نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ زانی سے وارث نہین ہوتا۔ **باب** کون شخص ولا کا وارث ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کا وہ شخص وارث ہو سکتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون یعنی ابو موسی مستملی بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن روبہ تغلبی نے عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر نصری سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف۱ بعض لوگون نے اسکے یہ معنی بیان کئے ہین کہ وہ شخص حیات مین اسکی نصرت کا اور بعد مرنے کے اسپر نماز پڑھنے کے واسطے زیادہ حقدار ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مولی الموالات کے توارث کے واسطے دلیل ہے یعنی اِسکے یہ معنی ہین کہ جب کوئی اور وارث نہ ہو جائے کہ جنکا حق اِس سے مقدم ہو تو پھر یہ حقدار اور لوگون سے زیادہ ہے۔ اور امام شافعی وغیرہ نے جو اس حدیث پر عبد العزیز کی وجہ سے طعن کیا درست نہین کیونکہ عبد العزیز صحیحین کا راوی ہے اور یحیی بن معین نے اِسکی توثیق کی ہے پس یہ حدیث قابل استدلال کے درست ہوگی ۱۲ ف۲ اس حدیث سے مولی الموالات کی نفی نہین ہو سکتی کیونکہ یہ تو مسلم ہے کہ آزاد کرنے والے کی موجودگی مین مولی موالات کا کوئی حق نہین کلام تو اسمین ہے کہ اسکی عدم موجودگی مین اسکا حق ہو تو حدیث باب سے ثابت ہوتا ہو کہ مولی موالات کا حق شرعًا ثابت ہے

المرأة تحوز ثلاثة مواريث عتيقها ولقيطها وولدها الذی لاعنت عنه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن حرب على هذا الوجه اخر الفرائض بسم الله الرحمن الرحيم ابواب الوصايا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء فی الوصية بالثلث حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن الزهری عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه قال مرضت عام الفتح مرضا اشفيت منه على الموت فاتانی رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودنی فقلت يا رسول الله ان لی مالا كثيرا وليس يرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی كله قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس انك لم تنفق نفقة الا اجرت فيها حتى اللقمة ترفعها الى فی امرأتك قال قلت يا رسول الله اخلف عن هجرتی قال انك لن تخلف بعدی فتعمل عملا تريد به وجه الله الا ازددت به رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك اٰخرون اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثی له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مات بمكة وفی الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح وقد روی هذا الحديث من غير وجه عن سعد بن ابی وقاص والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس للرجل ان يوصی باكثر من الثلث وقد استحب بعض اهل العلم ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كثير حدثنا نصر بن علی نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا نصر بن علی ثنا الاشعث بن جابر عن شهر بن حوشب عن ابی هريرة انه حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عورت تین قسم کے ورثہ لیتی ہے اپنے آزاد کردہ کی اور اپنے لقطہ کی اور اپنے اولاد کی کہ جس سے اُسنے لعان کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر محمد بن حرب کے اِسی طرق سے۔ فرائض کے مسائل تمام ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ابواب وصیتوں کے بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین۔ باب تہائی کے ساتھ وصیت کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ کہا اُسنے مین فتح مکہ کے سال ایسا بیمار رہا کہ مجھے اپنے مرنیکا خوف پیدا ہوا سو میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے آئے پس مین نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی میرا وارث نہین کیا مین اپنے تمام مال کی وصیت کروون فرمایا آپ نے نہین مین نے کہا دو تہائی کی وصیت کرون فرمایا آپنے نہین مین نے کہا نصف مال کی۔ فرمایا آپ نے نہین مین نے کہا تہائی مال کی فرمایا آپ نے تہائی کی اور تہائی ہی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اِس سے کہ اُنکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتیلی پھلاکر۔ اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا اُسکا ضرور ثواب پاویگا یہانتک کہ لقمہ جو اپنی جورو کے منھ مین ڈالے گا یعنی اُسکا بھی ثواب لیگا۔ کہا سعد نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین اپنی ہجرت سے چھوڑا جاؤنگا فرمایا آپ نے اگر تو بیماری کے سبب میرے پیچھے یعنے مکہ مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو ضرور تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا۔ اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھ سے بہت گروہ۔ اور ضرر پاوینگے تجھسے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر۔ اے اللہ جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اُنکو ایڑیون کے بل۔ لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکہ مین آکر مرگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِسکے مکہ مین مرجانیکا بہت افسوس کرتے تھے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اِس وجہ سے بھی سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اِسپر ہے کہ کسی آدمی کو جائز نہین کہ زیادہ تہائی سے وصیت کرے۔ اور بعض اہل علم نے تہائی سے کم وصیت کرنے کو مستحب جانا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ تہائی بہت ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث بن جابر نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ اُسنے اُسکو حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے

ف سعد کو مکہ مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکہ کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا کیطرف سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر آپ نے سعد کی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ حضرت سعد اتنا جئے کہ حضرت عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر آپ نے باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مرگئے تھے افسوس کیا ۱۲

ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھم الموت فیضاران فی الوصیۃ فیجب لھما النار ثم قرأعلیّ ابوھریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بھا اودین غیر مضار وصیۃ من اللہ الیٰ قولہ ذلک الفوز العظیم ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ ونصر بن علی الذی روی عن اشعث بن جابر ھو جد نصر الجھضمی **باب** ماجاء فی الحث علی الوصیۃ **حدثنا** ابن ابی عمرنا سفیان عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحق امرأ مسلم یبیت لیلتین ولہ ما یوصی فیہ الا ووصیۃ مکتوبۃ عندہ ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یوص **حدثنا** احمد بن منیع نا ابوقطن نا مالک بن مغول عن طلحۃ بن مصرف قال قلت لابن ابی اوفی اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قلت وکیف کتبت الوصیۃ وکیف امر الناس قال اوصی بکتاب اللہ تعالیٰ ھٰذا حدیث حسن صحیح لانعرفہ الا من حدیث مالک بن مغول **باب** ماجاء لاوصیۃ لوارث **حدثنا** ھناد وعلی بن حجر قالا نا اسمٰعیل بن عیاش نا شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث الولد للفراش وللعاھر الحجر وحسابھم علی اللہ تعالیٰ ومن ادعیٰ الیٰ غیر ابیہ او انتمی الیٰ غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ التابعۃ الیٰ یوم القیمۃ لاتنفق امرأۃ من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذاک افضل اموالنا

کتنے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ساٹھ برس عمل کرتے رہتے ہیں پھر اُن کو موت آتی ہے تو وصیت میں ضرر کرتے ہیں پس اُنکے لئے آگ واجب ہو جاتی ہے۔ پھر ابوہریرہ نے اُسکی تصدیق کے واسطے یہ آیت پڑھی۔ من بعد وصیۃ یوصی بھا اودین غیر مضار وصیۃ من اللہ الی قولہ ذلک الفوز العظیم یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور نصر بن علی کہ جنسے اشعث بن جابر سے روایت کی ہے وہ نصر جھضمی کا دادا ہے **باب** وصیت پر برانگیختہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مرد مسلمان کا حق ہے جو دو راتیں گذارے اور اُسکے پاس اسقدر مال ہو کہ اُسمیں وصیت ہو سکتی ہے یہ کہ اُسکے پاس وصیت لکھی ہوئی موجود ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے اُسنے روایت کی سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں کی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابوقطن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن مغول نے طلحہ بن مصرف سے کہا اُسنے میں نے ابن ابی اوفی سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی ہے کہا اُسنے نہیں[۱] میں نے کہا[۲] اور کس طرح وصیت لکھی گئی اور کسطرح لوگ اسکا حکم دیئے گئے ہیں کہا اُسنے آنحضرت نے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مالک بن مغول سے **باب** اس بیان میں کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے سال حجۃ الوداع میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ خطبہ میں فرماتے اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو اسکا حق دیدیا ہے سو اب وارث کے لئے وصیت جائز نہیں[۳] اولاد صاحب فراش کی ہے اور زانی کے لئے ہے پتھر اور حساب اُنکا اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے غیر والیوں کی طرف منسوب ہو تو اُسپر قیامت تک پے در پے اللہ کی لعنت ہے۔ چاہیئے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بغیر اُسکے اذن کچھ خرچ نہ کرے کسی نے کہا یارسول اللہ اور طعام بھی نہ صرف کرے فرمایا آپ نے یہ تو ہمارے تمام مالوں سے عمدہ مال ہے۔

ف۱ یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں جو جائز نہیں ہوتی مثلاً تہائی سے زائد ۱۲ ف۲ یعنی جب آنحضرت نے خود کوئی وصیت نہیں فرمائی تو پھر وصیت لوگوں پر کیونکر فرض ہوئی اور کیونکر لوگوں کو اسکا امر ہوا اُسنے جواب دیا کہ آنحضرت نے تو کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اُسکے ساتھ تمسک رکھنا کسی مال وغیرہ کی وصیت نہیں کی جیسا کہ شیعہ زعم رکھتے ہیں کیونکہ آنحضرت کے پاس اسقدر مال وافر تھا ہی نہیں تھا کہ وصیت کے واسطے باقی رہے۔ اور چونکہ آپنے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے اور اس میں حکم ہے کہ وصیت کرو اسواسطے لوگوں پر وصیت لکھی گئی ہے ۱۲ ف۳ عورت کو فرش اسلئے فرمایا کہ مرد اسکو اپنا فرش بناتا ہے یعنی اولاد صاحب فراش کی ہوگی خواہ وہ زوج ہو یا مالک یا وطی شبہ سے ہوئی ہو۔ اور زانی کا اسمیں کچھ حصہ نہیں اسکو تو اُسکے فعل کے بدلے حد ماری جاویے۔ اور تورپشتی نے کہا ہے معنی اس عبارت کے کہ زانی کے لئے پتھر ہے یہ ہے کہ اسکے لئے خسارہ ہو یعنی اسکا اولاد میں کچھ حصہ نہیں اور اُسکے معنے رجم کے کرنے درست نہیں کیونکہ رجم ہر زنا میں مشروع نہیں بلکہ اسی میں ہے جو محصن ہو نہ کوارا اور غیر باپ کا دعویٰ کرنا یہ کہ اپنے آپ کو غیر کیطرف منسوب کرے کہ میرا باپ فلان ہے یا کہ قریشی ہوں حالانکہ وہ واقع میں قریشی نہیں۔ قولہ غیر والیوں کی طرف منسوب ہو یعنی غلام یہ کہے کہ میرا مالک فلان شخص ہے حالانکہ واقع میں وہ اسکا مالک نہیں ہے ۱۲ ف۴ آیہ میراث کے نزول کے پہلے وصیت وارث کیلئے فرض تھی جب آیہ میراث نازل ہوئی تو وہ منسوخ ہو گئی ۱۲ منہ

وقال العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضي والزعيم غارم وفي الباب عن عمرو بن خارجة وانس بن مالك هذا حديث حسن وقد روي عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه ورواية اسمعيل بن عياش عن اهل العراق واهل الحجاز ليس بذلك فيما يتفرد به لانه روى عنهم مناكير وروايته عن اهل الشام اصح هكذا قال محمد بن اسمعيل سمعت احمد بن الحسن يقول قال احمد بن حنبل اسمعيل بن عياش اصلح بدلا من بقية ولبقية احاديث مناكير عن الثقات وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول سمعت زكريا بن عدي يقول قال ابو اسحق الفزاري خذوا عن بقية ما حدث عن الثقات ولا تاخذوا عن اسمعيل بن عياش ما حدث عن الثقات ولا غير الثقات **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن عمرو بن خارجة ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب على ناقته وانا تحت جرانها وهي تقصع بجرتها وان لعابها يسيل بين كتفي فسمعته يقول ان الله عز وجل اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث والولد للفراش وللعاهر الحجر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء يبدأ بالدين قبل الوصية **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحق الهمداني عن الحارث عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وانتم تقرؤن الوصية قبل الدين والعمل على هذا عند عامة اهل العلم انه يبدأ بالدين قبل الوصية **باب** ما جاء في الرجل يتصدق او يعتق عند الموت **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي اسحق عن ابي حبيبة الطائي قال وصى الي اخي بطائفة من ماله فلقيت ابا الدرداء فقلت ان اخي اوصى الي بطائفة من ماله

اور فرمایا آپ نے جو چیز عاریۃً لی ہو وہ ادا کیجاوے اور منحہ رد کیجاویگی اور قرض ادا کیا جاویگا اور کفیل ضامن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے اور غیر اس وجہ سے بواسطہ ابی امامہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت اسمعیل بن عیاش کی جو اہل عراق اور اہل حجاز سے ہو وہ روایت ٹھیک نہیں اس صورت میں کہ وہ اس میں متفرد ہی ہو یعنی اُسکے ساتھ کوئی اور اسکا متابع نہو۔ کیونکہ وہ اُنسے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور روایت اسکی اہل شام سے صحیح ہے۔ ایسا ہی محمد بن اسمعیل بخاری نے کہا ہے میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ وہ کہتے فرمایا ہے احمد بن حنبل نے اسمعیل بن عیاش بقیہ سے بدل میں بہتر ہے۔ اور بقیہ ثقون سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کہا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہا ابو اسحاق فزاری نے بقیہ سے وہ حدیثیں لیلو جو ثقون سے روایت کرے اور اسمعیل بن عیاش سے نہ لو خواہ وہ ثقون سے روایت کرے یا غیر ثقون سے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنسے شہر بن حوشب سے اُنسے عبدالرحمن بن غنم سے اُنسے عمرو بن خارجہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر خطبہ پڑھا اور میں اُسکی گردن کے نیچے تھا اور وہ اپنی جگالی کو چباتی تھی اور اُسکا لعاب درمیان میرے کاندھوں کے چلتا تھا یعنی میرے کاندھوں پر اُسکا لعاب گرتا تھا پس میں نے آپ سے سُنا کہ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالی نے ہر ذی حق کو اُسکا حق دیدیا ہے پس اب وصیت وارث کے لئے جائز نہیں اور اولاد صاحب فراش کے لئے ہے۔ اور زانی کے لئے پتھر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب اس بیان میں کہ وصیت کے پہلے قرض شروع کیا جاوے یعنی وصیت سے پہلے اُسکو ادا کرنا چاہیے۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق ہمدانی سے اُنسے حارث سے اُنسے علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے حالانکہ تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے۔ اور عام اہل علم کے نزدیک عمل اُسپر ہے کہ قرض وصیت سے پہلے شروع کیا جاوے باب اس شخص کے بیان میں جو موت کے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنسے ابی حبیبہ طائی سے کہا اُسنے مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی پھر میں ابا درداء سے ملا اور اُس سے کہا مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی

ف۱ یعنی جو چیز عاریۃً لی ہو مستعیر کو وہ ادا کرنی ہوگی طیبی نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اُسپر کہ جو چیز عاریۃً لی ہے اگر وہ تلف ہو جاوے تو مستعیر پر اُسکی ضمانت واجب ہے یہی مذہب ابن عباس اور ابو ہریرہ اور عطا اور شافعی اور احمد کا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اسطرف گئے ہیں کہ وہ اُسکے ہاتھ بطور امانت کے ہے تو اُسکے تلف ہونے سے ضمانت نہوگی مگر اس صورت میں کہ وہ خود تعدی کرے اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے ف۲ قولہ و منحہ رد کیجاویگی یعنی جو چیز کسی کو بطور احسان کے چند روز تک دیجاوے تو وہ اُسکو رد کرنی پڑیگی یہ نہیں کہ اسکا مالک بنجائے مثلاً اگر کوئی کسیکو بکری دودھ پینے کیلئے دے یا کوئی میوہ دار درخت پھل کھانے کیلئے یا زمین زراعت کرنے کیلئے تو اُسکو بعد حاصل کرنے فائدہ کے واپس کرنا ہوگا اسکے وہ مالک نہیں ہوجاتا اور کفیل نے جو اپنے ذمہ قرض اُٹھایا ہے وہ اُسکے ادا کرنیکا ضامن ہے یعنی اسکو ادا کرنا لازم ہوگا ۱۲ ف۳ یعنی قرآن میں جو تم پڑھتے ہو توصون بہا او دین اُس سے یہ نہ سمجھ لو کہ ذکر کے مقدم ہونے سے اُسکا حکم بھی مقدم ہے بلکہ حکم قرض کا مقدم ہے اور اسکا ذکر مقدم صرف اسلئے ہوا کہ لوگوں کے دل میں اسکی عظمت بیٹھ جائے

فاین تری لی وضعه فی الفقراء او المساکین او المجاهدین فی سبیل الله قال ما انا فلو کنت لم اعدل بالمجاهدین سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یهدی اذا شبع هذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة اخبرته ان بریرة جاءت تستعین عائشة فی کتابتها ولم تکن قضت من کتابتها شیئا فقالت لها عائشة ارجعی الی اهلك فان احبوا ان اقضی عنك کتابتك ویکون ولاءك لی فعلت فذکرت ذلك بریرة لاهلها فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیك ویکون لنا ولاءك فلتفعل فذکرت ذلك لرسول صلی الله علیه وسلم فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب الله من اشترط شرطا لیس فی کتاب الله فلیس له وان اشترط مائة مرة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن عائشة والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الولاء لمن اعتق **ابواب** الولاء والهبة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتری بریرة فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمة وفی الباب عن ابن عمر وابی هریرة وهذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم **باب** النهی عن بیع الولاء وهبته **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة نا عبد الله بن دینار سمع عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الولاء وهبته هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد رواه شعبة وسفیان الثوری ومالك بن انس عن عبد الله بن دینار ویروی عن شعبة قال لوددت ان عبد الله بن دینار

پس آپ مجھے اُسکے رکھنے کا کہاں حکم دیتے ہیں فقیروں میں یا مسکینوں میں یا غازیوں میں کہا اُسنے بہرحال اگر میں ہوتا تو میں غازیوں کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرتا۔ (پھر کہا) سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے مثال اُس شخص کی جو موت کے وقت آزاد کرتا ہے مثل مثال اس شخص کے ہے جو پیٹ بھرے کے وقت ہدیہ بھیجتا ہے یعنی اسکا ثواب صحت کے ہدیہ کے برابر نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے یہ کہ حضرت عائشہ رضؓ نے اُسکو خبر دی ہے۔ کہ بریرہ عائشہ رضؓ کے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے کے واسطے آئی اور اُس نے اپنی کتابت سے ابھی کچھ ادا نہیں کیا تھا سو حضرت عائشہ رضؓ نے اُس سے کہا اپنے مالکوں کے پاس جا سو اگر وہ اس بات کو دوست رکھیں کہ میں تجھ سے تیری کتابت ادا کر دوں اور ولا تیری میرے لئے ہو تو میں کر گذرتی ہوں پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا سو انھوں نے انکار کیا اور کہنے لگے اگر عائشہ رضؓ یہ چاہتی ہیں کہ تجھپر خرچ کر کے ثواب لینا چاہے اور تیری ولاء ہمارے لئے ہے تو کرے۔ (عائشہ کہتی ہیں) پھر میں نے یہ بات آنحضرت کے پاس ذکر کی پس آنحضرت نے عائشہ رضؓ سے کہا خرید لے اور اُسکو آزاد کر بیشک ولاء اُسی شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کیا حال ہے اُن قوموں کا جو ایسی شرطیں کرتی ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو کوئی ایسی شرط کرے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ اُسکو جائز نہیں اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اس پر ہے کہ ولاء اُس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ **ابواب** ولاء اور ہبہ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ ولاء اُس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رضؓ سے یہ کہ اُنہے یعنی عائشہ رضؓ نے بریرہ کے خریدنے کا ارادہ کیا پس اُسکے مالکوں نے ولاء کی شرط کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء اُس شخص کے لئے ہے جو قیمت دے یا نعمت کا والی ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن دینار نے سنا اُسنے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن دینار سے جو روایت کرتا ہے بواسطہ ابن عمر رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا اُسنے البتہ میں دوست رکھتا تھا کہ عبد اللہ بن دینار نے

حين يحدث بهذا الحديث اذن لى حتى كنت اقوم اليه فاقبل رأسه وروى يحيى بن سليم هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم وهو وهم وهم فيه يحيى بن سليم والصحيح عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم هكذا رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر وتفرد عبد الله بن دينار بهذا الحديث **باب** ماجاء فى من تولى غير مواليه او ادعى الى غير ابيه **حدثنا** هناد ثنا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمى عن ابيه قال خطبنا على فقال من زعم ان عندنا شيئا نقرؤه الا كتاب الله وهذه الصحيفة صحيفة فيها اسنان الابل واشياء من الجراحات فقد كذب وقال فيها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة حرم مابين عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ومن ادعى الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل وذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم عن الاعمش عن ابراهيم التيمى عن الحارث بن سويد عن على نحوه وقد روى من غير وجه عن على **باب** ماجاء فى الرجل ينتفى من ولده **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار وسعيد بن عبد الرحمن المخزومى قالا نا سفيان عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة قال جاء رجل من فزارة الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان امرأتى ولدت غلاما اسود فقال له النبى صلى الله عليه وسلم هل لك من ابل قال نعم قال فما الوانها قال حمر قال فهل فيها اورق قال نعم ان فيها اورقا قال انى اتاها ذلك

جب یہ حدیث کی تھی مجھے اذن دیتا کہ مین اُسکی طرف کھڑا ہوتا اور اُسکے سر پر بوسہ دیتا- اور روایت کیا ہی یحیی ابن سلیم نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے- ایسا ہی اس حدیث کو کئی ایک نے عبید اللہ بن عمر سے روایت کیا ہی-

اور عبد اللہ بن دینار اس حدیث سے متفرد ہوا ہی **باب** اس بیان مین کہ غیر اپنے والیون کو والی بنائے یا اپنے غیر باپ کا دعوے کرے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ہمکو حضرت علی رضؓ نے خطبہ سُنایا اور کہا جو کوئی یہ کہے کہ ہمارے پاس سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے کوئی اور چیز ہے کہ جسکو ہم پڑھتے ہون (اس صحیفے مین اونٹون کے دانتون کی دیت اور اور احکام جراحات کے لکھے ہین) تو اُسنے جھوٹ بولا- اور کہا حضرت علی نے اسمین یہ بھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ عیر[1] سے ثور تک حرم ہے سو جو کوئی اسمین بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو جگہ دے تو اُسپر اللہ تعالی اور فرشتون اور لوگون کی سب کی لعنت ہے اس سے قیامت کے دن کوئی فرض اور کوئی نفل قبول نہ کیا جاویگا اور جو کوئی اپنے غیر باپ کی طرف دعوی کرے یا اپنے غیر والیون کو والی بنائے تو اُسپر اللہ تعالے اور فرشتون و لوگون سب کی لعنت ہی کوئی اس سے فرض اور نفل قبول نہ کیا جاویگا- اور پناہ سب مسلمانون کی ایک ہے اُسکے ساتھ ادنی مسلمان بھی کوشش کرسکتا ہی یعنی اگر ادنی مسلمان بھی کسی کو پناہ دیدے تو کسی کو اُسکا توڑنا حلال نہین- یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی بعض نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے حارث بن سوید سے اُسنے علی رضؓ سے مثل اسکے- اور کئی وجہ سے حضرت علی رضؓ سے مروی ہی-

باب اس شخص کے بیان مین جو اپنی اولاد کی نفی کرے- حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن علاء عطار اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے ایک مرد قبیلہ فزارہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میری عورت نے سیاہ لڑکا جنا ہے پس اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا تیرے پاس اونٹ ہین کہا اُسنے ہان فرمایا آپنے اُنکا کیا رنگ ہی کہا اُسنے سُرخ فرمایا آپ نے کیا اُنمین کوئی سیاہ رنگ بھی ہی کہا اُسنے ہان اُنمین سیاہ رنگ بھی ہین فرمایا آپ نے وہ ان مین کہان سے آگئے

[1] عیر اور ثور دو پہاڑون کا نام ہی عیر تو مدینہ مین مشہور پہاڑ ہی اور ثور مکہ مین جسمین وہ غار ہی کہ جس مین آنحضرت ہجرت کے روز چھپے تھے اور بعض روایتون مین آیا ہی کہ عیر سے احد تک حرم ہے تو اس صورت مین ثور کے لفظ کی راوی سے غلطی ہوگی اگرچہ اکثر روایات مین یہی لفظ ہے اور بعضون نے کہا عیر مکہ مین پہاڑ ہی تو اس صورت مین یہ معنی ہونگے کہ جسقدر مکہ مین عیر سے ثور تک حرم ہی اسی قدر مدینہ مین ہی- اس مسئلہ مین اختلاف ہی مذہب امام ابوحنیفہ کا یہ ہی کہ معنی حرمت کے محض تعظیم اور تکریم کے ہین کوئی اور احکام مثل شکار کی حرمت اور درخت کے کاٹنے کی ممانعت اور لزوم جزاء کا اس سے ثابت نہین اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ گنہگار ہوگا اسپر کوئی جزاء واجب نہین ہوتی اور بعض علماء کا یہ مذہب ہی کہ اسمین جزاء ہی مثل مکہ کے ۱۲

قال لعل عرقا نزعها قال فهذا لعل عرقا نزعه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في القافة **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل عليها مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم ترى ان مجززا نظر انفا الى زيد بن حارثة واسامة بن زيد فقال هذه الاقدام بعضها من بعض هذا حديث حسن صحيح وقد روى سفيان بن عيينة هذا الحديث عن الزهرى عن عروة عن عائشة وزاد فيه الم ترى ان مجززا مر على زيد بن حارثة واسامة بن زيد وقد غطيا رؤسهما وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض هكذا اثنا سعيد بن عبد الرحمن وغير واحد عن سفيان بن عيينة عن الزهرى وقد احتج بعض اهل العلم بهذا الحديث فی اقامة امر القافة **باب** ماجاء فی حث النبی صلی الله علیه وسلم على الهدية **حدثنا** ازهر بن مروان البصرى ثنا محمد بن سواء نا ابو معشر عن سعيد عن ابى هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة هذا حديث غريب من هذا الوجه وابو معشر اسمه نجيح مولى بنى هاشم وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ماجاء فی كراهية الرجوع فی الهبة **حدثنا** احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف الازرق نا حسين المكتب عن عمرو بن شعيب عن طاؤس عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مثل الذى يعطى العطية ثم يرجع فيها كالكلب اكل حتى اذا شبع قاء ثم عاد فرجع فی قيئه وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن عمر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابى عدى عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب قال ثنا طاؤس

کہا اُسنے شائد کسی رگ[1] نے اسکو کھینچا ہو گا فرمایا آپ نے پس شائد اسکو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قیافہ دان کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس یعنی حضرت عائشہ رضؓ کے پاس آئے اس حالت مین کہ آپکا چہرۂ مبارک خوشی سے چمکتا تھا پس آپنے فرمایا کیا تو نہین دیکھتی کہ اب مجزز[2] (نام قیافہ دان) نے زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید کی طرف نظر کی اور کہا یہ پاؤن بعض کے بعض سے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے اور اُسنے اسمین یہ زیادتی کی ہے کہ مجزز زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر گذرا اس حالت مین کہ اُنھون نے اپنا سر ڈھانپا تھا اور پاؤن اُنکے ننگے تھے پس کہا اُسنے یہ پاؤن بعض کے بعض سے ہین یعنی آپسمین باپ بیٹے ہین۔ ایسا ہی حدیث کی ہے ہمسے سعید بن عبدالرحمن وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے زہری سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ قیافہ دان کا حکم درست ہے **باب** ہدیہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا برانگیختہ کرنا حدیث کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سواء نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معشر نے سعید سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آپسمین ہدیہ بھیجا کرو کیونکہ ہدیہ سینے کے غصّے کو دور کرتا ہے۔ اور کوئی عورت دوسری عورت ہمسائے والی کو ہدیہ بھیجنے مین حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہو۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے جو غلام بنی ہاشم کا ہے اور بعض اہل علم نے اسکے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ ہبہ مین رجوع کرنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عمر رضؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس شخص کی جو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے پھر اُسمین رجوع کرتا ہے مثل مثال اُس کتے کے ہے جسنے کھایا تا کہ جب سیر ہوا تو اُسنے قے کر دی پھر اُسنے عود کیا اور اپنی قے مین رجوع کیا یعنی اُسکو کھانے لگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور عبداللہ بن عمر رضؓ سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عدی نے حسین معلم سے اُسنے عمرو بن شعیب سے کہا اُسنے حدیث کی مجھے طاؤس نے

[1] اُسنے جواب دیا بعض اونٹ جو سیاہ رنگ پیدا ہوئے ہین شائد انکا باعث یہ ہو گا کہ اُنکے اصول مین سے کوئی سیاہ رنگ اونٹ ہو گا اسکی سیاہی نے اسپر اثر کیا ہو گا وہ سیاہی پشت بہ پشت چلی آتی ہو گی آنحضرت نے فرمایا کہ اس تیرے لڑکے کی مثال بھی یہی ہے کہ شائد اسکے اصول مین بھی کوئی سیاہ رنگ ہو گا جسکی سیاہی سے یہ سیاہ رنگ ہوا فائدہ اس کا یہ ہے کہ ادنی سے علامات دیکھ کر اولاد کی نفی نہین کرنی چاہیے ۱۲ [2] یہ شخص قیافہ دان عرب مین مشہور تھا اتفاقاً مدینہ مین اسکا گذر ہوا اور یہ دونون یعنی زید اور اسامہ ایک چادر مین سر ڈھانپ کر سوئے ہوئے تھے اور پاؤن انکے ننگے تھے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ قدم بعض کے بعض سے ہین یعنی آپسمین یہ باپ بیٹے ہین اور آنحضرت خوش اسلئے ہوئے کہ اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور زید کا سفید اس سبب سے عرب کے لوگ اُسکے نسب مین طعن کرتے تھے جب اس قائف نے جو کہ اُنکے نزدیک مسلم الثبوت تھا یہ خبر دی تو آپ اس سبب سے خوش ہوئے کہ اب لوگون پر بھی ایسی حجت جو اُنکے نزدیک مسلم تھی قائم ہو گئی ۱۲

عن ابن عمر وابن عباس يرفعان الحديث قال لا يحل لرجل ان يعطي عطية ثم يرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده ومثل الذي يعطي العطية ثم يرجع فيها كمثل الكلب اكل حتى اذا شبع قاء ثم عاد في قيئه هذا حديث حسن صحيح قال الشافعي لا يحل لمن وهب هبة ان يرجع فيها الا الوالد فله ان يرجع فيما اعطى ولده واحتج بهذا الحديث تم الولاء والهبة بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب القدر** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء من التشديد في الخوض في القدر **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحي نا صالح المري عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتنازع في القدر فغضب حتى احمر وجهه حتى كانما فقئ في وجنتيه الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت اليكم انما هلك من كان قبلكم حين تنازعوا في هذا الامر عزمت عليكم الا تتنازعوا فيه وفي الباب عن عمر وعائشة وانس هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث صالح المري وصالح المري له غرائب يتفرد بها **باب حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربي نا المعتمر بن سليمان نا ابي عن سليمن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احتج ادم وموسى فقال موسى يا ادم انت الذي خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه اغويت الناس واخرجتهم من الجنة قال فقال ادم انت موسى الذي اصطفاك الله بكلامه اتلومني على عمل عملته كتبه الله علي قبل ان يخلق السموات والارض قال فحج ادم موسى وفي الباب عن عمر وجندب هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث سليمن التيمي عن الاعمش وقد رواه بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقال بعضهم عن الاعمش

ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے وہ دونوں حدیث کو مرفوع کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے کسی مرد کو حلال نہیں کہ ہبہ کرکے پھر اسمیں رجوع کرے سوا والد کے جو اپنے ولد کو کوئی چیز ہبہ کرے۔ اور مثال اُس شخص کی جو ہبہ کرکے پھر اسمیں رجوع کرتا ہے مثل مثال اُس کتے کے ہے کہ جسنے کھایا تاکہ جب سیر ہوا تو اُسنے قے کی پھر اُسنے اپنی قے مین عود کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا امام شافعی نے سوائے والد کے اور کسی شخص کو حلال نہیں کہ ہبہ کرکے اُسمیں رجوع کرے والد کو جائز ہے کہ جو چیز اُسنے اپنے ولد کو دی ہے اُسمین رجوع کرے اور اُنھون نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ تمام ہوے مسائل ولاء اور ہبہ کے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **ابواب** تقدیر کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** تقدیر مین خوض کرنے کی ممانعت کے بیان مین حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت مین کہ ہم تقدیر مین تنازع کر رہے تھے پس آپ غضبناک ہوے یہانتک کہ آپکا چہرۂ مبارک سُرخ ہوگیا گویا کہ آپ کے رخسارون مبارک پر انار نچوڑا گیا ہے۔ پھر فرمایا آپ نے کیا تم اسکے ساتھ حکم دیے گئے ہو یا مین اُسکے ساتھ تمھاری طرف بھیجا گیا ہون۔ بیشک ہلاک ہوئے ہین وہ لوگ جو تم سے پہلے ہوئے ہین جبکہ اُنھون نے اس امر مین تنازع کیا۔ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ اسمین جھگڑا نہ کیا کرو۔ اور اس باب مین روایت ہے عمرؓ اور عائشہؓ اور انسؓ سے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو سوائے طریق صالح مری کے۔ اور صالح مری کی غرائب حدیثین ہین وہ اُنکے ساتھ متفرد ہوا ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے یحیی بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سلیمان اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ حضرت آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس گفتگو کی ہیں کہا حضرت موسی نے اے آدم تو ہی وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تجھ مین پھونکی پھر تونے لوگون کو گمراہ کیا اور اُنکو جنت سے نکالا۔ فرمایا آپ نے پھر کہا آدم نے تو ہی وہ موسی ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو بھی میرے اس عمل پر ملامت کرتا ہے کہ جسکو اللہ تعالے نے مجھپر آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھدیا تھا فرمایا آپ نے تو غالب ہوئے حضرت آدمؑ موسیٰؑ پر۔ اور اس باب مین روایت ہے عمر اور جندب سے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے یعنی طریق سلیمان تیمی سے جو راوی ہے اعمش سے۔ اور اسکو بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے روایت کیا ہے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور کہا بعض نے یہ روایت ہے اعمش سے

۱؎ یہ گفتگو حضرت موسی کے انتقال کی بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جبتک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کیطرف حوالہ کرکے آپ کو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں۔ شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا۔ اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے۔ آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے۔ شعر بندگی نبود بجز ادب ✲ بے ادب محروم شد از لطف رب

عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء فی الشقاء والسعادۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا شعبۃ عن عاصم بن عبید اللہ قال سمعت سالم بن عبد اللہ یحدث عن ابیہ قال قال عمر یا رسول اللہ ارأیت ما نعمل فیہ امر مبتدع او مبتدأ او فیما قد فرغ منہ قال فیما قد فرغ منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اھل السعادۃ فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اھل الشقاء فانہ یعمل للشقاء وفی الباب عن علی وحذیفۃ بن اسید وانس وعمران بن حصین ھٰذا حدیث حسن صحیح **اخبرنا** الحسن بن علی الحلوانی نا عبد اللہ بن نمیر ووکیع عن الاعمش عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینکت فی الارض اذ رفع رأسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم قال وکیع الا قد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الاعمال بالخواتیم **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن زید بن وھب عن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الٰہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اھل النار فیدخلھا

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** شقاوت اور سعادت کے بیان میں حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عاصم بن عبید اللہ سے کہا اُسنے سُنا میں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے کہ کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے ان اعمال کی بابت جو ہم کر رہے ہیں کیا وہ امر نیا پیدا ہوتا ہے یا نیا شروع ہوتا ہے (شک راوی معنی واحد) یا اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ فرمایا آپ نے اس سے فراغت ہو چکی ہے اے خطاب کے بیٹے۔ اور ہر ایک امر آسان کیا گیا ہے جسکے واسطے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ بہر حال جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا تو وہ سعادت کے عمل کریگا اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا تو وہ شقاوت کے عمل کریگا اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے خبر دی ہمکو حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر اور وکیع نے اعمش سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے اُسنے علی سے کہا اُسنے اُسوقت میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ زمین پر سر ڈالے ہوئے تھے ناگاہ آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اُٹھایا پھر فرمایا کوئی شخص تم سے ایسا نہیں ہے کہ معلوم نہیں ہو چکا یعنی اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے کہ فلان جنتی ہے فلان دوزخی۔ وکیع نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ اسکی جگہ دوزخ اور جنت کی نہ لکھی گئی ہو۔ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کیا ہم پھر توکل نہ کرلیں یعنی عمل چھوڑ کر اپنی اصلی پیدائش پر توکل نہ کر بیٹھیں فرمایا آپ نے کہ نہیں عمل کرو ہر ایک آسان کیا گیا ہے اُسکے واسطے جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اعتبار اعمال کا ساتھ خاتمہ کے ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہے اور آنحضرت خود صادق ہیں اور اللہ کی جانب سے سچے کئے گئے ہیں یہ کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اُسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رکھی جاتی ہے پھر اُسکا غلیظ سا خون ہو جاتا ہے مثل اسی کے یعنی چالیس روز میں۔ بعد اس کے گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے مثل اسکے یعنی چالیس روز میں پھر اللہ تعالےٰ اسکی طرف فرشتہ بھیجتا ہے سو وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسکو چار چیزون کا حکم ہوتا ہے اسکا رزق اور اجل اور عمل اور شقاوت یا سعادت لکھ لیتا ہے پس قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوائے کوئی معبود نہیں بیشک کوئی شخص تم میں عمل اہل جنت کے کرتا رہتا ہے حتی کہ درمیان اسکے اور جنت کے سوا ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب (یعنی تقدیر جو لکھی ہوتی ہے) سبقت کرتی ہے اور اسکا اہل نار کے عملوں پر خاتمہ کرتی ہے پس وہ اسمین داخل ہوتا ہے

لہ حضرت عمر نے پوچھا کہ لوگ بالفعل دنیا میں کام کرتے ہیں کیا پروردگار ان سبکو پہلے سے پیدا کر کے لکھ چکا ہے یا بعد آدمی کے کام کرنے کے لکھے جاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ یہ اعمال پہلے سے لکھے گئے ہیں سو جس کسی کی جس قسم کی خلقت ہوتی ہے وہ اسی کو اختیار کرتا ہے اور وہی اعمال اسکے آگے آسان ہوتے ہیں۔

وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار حتی مایکون بینه وبینها الا ذراع ثم یسبق علیه الکتاب فیختم له بعمل اهل الجنة فیدخلها هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا الاعمش نا زید بن وهب عن عبد الله بن مسعود قال ثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر مثله وفی الباب عن ابی هریرة وانس سمعت احمد بن الحسن قال سمعت احمد بن حنبل یقول ما رایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة والثوری عن الاعمش نحوه **حدثنا** محمد بن العلاء نا وکیع عن الاعمش عن زید نحوه **باب** ماجاء کل مولود یولد علی الفطرة **حدثنا** محمد بن یحیی القطعی نا عبد العزیز بن ربیعة البنانی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مولود یولد علی الملة فابواه یهودانه وینصرانه ویشرکانه قیل یا رسول الله فمن هلك قبل ذلك قال الله اعلم بما کانوا عاملین به **حدثنا** ابو کریب والحسین بن حریث قالا نا وکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه قال یولد علی الفطرة هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة وغیره عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال یولد علی الفطرة **باب** ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء **حدثنا** محمد بن حمید الرازی وسعید بن یعقوب قالا نا یحیی بن الضریس عن ابی مودود عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وفی الباب عن ابی اسید هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث یحیی بن الضریس وابو مودود اثنان احدهما یقال له فضة والاخر عبد العزیز بن ابی سلیمان احدهما بصری

اور بعض شخص تم میں سے اہل نار کے عمل کرتا رہتا ہی حتے کہ درمیان اُسکے اور نار کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب سبقت کرتی ہی اور اُس کا اہل جنت کے عملوں پر خاتمہ کرتی ہی پس وہ اسمین[ل] داخل ہوتا ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن وہب نے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہا حدیث کی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اُسنے اسی طرح ذکر کیا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور انس سے۔ سُنا مین نے احمد بن حسن سے کہا اُسنے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتا مین نے اپنی آنکھوں سے کوئی شخص مثل یحیی بن سعید قطان کے نہین دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی اُسکو شعبہ اور ثوری نے اعمش سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے زید سے مثل اسکے۔ **باب** اس بیان مین کہ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ربیعہ بنانی نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مولود دین اسلام پر پیدا ہوتا ہی سو والدین اسکو یہودی بناتے ہین اور نصاریٰ کرتے ہین اور مشرک کرتے ہین کسی نے کہا یا رسول اللہ سو جو لوگ آپ سے پہلے ہلاک ہو چکے ہین (اُنکا کیا حال ہی) فرمایا آپنے اللہ بہتر جانتا ہی کہ جسکے ساتھ وہ عمل کرنیوالے ہوتے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور حسین بن حریث نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہی[ے]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ وغیرہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہی **باب** تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز رد نہین کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور سعید بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یحیی بن ضریس نے ابی مودود سے اُسنے سلیمان تیمی سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُسنے سلمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا قضا کو رد کرتی ہی اور نیکی عمر مین زیادتی کرتی ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی اُسید سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن ضریس سے۔ اور ابو مودود دو ہین ایک کو فضہ کہا جاتا ہی اور دوسرے کو عبد العزیز بن ابی سلیمان ایک انمین سے بصری ہی

[ل] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک آدمی کو چاہیے کہ اپنے اعمال حسنہ پر مغرور نہ ہو جائے اور خود پسندی اور تکبر اور برے اخلاق سے اجتناب کرے اور ہر وقت خوف اور اُمید مین رہے اور اگر اس سے بُرے اعمال بھی صادر ہون تو بھی خدا کی رحمت عامہ سے نا اُمید نہ ہو جائے۔ اور اسی طرح سے غیر شخص کے اعمال حسنہ دیکھ کر اسکے جنتی ہونیکا یقین نہ کرلے اگرچہ اس سے کرامات عجیبہ غریبہ نظر آوین اور نہ کسی کے بُرے اعمال دیکھ کر اُسکے دوزخی ہونیکا جزم کرے اگرچہ اس سے تمام قسم کی بُرائیان صادر ہون کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ سوائے عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا ۱۲ کذا قالہ علی القاری [ے] یعنی حالت پیدائش مین اسکا اس قسم کا مادہ ہوتا ہی کہ اگر وہ اسی حالت پر چھوڑا جاوے اور کوئی آفت اُسکو نہ پہونچے تو وہ اسی حالت پر چلا جاوے یا یہ معنی کہ ہر ایک شخص اللہ کی معرفت پر پیدا ہوتا ہی اور اسکی ربوبیت کا اقرار کرتا ہی اگرچہ کسی زبان مین نام لے خواہ ہندی ہو یا انگریزی یا عربی ۱۲

والاخر مدینی وکانا فی عصر واحد وابو مودود الذی روی ھذا الحدیث اسمہ فضۃ بصری **باب** ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ اٰمنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف شاء وفی الباب عن النواس بن سمعان وام سلمۃ وعائشۃ وابی ذر ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی سفیان عن انس وروی بعضھم عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابی سفیان عن انس اصح **باب** ماجاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنۃ واھل النار **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن ابی قبیل عن شفی بن ماتع عن عبد اللہ بن عمرو قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان فقلنا لا یارسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء اٰبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اٰخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل النار واسماء اٰبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اٰخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یارسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر عن ابی قبیل نحوہ

اور دوسرا مدنی اور وہ دونون ایک زمانہ مین تھے۔ اور ابو مودود کہ جسنے یہ حدیث روایت کی ہے نام اسکا فضہ بصری ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیون کے درمیان ہین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اسنے انس رض سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بہت کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب الخ یعنے اے پھیرنے والے دلون کے میرے دل کو اپنے دین پر مستحکم رکھ سو مین نے کہا اے نبی اللہ کے ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور اُسکے ساتھ بھی جو آپ لائے ہین یعنے قرآن مجید سو کیا آپ ہمپر خوف کرتے ہین فرمایا آپ نے ہان بیشک دل اللہ تعالیٰ کی اُنگلیون کے درمیان ہین پھیرتا ہے انکو جس طرح وہ چاہتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کی ہے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اسنے انس سے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث ابی سفیان کی جو انس رض سے ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیون اور دوزخیون کے لئے ایک کتاب لکھی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی قبیل سے اُسنے شفی بن ماتع سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت مین کہ آپ کے ہاتھ مین دو کتابین تھین پس فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونون کتابین کونسی ہین ہمنے کہا کہ نہین یارسول اللہ مگر کہ آپ ہمکو خبر دو پس آپ نے داہنے ہاتھ والی کے حق مین فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمین جنتیون کے نام ہین اور انکے باپون اور قبیلون کے نام پھر انکے آخر پر اجمال کیا گیا ہے یعنے آخر مین جمع لگائی گئی ہے کہ یہ کل اسقدر ہین سو نہ کوئی انمین زیادہ ہوتا ہے اور نہ کوئی انمین سے کم ہوتا ہے ہمیشہ پھر بائین ہاتھ والی کتاب کے حق مین فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمین دوزخیون کے نام ہین اور انکے باپون اور انکے قبیلون کے پھر انکے آخر مین اجمال کیا گیا ہے سو نہ کوئی انمین زیادہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی انمین سے کم ہو سکتا ہے ہمیشہ پس آپ کے صحابہ نے کہا پھر عملون کا کیا فائدہ یارسول اللہ اگر یہ ایسی ہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فراغت کر چکا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ سب کا حال پہلے ہی سے لکھ چکا ہے تو اعمال کا کیا فائدہ۔ آپ نے جواب دیا راہ راست پر چلو[1] اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ صاحب جنت کا جنتیون کے اعمال پر خاتمہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے اور دوزخی کا خاتمہ دوزخ والون کے کام پر ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارت کیا اور انکو پھینکدیا۔ پھر فرمایا آپ نے رب تمہارا بندون سے فارغ ہو چکا ہے یعنے جو کچھ کسی کے واسطے کرنا تھا وہ اسکے لئے کر چکا ہے ایک فریق جنت مین ہے اور ایک فریق دوزخ مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے ابی قبیل سے مثل اسکے

[1] یعنے عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر نہ ہو ۱۲

وفی الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو قبيل اسمه حيى بن هانئ **اخبرنا** على بن حجر نا سمعيل بن جعفر عن
حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اذا اراد بعبد خيرا استعمله فقيل كيف يستعمله يا رسول الله قال
يوفقه لعمل صالح قبل الموت هذا حديث صحيح **باب** ماجاء لاعدوى ولا هامة ولا صفر **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدى
نا سفيان عن عمارة بن القعقاع نا ابوزرعة بن عمرو بن جرير قال نا صاحب لنا عن ابن مسعود قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال لايعدى شئ شيئا فقال اعرابى يا رسول الله البعير اجرب الحشفة بذنبه فيجرب الابل كلها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمن اجرب الاول لاعدوى ولا صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها وفى الباب عن ابى هريرة وابن عباس
وانس وسمعت محمد بن عمرو بن صفوان الثقفى البصرى قال سمعت على بن المدينى يقول لو حلفت بين الركن والمقام لحلفت انى
لم ار احدا اعلم من عبد الرحمن بن مهدى **باب** ماجاء ان الايمان بالقدر خيره وشره **حدثنا** ابو الخطاب زياد بن يحيى البصرى
نا عبد الله بن ميمون عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر رضؓ سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔ اور ابو قبیل کا نام حیی بن ہانی ہے **خبر دی** ہمکو علی بن حجر نے کہا
حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ
نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے پس کسی نے کہا کس طرح عمل کراتا ہے یا رسول اللہ ۔ فرمایا آپ نے اسکو موت سے پہلے نیک اعمال کی
توفیق دیتا ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ **باب** اس بیان مین کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین[1] لگ جاتی اور نہ کوئی ہامہ ہے اور نہ صفر **حدیث**
کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمارہ بن قعقاع سے کہا حدیث کی ہمسے ابوزرعہ بن عمرو
بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے ایک ہمارے صاحب نے ابن مسعود رضؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین کھڑے ہوے اور فرمایا کوئی
چیز کسی چیز کی طرف تجاوز نہین کرتی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہین[1] لگتی پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ اونٹ اپنے حشفہ سے اپنی پونچھ کو
خارش ناک کرتا ہے پھر تمام اونٹون کو خارش ناک کر دیتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسنے پہلے کو خارش دار کیا ہے نہ ایک کی بیماری
دوسرے کو لگ جاتی ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالی نے ہر ایک نفس پیدا کرکے اُسکی حیات اور اسکا رزق اور اسکی مصیبتین لکھدی ہین ۔ اور اس باب
مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم اور سنا مین نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری سے کہ کہا اُسنے سنا مین نے علی
بن مدینی سے کہ کہتا اگر مجھے درمیان رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے قسم دلائی جائے تو مین قسم کھاتا ہون کہ مین نے کوئی شخص زیادہ عالم عبد الرحمن
بن مہدی سے نہین دیکھا ۔ **باب** اس بیان مین کہ ایمان ساتھ تقدیر خیر اور شر کے لانا چاہیئے **حدیث** کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی البصری نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن میمون نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

[1] اکثر علما رکا یہ مذہب ہے کہ مراد اس سے وہی ہے جو ظاہر مین سمجھ مین آتا ہے یعنی یہ جو مشہور ہے کہ ایک کی بیماری سے دوسرا آدمی بیمار ہو جاتا ہے جیسے کہ بخار وغیرہ مرضونمین دستور چلا
آتا ہے یہ بات باطل ہے یہ نہین ہوسکتا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جائے جیسا کہ ظاہر قرائن حدیث کے اسپر دال ہین ۔ اور بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ جو امراض کہ متعدی
ہین وہ لامحالہ اثر کر جاتے ہین جیسے حدیث فر من المجذوم کما تفر من الاسد دلا یوردن ذو عاہتہ علی مصح یعنی بھاگ مجذوم سے جیسے کہ تو بھاگتا ہے شیر سے اور بیمار تندرست پر نہ لایا جائے اسپر دال ہین انسے صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت کی یہ غرض ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ بیماری لامحالہ تاثیر کرتی ہے یا بالذات اینمین تاثیر ہے باطل ہے مترجم حق یہ ہے کہ بیشک ایک کی بیماری دوسرے کو
نہین لگتی جیسا کہ اکثر علما رکا مذہب ہے اور مجذوم سے بھاگنے کے واسطے جو فرمایا ہے وہ اُن لوگونکے واسطے ہے کہ جنکی طبیعت مستقل نہین ہوتی اور جو لوگ کہ مستقل مزاج ہوتے ہین وہ اگر ایسے لوگونسے برتاؤ رکھین تو
انکو کچھ نقصان نہین جیسے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم کے ساتھ کھایا ہے اور عام لوگونکو اسواسطے منع فرمایا کہ وہ اگر بالفرض کوئی ایسی حرکت کسی مین دیکھ لیتے ہین تو فی الفور گمان کرتے
ہین کہ مجھے یہ بیماری فلان شخص سے پیدا ہوئی پھر وہ اس سے نفرت کرتا ہے اور واہی تو اہی خیال دل مین لاتا ہے جیسے کہ بعض جہال ضعیفہ علامات دیکھکر یقینی امورونسے اعراض کرتے ہین چنانچہ
حدیث اعرابی کی اسپر دال ہے کہ اپنے لڑکے کا سیاہ رنگ دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ میرا لڑکا نہین فافہم اور ہامہ کے دو معنے ہین ایک یہ کہ عرب کا گمان تھا کہ یہ ایک جانور ہے جو رات کو اڑتا ہے وہ لوگ اس سے
بدفالی پکڑتے تھے دوسرے یہ معنی ہین کہ انکا اعتقاد تھا کہ میت کی ہڈیان یا روح ایک جانور بنکر اڑتا پھرتا ہے ۔ اور صفر کے معنی کہ امام مالک نے فرمائے ہین یہ ہین کہ جاہلیت کے لوگ ماہ صفر کو ایک سال
مین حلال بنا لیتے تھے اور ایک سال مین حرام یعنی اگر اس ماہ مین ضرورت لڑائی کی ہوئی تو اسکو حلال بنا لیا اور اسکے بدلے دوسرے سال مین اسکو حرام بنا دیا یعنے جنگ نہ کی اور کہا گیا ہے
کہ انکا اعتقاد تھا کہ پیٹ مین ایک جانور ہے کہ بھوک کے وقت جوش مارتا ہے اور بعض وقت بھوکے کو قتل بھی کر دیتا ہے ۔ آپنے ان سب امرونکی نفی فرمائی ہے کہ ایسے خیالات واہی ہین انکی کچھ اصل نہین ۔

لا یؤمن عبد حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحتی یعلم ان ما اصابه لم یکن لیخطیه وان ما اخطاہ لم یکن لیصیبه وفی الباب عن عبادة وجابر وعبد اللہ بن عمرو وھذا حدیث غریب من حدیث جابر لا نعرفه الا من حدیث عبد اللہ بن میمون و عبد اللہ بن میمون منکر الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور عن ربعی بن حراش عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشهد ان لا الٰه الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق و یؤمن بالموت ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل عن شعبة نحوہ الا انه قال ربعی عن رجل عن علی حدیث ابی داؤد عن شعبة عندی اصح من حدیث النضر وھکذا روی غیر واحد عن منصور عن ربعی عن علی **حدثنا** الجارود قال سمعت وکیعا یقول بلغنی ان ربعی بن حراش لم یکذب فی الاسلام کذبة **باب** ما جاء ان النفس تموت حیث ما کتب لها **حدثنا** بندار نا مؤمل نا سفیان عن ابی اسحٰق عن مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل له الیها حاجة وفی الباب عن ابی عزة ھذا حدیث حسن غریب ولا نعرف لمطر بن عکامس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم غیر ھذا الحدیث **حدثنا** محمود بن غیلان نا مؤمل وابو داؤد الحفری عن سفیان نحوہ **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر المعنی واحد قالا نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عن ابی الملیح عن ابی عزة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل له الیها حاجة او قال بها حاجة ھذا حدیث صحیح وابو عزة له صحبة اسمه یسار بن عبد وابو الملیح بن اسامة اسمه عامر بن اسامة بن عمیر الهذلی **باب** ما جاء لا ترد الرقی والدواء من قدر اللہ شیئا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزهری عن ابن ابی خزامة عن ابیه ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم

کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا تا کہ ایمان لائے ساتھ تقدیر خیر اور شر کے اور تا کہ جان لے کہ جو مصیبت اسکو پہونچی ہے وہ کبھی خطا نہیں کرتی اور جو اس سے خطا کرتا ہے وہ اسکو پہونچتا نہیں ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبادہ اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے۔ یہ حدیث طریق جابر سے حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن میمون سے۔ اور عبد اللہ بن میمون منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے علی سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جبتک کہ چار چیزون پر ایمان نہ لائے گواہی دے اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی چیز لائق عبادت کے نہیں اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون مجھے اللہ نے ساتھ حق کے بھیجا ہے۔ اور ایمان لائے ساتھ موت کے اور ایمان لائے ساتھ اُٹھنے کے بعد موت کے۔ اور ایمان لائے ساتھ تقدیر کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے مگر یہ کہ کہا اُسنے ربعی روایت کرتا ہے بواسطہ ایک مرد کے علی سے۔ حدیث ابو داؤد کی جو شعبہ سے ہے وہ میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے علی سے۔ **حدیث** کی ہمسے جارود نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہ کہتا مجھے خبر پہونچی ہے کہ ربعی بن حراش کبھی اسلام مین جھوٹ نہین بولا۔ **باب** اس بیان مین کہ ہر ذی روح اُسی جگہ مرتا ہے جہان اسکے واسطے لکھا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے مومل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے مطر بن عکامس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے واسطے کسی زمین کی موت لکھتا ہے تو اسکو اس جگہ کا کوئی کام ڈالدیتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی عزہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم مطر بن عکامس کی کوئی روایت سوائے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل اور ابو داؤد حفری نے سفیان سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے معنے دونوں کے واحد ہین کہا دونون نے حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُس نے ابی الملیح سے اُسنے ابی عزہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کیواسطے کسی جگہ کی موت لکھتا ہے تو اسکو اسطرف کا کوئی کام ڈالتا ہے یا کہا اُسنے اسجگہ مین کوئی کام ڈالتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عزہ کی آنحضرت سے صحبت ہے نام اسکا یسار بن عبد ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ رقیہ اور دوا تقدیر الٰہی سے کچھ ہٹا نہین سکتی **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابن ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ ایک مرد نبی صلعم کے پاس آیا

فقال ارایت رقی نسترقیها ودواء نتداوی به وتقاة نتقیها هل ترد من قدر الله شیئا قال هی من قدر الله هٰذا حدیث لانعرفه الا من حدیث الزهری وقد روی غیر واحد هٰذا عن سفیان عن الزهری عن ابی خزامة عن ابیه وهٰذا اصح هٰکذا قال غیر واحد عن الزهری عن ابی خزامة عن ابیه **باب** ماجاء فی القدریة **حدثنا** واصل بن عبدالاعلی نا محمد بن فضیل عن القاسم بن حبیب و علی بن نزار عن نزار عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب المرجیئة والقدریة وفی الباب عن عمر وابن عمر ورافع بن خدیج هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن رافع نا محمد بن بشر نا سلام بن ابی عمرة عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال محمد بن رافع ونا محمد بن بشر نا علی بن نزار عن نزار عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب حدثنا** ابو هریرة محمد بن فراس البصری نا ابو قتیبة سلم بن قتیبة نا ابو العوام عن قتادة عن مطرف بن عبدالله بن الشخیر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مثل ابن آدم والی جنبه تسعة وتسعون منیة ان اخطأته المنایا وقع فی الهرم حتی یموت هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه الا من هٰذا الوجه وابو العوام هو عمران القطان **باب** ماجاء فی الرضاء بالقضاء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر عن محمد بن ابی حمید عن اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه عن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سعادة ابن آدم رضاه بما قضی الله له ومن شقاوة ابن آدم ترکه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضی الله له هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث محمد بن ابی حمید

اور کہنے لگا خبر دیجئے رقیہ کی جو ہم انکو استعمال میں لاتے ہیں اور اس دوائی کی کہ جسکے ساتھ ہم دوا کرتے ہیں اور ڈھال کی کہ جس سے ہم بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ تقدیر الٰہی سے کسی چیز کو ہٹا سکتی ہیں [۵۱] - فرمایا آپ نے یہ بھی تقدیر الٰہی سے ہیں - اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق زہری سے - اور کئی ایک نے اسکو روایت کیا ہے سفیان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے - اور یہ صحیح تر ہے - ایسا ہی کہا ہے کئی ایک نے کہ یہ روایت ہے زہری سے اُسنے روایت کی ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** فرقہ قدریہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبدالاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے قاسم بن حبیب اور علی بن نزار سے اُسنے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ میری امت سے ہیں کہ انکے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک مرجیۂ [۵۲] دوسرے قدریہ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے سلام بن ابی عمرہ نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - کہا محمد بن رافع نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن نزار نے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے - **باب حدیث** کی ہمسے ابو ہریرہ یعنی محمد بن فراس البصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العوام نے قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کی تصویر بنائی گئی اس حالت میں کہ اسکے گردے ننانوین مصیبتیں ہیں [۵۳] اگر وہ سبھی مصیبتوں سے بچ جاتا ہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے تاکہ مرجاتا ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے - اور ابو العوام وہ عمران بن قطان ہے **باب** اس بیان میں کہ قضا کے ساتھ خوش رہنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے محمد بن ابی حمید سے اُسنے اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاصؓ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعادت ابن آدم سے ہے یہ کہ راضی ہو اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اسکے واسطے مقدر کی ہے - اور شقاوت ابن آدم سے ہے ترک کرنا اسکا اللہ کی پسندیدگی کو اور شقاوت ابن آدم سے ہے یہ کہ غصہ کرے وہ اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے مقدر کی ہے - یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن ابی حمید سے

[۵۱] یعنی تقدیر شامل ہے اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروط سبھا کو اور اسکے احاطہ سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی یہ سوال بھی اس سوال کیطرح ہے جو صحابہ نے بعد سماع خبر قضا و قدر کے کیا تھا کہ پھر ہم عمل کیوں کریں آپنے جواب دیا کہ کرتے جاؤ ہر ایک انسان کیواسطے وہی اعمال آسان ہوتے ہیں جسکے واسطے وہ مخلوق ہوتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] گروہ مرجیۂ اسبات کا قائل ہے کہ تمام افعال اللہ کے تقدیر پر ہیں بندونکو کچھ اختیار نہیں ایمان کے ساتھ گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے جیسا کہ کفر کے ساتھ طاعت کچھ نفع نہیں دیتی - اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو قائل ہے کہ افعال بندونکے انکے اختیار سے پیدا ہوتے ہیں اللہ کی قدرت اور ارادہ سے پیدا نہیں ہوتے چونکہ یہ فرقہ قدر میں بحث کرتا ہے اسلئے اسطرف منسوب ہوا ۱۲ منہ [۵۳] مراد اس سے کثرت ہے یا خاص عدد ہی ہو - غرض یہ کہ انسان کی خلقت میں تکلیفات رکھی گئی ہیں اس کا بچاؤ انسے ممکن نہیں اگر ایک سے بچے دوسرے میں گرفتار ہو جائیگا اگر بالفرض سب سے بچ گیا تو آخر میں اسکے واسطے لامحالہ ایسی مصیبت رکھی گئی ہے کہ اس سے کسی صورت میں بھی اسکا بچاؤ نہیں ہو سکتا وہ بڑھاپا ہی ۱۲

ويقال له ايضا حماد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم المديني وليس هو بالقوى عند اهل الحديث **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا حيوة بن شريح اخبرني ابو صخر ثني نافع ان ابن عمر جاءه رجل فقال ان فلانا يقرأ عليك السلام فقال انه بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرئه مني السلام فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في هذه الامة او في امتي الشك منه خسف ومسخ او قذف في اهل القدر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو صخر اسمه حميد بن زياد **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو داود الطيالسي نا عبد الواحد بن سليم قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن ابي رباح فقلت له يا ابا محمد ان اهل البصرة يقولون في القدر قال يا بني تقرأ القرآن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حم والكتاب المبين انا جعلناه قرآنا عربيا لعلكم تعقلون وانه في ام الكتاب لدينا لعلي حكيم قال تدري ما ام الكتاب قلت الله ورسوله اعلم قال فانه كتاب كتبه الله قبل ان يخلق السماء وقبل ان يخلق الارض فيه ان فرعون من اهل النار وفيه تبت يدا ابي لهب وتب قال عطاء فلقيت الوليد بن عبادة بن الصامت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته ما كانت وصية ابيك عند الموت قال دعاني فقال يا بني اتق الله واعلم انك لن تتقي الله حتى تؤمن بالله وتؤمن بالقدر كله خيره وشره فان مت على غير هذا دخلت النار اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما خلق الله القلم فقال اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر ما كان وما هو كائن الى الابد هذا حديث غريب **حدثنا** ابراهيم بن عبد الله بن المنذر الصنعاني نا عبد الله بن يزيد المقرى نا حيوة بن شريح ثنا ابو هانئ الخولاني انه سمع ابا عبد الرحمن الحبلي يقول سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قدر الله المقادير قبل ان يخلق السموات والارضين بخمسين الف سنة هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** محمد بن العلاء ومحمد بن بشار قالا نا وكيع عن سفيان الثوري عن زياد بن اسمعيل

اور اُسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ ابراہیم مدنی کا باپ ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو صخر نے کہا حدیث کی مجھے نافع نے کہ ابن عمرؓ کے پاس ایک مرد آیا اور کہنے لگا کہ فلان شخص آپ کو سلام کرتا ہے۔ سو اسکو ابن عمر نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنے دین مین نئی باتین نکالی ہین یعنی بدعتین سو اگر اُسنے نئی باتین نکالی ہین تو میرا سلام اسکو نہ کہنا۔ کیونکہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے اس امت مین یا میری امت مین (شک راوی) خسف اور مسخ یا قذف اہل قدر مین ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن سلیم نے کہا اُسنے مین مکہ مین آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی سو مین نے اُس سے کہا اے ابا محمد (کنیت عطاء کی ہے) بصرے کے لوگ تقدیر مین کچھ باتین کرتے ہین کہا اُسنے اے بیٹے کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے مین نے کہا ہان کہا اُسنے سورۂ زخرف پڑھ کہا اُسنے سو مین نے حم والکتاب المبین سے شروع کرکے علی حکیم تک پڑھا یعنے قسم ہے کتاب بیان کرنیوالے کی تحقیق کیا ہمنے اسکو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور تحقیق وہ بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھری ہے۔ کہا عطاء نے کیا تو جانتا ہے کہ ام الکتاب کیا چیز ہے مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے کہا اُسنے وہ ایسی کتاب ہے کہ اُسکو اللہ تعالی نے آسمان کے پیدا کرنے اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے لکھدیا ہے اسمین یہ بھی ہے کہ فرعون اہل نار سے ہے اور اس مین یہ بھی ہے تبت یدا ابی لہب وتب۔ کہا عطاء نے پھر مین ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین ملا اور اُن سے پوچھا کہ تمھارے باپ کی وصیت موت کے وقت کیا تھی کہا اُسنے اے میرے بیٹے اللہ سے ڈر اور جان کہ اللہ سے ڈرنا یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تقدیر تمام کو اچھی اور بُری کو مان لے سو اگر تو غیر اس حالت پر مریگا تو آگ مین داخل ہوگا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ پہلے سب سے اللہ تعالے نے قلم کو پیدا کیا پس اس سے کہا لکھ کہا اُس نے مین کیا لکھون فرمایا اللہ نے قدر کو لکھ جو ہو چکی اور جو ابد الآباد تک ہونیوالی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ سنا اُسنے ابا عبد الرحمن حبلی سے کہ کہتا سنا مین نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تعالے نے تقدیر کو آسمان اور زمینون کے پیدا کرنے سے پہلے پچاس ہزار برس پیدا کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء اور محمد بن بشار نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان ثوری سے اُسنے زیاد بن اسمٰعیل سے

عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی هریرة قال جاء مشرکو اقریش الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یخاصمون فی القدر فانزلت هذه الاٰیة یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس سقر انا کل شئ خلقناه بقدر هذا حدیث حسن صحیح بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب** الفتن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء لا یحل دم امرأ مسلم الا باحدی ثلث **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن یحیی بن سعید عن ابی امامة بن سهل بن حنیف ان عثمان بن عفان اشرف یوم الدار فقال انشدکم بالله تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل دم امرأ مسلم الا باحدی ثلث زنی بعد احصان اوارتداد بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق فقتل به فوالله ما زنیت فی جاهلیة ولا فی اسلام ولا ارتددت منذ بایعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا قتلت النفس التی حرم الله فبم تقتلونی وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة وابن عباس هذا حدیث حسن وروی حماد بن سلمة عن یحیی بن سعید هذا الحدیث ورفعه وروی یحیی بن سعید القطان وغیر واحد عن یحیی بن سعید هذا الحدیث فوقفوه ولم یرفعوه وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن عثمان عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی تحریم الدماء والاموال **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن شبیب بن غرقدة عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی حجة الوداع للناس ای یوم هذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماء کم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا الا لا یجنی جان الا علی نفسه الا لا یجنی جان علی ولده ولا مولود علی والده الا وان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلادکم هذه ابدا ولکن ستکون له طاعة فیما تحتقرون من اعمالکم فسیرضی به وفی الباب عن ابی بکرة وابن عباس وجابر وحذیم بن عمرو السعدی

اُسنے محمد بن عباد بن جعفر مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا آئے قریش کے مشرک لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقدیر مین جھگڑتے ہوئے آئے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ یوم یسحبون فی النار الخ یعنے اسدن کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ کے اوپر منھون اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اسکو ساتھ اندازے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** فتنون کے بیان مین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ کسی مرد مسلمان کا خون کرنا حلال نہین مگر تین صورت سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے اُسدن کہ گھر مین محبوس تھے لوگون پر جھانکا اور فرمایا مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مرد مسلمان کا خون حلال نہین مگر تین صورت سے وہ جو بعد نکاح کے زنا کرے یا بعد مسلمان ہونے کے مرتد ہو جائے یا ناحق کسی جان کے قتل کرنیکی وجہ سے قتل کیا جاوے۔ پس قسم ہے اللہ کی مین نے زنا نہین کیا نہ جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا ہون اُسوقت سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اور نہ مین نے اُس جان کو قتل کیا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے سو تم مجھے پھر کیون قتل کرتے ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو مرفوع کیا ہے اور روایت کیا ہے یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو موقوف کیا ہے مرفوع نہین کیا۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عثمانؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان مین حرمت خونون اور مالون کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حجۃ الوداع مین لوگون سے فرماتے یہ کون سا دن ہے کہا لوگون نے یہ حج اکبر کا دن ہے فرمایا آپنے سو تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری عزتین آپسمین حرام ہین مثل حرمت تمھاری اُسدن کے تمھارے اس شہر مین خبردار کوئی گناہ کرنے والا گناہ نہین کرتا مگر اپنی جان پر اور نہین گناہ کرتا گناہ کرنیوالا اپنی اولاد پر اور نہ اولاد اپنے باپ پر خبردار بیشک شیطان ناامید ہوا ہے اس سے کہ تمھارے اس شہر مین اسکی کبھی پرستش کیجائے لیکن اسکی اطاعت اُن کامون مین ہوگی کہ جنکو تم حقیر جانتے ہو سو وہ اس سے ہی راضی ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو سعدی سے

ف حج اکبر یوم نحر کو کہتے ہین یعنی جس روز قربانی ہوتی ہے اور چونکہ عمرہ کو اصغر بولتے ہین اسلئے حج کو اکبر سے تعبیر کرتے ہین ف قولہ اپنی جان پر یعنے ایک کے گناہ کا۔ بال دوسرے پر نہین پڑتا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تزر وازرة وزر اخری قولہ شیطان ناامید ہوا ہے یعنی شیطان ناامید ہوا ہے اس سے کہ کسی مومن کو بتون کی عبادت مین پھنسائے یا یہ معنی ہون کہ نمازی لوگ میری امت کے نماز اور پرستش شیطان کی دونون کام نہ کرینگے جیساکہ ہنود اور نصاری کرتے ہین یا یہ معنی کہ شیطان دین اسلام کے بگاڑنے سے ناامید ہوا ہے اس طرح کہ اسکی جگہ شرک پھیلائے جیسے کہ پہلے تھا

هذا حديث حسن صحيح وروى زائدة عن شبيب بن غرقدة نحوه ولا نعرفه الا من حديث شبيب بن غرقدة **باب** ماجاء
لا يحل لمسلم ان يروع مسلما **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد نا ابن ابی ذئب نا عبد الله بن السائب بن يزيد عن ابيه عن جده
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأخذ احدكم عصا اخيه لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخيه فليردها اليه وفي الباب عن
ابن عمر وسليمٰن بن صرد وجعدة وابی هريرة هٰذا حديث حسن غريب ولا نعرفه الا من حديث ابن ابی ذئب والسائب بن
يزيد له صحبة قد سمع من النبی صلى الله عليه وسلم وهو غلام قبض النبی صلى الله عليه وسلم والسائب ابن سبع سنين وا
بويزيد بن السائب هو من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم وقد روی عن النبی صلى الله عليه وسلم احاديث **باب** ماجاء
فی اشارة الرجل على اخيه بالسلاح **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمی نا محبوب بن الحسن نا خالد الحذاء عن محمد بن سيرين
عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من اشار على اخيه بحديدة لعنته الملائكة وفی الباب عن ابی بكرة وعائشة
وجابر هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه يستغرب من حديث خالد الحذاء وروى ايوب عن محمد بن سيرين
عن ابی هريرة نحوه ولم يرفعه وزاد فيه وان كان اخاه لابيه وامه **حدثنا** بذلك قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب بهٰذا
باب النهی عن تعاطی السيف مسلولا **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحی البصری نا حماد بن سلمة عن ابی الزبير عن جابر قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا وفی الباب عن ابی بكرة هٰذا حديث حسن غريب من حديث حماد
بن سلمة وروى ابن لهيعة هٰذا الحديث عن ابی الزبير عن جابر عن بنّة الجهنی عن النبی صلى الله عليه وسلم وحديث حماد بن
سلمة عندی اصح **باب** من صلى الصبح فهو فی ذمة الله عزوجل **حدثنا** بندار نا معدی بن سليمان نا ابن عجلان

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے زائدہ نے بواسطہ شبیب بن غرقدہ کے مثل اسکے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شبیب بن غرقدہ سے
باب اس بیان میں کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو تکلیف پہونچائے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ
بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کی لاٹھی بطور کھیل کے نہ پکڑے کہ اُسپر[ل] مضبوط ہو جائے سو جو کوئی کسی
کی لاٹھی پکڑے تو چاہیئے کہ اسکو دیدے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن ابی ذئب سے اور سائب بن یزید کی آنحضرت سے صحبت ہے اُسنے آنحضرت سے
بچپن کی حالت میں سنا ہے آنحضرت فوت ہوئے اس حالت میں کہ سائب سات برس کا تھا۔ اور ابو یزید بن سائب رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ سے ہے اُسنے آنحضرت سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ **باب** بیانمیں اشارہ کرنے ایک مرد کے دوسرے بھائی پر ساتھ ہتھیار کے **حدیث** کی
ہمسے عبداللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے محبوب بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذار نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے بھائی پر ساتھ ہتھیار کے اشارہ کرے اُسپر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی بکرہ اور عائشہ اور
جابر رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی بوجہ خالد حذار کے ہے۔ اور روایت کیا ہی ایوب نے بواسطہ محمد بن سیرین کے ابی ہریرہ
سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور اُسنے اسمیں یہ زیادتی کی ہے اگرچہ بھائی اسکا حقیقی ہو[ل۲] **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید
نے ایوب سے ساتھ اسکے **باب** اس بیان میں کہ تلوار کا ننگا ہاتھ میں پکڑنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ
نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس سے کہ تلوار ننگی کر کے ہاتھ میں پکڑی جاوے۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی بکرہ
سے۔ یہ حدیث بوجہ حماد بن سلمہ کے حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہی ابن لہیعہ نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے اسنے جابر سے اُسنے بنہ جہنی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث
حماد بن سلمہ کی نزدیک میرے بہت صحیح ہی **باب** جسنے صبح کی نماز پڑھی تو اللہ کی پناہ میں ہی **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے معدی بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ابن عجلان نے

[ل] آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو لائق نہیں کہ دوسرے بھائی کی لاٹھی (مراد اس سے ادنی چیز ہے) ہنسی کے طور پر اس سے چھین لے پھر اسکو دے ہی نہیں اس سے دوسرے
آدمی کو تکلیف پہونچتی ہے اگر کسی نے یہ کام کیا ہو تو چاہیئے کہ اسکو دیدے۔ مطابقت اسکی باب سے ظاہر ہے ۱۲ **[ل۲]** یعنے بھائی حقیقی پر بھی ہتھیار کھڑا کرنے سے لعنت واقع
ہوتی ہے وجہ اس کی صحیحین میں مروی ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے چھڑا دے اور اسکو لگجاوے کہ اسکے سبب سے یہ آگ کے لائق ہو ۱۲

عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا یتبعنکم الله بشیء من ذمته وفی الباب
عن جندب وابن عمر هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **باب** فی لزوم الجماعة **حدثنا** احمد بن منیع نا النضر بن اسمعیل
ابو المغیرة عن محمد بن سوقة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال خطبنا عمر بالجابیة فقال یا ایها الناس انی قمت فیکم کمقام رسول
الله صلی الله علیه وسلم فینا فقال اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یفشو الکذب حتی یحلف الرجل ولا یستحلف
ویشهد الشاهد ولا یستشهد الا لا یخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان علیکم بالجماعة وایاکم والفرقة فان الشیطان مع
الواحد وهو من الاثنین ابعد من اراد بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة من سرته حسنته وساءته سیئته فذلکم المؤمن هذا حدیث
حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقد رواه ابن المبارک عن محمد بن سوقة وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن عمر عن النبی
صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابوبکر بن نافع البصری ثنا المعتمر بن سلیمان ثنا سلیمن المدینی عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد علی ضلالة ویدالله علی الجماعة ومن شذ شذ الی النار هذا حدیث
غریب من هذا الوجه وسلیمن المدینی هو عندی سلیمن بن سفیان وفی الباب عن ابن عباس **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا
عبد الرزاق نا ابراهیم بن میمون عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ید الله مع
الجماعة هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث ابن عباس الا من هذا الوجه **باب** ماجاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر المنکر
حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی بکر الصدیق انه قال یا ایها الناس

اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی پناہ مین ہے سو تمکو اللہ تعالےٰ ساتھ
کسی چیز کے اسکے ذمے مین پیچھے نہ لگائے۔ یعنے اسکو ایذا نہ دو۔ اور اس باب مین روایت ہے جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث
اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** جماعت کے لازم پکڑنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن اسمٰعیل یعنی ابوالمغیرہ
نے محمد بن سوقہ سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے حضرت عمرؓ نے جابیہ مین (موضع ہے شام مین) ہمکو خطبہ سنایا اور کہا اے
لوگو مین تم مین کھڑا ہون جیسا کہ آنحضرت ہم مین کھڑے تھے سو آپ نے فرمایا مین تمکو اپنے صحابہ کے حق مین وصیت کرتا ہون پھر اُن لوگون کے حق مین
جو اُنکو ملینگے پھر اُن لوگون کے حق مین جو اُنکو ملینگے پھر جھوٹ پھیل جائیگا حتی کہ خود بخود مرد قسم[۱] کھائیگا اور اس سے قسم کی خواہش نہ کیجائیگی اور شاہد
گواہی دیگا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کیجائیگی۔ خبردار کوئی مرد ساتھ کسی عورت کے اکیلا نہین ہوتا مگر تیسرا اُن دونونکا شیطان ہوتا ہے تم
جماعت کو لازم پکڑو یعنے بہت لوگون کے پیچھے چلو اور اکیلا ہونے سے بچو۔ کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیون سے بہت دور رہتا ہے
جو کوئی وسط جنت کا ارادہ کرتا ہے تو چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے۔ جس شخص کو اپنی نیکی اچھی معلوم ہوا اور برائی بُری معلوم ہو تو وہ مؤمن ہے۔ یہ حدیث
اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کیا اسکو ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عمرؓ کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان مدینی نے عبد اللہ بن دینار
سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو (شک راوی) گمراہی پر جمع نہین کرتا اور
ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے۔ اور جو کوئی اکیلا ہوا وہ آگ مین داخل ہوا۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور سلیمان مدینی وہ میرے نزدیک سلیمان بن سفیان
ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم
بن میمون نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ساتھ
جماعت کے ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان مین کہ عذاب الٰہی نازل
ہوتا ہے جب بُری باتون سے منع نہ کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی
ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اُسنے ابی بکر صدیق سے یہ کہ فرمایا آپنے اے لوگو

---

[۱] مراد اس سے یہ ہو کہ ان لوگونکو قسم اور شہادت پر بہت حرص ہوگی اس سبب سے کہ انکو دین کی پرواہ نہ ہوگی یا مراد اس سے کثرت شہادت زور ہو یعنی وہ لوگ جھوٹی شہادت اور جھوٹی قسم بہت کھایا کرینگے اور حدیث مین جو آیا ہے بہتر شاہد وہ ہے کہ شاہد بنانے سے پہلے شہادت دے یہ اس شخص کیلئے ہے کہ جسکا کوئی شاہد اسکو معلوم نہ ہوا اور وہ حق پر ہوا اور اس کو اس مقدمہ کی حقیقت معلوم ہو تو اسکو جائز ہے کہ کہدے کہ مین تیرا شاہد ہون اسکو کچھ گناہ نہین

انکم تقرؤن هذه الاية يايها الذين امنوا عليكم انفسكم لايضركم من ضل اذا اهتديتم وانی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعقاب منه **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون عن اسمٰعيل بن ابی خالد نحوه وفی الباب عن عائشة وام سلمة والنعمان بن بشير وعبد الله بن عمر وحذيفة هكذا روی غير واحد عن اسمٰعيل نحو حديث يزيد ورفعه بعضهم عن اسمٰعيل ووقفه بعضهم **باب** ما جاء فی الامر بالمعروف والنهی عن المنكر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد الله الانصاری عن حذيفة بن اليمان عن النبی صلى الله عليه وسلم قال والذی نفسی بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر اوليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا منه فتدعونه فلا يستجيب لكم **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعيل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمٰن الانصاری الاشهلی عن حذيفة بن اليمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذی نفسی بيده لاتقوم الساعة حتى تقتلوا امامكم وتجتلدوا باسيافكم ويرث دنياكم شراركم هذا حديث حسن **حدثنا** نصر بن علی نا سفيان عن محمد بن سوقة عن نافع بن جبير عن ام سلمة عن النبی صلى الله عليه وسلم انه ذكر الجيش الذی يخسف بهم فقالت ام سلمة لعل فيهم المكره قال انهم يبعثون على نياتهم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روی هذا الحديث عن نافع بن جبير عن عائشة ايضا عن النبی صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فی تغيير المنكر باليد او باللسان وبالقلب **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفيان عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب

تم یہ آیت پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اہتدیتم یعنی اے ایمان والو لازم پکڑو تم اپنی جانوں کو نہ ضرر دے گا تم کو وہ شخص کہ گمراہ ہوا جب تم ہدایت یاب ہو گئے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ فرماتے بیشک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھوں کو نہ پکڑیں یعنی اس کو ظلم سے منع نہ کریں تو اُمید ہے اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے گا ان کو ساتھ عذاب کے اس سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے مثل اس کے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ سے رضی اللہ عنہم۔ ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اسمٰعیل سے مثل حدیث یزید کے۔ اور رفع کیا ہے بعض نے اسمٰعیل سے اور موقوف کیا ہے بعض نے۔ **باب** اس بیان میں کہ نیکی کا امر کرنا چاہیئے اور بُری باتوں سے منع کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُس نے عبداللہ انصاری سے اُس نے حذیفہ بن یمان رض سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم نیکی کا امر کرو اور بُرے کاموں سے باز رہو یا اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجے گا سو تم اس کو پکارو گے تو پھر تم کو جواب نہیں دے گا۔[۱] **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری اشہلی سے اُس نے حذیفہ بن یمان رض سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ قائم ہوگی قیامت[۲] یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے لڑو اور تمہارے ملک اور مال کے تمہارے شریر وارث ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے محمد بن سوقہ سے اُس نے نافع بن جبیر سے اُس نے ام سلمہ رض سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اُس لشکر کا ذکر کیا کہ جو زمین میں خسف کیا جاویگا پس کہا ام سلمہ نے شاید اُسمیں وہ بھی ہونگے جو مکرہ ہیں یعنی جو جبر سے خسف ہو گئے حقیقت میں وہ اسکے لائق نہ تھے فرمایا آپنے وہ اپنی نیتوں پر اُٹھائے جاوینگے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے، اور نیز یہ حدیث نافع بن جبیر سے بواسطہ عائشہ رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ بُرے کام کو ہاتھ یا زبان یا دل سے منع کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے قیس بن مسلم سے اُسنے طارق بن شہاب سے

---

[۱] یعنی دو امر وں سے ایک ضرور واقع ہوگا یا تو عذاب الٰہی تم پر نازل ہوگا یا تم نیکی کا کام کرو اور بُرائی سے منع کرو ۱۲ [۲] یعنی قیامت نہیں آئیگی جبتک تم سے یہ کام نہ ہوں ایک یہ کہ تم اپنے امام یعنی بادشاہ وقت کو قتل نہ کرلو دوسرا آپس میں لڑائی نہ کرلو یعنی جب تم آپس میں لڑ کر مارے جاؤ گے تو شریر لوگ تمہارے ملک اور مال کے وارث ہو جاوینگے۔ وجہ لانے اس حدیث کی اس باب میں یہ ہے کہ فتنہ اس سبب سے واقع ہوگا کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دو گے کیونکہ یہ کام ان لوگوں کا ہے کہ امت کے برگزیدہ لوگ ہیں اور جو شریر دنیا کے وارث ہوں گے وہ اس وصف کے نہیں ہونگے۔

قال ول من قدم الخطبة قبل الصلوٰة مروان فقام رجل فقال لمروان خالفت السنة فقال یافلان ترك ما هناك فقال ابوسعید اما هٰذا فقد
قضى ما علیه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من راى منكرا فلینكره بیده ومن لم یستطع فبلسانه ومن لم یستطع فبقلبه و
ذلك اضعف الایمان هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** **حدثنا** احمد بن منیع نا ابومعاویة عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن
بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل القائم على حدود الله والمدهن فیها كمثل قوم استهموا على سفینة فی البحر فاصاب بعضهم
اعلاها واصاب بعضهم اسفلها فكان الذین فی اسفلها یصعدون فیستقون الماء فیصبون على الذین فی اعلاها فقال الذین فی
اعلاها لاندعكم تصعدون فتؤذوننا فقال الذین فی سفلها فانا ننقبها فی اسفلها فنستقی فان اخذوا على ایدیهم فمنعوهم نجوا جمیعا
وان تركوهم غرقوا جمیعًا هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر **حدثنا** القاسم بن دینار
الكوفی نا عبدالرحمٰن بن مصعب ابویزید نا اسرائیل عن محمد بن جحادة عن عطیة عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان من اعظم الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر وفی الباب عن ابی امامة هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه **باب**
سوال النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا فی امته **حدثنا** محمد بن بشار نا وهب بن الجریر قال ثنا ابی قال سمعت النعمان بن راشد جریر
عن الزهری عن عبدالله بن الحارث عن عبدالله بن خباب بن الارت عن ابیه قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہا اُسنے سب سے پہلے مروان نے قبل نماز عید سے خطبہ پڑھا سو ایک مرد کھڑا ہوا اور مروان سے کہنے لگا آپنے تو سنت کے خلاف کیا ہے پس کہا اُس نے اے فلان اس وقت کی بات وہان ہی ترک کی گئی ہے یعنی وہ حکم اب نہیں رہا یہ کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نہ کرونگا پھر کہا ابوسعید نے بہرحال اس شخص نے کہ جو اُسپر حکم تھا ادا کر دیا ہے[1] مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو کوئی کسی بُری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ دکھتا ہو تو زبان سے اُسکی بُرائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اسکو دل سے بُرا جانے اور دل سے بُرا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل سے بُرا بھی نہ جانے تو اسمین کچھ ایمان بھی نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُس نے شعبی سے اُس نے نعمان بن بشیر رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی مثال جو خدا کی حدون پر کھڑا ہے یعنی گناہ نہیں کرتا اور اسکی جو انمین سستی کرتا ہے یعنی گناہون مین ڈوبا ہے اس قوم کے مثل ہے جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اسکے اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلیکا مکان پایا سو جو لوگ کہ تلے رہے اوپر چڑھتے تھے اور پانی چاہتے تھے اور اوپر والونپر پانی گراتے تھے یعنی جب وہ اوپر سے پانی لیتے تھے تو انپر گرتا تھا تو پھر اوپر والون نے کہا ہم تمکو چھوڑتے نہیں تم اوپر چڑھتے ہو اور ہمکو ایذا پہونچاتے ہو پھر نیچے والون نے کہا ہم جہاز کو نیچے سے پھاڑ لیتے ہین اور پانی پئین گے سو اگر وہ اوپر والے انکے ہاتھون کو پکڑ لین اور انکو سوراخ کرنے سے منع کرین تو سب نجات پا جائینگے اور اگر انکو چھوڑ دینگے یعنے انکو منع نہ کرین گے تو سب کے سب غرق ہونگے[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہنی افضل جہاد ہے حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مصعب یعنے ابویزید نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے محمد بن جحادہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدری رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلی جہاد ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہنی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی امامہ سے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیواسطے تین سوال کئے ہین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا مین نے نعمان بن راشد سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے عبداللہ بن حارث سے اُس نے عبداللہ بن خباب بن ارت رض سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی

[1] ہر ایک انسان پر یہی حکم ہے کہ دوسرے آدمی کو جو بُرا کام کر رہا ہو حتی المقدور اسکو اس سے منع کرے خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے سو اسنے تو اسکو اس کام سے جو کہ خلاف شرع تھا منع کر دیا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا سب مسلمانونپر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتونسے لوگونکو منع کرین بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمونکا کام ہے زبان سے عالمونکا دل سے عوام خلقت کا ۱۲

[2] یعنے جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون یعنی آپس مین سے گناہون اور خلاف شرع کامونسے بچتے ہون اور بعضے بدکاریون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت رکھنے کے گنہگارونکو بدکامونسے منع نہ کرین تو آخرت کے عذاب مین دونون ایک ہین جیسا کہ فرمایا ہے واتقوا فتنة لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنی ڈرو اس فتنے سے جو صرف تمہارے ظالمونکو ہی نہین پہونچے گا بلکہ بسبب تمہاری سستی کے سبکو پہونچیگا اور اگر دنیا مین عذاب آئیگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کامونسے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگونکو روکنا واجب ہے اسواسطے کہ بُرے کام جب کثرت سے ہوے تو اسمین سبکی بربادی ہے ۱۲

فاطالها فقالوا یا رسول الله صلیت صلوۃ لم تکن تصلیها قال اجل انها صلوۃ رغبۃ ورھبۃ انی سألت الله فیها ثلاثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سألته ان لا یهلك امتی بسنة فاعطانیها وسألته ان لا یسلط علیهم عدوا من غیرهم فاعطانیها وسألته ان لا یذیق بعضهم بأس بعض فمنعنیها هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سعد وابن عمر حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله زوی لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زوی لی منها واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة عامة وان لا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد وانی اعطیتك لامتك ان لا اهلکهم بسنة عامة ولا اسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم ولو اجتمع علیهم من باقطارها او قال من بین اقطارها حتی یکون بعضهم یهلك بعضا ویسبی بعضهم بعضا هذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی الرجل یکون فی الفتنة حدثنا عمران بن موسی القزاز البصری نا عبد الوارث بن سعید نا محمد بن جحادة عن رجل عن طاؤس عن ام مالك البهزیة قالت ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنة فقربها قالت قلت یا رسول الله من خیر الناس فیها قال رجل فی ماشیته یودی حقها ویعبد ربه ورجل اخذ برأس فرسه یخیف العدو ویخوفونه وفی الباب عن ام مبشر وابی سعید الخدری وابن عباس هذا حدیث غریب من هذا الوجه ورواه لیث بن ابی سلیم عن طاؤس عن ام مالك البهزیة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا عبد الله بن معویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن لیث عن طاؤس عن زیاد بن سیمین کوش عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون الفتنة تستنظف العرب قتلاها

اور لمبا کیا پس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے یہ ایسی نماز پڑھی ہے کہ آگے آپ نے کبھی اسکو نہیں پڑھا فرمایا ہاں یہ نماز ترغیب و ترہیب کی ہے میں نے اسمیں تین چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں ہیں سو دو مجھے اللہ نے دی ہیں اور ایک سے منع کیا ہے میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرنا سو میری یہ دعا اللہ نے قبول کر لی ہے اور میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ انپر کوئی دشمن انکے غیر سے مسلط نہیں کرنا یعنی غیر قوم سے ظالم حاکم اُنپر مسلط نہ ہو یہ دعا بھی قبول ہوگئی ہے اور میں نے یہ سوال کیا کہ ایک کو دوسرے کی تکلیف اور خوف نہ پہونچے سو اللہ نے یہ میری دعا قبول نہیں کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمرؓ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبانؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمٹا لیا سو میں نے اسکے مشارق اور مغارب کو دیکھا اور میری امت کا ملک وہاں تک پہونچے گا جہاں تک کہ میرے لئے وہ زمین سمٹائی گئی ہے۔ اور مجھے دو خزانے ملے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سوال کیا ہے کہ اسکو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا اور اُنپر کوئی دشمن سوائے انکے نفسوں کے اور کسی کو مسلط نہ کرنا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اور میرے رب نے فرمایا ہے اے محمد میں جب کوئی حکم کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوتا۔ اور میں نے تجھے تیری امت کیواسطے یہ دیا ہے کہ میں انکو عام قحط میں ہلاک نہیں کرونگا اور نہ انپر کوئی دشمن سوائے انکی جانوں کے مسلط کرونگا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اگرچہ اُنپر تمام اطراف زمین سے لوگ جمع ہو کر آئیں (یا کہا راوی نے درمیان اطراف سے) تاکہ بعض انکے بعض کو ہلاک کرینگے اور بعض انکے بعض کو قید کرینگے یعنی کوئی غیر تو انکو ہلاک نہ کریگا مگر آپسمیں لڑ کر مرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب اس شخص کے بیان میں جو فتنے میں ہو حدیث کی ہمسے عمران بن موسی قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جحادہ نے ایک مرد سے اُسنے طاؤس سے اُس نے ام مالک بہزیہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسکی قربت بیان فرمائی کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ بہتر لوگوں کا اُس فتنے میں کون شخص ہے فرمایا آپ نے وہ مرد کہ اپنے چرنے والے مال میں رہکر انکا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ مرد کہ جو اپنا گھوڑا پکڑ کر دشمن کو خوف دلاتا ہو اور وہ اسکو خوف دلاتا ہو یعنی جہاد کرتا ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے ام بشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے اُسنے ام مالک بہزیہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے لیث سے اُسنے طاؤس سے اُسنے زیاد بن سیمین کوش سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ہوگا کہ تمام عرب کو گھیر لے گا مقتول اسکے

فی النار اللسان فیھا اشد من السیف ھٰذا حدیث غریب سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول لا نعرف لزیاد بن سیمین کوش غیر ھٰذا الحدیث ورواہ حماد بن سلمۃ عن لیث فرفعہ ورواہ حماد بن زید عن لیث فوقفہ **باب ما جاء فی رفع الامانۃ حدثنا** ھناد ابو معاویۃ عن الاعمش عن زید بن وھب عن حذیفۃ قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین قد رأیت احدھما وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم نزل القراٰن فعلموا من القراٰن وعلموا من السنۃ ثم حدثنا عن رفع الامانۃ قال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام نومۃ فتقبض الامانۃ فیظل اثرھا مثل اثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفطت فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیٔ ثم اخذ حصاۃ فدحرجھا علی رجلہ قال فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اجلدہ واظرفہ واعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان قال ولقد اتی علی زمان وما ابالی ایکم بایعت فیہ لئن کان مسلما لیردنہ علی دینہ ولئن کان یھودیا او نصرانیا لیردنہ علی ساعیہ فاما الیوم فما کنت ابایع منکم الا فلانا وفلانا ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب لترکبن سنن من کان قبلکم حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزھری عن سنان بن ابی سنان عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرۃ للمشرکین یقال لھا ذات انواط یعلقون علیھا اسلحتھم قالوا یا رسول اللہ

آگ میں[1] جائینگے زبان اس میں سخت ہے تلوار سے۔ یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا ہم زیاد بن سیمین کوش کی کوئی حدیث سوائے اسکے نہیں پہچانتے۔ اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن سلمہ نے لیث سے تو اسکو مرفوع کیا اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن زید نے لیث سے تو اسکو موقوف رکھا **باب** امانت کے اُٹھائے جانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے زید بن وہب سے اُسنے حذیفہ سے کہا اُسنے ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کی ہیں۔ میں ایک تو ان دونوں میں سے دیکھ چکا ہوں اور دوسری کی انتظاری کرتا ہوں ہمکو آنحضرت نے حدیث سنائی ہے کہ امانت[2] آدمیوں کے وسط دلوں میں نازل ہوئی ہے پھر قرآن نازل ہوا تو اُنھوں نے قرآن سے اسکو سیکھا اور سنت سے اسکو سیکھا پھر آپ نے ہمسے رفع امانت کی بابت حدیث بیان کی اور فرمایا کہ آدمی ایکبار سوتا ہے تو امانت اسکے دل سے قبض کیجاتی ہے پھر اسکا اثر مثل نقطہ کے باقی رہتا ہے پھر سوتا ہے تو پھر امانت قبض کیجاتی ہے سو اثر اسکا مثل آبلہ کے باقی رہتا ہے مثل پتھر کے کہ اسکو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور وہ آبلہ ڈالدے پھر تو اسکو دیکھتا ہے کہ وہ کھڑا ہوا ہے اور اسمیں کوئی چیز نہیں ہوتی پھر آپ نے ایک پتھر کڑا اور اسکو اپنے پانوں پر لڑھکایا۔ کہا اُسنے پھر صبح ہوتے لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں کوئی شخص امانت ادا کرنیکے قریب نہیں پہونچتا تاکہ کہا جاتا ہے کہ فلاں قبیلہ میں ایک مرد امین ہے اور اُس مرد کے حق میں تعجب سے کہا جاتا ہے کہ کس چیز نے اس کو ہشیار اور ظریف اور عقیل بنا دیا ہے حالانکہ اسکے دل میں بھی رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں ہوتا۔ کہا اُسنے اور مجھپر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ میں اسمیں خرید و فروخت کرنیمیں کسی کے ساتھ کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ دین کی غیرت سے مجھے چیز پھیر دیتا۔ اور اگر وہ یہودی یا نصاریٰ ہوتا تو اسکا حاکم مجھے چیز پھیر دیتا مگر آج کے دن سوائے فلاں اور فلاں کے اور کسی سے میں تم میں سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ضرور تم پیچھے چلوگے ان لوگوں کے جو تمسے پہلے ہوئے ہیں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سنان بن ابی سنان سے اُسنے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین (نام موضع قریب مکہ) کی طرف نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس گذرے جسکو ذات انواط[3] کہا جاتا ہے اسپر وہ اپنے ہتیار لٹکایا کرتے تھے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ

[1] یعنی جو کوئی اس فتنے میں لڑائی کریگا وہ آگ میں جائیگا کیونکہ انکا قصد دین کے بلند کرنیکا نہیں ہوگا اور نہ دفع ظلم کا بلکہ قصد انکا حاصل کرنا مال اور ملک کا ہوگا۔ اور زبان اسمیں تلوار سے سخت ہوگی یعنی چونکہ یہ دونوں گروہ مسلمان ہیں اسلئے انمیں سے ہر ایک کا شکوہ کرنا حرام ہے شاید مراد اس سے حضرت علی اور معاویہ کا فتنہ ہوگا مگر اسصورت پر مراد (آگ میں جائینگے) سے فقط توبیخ اور تغلیظ ہی ہوگی کیونکہ وہ دونوں فریق مجتہد تھے اور مجتہد کو خواہ خطا ہی کرے تو بھی ثواب ملتا ہے ۱۲ [2] مراد اس امانت سے وہ عہد ہے جو پروردگار نے اول روز میں تمام لوگوں سے کیا تھا چنانچہ کلام اللہ اسکا ناطق ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الآیہ یعنے اول تو وہ عہد لوگوں کے دلوں میں ڈالا گیا بعد اسکے بواسطہ رسولوں کے اسکی یاد دہی کرائی گئی حذیفہ کہتا ہے کہ اولاً تو ہمکو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ عہد اسطرح سے دلوں میں ڈالا گیا بعد اسکے دوسری حدیث میں فرمایا کہ آہستہ آہستہ دور ہوگا جب کچھ حصہ اس سے دور ہوگا تو نورانیت اسکی اُڑ جائیگی اور اُسکی جگہ سیاہی چھا جائیگی پھر جب بقیہ حصہ دور ہو جائیگا تو اسجگہ آبلہ سا ہو جائیگا یعنی اُسپر پہلی سیاہی سے زیادہ سیاہی جم جائیگی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس نور کے زوال کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص پانوں پر پتھر لڑھکاتا ہے اسمیں ابتدا اثر کرتا ہے پھر وہ پتھر زائل ہوتا ہے تو اُسپر آبلہ کھڑا ہو جاتا ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوگا کہ نامی اور مشہور لوگ کہ جنکی لوگ تعریفیں کرینگے انکی بھی نیت بدل جاویگی جیسے کہ آجکل کا زمانہ ہے **بیت** سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جنکی پارسائی کا ٭ وہ سب یاں خرابات اپنے اگلے ہمنشیں نکلے ۱۲ [3] ذات انواط نام درخت کا ہے نوط اسکو بولتے ہیں جسپر کوئی چیز لٹکائی جائے چونکہ اُسپر مشرک لوگ ہتیار لٹکاتے تھے اسلئے اسکو ذات انواط کہتے ہیں

اجعل لنا ذات انواط کما لهم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم سبحان اللہ هذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰها کما لهم اٰلهة والذی نفسی بیده لترکبن سنة من کان قبلکم هذا حدیث حسن صحیح وابو واقد اللیثی اسمه الحارث بن عوف وفی الباب عن ابی سعید وابی هریرة **باب** ماجاء فی کلام السباع **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابی عن القاسم بن الفضل نا ابو نضرة العبدی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والذی نفسی بیده لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع الانس وحتی یکلم الرجل عذبة سوطه وشراك نعله وتخبره فخذه بما احدث اهله بعده وفی الباب عن ابی هریرة وهذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث القاسم بن الفضل والقاسم بن الفضل ثقة مامون عند اهل الحدیث وثقه یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی **باب** ماجاء فی انشقاق القمر **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد عن شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اشهدوا وفی الباب عن ابن مسعود وانس وجبیر بن مطعم هذا حدیث حسن صحیح **باب** فی الخسف **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن فرات القزاز عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من غرفة ونحن نتذاکر الساعة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تروا عشر اٰیات طلوع الشمس من مغربها ویاجوج وماجوج والدابة وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس او تحشر الناس فتبیت معهم حیث باتوا وتقیل معهم حیث قالوا **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان نحوه وزاد فیه والدخان **حدثنا** هناد

ہمارے واسطے بھی ذات انواط مقرر کیجئے جیسا کہ اُنکے لئے ذات انواط ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ یہ قول تمہارا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کے مثل ہے کہ اُنھون نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہمارے لئے بھی معبود مقرر کیجئے جیسا کہ اُنکے لئے معبود ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ضرور تم پیچھے چلوگے اُن لوگون کے جو تمسے پہلے ہوے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد اللیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے **باب** درندون کے کلام کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے قاسم بن فضل سے کہا حدیث کی ہمسے ابو نضرہ عبدی نے ابی سعید خدریؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے قیامت تب قائم ہوگی کہ جب درندے آدمیون سے کلام کرینگے اور جب مرد سے پھنگی چابک کی اور اُسکے جوتے کا تسمہ کلام کریگا اور اسکو اُسکی ران اُس چیز کی خبر دیگی جو اسکی بیوی نے اسکے بعد کیا ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق قاسم بن فضل سے اور قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ امانت دار ہے۔ اسکی یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے توثیق کی ہے **باب** چاند کے پھٹنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُس نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چاند پھٹ گیا پس فرمایا آپ نے شاہد رہو تم۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ اور انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خسف کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے فرات قزاز سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے حذیفہ بن اسید سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑکی سے جھانکا اس حالتمین کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تب قائم ہوگی جب تم دس علامتین دیکھ لوگے طلوع آفتاب کا مغرب کی طرف سے یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض[۱] اور تین خسوف ایک خسف مشرق مین دوسرا خسف مغرب مین تیسرا خسف جزیرہ عرب مین۔ اور آگ جو کہ عدن کے گڑھے سے نکلکر لوگونکو چلائیگی یا فرمایا آپنے لوگونپر حشر برپا کریگی سو وہ آگ رات گزاریگی جہان لوگ رات گزارینگے اور قیلولہ کریگی اُنکے ساتھ جہان وہ قیلولہ کرینگے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مثل اسکے اور اُسنے اسمین دخان کی زیادتی کی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے

[۱] مجمع البحار مین لکھا ہے کہ طول اس جانور کا ساٹھ گز ہوگا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ پیدائش اسکی چند جانورونکی طرح ہوگی صفا پہاڑی کو جو کہ مکے کے پاس ہے اسکو پھاڑ کر جمعہ کے دن نکلیگا اسکے پاس حضرت موسی علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی کوئی اس سے بھاگ نہین سکیگا اور نہ کوئی اسکو مار سکیگا مومن کو عصا لگائیگا تو اسکے منھ پر لفظ مومن کا لکھا جائیگا اور کافر کو انگوٹھی اسپر لفظ کافر کا لکھا جائیگا بیہقی نے لکھا ہے کہ اولًا ظہور دجال کا ہوگا بعد اُسکے نزول عیسےٰ علیہ السلام کا بعد اسکے خروج یاجوج و ماجوج کا بعد اُسکے خروج دابۃ الارض کا بعد اُس کے طلوع آفتاب کا مغرب کیطرف سے خسف کے معنی زمین دھس جانیکے ہین ۱۲

نا ابو الاحوص عن فرات القزاز نحو حديث وكيع عن سفيان حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسی عن شعبة والمسعودی
سمعا فراتا القزاز نحو حديث عبد الرحمن عن سفيان عن فرات وزاد فيه الدجال والدخان حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا ابو النعمان
الحكم بن عبد الله العجلی عن شعبة عن فرات نحو حديث ابی داؤد عن شعبة وزاد فيه والعاشرة اما ريح تطرحهم فی البحر واما نزول
عيسی بن مريم وفی الباب عن علی وابی هريرة وام سلمة وصفية هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا ابو نعيم
نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن ابی ادريس المرهبی عن مسلم بن صفوان عن صفية قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
لا ينتهی الناس عن غزو هذا البيت حتی يغزو جيش حتی اذا كانوا بالبيداء او ببيداء من الارض خسف باولهم واخرهم ولم ينج
اوسطهم قلت يا رسول الله فمن كره منهم قال يبعثهم الله علی ما فی انفسهم هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو كريب نا صيفی بن
ربعی عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يكون فی اخر هذه
الامة خسف ومسخ وقذف قالت قلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا ظهر الخبث هذا حديث غريب من حديث
عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه وعبد الله بن عمر تكلم فيه يحيی بن سعيد من قبل حفظه **باب ما جاء فی طلوع الشمس من**
مغربها حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمی عن ابيه عن ابی ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس

کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے فرات القزاز سے مثل حدیث وکیع کے جو سفیان سے ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی
نے شعبہ اور مسعودی سے سنا ان دونوں نے فرات قزاز سے مثل حدیث عبد الرحمن کے جو بواسطہ سفیان کے فرات سے ہے اور اُسنے اسمین زیادتی دجال
یا دخان[1] کی کی ہے حدیث کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النعمان یعنی حکم بن عبد اللہ عجلی نے شعبہ سے اُسنے فرات سے
مثل حدیث ابی داؤد کے جو شعبہ سے ہے۔ اور اُس نے زیادہ کیا ہے دسوین علامت یا تو ہوا ہے جو کہ لوگونکو دریا مین ڈالیگی یا نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام
کا ہے اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی ادریس مرہبی سے اُسنے مسلم بن صفوان سے اُسنے صفیہ رضؓ
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے لوگ اس گھر یعنے بیت اللہ کی جنگ سے باز نہین آئینگے حتیٰ کہ ایک لشکر جنگ کریگا تا کہ جب وہ بیدا مین یا
زمین کے ایک جنگل مین (شک راوی) پہونچینگے تو پہلے اور پچھلے سب زمین مین دھنس جائینگے اور درمیان کے بھی نجات نہین پائینگے مین نے کہا یا
رسول اللہ سو جو کوئی ان مین سے اس جنگ کو برا جانتا ہوگا اس کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے انکو اللہ تعالیٰ اپنی نیتون پر اُٹھائیگا یعنی آخرت
مین وہ اپنی نیت کے موافق اُٹھینگے اور اسپر جزا پائینگے گو ہلاک سب کے سب ہو جائینگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث
کی ہمسے صیفی بن ربعی نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
امت کے آخر مین خسف اور مسخ اور قذف[2] ہوگا کہا عائشہ نے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت مین کہ ہم مین نیک لوگ ہونگے
فرمایا آپ نے ہان جبکہ خباثت ظاہر ہوگی۔ یہ حدیث طریق حضرت عائشہ رضؓ سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے اور عبد اللہ بن عمر
کے حق مین یحییٰ بن سعید نے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **باب** آفتاب کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم تیمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے مین مسجد مین اُسوقت داخل ہوا جبکہ آفتاب غروب ہو چکا

[1] کلام اللہ مین آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس الآیہ اکثر لوگون نے کہا ہے مراد اس سے وہ دھوان ہے جو عرب کے لوگون کو قحط کے مارے نظر آتا تھا جیسا کہ بخاری مین ہے کہ جب عرب
کے لوگون نے اسلام لانے مین دیر کی تو آنحضرت نے ان کے حق مین بد دعا کی کہ اے اللہ ان پر قحط ڈال جیسے کہ تو نے یوسف علیہ السلام کے وقت مین قحط ڈالا تھا پس آنحضرت کی بد دعا سے اُنپر سات برس
کا قحط پڑا کہ جسمین اُنھون نے چمڑے اور مردار اور کتون کا گوشت کھایا بھوک کے مارے ان کو آسمان مین دھوان سا بسبب ضعف بصارت کے نظر آتا تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس دھوین
سے وہ دھوان ہے جو قیامت کے قریب چالیس روز تک زمین پر رہیگا یہ حدیث متن کی بھی اسی پر دال ہے ۱۲ [2] خسف کہتے ہین زمین مین دھنس جانیکو اور مسخ اشکال کے بدلنے کو اور
قذف پتھرون کی مار کو یعنی آخر زمانہ مین اس امت پر اس قسم کا عذاب واقع ہوگا جیسا کہ پہلی امتون پر ہوا ہے عائشہ رضؓ نے کہا کیا یا رسول اللہ اس قسم کا عذاب ہم پر اس حالت
مین بھی ہوگا کہ جب ہم مین نیک لوگ موجود ہونگے فرمایا آپنے ہان جب فسق و فجور زیادہ ہو جائیگا تو اُس وقت یہ عذاب نازل ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین
نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا ۱۲

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال یا اباذر اتدری این تذہب ہذہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب تستاذن فی السجود فیؤذن لہا وکانہا قد قیل لہا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا قال ثم قرأ وذلک مستقر لہا وقال ذلک قرأۃ عبداللہ بن مسعود وفی الباب عن صفوان بن عسال وحذیفۃ ابن اسید وانس وابی موسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی خروج یاجوج وماجوج **حدثنا** سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزہری عن عروۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوم محمر وجہہ وہو یقول لا الٰہ الا اللہ یرددہا ثلث مرات ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وعقد عشرا قالت زینب قلت یارسول اللہ افنہلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث ہذا حدیث حسن صحیح جود سفیان ہذا الحدیث وقال الحمیدی عن سفیان بن عیینۃ حفظت من الزہری فی ہذا الاسناد اربع نسوۃ زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ وہما ربیبتا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی معمر ہذا الحدیث عن الزہری ولم یذکر فیہ عن حبیبۃ **باب** ماجاء فی صفۃ المارقۃ **حدثنا** ابوکریب نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیہم یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ وفی الباب عن علی وابی سعید وابی ذر ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی فی غیر ہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف ہؤلاء القوم الذین یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ انما ہم الخوارج الحروریۃ وغیرہم من الخوارج **باب** ماجاء فی الاثرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپ نے اے اباذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ سجدہ میں اذن لینے کے واسطے جاتا ہے پس اسکے لئے اذن دیا جاتا ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ سے طلوع کر جہاں سے تو آیا ہے پس آخرت کو مغرب کی طرف سے طلوع کریگا کہا راوی نے پھر اُسنے یہ آیت پڑھی وذلک مستقر لہا اور کہا اُسنے یہ قرات عبداللہ بن مسعود کی ہے۔ ۱؎ اور اس باب میں روایت ہے صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس رضہ اور ابی موسیٰ رضہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے حبیبہ سے اُسنے ام حبیبہ سے اُسنے زینب بنت جحش سے کہا اُسنے ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اس حالت میں کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور یہ کہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ اسکو تین بار پڑھا ہلاکت ہے واسطے عرب کے اُس برائی سے کہ قریب پہونچگئی ہے آجکے دن دیوار یاجوج اور ماجوج سے رخنہ کھل گیا ہے مثل اسکی اور دس کا عقد کیا ۲؎ کہا زینب نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت میں بھی کہ ہم میں نیک کار ہوں فرمایا آپنے ہاں جبکہ فسق وفجور بڑھ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اس حدیث کو جید کہا ہے اور کہا حمیدی نے سو میں بواسطہ سفیان بن عیینہ کے زہری سے اس سند میں چار عورتیں یاد رکھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ جو راوی ہے حبیبہ سے اور یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لے پالک ہیں وہ راوی ہے ام حبیبہ سے جو راوی ہے زینب بنت جحش سے جو کہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو زہری سے اور اُسنے حبیبہ کا اس میں ذکر نہیں کیا۔ **باب** خارجیوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کم عمر ناقص عقل پڑھینگے قرآن کو وہ انکے نرخرونکے نیچے نہیں اتریگا کلام کرینگے بہتر لوگوں کا سا کلام نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار کے جانور سے اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضہ اور ابی سعید رضہ اور ابی ذر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کے جو کہ قرآن کو پڑھتے ہیں اور وہ انکے نرخروں سے نیچے نہیں اترتا جو کہ دین سے نکلتے ہیں جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکاری جانور سے یہ آیا ہے کہ وہ حروریہ (نام موضع قریب کوفہ) وغیرہ کے خارجی لوگ ہیں ۳؎ **باب** حکومت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے

۱؎ اس قرأت کے الفاظ جو کہ مشہور ہے یہ ہیں والشمس تجری لمستقر لہا یعنی اور سورج چلتا ہے اس قرارگاہ پر کہ واسطے اسکے ہے یہ ہے اندازہ غالب جاننے والے کا یعنی قیامت تک اس کا یہی طریق رہیگا کہ ہر روز عرش کے نیچے جاکر خدا کے آگے سجدہ کرکے اذن طلب کرتا رہیگا آخر کو مغرب کی طرف سے نکلیگا۔ ۲؎ ایک بار آنحضرت خواب سے اُٹھے اور یہ فرما رہے تھے کہ ہلاکت ہے عرب کو کہ آج کے دن یاجوج اور ماجوج کے دیوار میں رخنہ نکلا ہے مثل اسکے اور عقد کیا دس کا یعنی آپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو ملاکر فرمایا کہ اسقدر سوراخ انھوں نے نکال لیا ہے۔ ۳؎ یہ لوگ حضرت علی کے زمانہ میں نکلے تھے آپنے انکو قتل کیا تھا ایک بڑا مجمع حروریہ میں تھا جو کہ کوفہ کے پاس ایک گاؤں ہے۔

ابوداؤد نا شعبة عن قتادة نا انس بن مالك عن اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار قال يا رسول الله استعملت فلانا ولم تستعملني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون بعدى اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انكم سترون بعدى اثرة وامورا تنكرونها قالوا فما تأمرنا قال ادوا اليهم حقهم واسألوا الله الذى لكم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما اخبر النبى صلى الله عليه وسلم اصحابه بما هو كائن الى يوم القيمة **حدثنا** عمران بن موسى القزاز البصرى نا حماد بن زيد نا على بن زيد عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما صلوة العصر بنهار ثم قام خطيبا فلم يدع شيئا يكون الى قيام الساعة الا اخبرنا به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه فكان فيما قال ان الدنيا خضرة حلوة وان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون الا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وكان فيما قال الا لا تمنعن رجلا هيبة الناس ان يقول بحق اذا علمه قال فبكى ابوسعيد فقال قد والله راينا اشياء فهبنا وكان فيما قال الا انه ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته ولا غدرة اعظم من غدرة امام عامة يركز لواءه عند استه وكان فيما حفظنا يومئذ الا ان بنى ادم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت مؤمنا الا وان منهم البطئ الغضب سريع الفيئ ومنهم سريع الغضب سريع الفيئ فتلك بتلك الا وان منهم سريع الغضب بطئ الفيئ الا وخيرهم بطئ الغضب سريع الفيئ وشرهم سريع الغضب بطئ الفيئ

ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے اسید بن حضیر سے یہ کہ ایک مرد انصاری نے کہا یا رسول آپنے فلانے کو عامل بنایا ہے اور مجھے آپ نے عامل نہین بنایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سواے اورون کو مقدم یعنے تمھارے سواے اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو تاوقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنی قیامت تک صبر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اعمش سے اُس نے زید بن وہب سے اُس نے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ تم میرے بعد پاؤگے سواے اپنے اورون کو مقدم اور اور کئی امور کہ تم انکو برا جانوگے کہا لوگون نے سو آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین فرمایا آپ نے انکا حق انکو دیدو یعنے حکام کا حق تو ان کو دیدو اور اپنا حق اللہ تعالے سے طلب کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب اس بیان مین کہ جس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے دی ہے **حدیث** کی ہم سے عمران بن موسی قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے ایک روز ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے سو جو چیز کہ قیامت تک ہونیوالی تھی سبکی خبر ہمکو آنحضرت نے دی جسنے یاد رکھی اس نے یاد رکھی اور جس نے بھلادی اُس نے بھلادی سو جو کچھ آپنے فرمایا اسمین یہ بھی تھا کہ دنیا سبز ہے میٹھی اور اللہ تعالے نے تم کو اس مین اپنا خلیفہ بنایا ہے سو وہ دیکھتا ہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچو اور عورتون سے بچو اور یہ بھی اس مین فرمایا تھا خبردار ہر ایک فریبی کے لئے قیامت کے دن اُسکے فریب کے موافق جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور تمام لوگون کے امام سے اور کسی کا فریب بہت بڑا نہین ہوتا اسکا جھنڈا اسکے مقعد کے پاس کھڑا کیا جاویگا۔ اور یہ بھی ہماری اسدن کی یادداشت سے ہے کہ خبردار بنی آدم مختلف طبقات سے بنائے گئے ہین سو بعض انمین سے وہ ہین جو ایمان پر ہی پیدا ہوے ہین اور ایمان پر ہی زندہ رہے اور ایمان پر ہی فوت ہوے اور بعض اُن سے کفر کی حالت مین پیدا ہوے اور کفر پر ہی زندہ رہے اور کفر پر ہی مرے اور بعض اُنسے وہ ہین کہ ایمان پر پیدا ہوے اور ایمان پر زندہ رہے اور کفر پر مرے اور بعض اُنسے کفر پر پیدا ہوے اور کفر پر زندہ رہے اور ایمان پر مرے خبردار اور بعض ان مین سے بطی الغضب سریع الفئ ہین یعنے بعض ایسے ہین کہ انکو غصہ دیر سے آتا ہے مگر جلدی دور ہوتا ہے اور بعض انمین سے سریع الغضب سریع الفئ یعنی جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی ہی دور ہو جاتا ہے سو وہ اسکے ساتھ برابر ہے یعنی جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی سے دور ہو جاتا ہے اس کا بدلہ آپسمین ہو جاتا ہے خبردار اور بعض انمین سے سریع الغضب بطی الفئ ہین یعنی جلدی غصہ والے اور دیر سے دور ہونیوالے خبردار اور بہتر اُنسے وہ ہے کہ جو بطی الغضب سریع الفئ ہے یعنے جسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے اور برا اُنسے وہ ہے جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے

الا وان منهم حسن القضاء حسن الطلب ومنهم سيئ القضاء حسن الطلب ومنهم حسن القضاء سيئ الطلب فتلك بتلك الا وان منهم السيئ القضاء السيئ الطلب الا وخيرهم الحسن القضاء الحسن الطلب الا وشرهم سيئ القضاء سيئ الطلب الا وان الغضب جمرة فى قلب ابن آدم اما رايتم الى حمرة عينيه وانتفاخ اوداجه فمن احس بشئ من ذلك فليلصق بالارض قال وجعلنا نلتفت الى الشمس هل بقى منها شئ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انه لم يبق من الدنيا فيما مضى منها الا كما بقى من يومكم هذا فيما مضى منه هذا حديث حسن وفى الباب عن المغيرة بن شعبة وابى زيد بن اخطب وحذيفة وابى مريم ذكروا ان النبى صلى الله عليه وسلم حدثهم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة **باب** ما جاء فى اهل الشام **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداؤد نا شعبة عن معاوية بن قرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم لا تزال طائفة من امتى منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال محمد بن اسمعيل قال على بن المدينى هم اصحاب الحديث وفى الباب عن عبد الله بن حوالة وابن عمر وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول الله اين تأمرنى قال ههنا ونحا بيده نحو الشام هذا حديث حسن صحيح **باب** لا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **حدثنا** ابو حفص عمرو بن على نا يحيى بن سعيد نا فضيل بن غزوان نا عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض وفى الباب عن عبد الله بن مسعود

خبردار اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں اور اچھی طرح طلب کرتے ہیں یعنے جب کوئی چیز کسی سے مانگتے ہیں تو اچھی طرح مانگتے ہیں اور بلاتکلف ادا کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ادا کرنے میں برے ہیں طلب کرنے میں اچھے اور بعض ان میں سے ادا کرنے میں اچھے ہیں طلب کرنے میں برے سو یہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔ خبردار اور بعض انمیں سے ادا کرنیمیں برے ہیں طلب کرنیمیں بھی برُے ہیں خبردار اور بہتر انمیں سے وہ ہے جو ادا کرنیمیں اچھا ہے اور طلب کرنیمیں بھی اچھا ہے خبردار اور برا انمیں سے وہ ہے جو ادا کرنیمیں بھی برا ہے اور طلب کرنیمیں بھی برا ہے خبردار غصہ ابن آدم کے دل میں آگ کا چنگارا ہے جب تم اسکی آنکھوں کی سرخی کی طرف اور اسکی رگوں کے پھولنے کی طرف دیکھو سو جو کوئی یہ بات معلوم کرے تو چاہیئے کہ زمین کے ساتھ ملجائے تاکہ اسکا غصہ ٹھہر جائے۔ کہا راوی نے ہم آفتاب کی طرف دیکھنے لگے کیا اس سے کچھ باقی رہتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار نہیں باقی رہتا دنیا سے مقابلہ میں اسکے جو اس سے گذر گئی ہے مگر مثل اس کے جو تمھارے اسدن سے گذشتہ دن[1] کے مقابلہ میں باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے رضی اللہ عنہم انھوں نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے حدیث بیان کی ہے ساتھ اس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے **باب** اہل شام کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل شام خراب ہوجائینگے تو تم میں بھی بھلائی نہیں رہے گی ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ غالب رہیگا نہیں ضرر دیگا اُنکو وہ جو اُنکو ذلیل کرنیکا ارادہ رکھتا ہو تا آنکہ قیامت قائم ہوگی۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہ کہا علی بن مدینی نے وہ لوگ محدثین ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حوالہ رض اور ابن عمر رض اور زید بن ثابت رض اور عبد اللہ بن عمرو رض سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُس نے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ کس جگہ کا حکم دیتے ہیں فرمایا آپنے اس جگہ کا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارت فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** میرے[2] بعد پلٹ کر کافر نہ ہوجاؤ کہ بعضے بعضوں کی گردنیں مارین **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن غزوان نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد پلٹ کر کافر نہوجاؤ کہ تم لوگوں سے بعضے تمھارے بعضوں کی گردنیں مارین۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رض

[1] یعنی اگر بقیہ دنیا کو گذشتہ دنیا سے مقابلہ کیا جائے تو اب اسقدر باقی رہتی ہے جیسے کہ یہ دن اس وقت گذشتہ دن کے مقابلہ میں باقی رہتا ہے ۱۲ [2] یعنے ایکدوسرے کو قتل کرنا کافروں کی رسم ہے ایسا نہ کرو

وجریر وابن عمر وکرز بن علقمۃ وواثلۃ بن الاسقع والصنابحی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء انہ تکون فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عیاش بن عباس عن بکیر بن عبداللہ بن الاشج عن بسر بن سعید ان سعد بن ابی وقاص قال عند فتنۃ عثمان بن عفان اشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا ستکون فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال افرایت ان دخل علی بیتی وبسط یدہ الی لیقتلنی قال کن کابن آدم وفی الباب عن ابی ھریرۃ وخباب بن الارت وابی بکرۃ وابن مسعود وابی واقد وابی موسیٰ وخرشۃ ھٰذا حدیث حسن وروی بعضھم ھٰذا الحدیث عن لیث بن سعد وزاد فی ھٰذا الاسناد رجلا وقد روی ھٰذا الحدیث عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھٰذا الوجہ **باب** ماجاء ستکون فتنۃ کقطع اللیل المظلم **حدثنا** قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدھم دینہ بعرض من الدنیا ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبداللہ بن المبارک نا معمر عن الزھری عن ھند بنت الحارث عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن من یوقظ صواحب الحجرات رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** اس بیان میں کہ ایسا فتنہ ہوگا کہ بیٹھنے والا اسمیں بہتر ہوگا کھڑے ہونیوالے سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عیاش بن عباس سے اُس نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے اُسنے بسر بن سعید سے یہ کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ نے حضرت عثمان بن عفان رضؓ کے فتنہ کے وقت کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جلدی ہی ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ بیٹھنے والا اسمیں بہتر ہوگا کھڑے ہونیوالے سے - اور کھڑا ہونیوالا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا اسمیں کوشش کرنیوالے سے کہا راوی نے آپ خبر دیجیے کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہوجائے اور میرے قتل کرنے کے واسطے میری طرف ہاتھ پھیلائے (تو میں کیا کروں) فرمایا آپ نے تو حضرت آدم کے بیٹے کے مانند ہو ف١ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ اور خباب بن ارت رضؓ اور ابی بکرہ رضؓ اور ابن مسعود رضؓ اور ابی واقد اور ابی موسیٰ اور خرشہ سے یہ حدیث حسن ہے اور بعض نے یہ حدیث لیث بن سعد سے بھی روایت کی ہے اور اُس نے اس اسناد میں ایک آدمی زیادہ کیا ہے - اور یہ حدیث بواسطہ سعد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے **باب** قریب ہے کہ ایک فتنہ سیاہ رات کے حصہ کے مانند ہوگا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادوں سے پہلے - ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہے گی - صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجائیگا - اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح ف٢ کے وقت کافر ہوجائیگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُس نے ہند بنت حارث سے اُس نے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ف٣ کو جاگے سو فرمایا سبحان اللہ آج کی رات میں کیا فتنے اور فساد نازل ہوئے ہیں اور کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اُترے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھریوں ف٤ والی عورتوں کو جگادے یعنی تاکہ تہجد پڑھیں - بہت عورتیں جو دنیا میں لباس والی ہیں آخرت میں برہنہ ہونگی یعنی دنیا میں مالدار ہیں اور آخرت میں انکو ذلت ہوگی - یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے سعد بن سنان سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے رسول اللہ صلعم سے

ف١ یعنے حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو کہ جب اسکے بھائی قابیل نے اُس کی طرف اسکے قتل کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائے تو اُسنے کہا میں تیری طرف ہاتھ تیرے قتل کرنیکے لئے نہیں پھیلاتا میں ارادہ کرتا ہوں کہ میرا گناہ تیرے سر پر چڑھے ١٢ ف٢ شاید اس حدیث سے وہ فساد مراد ہیں جو یزید اور اُسکی سلطنت مروانیہ میں واقع ہوئے - اس حدیث میں ارشاد ہے کہ آدمی بہتر وقت کو غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکیں کرلیوے ف گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ١٢

ف٣ اس رات آپ کو اسلام کی فتوح اور امت کی خرابی کا حال معلوم ہوا اسواسطے فرمایا کہ کیسی کیسی رحمت آج کی رات نازل ہوئی ہے اور کیسے کیسے فتنے ١٢

قال تکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع اقوام دینھم بعرض الدنیا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجندب والنعمان بن بشیر وابی موسیٰ ھٰذا حدیث غریب من ھٰذا الوجہ **حدثنا** صالح بن عبداللہ نا جعفر بن سلیمان عن ھشام عن الحسن قال کان یقول فی ھٰذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا قال یصبح محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویمسی مستحلا لہ ویمسی محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلا لہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون نا شعبۃ عن سماک بن حرب عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسالہ فقال ارایت ان کان علینا امراء یمنعونا حقنا ویسألونا حقھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الھرج **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ورائکم ایاما یرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج قالوا یا رسول اللہ ما الھرج قال القتل وفی الباب عن ابی ھریرۃ وخالد بن الولید ومعقل بن یسار ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن المعلیٰ بن زیاد ردہ الی معاویۃ بن قرۃ فردہ الی معقل بن یسار ردہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الی ھٰذا حدیث صحیح غریب انما نعرفہ من حدیث المعلیٰ بن زیاد **باب** ما جاء فی اتخاذ السیف من خشب **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم القیٰمۃ ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن عبداللہ بن عبید

کہ فرمایا آپ نے قیامت کے ورے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا۔ کئی قومین اپنے دین کو دنیا کے مال سے فروخت کرینگی اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور جندبؓ اور نعمان بن بشیرؓ اور ابی موسیٰؓ سے۔ یہ حدیث اس طرق سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ہشام سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے آپ اس حدیث مین فرمایا کرتے تھے صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا۔ فرمایا آپنے صبح کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور شام کو اسکو حلال جاننے لگے گا۔ اور شام کے وقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور صبح کے وقت اسکو حلال جاننے لگے گا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین کہ ایک مرد آپ سے سوال کر رہا تھا سو کہا اس مرد نے خبر دیجئے اگر ہمپر ایسے حاکم ہون کہ ہمارے حق کو روک رکھین اور اپنا حق طلب کرین پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی بات سنو اور انکے حکم کی اطاعت کرو اسواسطے کہ اُنپر فرض ہی جسکا بوجھ اُنپر ہے اور تمپر فرض[1] ہے جسکا بوجھ تمپر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قتل کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمھارے بعد ایسے دن آئینگے کہ انمین علم نہین رہیگا اور انمین ہرج بہت ہوگا کہا لوگون نے یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے فرمایا آپ نے قتل اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور خالد بن ولیدؓ اور معقل بن یسارؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے معلے بن زیاد سے اُسنے اس حدیث کو معاویہ بن قرہ کی طرف رد کیا یعنے مجھ سے معاویہ نے حدیث روایت کی ہے اُسنے اسکو معقل بن یسار کیطرف رد کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رد کیا فرمایا آپنے فتنے کیوقت عبادت کرنی مثل ہجرت کرنیکے ہے طرف میری۔ یہ حدیث صحیح غریب ہی ہم تو اسکو فقط طریق معلے بن زیاد سے ہی پہچانتے ہین **باب** لکڑی کی تلوار پکڑنے کے بیان مین مراد اس سے جنگ و جدل کا ترک کرنا ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تلوار میری امت مین رکھی جائیگی تو پھر قیامت تک اُنسے نہ اُٹھائی جائیگی یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے عبداللہ بن عبید سے

---

[1] یعنے اگرچہ وہ ظلم کرین تو بھی تم پر ان کی اطاعت واجب ہے اگر وہ عدل نہ کرین گے تو خدا اُنسے سمجھ لیگا ۱۲

عن عديسة بنت اهبان بن صيفي الغفاري قالت جاء علي بن ابي طالب الى ابي فدعاه الى الخروج معه فقال له ابي ان خليلي وابن عمك عهد الي اذا اختلف الناس ان اتخذ سيفا من خشب فقد اتخذته فان شئت خرجت به معك قالت فتركه وفي الباب عن محمد بن مسلمة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن عبيد **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا سهل بن حماد نا همام نا محمد بن جحادة عن عبد الرحمن بن ثروان عن هذيل بن شرجيل عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في الفتنة كسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم والزموا فيها اجواف بيوتكم وكونوا كابن آدم هذا حديث حسن غريب وعبد الرحمن بن ثروان هو ابو قيس الاودي **باب ماجاء في اشراط الساعة** **حدثنا** محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك انه قال احدثكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحدثكم احد بعدي انه سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد وفي الباب عن ابي موسى وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان الثوري عن الزبير بن عدي قال دخلنا على انس بن مالك قال فشكونا اليه ما نلقى من الحجاج فقال ما من عام الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم سمعت هذا من نبيكم صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة

اُسنے عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری سے کہا اُسنے حضرت علیؓ بن ابی طالب میرے باپ کے پاس آئے اور اس کو اپنی طرف سے لڑائی کیواسطے بلایا یعنے میری طرف سے معاویہؓ کے ساتھ لڑائی کرو۔ پس میرے باپ نے اُسنے کہا کہ میرے دوست اور میرے چچا کے بیٹے یعنے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جب لوگ آپسمین اختلاف کرین تو مین لکڑی کی تلوار بناؤن یعنے جنگ ترک کرون سو مین نے اسکو بنالیا یعنے جنگ کو ترک کردیا سو اگر آپ چاہتے ہین تو مین وہ تلوار پکڑ کر آپ کے ساتھ نکلتا ہون کہا عدیسہ نے سو حضرت علیؓ نے میرے باپ کو چھوڑ دیا۔ اور اس باب مین روایت ہے محمد بن مسلمہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق عبداللہ بن عبید سے **حدیث کی** ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جحادہ نے عبدالرحمن بن ثروان سے اُس نے ہذیل بن شرجیل سے اُس نے ابی موسی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فتنہ کے حق مین فرمایا اسمین اپنی کمانون کو توڑ دو اور اپنے چلون کو قطع کرو اور اس فتنہ مین اپنے گھرون مین بیٹھ رہو اور حضرت آدم کے بیٹے ہابیل کیطرح [۱] ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبدالرحمن بن ثروان وہ ابو قیس اودی ہے **باب قیامت کی علامات کے بیان مین** **حدیث کی** ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُس نے انس بن مالک سے کہ کہا اُس نے مین تمکو وہ حدیث سناتا ہون جسکو مین نے آنحضرت سے سنا ہے کوئی شخص میرے بعد تم کو وہ حدیث نہین سنائیگا مین نے آنحضرت سے یہ سنی ہے کہ فرمایا آپ نے قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اٹھایا جائیگا یعنے علماء مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور عورتین بہت ہو جائینگی اور مرد کم ہو جاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہ جائیگا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی موسی اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث کی** ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان ثوری سے اُسنے زبیر بن عدی سے کہا اُسنے ہم انس بن مالک پر داخل ہوئے کہا زبیر نے ہم نے اس کے پاس اس بات کا شکوہ کیا جو ہمکو حجاج سے پہونچتی تھی پس کہا اُسنے کوئی ایسا سال نہین مگر کہ اسکے بعد کا اس سے برا ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو مین نے یہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث کی** ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی کہ

[۱] یعنے جیسے حضرت آدم کے بیٹے ہابیل نے اپنا خون کرنا اپنے بھائی کے سپرد کردیا تھا اور خود ہاتھ دراز نہ کیا اسی طرح تم بھی کرو کہ گھرون مین بیٹھ رہو اور کسی طرف ہاتھ لڑائی کے لئے دراز نہ کرو ۱۲ ع

حتی لایقال فی الارض الله الله هٰذا حدیث حسن حدثنا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حمید عن انس نحوہ و لم یرفعه وهٰذا اصح من الحدیث الاول حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو ح وثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد الله وهو ابن عبد الرحمٰن الانصاری الاشهلی عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتقوم الساعة حتی یکون اسعد الناس بالدنیا لکع بن لکع هٰذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث عمرو بن ابی عمرو حدثنا واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن ابیه عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقیئ الارض افلاذ کبدها امثال الاسطوان من الذهب والفضة قال فیجیئ السارق فیقول فی هٰذا قطعت یدی ویجیئ القاتل فیقول فی هٰذا قتلت ویجیئ القاطع فیقول فی هٰذا قطعت رحمی ثم یدعونه فلا یاخذون منه شیئا هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه الا من هٰذا الوجه باب حدثنا صالح بن عبد الله نا الفرج بن فضالة ابو فضالة الشامی عن یحیی بن سعید عن محمد بن عمر بن علی عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء قیل وما هی یا رسول الله قال اذا کان المغنم دولا والامانة مغنما والزکوٰة مغرما واطاع الرجل زوجته وعق امه وبر صدیقه وجفا اباه وارتفعت الاصوات فی المساجد وکان زعیم القوم ارذلهم واکرم الرجل مخافة شره وشربت الخمور ولبس الحریر واتخذت القیان والمعازف ولعن اٰخر هٰذه الامة اولها فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء او خسفا او مسخا هٰذا حدیث غریب لانعرفه من حدیث علی الا من هٰذا الوجه ولا نعلم احدا روی هٰذا الحدیث عن یحیی بن سعید الانصاری غیر الفرج بن فضالة وقد تکلم فیه بعض اهل الحدیث وضعفه من قبل حفظه وقد روی عنه وکیع وغیر واحد من الائمة

کہ جب زمین مین اللہ اللہ نہ کہا جائیگا یعنے قیامت تب آویگی کہ جب زمین پر اللہ کا نام لینے ؎۱ والا کوئی باقی نہ رہیگا یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے حمید سے اُسنے انس رضؓ سے مثل اسکے اور اُس کو مرفوع نہین کیا اور یہ پہلی حدیث سے صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے ح اور حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عبد اللہ سے جو بیٹا عبد الرحمن انصاری اشہلی کا ہے اُس نے حذیفہ بن یمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قائم ہوگی تا آنکہ دنیا مین سب لوگون سے زیادہ سعادتمند وہ شخص ہوگا جو لئیم ؎۲ بیٹا لئیم کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم تو اسکو فقط طریق عمرو بن ابی عمرو سے ہی پہچانتے ہین حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اپنے باپ سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین اپنے جگر کے پارے ستونون کے مانند سونے اور چاندی سے ڈالے گی فرمایا آپ نے سو چور آئیگا اور کہیگا اسی مین میرا ہاتھ کٹ گیا اور قاتل آئیگا تو کہیگا اسیمین مین نے قتل کیا اور قاطع رحم آئیگا تو کہیگا اسی مین مین نے اپنا رحم قطع کیا پھر سب اسکو چھوڑ دین گے اور اس سے کچھ بھی نہ لینگے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے باب حدیث کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے فرج بن فضالہ یعنے ابو فضالہ شامی نے یحیی بن سعید سے اُسنے محمد بن عمر بن علیؓ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری امت مین پندرہ خصلتین ہو جائینگی تو اسمین مصیبت اُتر پڑیگی کسی نے کہا وہ کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب غنیمت دولت ہو جائیگی اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان۔ اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی اور اپنے دوست سے نکوئی کرے اور باپ سے ظلم۔ اور مسجدون مین آوازین بلند ہون اور ذلیل تر قوم سے کفیل اسکا ہو۔ اور آدمی کی تعظیم ہو اسکے خوف شرارت کے مارے اور شراب پی جائے اور ریشم پہنا جائے اور لونڈیان گانیوالی اور کھیلنے کے آلے پکڑے جائین اور پچھلے اس امت کے پہلون پر لعنت کرین تو اسوقت مین سرخ ہوا کی انتظاری کرو یا خسف یا مسخ کی۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو حدیث علی سے مگر اسی وجہ سے اور ہم نہین جانتے کہ سوائے فرج بن فضالہ کے اور کسی نے یحیی بن سعید انصاری سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور بعض محدثین نے اس کے حق مین کلام کیا ہے اور اس کو حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے اور اس سے وکیع اور کئی اماموں نے روایت کی ہے

؎۱ اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اسوقت آوے گی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنے سب کافر ہو جائینگے۔ دوسرا یہ کہ قیامت اسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کرے گا یعنے اسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ۱۲ ؎۲ یعنے قیامت تب آوے گی جب دنیا مین زیادہ مالدار وہ لوگ ہو جائینگے جو نہایت درجہ کے بیوقوف لئیم ہون گے ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا محمد بن یزید عن المستلم بن سعید عن رمیح الجذامی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیئ دولا والامانۃ مغنما والزکوٰۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل مرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظھرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقھم وکان زعیم القوم ارذلھم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظھرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اٰخر ھٰذہ الامۃ اولھا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا واٰیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ فتتابع ھٰذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ **حدثنا** عباد بن یعقوب الکوفی نا عبداللہ بن عبدالقدوس عن الاعمش عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ھٰذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذلک قال اذا ظھرت القیان والمعازف وشربت الخمور ھٰذا حدیث غریب وروی ھٰذا الحدیث عن الاعمش عن عبدالرحمٰن بن سابط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین** **حدثنا** محمد بن عمر بن ھیاج الاسدی الکوفی نا یحییٰ بن عبدالرحمٰن الارحبی نا عبیدۃ بن الاسود عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد الفھری رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا فی نفس الساعۃ فسبقتھا کما سبقت ھٰذہ ھٰذہ لاصبعیہ السبابۃ والوسطی ھٰذا حدیث غریب من حدیث المستورد بن شداد لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید نے مستلم بن سعید سے اُس نے رمیح جذامی سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غنیمت[1] دولت ہو جائیگی اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ تاوان اور غیر دین سیکھا جائیگا یعنی علم دین کے سوائے اور علم سیکھے جائینگے اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور اپنی والدہ کی نافرمانی اور اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو بعید اور مسجدون مین آوازین بلند ہون اور فاسق تر قبیلے کا اس کا سردار ہو اور رذیل تر قوم سے اس کا کفیل ہو اور مرد کی تعظیم ہو اُس کے خوف شرارت سے مارے۔ اور رنڈیان اور آلے لہو کے ظاہر ہون اور شراب پی جائے اور پچھلے اس امت کے پہلون پر لعنت کرین تو اسوقت مین ہوا سرخ اور زلزلے اور خسف اور مسخ کی انتظاری کرو اور اور کئی علامات کی جو ایک دوسرے کے پیچھے ہون گی مثل رشتے پرانے کے کہ اسمین موتی پروئے ہوئے ہون تو وہ رشتہ ٹوٹ جائے اور اس کے موتی پے در پے گر پڑین یعنی اس طرح اور علامات ایک دوسرے کے پیچھے ظاہر ہون گی جیسے پرانا تاگا موتیون کی لڑی کا ٹوٹتا ہے پھر موتی اس سے جلدی سے پے در پے گر پڑتے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت مین خسف[2] اور مسخ اور قذف ہے پھر ایک مرد نے مسلمانون سے کہا یا رسول اللہ یہ کب ہوگا فرمایا آپ نے جب رنڈیان اور آلے کھیل کے ظاہر ہون گے اور شراب پیجائیگی یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن سابط کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ مین[3] اور قیامت مثل ان دونون انگلیون کے متصل ہوئے** **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ہیاج اسدی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰ بن عبدالرحمٰن ارحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن اسود نے مجالد سے اُس نے قیس بن ابی حازم سے اُس نے مستورد بن شداد فہری سے روایت کیا اُس نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مین خاص قیامت مین اٹھایا گیا ہون سو میری اس سے اسی قدر سبقت ہے جیسے کہ اس انگلی کی اسپر یعنی بیچ کی انگلی کی کلمے والی پر۔ یہ حدیث طریق مستورد بن شداد سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے

[1] چونکہ مال دست بدست آتا ہے اسلئے اسکو دولت بولتے ہین اور دولت کے معنی لغت مین دست بدست مال ہاتھ آنیکے ہین کذا فی الصراح یعنی غنیمت کو لوگ اسطرح گمان کرینگے کہ دست بدست ہمکو پہونچ گئی ہے گویا ہمارا ہی ملک ہے اور کسی کا اسمین حصہ نہین اور امانت کا یہ حال ہوگا کہ جو کوئی انکے پاس مال امانت رکھیگا اسمین خیانت کو غنیمت جاننے لگے اور زکوٰۃ دینے کو تاوان خیال کرینگے ۱۲ [2] خسف کہتے ہین زمین دھنس جانیکو اور مسخ اشکال کے بدلنے کو اور قذف آسمان سے پتھر پڑنے کو [3] حضرت خاتم النبیین ہین انکے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہین قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا یا یہ معنی کہ جسقدر بیچ کی انگلی کلمے کی انگلی سے بڑی ہے اسیقدر قیامت مین اور ہمارے مین فاصلہ رہ گیا ہے یعنی بہت حصہ گذر چکا ہے اور تھوڑا باقی ہے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت انا والساعة کهاتین واشار ابوداؤد بالسبابة والوسطی فما فضل احدهما علی الاخری هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی قتال الترک **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن وعبد الجبار بن العلاء قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وبریدة وابی سعید وعمرو بن تغلب ومعویة هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء اذا ذهب کسری فلا کسری بعده **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا هلک کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله هذا حدیث حسن صحیح **باب** لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من قبل الحجاز **حدثنا** احمد بن منیع نا حسین بن محمد البغدادی نا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن سالم بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستخرج نار من حضرموت او من نحو بحر حضرموت قبل یوم القیمة تحشر الناس قالوا یا رسول الله فما تامرنا فقال علیکم بالشام وفی الباب عن حذیفة بن اسید

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین اور قیامت مثل ان دو انگلیون کے پیدا کیے گئے اور اشارت کی ابوداؤد نے ساتھ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے سو کیا فضیلت ایک کی ہے دوسری پر[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قوم ترک کے جنگ کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن اور عبدالجبار بن علاء نے اور کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جن کی جوتیان بال کی ہین اور نہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جنکے منھ جیسے ڈھالین[2] ہین تہ بتہ جمین ہوئین موٹے منھ گول گول۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر صدیق اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جب کسرے ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُس نے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسرے ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسرے نہ ہوگا یعنے جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا۔ تو اس کے بعد وہان کوئی بادشاہ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر یعنے روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد وہان کا بادشاہ نہ ہوگا۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قابو مین میری جان ہے کہ ضرور اُن دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قیامت نہ قائم ہوگی جب تک حجاز کی طرف سے آگ نہ نکلے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُس نے ابی قلابہ سے اُس نے سالم بن عبداللہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی قیامت سے پہلے حضرموت (نام شہر) سے آگ نکلے گی یا فرمایا حضرموت کے دریا کی طرف سے لوگون کو اُٹھا لیجائے گی کہا لوگون نے یا رسول اللہ سو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہین فرمایا آپ نے تم لازم پکڑو شام کو۔ اور اس باب مین روایت ہے حذیفہ بن اسید

[1] یعنی بیچ کی انگلی کی دوسری پر کچھ بہت فضیلت نہین اسی طرح قیامت مین بھی کچھ زیادہ دن باقی نہین رہے یہ قول راوی کا ہے حدیث کی تفسیر مین ۱۲ [2] خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین ان کی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا کہ حضرت نے فرمایا اسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اُن سے لڑے اور فتحیاب ہوئے ۱۲ [3] یعنے روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نہ رہے گی اسلام کا عمل وہان ہوگا۔ یہ حدیث معجزہ تھی جیسا کہ حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین فتح ہوا پینتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا الخ اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ۱۲

وانس وابی هریرة وابی ذر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر **باب** ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبدالرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی ینبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله ۔ وفی الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا الاوثان وانه سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی هٰذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی ثقیف کذاب ومبیر **حدثنا** علی بن حجر نا الفضل بن موسیٰ عن شریك عن عبدالله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر نا عبدالرحمٰن بن واقد نا شریك نحوه هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عمر لا نعرفه الا من حدیث شریك وشریك یقول عبدالله بن عصم واسرائیل یقول عبدالله بن عصمة ویقال الکذاب المختار بن ابی عبید والمبیر الحجاج بن یوسف نا ابو داؤد سلیمان بن سلم البلخی نا النضر بن شمیل عن هشام بن حسان قال احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة الف وعشرین الف قتیل **باب** ما جاء فی القرن الثالث **حدثنا** واصل بن عبدالاعلیٰ نا محمد بن الفضیل عن الاعمش عن علی بن مدرك عن هلال بن یساف عن عمران بن حصین قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن صحیح غریب ہے **باب** قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ کذاب نہ نکلین **حدیث** کی ہم سے محمد بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ کذاب دجال تقریبًا تیس نہ نکل لین ہر ایک کہے گا کہ مین اللہ کا رسول ہون۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُس نے ثوبانؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ کچھ قبیلے میری امت سے مشرکون کے ساتھ نہ مل لین اور تاکہ بتون کی پرستش نہ ہولے اور جلدی ہی میری امت مین تیس کذاب ہون گے ہر ایک کہیگا کہ مین نبی ہون اور مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ قبیلہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک خونریز ہوگا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے شریک سے اُس نے عبداللہ بن عصم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک خونریز ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے **حدیث** کی ہمسے عبدالرحمن بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے مثل اسکے یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے اور شریک کہتا ہے عبداللہ بن عصم اور اسرائیل کہتا ہے عبداللہ بن عصمۃ۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ کذاب مختار بن ابی عبید ہے اور خونریز وہ حجاج بن یوسف ہے **حدیث** کی ہمسے ابوداؤد یعنے سلیمان بن سلم بلخی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ہشام بن حسان سے کہا اُس نے لوگون نے شمار کیا ہے اُن لوگون کا جو حجاج نے قید کر کے قتل کیے ہین سو اُن مقتولون کی تعداد ایک لاکھ بیس[1] ہزار پہونچی ہے **باب** تیسرے قرن کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبدالاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اعمش سے اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

---

[1] ایک لاکھ بیس ہزار وہ لوگ ہین جو صرف اُس نے بیگناہ قتل کئے ہین بغیر جنگ اور خطار کے۔ اور مختار کا باپ ابی عبید بن مسعود ثقفی جلیل القدر صحابہ سے ہے۔ اور مختار ہجرت کے سال مین پیدا ہوا ہے اس کی آنحضرت سے صحبت نہین۔ اور نہ اُسنے آنحضرت کو دیکھا ہے یہ شخص علم اور فضل مین اپنے وقت مین مشہور تھا جبکہ اُسنے عبداللہ بن زبیر کی مفارقت کی اور دنیا کی رغبت مین پھنس گیا تو اُسنے اپنے باطنی فساد اور باطل عقیدے جو کہ دین کے نہایت مخالف تھے ظاہر کئے اور انھین عقائد باطلہ پر رہا حتے کہ مصعب بن زبیر کی خلافت مین شہر کوفہ مین مقتول ہوا ۱۲

یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یاتی من بعدہم قوم یتسمنون ویحبون السمن یعطون الشہادۃ قبل ان یسألوہا ھکذا روی محمد بن فضیل ھذا الحدیث عن الاعمش عن علی بن مدرک عن ہلال بن یساف وروی غیر واحد من الحفاظ عن الاعمش عن ہلال بن یساف ولم یذکروا فیہ علی بن مدرک **حدثنا** الحسین بن حریث نا وکیع عن الاعمش نا ہلال بن یساف عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ وھذا اصح عندی من حدیث محمد بن فضیل وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذی بعثت فیہم ثم الذین یلونہم قال ولا اعلم اذکر الثالث ام لا ثم ینشؤ اقوام یشہدون ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون ویفشو فیہم السمن ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الخلفاء **حدثنا** ابو کریب نا عمر بن عبید عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون من بعدی اثنا عشر امیرا قال ثم تکلم بشیء لم افہمہ فسألت الذی یلینی فقال

کہ فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرے[۱] زمانہ کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور انکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین پھر بعد اُنکے وہ لوگ آوینگے جو فربہ ہونگے اور[۲] فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھیں گے۔ شہادت دینے پر تیار ہونگے اُنسے شہادت چاہنے سے پہلے ایسا ہی محمد بن فضیل نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے اُسنے علی بن مدرک سے اُسنے ہلال بن یساف سے۔ اور کئی ایک نے حفاظ سے بواسطہ اعمش کے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے اور انھوں نے اسمین علی بن مدرک کا ذکر نہین کیا **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے کہا حدیث کی ہمسے ہلال بن یساف نے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو اُس نے مثل اسکے ذکر کیا۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عمران بن حصینؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو علاء نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اس نے عمران بن حصینؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے کہ جسمین مین خود پیدا ہوا یعنے اصحاب کا زمانہ پھر بعد انکے وہ لوگ بہتر ہین جو اُنسے ملے ہوئے ہین اور انکی صحبت والے ہین یعنی تابعین کہا ابو ہریرہؓ نے اور مین نہین جانتا کہ آنحضرت نے تیسرے زمانہ کا ذکر کیا یا نہین پھر وہ لوگ پیدا ہونگے کہ گواہی دینگے اس حالتمین کہ گواہی اُنسے طلب نہ کیجائیگی اور خیانت کرینگے اور امانت نہ رکھے جائین گے اور انمین فربہی ظاہر ہوگی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خلیفوں کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبید نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد بارہ سردار ہونگے کہا جابر نے پھر آنحضرت نے کچھ بات کی مین نے اسکو نہ سمجھا سو مین نے وہ بات اپنے پاس والے ساتھی سے پوچھی تو اُسنے کہا

[۱] جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانہ کے اہل عصر اور اہل موضع لوگوں کا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایکسو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر مین اخیر ہوا۔ اور تبع تابعین کا زمانہ دوسو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسوقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اسکو دریافت کر کے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے۔ اور علماء اہلسنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرضکہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین الٹ پلٹ گیا۔ اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک بہتری غالب رہیگی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوگی بلکہ ہر زمانہ مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسیواسطے اہلسنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ مین بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اسکو قبول کیا چاہیئے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین بیدغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز قبول نکیا چاہیئے ۔۔

[۲] یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کر دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے۔ ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی مین مشغول ہو کر بندہ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانہ کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پرواہ نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو تیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحابؓ اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نہ کرین۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل تبع تابعین کے زمانہ مین تھے۔ ہمکو دین کا سمجھنا انکی محنتوں کے سبب سے آسان ہوا چونکہ وہ خیر القرون مین داخل مین اسواسطے اہلسنت نے دین کے سمجھنے مین انکو اپنا پیشوا بنایا۔۔

قال کلھم من قریش ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر بن سمرۃ حدثنا ابو کریب نا عمر بن عبید عن ابیہ عن ابی بکر بن ابی موسیٰ عن جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ھٰذا الحدیث ھٰذا حدیث غریب یستغرب من حدیث ابی بکر بن ابی موسیٰ عن جابر بن سمرۃ وفی الباب عن ابن مسعود وعبد اللہ بن عمرو حدثنا بندار نا ابو داؤد نا حمید بن مھران عن سعد بن اوس عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ ھٰذا حدیث حسن غریب **باب ما جاء فی الخلافۃ** حدثنا احمد بن منیع نا سریج بن النعمان نا حشرج بن نباتۃ عن سعید بن جمھان قال ثنی سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ ثم ملک بعد ذلک ثم قال لی سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر ثم قال وخلافۃ عمر وخلافۃ عثمان ثم قال امسک خلافۃ علی فوجدناھا ثلثین سنۃ قال سعید فقلت لہ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم قال کذبوا بنو الزرقاء بل ھم ملوک من شر الملوک وفی الباب عن عمر وعلی قالا لم یعھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الخلافۃ شیئا ھٰذا حدیث حسن قد رواہ غیر واحد عن سعید بن جمھان ولا نعرفہ الا من حدیث حشرج حدثنا یحییٰ بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قیل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال ان استخلفت

کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وہ سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی ایک وجہ سے جابر بن سمرہ سے مروی ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن عبید نے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے اُس نے جابر بن سمرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے۔ یہ حدیث غریب ہے غرابت اسکی طریق ابی بکر بن ابی موسیٰ کی وجہ سے ہے جو راوی ہین جابرؓ بن سمرہ سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن مہران نے سعد بن اوس سے اُسنے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا اُس نے مین ابی بکرہؓ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا اس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھ رہا تھا اور اُس پر باریک کپڑے تھے سو کہا ابو بلال نے ہمارے سردار کی طرف دیکھو کہ فاسقون کے کپڑے پہنتا ہے پس کہا ابو بکرہؓ نے چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو کوئی اللہ کے بادشاہ کی زمین مین اہانت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی اہانت کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب خلافت کے بیان مین** حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے سریج بن نعمان نے کہا حدیث کی ہمسے حشرج بن نباتہ نے سعید بن جمہان سے کہا حدیث کی مجھے سفینہ نے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت میری اُمت مین تیس سال تک ہے پھر بعد اُس کے بادشاہی ہے۔ سعید کہتا ہے پھر مجھے سفینہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کا شمار کر پھر کہا اُس نے اور خلافت حضرت عمرؓ کا اور خلافت حضرت عثمانؓ کا پھر کہا اُس نے اور حساب کر خلافت حضرت علیؓ کا سو ہم نے اُنکو تیس برس شمار کیا۔ کہا سعید نے پھر مین نے اُس سے کہا کہ بنی اُمیہ کہتے ہین کہ خلافت ہمارے گھر مین ہے کہا اُسنے زرقاء (نام ایک عورت کا ہے جو ان کے اصل سے تھی) کے بیٹے جھوٹ بولتے ہین بلکہ وہ بُرے بادشاہون سے بادشاہ ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عمرؓ اور علیؓ سے رضی اللہ عنہما۔ کہا دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے حق مین کچھ زمانہ کی مدّت بیان نہین کی۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کیا اس کو کئی ایک نے سعید بن جمہان سے اور نہین پہچانتے ہم اس کو مگر حشرج کے طریق سے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی معمر نے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہؓ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے حضرت عمرؓ سے کسی نے کہا کاشکے کہ آپ خود خلیفہ اپنی جگہ مقرر فرماتے کہا حضرت عمرؓ نے اگر مین خلیفہ بناؤن

ف ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلین گے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفے اور امام حسنؓ اور عمر بن عبد العزیز رح اور امام مہدیؑ ایسے ہی ہین باقی تفصیل خدا ہی جانتا ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہے اسلیے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسنؑ کے اور کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہان حکومت کا بیان ہے

فقد استخلف ابوبکر وان لم استخلف لم یستخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی الحدیث قصة طویلة هذا حدیث صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابن عمر **باب** ما جاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعة **حدثنا** حسین بن محمد البصری نا خالد بن الحارث نا شعبة عن حبیب بن الزبیر قال سمعت عبد الله بن ابی الهذیل یقول کان ناس من ربیعة عند عمرو بن العاص فقال رجل من بکر بن وائل لتنتهین قریش او لیجعلن الله هذا الامر فی جمهور من العرب غیرهم فقال عمرو بن العاص کذبت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قریش ولاة الناس فی الخیر والشر الی یوم القیمة و فی الباب عن ابن عمر وابن مسعود وجابر هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن بشار نا ابوبکر الحنفی عن عبد الحمید بن جعفر عن عمر بن الحکم قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یذهب اللیل والنهار حتی یملك رجل من الموالی یقال له جهجاه هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الائمة المضلین **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما اخاف علی امتی ائمة مضلین قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین لا یضرهم من خذلهم حتی یاتی امر الله هذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی المهدی **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سفیان الثوری عن عاصم بن بهدلة عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملك العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی

تو حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ بنایا ہے یعنے اگر میں خود بھی خلیفہ مقرر کر جاؤں تو بھی عیب نہیں کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے مرنے کیوقت خلیفہ خود مقرر کیا تھا یعنے مجھے۔ اور اگر میں خلیفہ نہ مقرر کروں تو آنحضرتؐ نے خلیفہ مقرر نہیں کیا یعنے میرے خلیفہ مقرر نہ کرنے میں بھی عیب نہیں کیونکہ آنحضرتؐ نے خود خلیفہ اپنا کوئی مقرر نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں بڑا لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے ابن عمر سے مروی ہے **باب** اس بیان میں کہ خلیفے قریش سے ہیں قیامت کے قائم ہونے تک **حدیث** کی ہمسے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حبیب بن زبیر سے کہا اُسنے سنا میں نے عبد اللہ بن ابی الہذیل سے کہ کہتا چند لوگ قوم ربیعہ سے عمرو بن عاص کے پاس بیٹھے سو ایک مرد نے بکر بن وائل سے کہا چاہیے کہ قریش فسق وفجور سے باز آئیں یا اللہ تعالیٰ اس امر یعنی خلافت کو ان کے سوائے تمام عرب میں کر دیگا یعنے اگر باز نہ آئینگے تو خلافت انکے سوائے اور عرب کے لوگوں میں چلی جائیگی پس کہا عمرو بن عاصؓ نے تو نے جھوٹ کہا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے قریش قیامت تک لوگوں کے والی ہیں خیر اور شر میں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر حنفی نے عبد الحمید بن جعفر سے اُسنے عمر بن حکم سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات دن نہ آخر ہوں گے جبتک کہ ایک مرد غلاموں سے کہ جسکو جہجاہ کہا جاتا ہے بادشاہ نہ ہولے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** گمراہ کرنیوالوں اماموں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اپنی امت پر گمراہ کرنیوالے اماموں کا خوف کرتا ہوں کہا اُسنے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے حق پر غالب[۲] رہیگا نہیں ضرر دیگا انکو جو انکو خوار کرنیکا ارادہ رکھتا ہو تا آنکہ قیامت آئیگی۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** امام مہدی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ثوری نے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا آخر نہ ہوگی جب تک ایک مرد عربی میرے اہل بیت سے کہ نام اُسکا میرے نام کے موافق ہے بادشاہ نہ ہولے

۱ یعنے بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہ آئے گی قیامت سے پہلے اس کا نام بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہوگا ۱۲ **۲** مراد اس سے جہاد کرنیوالے لوگ ہیں اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ مراد اس سے علماء اہل حدیث ہیں اسواسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں وہ لوگ جو نئی بدعت نکالتے ہیں اس کو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وفی الباب عن علی وابی سعید وام سلمۃ وابی ھریرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار نا سفیان بن عیینۃ عن عاصم عن زر عن عبد اللّٰہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یلی رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی قال عاصم ونا ابو صالح عن ابی ھریرۃ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یلی ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ قال سمعت زیدا العمی قال سمعت ابا الصدیق الناجی یحدث عن ابی سعید الخدری قال خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسألنا نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان فی امتی المھدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاک قال قلنا وما ذاک قال سنین فقال فیجئ الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ ھٰذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وابو الصدیق الناجی اسمہ بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس **باب ما جاء فی نزول عیسی ابن مریم** **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی الدجال** **حدثنا** عبد اللّٰہ بن معاویۃ الجمحی نا حماد بن سلمۃ عن خالد الحذاء عن عبد اللّٰہ بن شقیق عن عبد اللّٰہ بن سراقۃ عن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر قومہ الدجال وانی انذرکموہ فوصفہ لنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لعلہ سیدرکہ بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللّٰہ

اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی سعید و ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء عطار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے والی ہوگا ایک مرد میرے اہلبیت سے جو نام اُسکا میرے نام کے موافق ہے ۔ کہا عاصم نے اور حدیث کی ہمسے ابو صالح نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے اگر بالفرض دنیا مین سے ایک دن بھی باقی رہگیا تو اسدن کو اللہ تعالےٰ لمبا کردیگا تاکہ وہ حاکم ہوجائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُسنے سُنا مین نے زید عمی سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا صدیق ناجی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعیدؓ خدری سے کہا اُسنے ہمکو اپنے نبی کے بعد بدعات کے پیدا ہونیکا خوف ہوا سو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا میری امت مین (امام مہدیؑ نکلیگا پانچ یا سات یا نو زندہ رہیگا (زید شک کرنیوالا ہے) کہا اُسنے ہمنے کہا اور یہ پانچ سات نو کیا چیز ہین کہا اُسنے سال کہا اُسنے سوا اُسکے پاس ایک آدمی آئیگا اور کہیگا اے مہدی مجھے دے مجھے دے کہا اُسنے (تو امام) مہدی اسکے کپڑے مین جسقدر وہ اُٹھانیکی طاقت رکھیگا ڈالدیگا ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی سعیدؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔ اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے بکر بن قیس ۔ **باب** عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے اُترنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب[1] ہے کہ اُتریگا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرادیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دجال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے اُسنے عبد اللہ بن شفیق سے اُسنے عبد اللہ بن سراقہ سے اُسنے ابی عبیدہ بن جراحؓ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہین ہوا کہ جسنے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور مین بھی اس سے تمکو ڈراتا ہون سو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بیان کیا اور فرمایا کہ اُمید ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے اس کو پائین گے یا فرمایا[2] آپ نے بعض لوگ سننے والے میرے کلام کے اسکو پائینگے (شک راوی) کہا لوگون نے یا رسول اللہ

[1] قیامت کے قریب امام مہدی کیوقت مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرین گے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہے + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ انکے گمان مین حضرت عیسی السلام سولی پر مارے گئے ہین ۔ اور ہرچند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسی اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ قبول نہ کرینگے اگر وہ ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے ۱۲ [2] آنحضرت نے جو فرمایا ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے اسکو پائینگا اس سے [illegible] تاقیامت تو اس صورت مین دجال موعود بھی اس حدیث سے مراد ہو سکتا ہے ۱۲

فکیف قلوبنا یومئذ فقال مثلها یعنی الیوم او خیر وفی الباب عن عبداللہ بن بسر وعبداللہ بن مغفل وابی ھریرۃ ھٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی عبیدۃ بن الجراح لا نعرفہ الا من حدیث خالد بن الحذاء وابو عبیدۃ بن الجراح اسمہ عامر بن عبداللہ بن الجراح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ ولقد انذرہ نوح قومہ ولکن ساقول فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور قال الزھری فاخبرنی عمر بن ثابت الانصاری انہ اخبرہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ للناس وھو یحذرھم فتنۃ تعلمون انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت وانہ مکتوب بین عینیہ ک ف ر یقرءہ من کرہ عملہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیھود فتسلطون علیھم حتی یقول الحجر یا مسلم ھٰذا الیھودی ورائی فاقتلہ ھٰذا حدیث صحیح **باب ما جاء من این یخرج الدجال** **حدثنا** بندار واحمد بن منیع قالا نا روح بن عبادۃ نا سعید بن ابی عروبۃ عن ابی التیاح عن المغیرۃ بن سبیع عن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لھا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوھھم المجان المطرقۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعائشۃ ھٰذا حدیث حسن غریب وقد رواہ عبداللہ بن شوذب عن ابی التیاح ولا یعرف الا من حدیث ابی التیاح **باب ما جاء فی علامات خروج الدجال** **حدثنا** عبداللہ بن عبد الرحمٰن نا الحکم بن المبارک نا الولید بن مسلم عن ابی بکر بن ابی مریم عن الولید بن سفیان

سو ہمارے دل اُس دن کس طرح ہونگے فرمایا آپنے مثل آج دن کے یا اس سے بہتر۔ اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن بسرؓ اور عبداللہ بن مغفلؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث طریق ابی عبیدہ بن جراحؓ سے حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق خالد حذا سے اور ابو عبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراحؓ ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کھڑے ہوئے اور اللہ کی صفت کی جسکے وہ لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مین تمکو اس سے ڈراتا ہون اور کوئی ایسا نبی نہین کہ جسنے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہین اور نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن مین تمکو اس کے حق مین ایک ایسی بات بتلاتا ہون کہ کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالےٰ کانا نہین کہا زہری نے اور مجھے خبر دی ہے عمر بن ثابت انصاری نے یہ کہ خبر دی ہے اسکو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آنحضرت نے اُسدن لوگون سے کہا اس حالتمین کہ انکو فتنے سے ڈرا رہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ کوئی شخص تم مین سے اپنے رب کو نہین دیکھتا تا آنکہ وہ مرجاتا ہے اور یہ کہ اُسکی دونون آنکھونکے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوا ہے پڑھیگا اسکو وہ جو اُسکے عملون کو بُرا جانتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمھارے ساتھ یہود جنگ کرینگے سو تم اُنپر غالب رہوگے حتی کہ پتھر بولیگا اے مسلم یہ یہودی میرے پیچھے ہے سو اسکو قتل کر یہ حدیث صحیح ہے **باب** کس جگہ سے دجال نکلیگا **حدیث** کی ہمسے بندار اور احمد بن منیع نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے ابی التیاح سے اُسنے مغیرہ بن سبیع سے اُسنے عمرو بن حریث سے اُسنے ابی بکر صدیقؓ سے کہا اُسنے ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی فرمایا آپنے مشرق کی زمین سے دجال نکلیگا جسکو خراسان کہا جاتا ہے اُسکے تابع ایسے قومین ہونگی کہ گویا انکے منہ ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے منہ گول گول اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو عبداللہ بن شوذب نے ابی التیاح سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی التیاح سے **باب** دجال کے نکلنے کی علامات کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے ابی بکر بن ابی مریم سے اُسنے ولید بن سفیان سے

ف یہ جو آپنے فرمایا ہے کہ کوئی شخص تم مین سے اپنے رب کو نہین دیکھتا تا آنکہ وہ مرجاتا ہے اسواسطے فرمایا ہے اپنے رب حقیقی کو تو زندگی مین کوئی دیکھتا نہین اور اسکو یعنی دجال کو لوگ دیکھنگے تو معلوم ہوا کہ وہ رب نہین دوسری علامت یہ فرمائی کہ اسکی پیشانی پر لفظ کافر کا لکھا ہوا ہے یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ اسکو وہی پڑھیگا جو اسکے عملون کو برا جانتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ مومن ہے فقط لفظ کافر کا لکھا ہوا ہونا نہیں بلکہ [illegible] ۱۲

عن یزید بن قطیب السکونی عن ابی بحریۃ صاحب معاذ عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ العظمی وفتح القسطنطنیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشھر وفی الباب عن الصعب بن جثامۃ وعبد اللہ بن بسر وعبد اللہ بن مسعود وابی سعید الخدری ھذا حدیث حسن لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن یحیی بن سعید عن انس بن مالک قال فتح القسطنطنیۃ مع قیام الساعۃ قال محمود ھذا حدیث غریب والقسطنطنیۃ ھی مدینۃ الروم تفتح عند خروج الدجال والقسطنطنیۃ قد فتحت فی زمان بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی فتنۃ الدجال **حدثنا** علی بن حجر نا الولید بن مسلم وعبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر دخل حدیث احدھما فی حدیث الاخر عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن یحیی بن جابر الطائی عن عبد الرحمن بن جبیر عن ابیہ جبیر بن نفیر عن النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل قال فانصرفنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجعنا الیہ فعرف ذلک فینا فقال ماشانکم قال قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت ورفعت حتی ظنناہ فی طائفۃ النخل قال غیر الدجال اخوف لی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ قائمۃ شبیہ بعبد العزی بن قطن فمن راٰہ منکم فلیقرأ فواتح سورۃ اصحاب الکھف قال یخرج ما بین الشام والعراق فعاث یمینا وشمالا یا عباد اللہ اثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعین یوما یوم کسنۃ ویوم کشھر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الیوم الذی کالسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم

اُسنے یزید بن قطیب سکونی سے اُسنے ابی بحریہ سے جو معاذ کا شاگرد ہے اُسنے معاذ بن جبل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بڑی لڑائی (کہ جسمین سَو سے ایک باقی رہیگا) اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینوں مین ہو-اور اس باب مین روایت ہو صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے انس رضؓ بن مالک سے کہا اُسنے فتح قسطنطنیہ کا قیامت کے قائم ہونیکے ساتھ ہے-کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ یہ روم کا ایک شہر ہے (جو آجکل دار الخلافہ روم کا ہے) دجال کے نکلنے کے وقت فتح ہوگا-اور قسطنطنیہ بعض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے وقت مین فتح ہوا ہے- **باب** فتنہ دجال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے ایک کی حدیث دوسرے مین مل گئی ہی انھون نے روایت کی عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے اُسنے یحیی بن جابر طائی سے اُسنے عبد الرحمن بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس رضؓ بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا سو اسمین آپنے نیچا کیا اور بلند کیا حتی کہ ہمکو گمان ہوا کہ وہ کھجوروں کے ایک جانب مین ہو-کہا راوی نے پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے آئے پھر آپ کی طرف گئے سو آپنے اس کا اثر ہم مین پایا پھر فرمایا تمھارا کیا حال ہے کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے دجال کا ذکر کیا اور نیچا کیا اور بلند کیا حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی ایک جانب مین ہو فرمایا آپ نے دجال کے سوا اور چیز کا مین تمپر زیادہ خوف کرتا ہون اگر وہ نکلا اس حالت مین کہ مین تم مین موجود ہوا تو مین اُس سے حجت کرنیوالا ہونگا سوائے تمھارے اور اگر وہ نکلا اس حالت مین کہ مین تم مین موجود نہ ہوا تو ہر ایک آدمی اپنے نفس کا حجت کرنیوالا ہے اور اللہ خلیفہ میرا ہے ہر ایک مسلمان پر- وہ جوان ہے گھونگر والے بالون والا ایک آنکھ اس کی کھڑی ہوئی ہو وہ عبد العزی بن قطن کے مشابہ ہے سو جو کوئی تم مین سے اُسکو دیکھے تو چاہیے کہ ابتدا سورۂ اصحاب الکھف پڑھے فرمایا آپ نے شام اور عراق کے درمیان نکلے اور داہنے بائین تباہی پہونچائیگا اے اللہ کے بندو تم ٹھہرے رہیو ہم نے کہا یا رسول اللہ زمین مین ٹھہرنا اُسکا کسقدر رہے فرمایا آپ نے چالیس دن ایک دن مثل سال کے ہے اور ایک دن مثل مہینہ کے اور ایک دن مثل جمعہ (ہفتہ) کے اور باقی دن مثل تمھارے اور دنون کے-کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجیے اُسدن کی جو مثل سال کے ہوگیا ہمکو اسمین ایک دن کی نماز کافی ہے-

ف یعنی بعض حال اس کا برا بیان کیا ہے کہ مثلا کانا ہے اور اللہ کے نزدیک نہایت ذلیل ہے-اور بعض حال اس کا عمدہ ذکر کیا کہ اس سے خوارق عادات ظاہر ہون گے ۱۲

قال لا ولکن اقدروا له قلنا یا رسول اللہ فما سرعته فی الارض قال کالغیث استدبرته الریح فیاتی القوم فیدعوهم فیکذبونه و
یردون علیه قوله فینصرف عنهم فتتبعه اموالهم فیصبحون لیس بایدیهم شئ ثم یاتی القوم فیدعوهم فیستجیبون له ویصدقونه
فیامر السماء ان تمطر فتمطر ویامر الارض ان تنبت فتنبت فتروح علیهم سارحتهم کاطول ما کانت ذری وامده خواصر وادره
ضروعا ثم یاتی الخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فینصرف منها فتتبعه کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا شابا ممتلئا شبابا فیضربه
بالسیف فیقطعه جزلتین ثم یدعوه فیقبل یتهلهل وجهه یضحك فبینما هو کذلك اذ هبط عیسی ابن مریم بشرقی دمشق
عند المنارة البیضاء بین مهرودتین واضعا یدہ علی اجنحة ملکین اذا طاطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان کاللؤلؤ قال
ولا یجد ریح نفسه یعنی احد الامات وریح نفسه منتهی بصره قال فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله قال فیلبث کذلك ما شاء
اللہ قال ثم یوحی اللہ الیه ان حوز عبادی الی الطور فانی قد انزلت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم قال ویبعث اللہ یاجوج
وماجوج وهم کما قال اللہ وهم من کل حدب ینسلون قال ویمر اولهم ببحیرة الطبریة فیشرب ما فیها ثم یمر بها اخرهم
فیقولون لقد کان بهذه مرة ماء ثم یسیرون حتی ینتهوا الی جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض فهلم
فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابهم الی السماء فیرد اللہ علیهم نشابهم محمرا دما ویحاصر عیسی بن مریم واصحابه حتی
یکون رأس الثور یومئذ خیرا لهم من مائة دینار لاحدکم الیوم قال فیرغب عیسی ابن مریم الی اللہ واصحابه قال فیرسل
اللہ علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی موتی کموت نفس واحدة

فرمایا آپنے نہین لیکن تم اسکا اندازہ کرو ہمنے کہا یا رسول اللہ اسکا جلدی چلنا زمین پر کسقدر ہی فرمایا آپنے مثل اس بارش کے کہ جسکے پیچھے ہوا لگی ہو پس ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو اپنی طرف بلائیگا سو وہ اُسکو جھٹلائینگے اور اُس کی بات کو رد کرینگے سو اُسنے چلا جائیگا اور اُنکا مال اسکے پیچھے لگے گا پس صبح کے وقت انکے ہاتھون مین کوئی چیز نہ رہجائیگی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئیگا اور اُن کو اپنی طرف بلائے گا۔ سو وہ اُس کو قبول کرین گے اور اس کو سچا جانینگے پس وہ آسمان کو برسنے کا حکم دیگا تو وہ برسے گا اور زمین کو اُگانیکا حکم دیگا تو وہ اُگائے گی پس شام ہوتے ہی اُن کے چارپائے پہلی حالت سے کوہانین لمبے ہوجائینگے اور پسلیون مین بڑھ جائینگے یعنے بہت کھانا کھائین گے اور دودھ دینے مین بہت ہوجائینگے پھر ایک زمین کے پاس آئیگا اور اسکو کہے گا کہ اپنے خزانے نکالدے سو اُس سے چلیگا تو وہ خزانے اُسکے پیچھے لگین گے مثل مکھیون کے سردار کے یعنے جیسے اُسکے پیچھے مکھیان لگ چلتی ہین ایسے اُسکے پیچھے خزانے لگین گے پھر ایک مرد جوان کو بلائیگا جو کہ جوانی مین پُر ہوگا اور اسکو تلوار مار کر اُسکے دو ٹکڑے کر دیگا پھر اُسکو بلائیگا اور وہ اُسکے بلانے کو قبول کریگا (یعنی جی اُٹھیگا) اس حالت مین کہ اُس کا چہرہ ہنستا ہوگا سو وہ اسی حالت مین ہوگا کہ عیسیٰ ابن مریم دو فرشتون کے پرون پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے شرقی منارہ بیضا کے پاس جو درمیان دو زرد رنگ مناروں کے ہے اُترین گے جب وہ سر مبارک نیچے کرینگے تو اُس سے قطرے پانی کے گرینگے اور جب اُس کو بلند کرین گے تو اُس سے دانے مثل موتیون کے گرین گے۔ فرمایا آپ نے اور جو کوئی کافر اُس کی بو معلوم کریگا وہ فی الفور مر جائیگا اور بو اُس کی نظر کی انتہا تک پہونچے گی فرمایا آپ نے پھر حضرت عیسیٰ دجال کی تلاش کرینگے یہان تک کہ اُسکو دروازہ لُد کے پاس پائین گے اور اُسکو قتل کرین گے پھر حضرت عیسے علیہ السلام اسی حالت پر جبتک اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی رہین گے فرمایا آپ نے پھر اللہ تعالیٰ اُن کی طرف وحی کریگا کہ میرے بندونکو کوہ طور کی طرف لیجاؤ کیونکہ مین اپنے ایسے بندے اتارنیوالا ہون کہ کسی کو انکے جنگ کی طاقت نہین فرمایا آپ نے اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج بھیجے گا اور وہ اس طرح ہونگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر اونچی زمین سے دوڑتے ہونگے فرمایا آپ نے اور پہلے اُنکے بحیرہ طبریہ مین گذرینگے اور جو کچھ اسمین پانی ہوگا پی جائین گے پھر آخر کے لوگ اس مین گذرینگے اور کہین گے کبھی اس جگہ مین ایک دفعہ پانی ہوا ہے پھر وہ چلینگے حتی کہ بیت المقدس کے پہاڑ کے پاس پہونچینگے اور کہین گے ہمنے قتل کر ڈالا ہے اُنکو جو زمین مین تھے آؤ اب انکو قتل کرین جو آسمان مین ہین پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکین گے اور اللہ تعالیٰ اُنپر اُنکے تیر خون سے رنگے ہوئے واپس کریگا اور عیسیٰ بن مریم اور انکے اصحاب بند کئے ہوئے ہونگے حتی کہ اُسدن گائے کا ایک سر اُنکے نزدیک بہتر ہوگا سو دینار سے جو آجکے دن تمھارے لئے ہی فرمایا آپنے پھر عیسیٰ ابن مریم اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ اُنپر اُن کی گردنون مین کرم بھیجیگا پھر صبح ہوتے ہی مر جائینگے مثل مرنے ایک جان کے یعنے یکدفعہ

قال ویھبط عیسیٰ واصحابه فلا یجد موضع شبر الا وقد ملأته زهمتهم ونتنهم ودماؤهم قال فیرغب عیسیٰ الی الله واصحابه قال
فیرسل الله علیهم طیرا کاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم بالمهبل ویستوقد المسلمون من قسیهم ونشابهم وجعابهم سبع سنین ویرسل
الله علیهم مطرا لا یکن منه بیت وبر ولا مدر قال فیغسل الارض فیترکها کالزلفة قال ثم یقال للارض اخرجی ثمرتك وردی برکتك فیومئذ
تاکل العصابة الرمانة ویستظلون بقحفها ویبارك فی الرسل حتی ان الفئام من الناس لیکتفون باللقحة من الابل وان القبیلة لیکتفون باللقحة
من البقر وان الفخذ لیکتفون باللقحة من الغنم فبینما هم کذلك اذ بعث الله ریحا فقبضت روح کل مؤمن ویبقی سائر الناس یتهارجون کما یتهارج
الحمر فعلیهم تقوم الساعة هذا حدیث غریب حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبد الرحمن بن یزید بن جابر **باب ما جاء فی صفة**
الدجال حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا المعتمر بن سلیمان عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه سئل عن الدجال فقال الا ان ربکم لیس باعور الا وانه اعور عینه الیمنی کانها عنبة طافیة وفی الباب عن سعد وحذیفة وابی هریرة
واسماء وجابر بن عبد الله وابی بکرة وعائشة وانس وابن عباس والفلتان بن عاصم هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث
عبد الله بن عمر **باب ما جاء فی ان الدجال لا یدخل المدینة** حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعی نا یزید بن هارون نا شعبة عن قتادة
عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی الدجال المدینة فیجد الملائکة یحرسونها فلا یدخلها الطاعون ولا الدجال ان
شاء الله وفی الباب عن ابی هریرة وفاطمة بنت قیس ومحجن واسامة بن زید وسمرة بن جندب هذا حدیث صحیح حدثنا قتیبة نا
عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الایمان یمان والکفر من قبل المشرق

فرمایا آپ نے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُنکے اصحاب پہاڑ سے اُتر ینگے اور بالشت بھر زمین نہ پاوینگے کہ اُنکی میل اور بو اور خون نے اس جگہ کو پُر نہ کیا ہو
فرمایا آپ نے پھر حضرت عیسیٰ اور اُنکے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگین گے فرمایا آپنے پھر اللہ تعالیٰ اُنپر جانور مثل بختی اونٹون لمبی گردن والونکے
بھیجے گا سو وہ اُنکو اُٹھا کر غارون مین ڈالدینگے۔ اور مسلمان اُنکی کمانون اور تیرون اور ترکشون سے سات سال آگ جلاتے رہین گے اور اللہ تعالےٰ
اُنپر ایسی بارش بھیجیگا کہ کوئی گھر اس سے جنگلی اور شہری چھپا نہ رہیگا فرمایا آپ نے پھر اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر اسکو مثل حوض[1] پُرآب کے چھوڑیگا فرمایا
آنحضرت نے پھر زمین سے کہا جائیگا کہ اپنے میوے نکالدے اور اپنی برکتین پھیر دے سو اُسدن ایک جماعت انار کو کھائیگی اور چھلکے سے سایہ
پکڑیگی یعنی حجم مین بہت بڑھ جائیگا اور دودھ مین برکت ہوجائیگی حتیٰ کہ آدمیونکی ایک جماعت کیواسطے ایک اونٹنی دودھ دینے والی کافی ہوگی اور
ایک قبیلہ کو ایک گائے دودھ دینے والی کافی ہوگی اور چھوٹے قبیلے کو ایک بکری دودھ دینے والی کافی ہوگی سو وہ لوگ اسی حالت پر ہونگے کہ اللہ تعالےٰ
ایک ہوا بھیجے گا اور وہ تمام مؤمنون کی روح قبض کرلیگی اور باقی لوگ فساد کرنیوالے رہجائینگے جیسے کہ گدھے فساد کرتے ہین پس اُنپر قیامت قائم ہوگی
یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے **باب دجال کی صفت کے بیان مین** حدیث کی ہمسے
محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ آنحضرت سے کسی نے دجال کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپنے خبردار تمھارا رب کانا نہین خبردار اور اُسکی داہنی آنکھ کانی ہے گویا کہ انگور
کا دانہ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور حذیفہ اور ابی ہریرہ اور اسماء اور جابر بن عبد اللہ اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس
اور فلتان بن عاصم سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق عبد اللہ بن عمر سے **باب اس بیان مین کہ دجال مدینہ مین**
داخل نہین ہوگا حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے
انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال مدینہ مین آئیگا اور اُسکو اس حالتمین پائیگا کہ فرشتے اُسکی حراست کرتے ہونگے سو نہین
طاعون (نام بیماری) اور دجال انشاء اللہ تعالیٰ داخل نہین ہوسکتا۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ
بن زید اور سمرہ بن جندب سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمدہ[2] ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہے

[1] یعنے جب مینھ برسیگا تو زمین ایسی صاف ہوجائیگی جیسے کہ حوض پرآب ہوتا ہے حوض سے تشبیہ نظافت اور صفائی مین ہے۔ [2] جب یمن کے لوگ حضرت کے پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین اس حدیث سے بڑی فضیلت اہل یمن کی ثابت ہوئی اور حضرت کا یہ قول نہایت سچ ہے کہ ہمیشہ یمن مین بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے

والسکینۃ لاھل لغنم والفخر والریاء فی الفدادین اھل الخیل واھل الوبر یاتی المسیح اذا جاء دبر احد صرفت الملئکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک ھٰذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی قتل عیسی ابن مریم الدجال **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شھاب انہ سمع عبیداللہ بن عبداللہ بن ثعلبۃ الانصاری یحدث عن عبدالرحمٰن بن یزید الانصاری من بنی عمرو بن عوف قال سمعت عمی مجمع بن جاریۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لُدّ وفی الباب عن عمران بن حصین ونافع بن عتبۃ وابی برزۃ وحذیفۃ بن اسید وابی ھریرۃ وکیسان وعثمٰن بن ابی العاص وجابر وابی امامۃ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرۃ بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفۃ بن الیمان ھٰذا حدیث صحیح **باب حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت انسا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ کافر ھٰذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی ذکر ابن صیاد **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبدالاعلی عن الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال صحبنی ابن صیاد اما حجاجا واما معتمرین فانطلق الناس وترکت انا وھو فلما خلصت بہ اقشعررت منہ واستوحشت منہ مما یقول الناس فیہ فلما نزلت قلت لہ ضع متاعک حیث تلک الشجرۃ قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتانی بلبن فقال لی یا ابا سعید اشرب فکرھت ان اشرب عن یدہ شیئا لما یقول الناس فیہ فقلت لہ ھٰذا الیوم یوم صائف وانی اکرہ فیہ اللبن فقال یا ابا سعید لقد ھممت ان اخذ حبلا فاوثقہ الی الشجرۃ ثم اختنق لما یقول الناس لی وفی رایت من خفی علیہ حدیثی فلن یخفی علیکم انتم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کافر وانا مسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عقیم لا یولد لہ

اور نرمی بکری چرانے والوں میں ہے اور فخر اور ریا سخت آواز کرنے والوں میں یعنی گھوڑے والوں اور اونٹوں والوں میں آئیگا مسیح یعنی دجال سو جب اُحد کے پیچھے آئیگا تو فرشتے منھ اسکا شام کی طرف پھیر دینگے اور اسجگہ ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے یہ کہ سُنا اُسنے عبیداللہ بن عبداللہ بن ثعلبہ انصاری سے کہ حدیث کرتا تھا عبدالرحمٰن بن یزید انصاری سے جو بنی عمرو بن عوف سے ہے کہا اُسنے سُنا میں نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے کہ کہتا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دجال کو لد (نام موضع کا جو شام میں ہے) کے دروازہ میں قتل کرینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اُسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمر بن عوف اور حذیفہ بن یمان سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سُنا میں نے انسؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیغمبر نہیں مگر اُسنے اپنی اُمت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جھوٹے سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہیں اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** ابن صیاد کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے ابن صیاد میرا ہم صحبت ہوا یا حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے سو لوگ تو چلے گئے اور میں اور وہ باقی رہا پس میں جب اُس کے ساتھ اکیلا ہوا تو میں اُس سے ڈرا اور مجھے اُس سے وحشت پیدا ہوئی اس سبب سے کہ جو لوگ اسکے حق میں باتیں کرتے ہیں کہ مثلاً یہ دجال ہے سو جب میں اُترا یعنی جب سفر سے آرام کیا تو اُس سے کہا اپنا اسباب اس درخت کے پاس رکھدے کہا ابو سعیدؓ نے سو اُسنے ایک بکری دیکھی اور پیالہ پکڑا اور چلا اور اُس بکری کو دوہا پھر میرے پاس دودھ لیکر آیا اور کہنے لگا اے ابا سعید پی پس میں نے اُسکے ہاتھ سے کچھ بھی پینے کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ لوگ اُسکے حق میں کچھ باتیں کرتے ہیں سو میں نے اُس سے کہا یہ دن تو گرمی کے ہیں اور میں ان دنوں میں دودھ کو بُرا جانتا ہوں پھر کہنے لگا اے ابا سعید میں قصد کرتا ہوں کہ ایک رسّی لیکر اُسکو درخت کیساتھ باندھوں پھر پھانسی لوں اس سبب سے جو لوگ میرے حق میں باتیں کرتے ہیں۔ تو خبر دے اس شخص کو کہ جسپر میری بات پوشیدہ ہے اور تم پر پوشیدہ نہیں تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے زیادہ عالم ہو اے گروہ انصار کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ یعنی دجال کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ کیا آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عقیم ہے اُسکے اولاد نہیں

۱؎ حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی اُمت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تمکو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اُسکی پیشانی پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے اسکا جھوٹ ہر ایک پر کھلجاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کریگا اور کانا ہوگا حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اُسکے کفر کا

وقد خلفت ولدی بالمدینة الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل لہ مکة والمدینة الست من اهل المدینة وهوذا انطلق معك الی مکة قال فواللہ ما زال یجئ بهذا حتی قلت فلعله مکذوب علیه ثم قال یا ابا سعید واللہ لاخبرنك خبرا حقا واللہ انی اعرفه واعرف والدہ واین هو الساعة من الارض فقلت تبا لك سائر الیوم هذا حدیث حسن حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مر بابن صیاد فی نفر من اصحابه منهم عمر بن الخطاب وهو یلعب مع الغلمان عند اطم بنی مغالة وهو غلام فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ظهره بیده ثم قال تشهد انی رسول اللہ فنظر الیه ابن صیاد قال شهد انك رسول الامیین قال ثم قال ابن صیاد للنبی صلی اللہ علیه وسلم اتشهد انی رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم امنت باللہ ورسله ثم قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ما یاتیك قال ابن صیاد یاتینی صادق وکاذب فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم خلط علیك الامر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی قد خبأت لك خبیئا وخبأ له یوم تأتی السماء بدخان مبین فقال ابن صیاد هو الدخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخسأ فلن تعد وقدرك قال عمر یا رسول اللہ ائذن لی فاضرب عنقه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یك حقا فلن تسلط علیه وان لا یك فلا خیر لك فی قتله قال عبد الرزاق یعنی الدجال حدثنا سفیان بن وکیع نا عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابن صائد فی بعض طرق المدینة فاحتبسه وهو غلام یهودی وله ذوابة ومعه ابوبکر وعمر فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتشهد انی رسول اللہ فقال تشهد انت انی رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم امنت باللہ وکتبه ورسله والیوم الاخر فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم ما تری قال اری عرشا فوق الماء قال النبی صلی اللہ علیه وسلم یری عرش ابلیس فوق البحر

اور میں تو مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا اسکے لئے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا حلال نہیں کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں اور تیرے ساتھ مکہ کی طرف جا رہا ہوں کہا ابو سعید نے پس قسم ہے اللہ کی بہت دیر تک یہ باتیں کرتا رہا تا کہ میں نے کہا کہ شاید یہ (یعنی تہمت دجال) اُسپر کذب ہے پھر کہنے لگا اے ابا سعید قسم ہے اللہ کی میں تجھے خبر صحیح دیتا ہوں قسم ہے اللہ کی کہ میں اُسکو یعنی دجال کو پہچانتا ہوں اور اُسکے والد کو بھی پہچانتا ہوں اور اس گھڑی زمین سے وہ کہاں ہے پھر میں نے کہا ہلاکت ہو تجھے باقی روز یعنی اس بات سے ثابت ہوا کہ تو اپنے قول پر ثابت نہیں رہا۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی جماعت میں ابن صیاد کے پاس گذرے اُنمیں حضرت عمر بن خطابؓ بھی تھے اور وہ یعنی ابن صیاد بنی مغالہ کے لڑکوں سے کھیل رہا تھا اور وہ خود بھی لڑکا تھا پس اُسنے معلوم نہ کیا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مبارک مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس ابن صیاد نے آپکی طرف نظر کر کے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے لئے رسول ہیں کہا راوی نے پھر ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور اُسکے رسولوں کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے پاس کیسے خبر آتی ہے کہا ابن صیاد نے میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھپر یہ امر مخلوط ہو گیا ہے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے (اسکا امتحان لینے کے واسطے) اُس سے کہا کہ میں نے تیرے لئے ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے۔ اور آنحضرتؐ نے یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین اُسکے لئے پوشیدہ رکھی یعنی یہ آیت دل میں سوچ رکھی پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو تیری قدر نہیں بڑھیگی۔ کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ مجھے حکم دیجئے کہ اسکی گردن ماروں سو فرمایا آنحضرتؐ نے اگر یہ وہ ٹھیک دجال ہے تو تجھے اُسپر قدرت نہیں ہو سکیگی اور اگر یہ وہ نہیں تو تجھے اسکے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں کہا عبد الرزاق نے یعنی دجال کو حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو مدینہ کی کسی گلی میں ملے سو آپنے اُسکو پکڑ لیا اور وہ یہودی کا لڑکا تھا اُسکے زلفیں تھیں اور آپکے ساتھ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے پس آنحضرتؐ نے اُس سے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایمان لایا ہوں ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسولوں کے اور دن آخر کے پھر آنحضرتؐ نے اُس سے کہا تو کیا دیکھتا ہے کہنے لگا میں ایک عرش پانی پر دیکھتا ہوں فرمایا آنحضرتؐ نے یہ دریا پر شیطان کا عرش دیکھتا ہے

قال ماترٰی قال اریٰ صادقا وکاذبین اوصادقین وکاذبا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعاہ وفی الباب عن عمر و
حسین بن علی وابن عمر وابی ذر وابن مسعود وجابر وحفصۃ ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** عبداللہ بن معٰویۃ الجمحی نا حماد
بن سلمۃ عن علی بن زید عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابوالدجال وامہ
ثلاثین عاما لا یولد لہما ولد ثم یولد لہما غلام اعور اضر شیٔ واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین قال ابوبکرۃ فسمعت بمولود فی الیہود
بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما قلنا ہل لکما ولد فقالا مکثنا
ثلاثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیٔ واقلہ منفعۃ تنام عیناہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا ہو منجدل
فی الشمس فی قطیفۃ ولہ ہمہمۃ فکشف عن رأسہ فقال ما قلتما قلنا وہل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی ھٰذا حدیث
حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ **باب حدثنا** ہناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی الارض نفس منفوسۃ یعنی الیوم یاتی علیہا مائۃ سنۃ وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید وبریدۃ
ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** عبد بن حمید نا عبدالرزاق نا معمر عن الزہری عن سالم بن عبداللہ وابی بکر بن سلیمان وہو ابن ابی حثمۃ
ان عبداللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلوٰۃ العشاء فی اٰخر حیوتہ فلما سلم قام

فرمایا آپ نے کیا دیکھتا ہے کہنے لگا میں دیکھتا ہوں ایک سچا دو جھوٹے یا دو سچے ایک جھوٹا یعنی میرے پاس کبھی جھوٹی خبریں آتی ہیں کبھی ایک سچی ہوتی
ہے دو جھوٹی کبھی دو جھوٹی ایک سچی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر امر ملگیا ہے پھر آپ نے اُسکو چھوڑ دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور حسین بن
علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی
ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ دجال
کے تیس سال تک اس حالت پر رہیں گے کہ اُن کے یہاں اولاد پیدا نہ ہوگی پھر اُنکے واسطے ایک لڑکا کانا بہت ضرر دینے والا اور بہت کم نفع
دینے والا پیدا ہوگا اُسکی آنکھیں سوئیں گی اور اُسکا دل نہ سوئیگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے والدین کی صفت بیان کی سو فرمایا کہ باپ
اُسکا لمبا ہے خفیف گوشت یعنی دُبلا گویا ناک اُسکی چونچ ہے اور ماں اُسکی فربہ ہے لمبی پستانوں والی کہا ابو بکرہ نے پھر میں نے (اس قسم کا) ایک لڑکا مدینہ
میں سُنا سو میں اور زبیر بن عوام گئے تاکہ ہم اُسکے والدین پر داخل ہوئے دیکھا تو آنحضرت نے جو اُنکی صفت بیان کی تھی اُنمیں موجود ہے۔ ہمنے کہا کیا
تمہارا کوئی لڑکا ہے کہا دونوں نے ہم تیس سال تک اسی حالت پر رہے کہ ہمارے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا پھر ہمارا ایک لڑکا کانا پیدا ہوا ضرر دینے میں زیادہ ہے
نفع دینے میں کم۔ اُسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اُسکا دل نہیں سوتا کہا راوی نے پھر ہم اُن دونوں سے نکل آئے اور دیکھا تو وہ یعنی بیٹا اُنکا سورج میں
ایک چادر میں زمین پر پڑا ہوا ہے۔ اور اُسکی نرم آواز ہے سو وہ کپڑا ہم نے اُسکے سر سے کھولا اور کہنے لگا تمنے کیا کہا ہے ہمنے کہا کیا تو نے سُنا ہے جو کچھ ہم نے
کہا ہے کہا اُسنے ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے **باب** حدیث
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی نفس سانس لینے والا[1] آج کے دن زمین پر ایسا نہیں کہ اُسپر سو سال گذریں اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور ابی سعیدؓ اور بریدہؓ سے یہ
حدیث حسن ہے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم بن عبداللہ اور ابی بکر
بن سلیمان سے جو ابی حثمہ کا بیٹا ہے یہ کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر عمر میں ایک رات عشا کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے

---

[1] عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اسوقت میں کسی کی عمر نہ ہوگی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا
کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعویٰ
کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعویٰ غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر تمام ہو چکے تھے۔ اسی حدیث سے بعض لوگوں نے دلیل پکڑی ہے کہ حضرت خضر زندہ نہیں ہیں مگر اسپر اعتراض وارد
ہوتا ہے کہ اگر اس حدیث کو عام رکھا جائے تو لازم آتا ہے کہ دجال بھی مر چکا ہو ہاں اگر یوں کہا جائے کہ اسکے لئے زندگی جو قیامت تک ثابت ہے اُسکے لئے دلیل قوی پائی جاتی ہے برخلاف زندگی
حضرت خضر کے کہ اُنکی زندگی کیواسطے کوئی دلیل صحیح صریح اس قسم کی پائی نہیں جاتی اور مؤلف علیہ الرحمۃ کا اس جگہ اس باب کو بلا ترجمہ ذکر کرنا دلالت کرتا ہے کہ ابن صیاد وہ دجال موعود نہیں کیونکہ وہ مر چکا ہے ۱۲ منہ

فقال ارايتكم ليلتكم هذه على رأس مائة سنة منها لايبقى ممن هو على ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس فى مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك فيما يتحدثونه بهذه الاحاديث نحو مائة سنة وانما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايبقى ممن هو اليوم على ظهر الارض احد يريد بذلك ان ينخرم ذلك القرن هذا حديث صحيح **باب** ماجاء فى النهى عن سب الرياح **حدثنا** اسحق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد نا محمد بن الفضيل نا الاعمش عن حبيب بن ابى ثابت عن ذر عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابى بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الريح فاذا رايتم ما تكرهون فقولوا اللهم انا نسألك من خير هذه الريح وخير ما فيها وخير ما امرت به ونعوذ بك من شر هذه الريح وشر ما فيها وشر ما امرت به وفى الباب عن عائشة وابى هريرة وعثمان بن ابى العاص وانس وابن عباس وجابر هذا حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام نا ابى عن قتادة عن الشعبى عن فاطمة بنت قيس ان نبى الله صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فضحك فقال ان تميما الدارى حدثنى بحديث ففرحت فاحببت ان احدثكم ان ناسا من اهل فلسطين ركبوا سفينة فى البحر فجالت بهم حتى قذفتهم فى جزيرة من جزائر البحر فاذا هم بدابة لباسة ناشرة شعرها فقالوا ما انت قالت انا الجساسة قالوا فاخبرينا قالت لا اخبركم ولا استخبركم ولكن ائتوا اقصى القرية فان ثم من يخبركم ويستخبركم فاتينا اقصى القرية فاذا رجل موثق بسلسلة فقال اخبرونى عن عين زغر قلنا ملأى تدفق قال اخبرونى عن البحيرة قلنا ملأى تدفق قال اخبرونى عن نخل بيسان الذى بين الاردن وفلسطين هل اطعم قلنا نعم قال اخبرونى عن النبى هل بعث قلنا نعم قال اخبرونى كيف الناس اليه قلنا سراع قال فنزى نزوة حتى كاد يصعد فى السماء قلنا فما انت قال انا الدجال وانه يدخل الامصار كلها الا طيبة وطيبة المدينة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث قتادة عن الشعبى وقد رواه غير واحد عن الشعبى عن فاطمة بنت قيس

اور فرمایا بھلا خبردو مین تمکو اپنی اس رات کی خبر یہ ہی کہ سو سال کے سرے تک اس سے جو آدمی کہ زمین پر ہی کوئی باقی نہ رہیگا۔ کہا ابن عمر نے سو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کی تفسیر مین غلطی مین واقع ہوئے یعنے مراد آنحضرت کی اسبات سے تقریبًا سو برس ہی یعنی سو سال تک قیامت آجاگی حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہی کہ جو کوئی آج کے دن زمین پر ہی انمین سے کوئی باقی نہین رہیگا آپ کی اس سے مراد یہ تھی کہ یہ قرن اتنے مین گذر جائیگا یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ ہوا کو گالیان دینی منع ہی **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ذر سے اُسنے سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بن کعب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا کو گالیان مت دو سو جب تم ایسی بات دیکھو کہ جسکو تم بُرا جانتے ہو تو یہ کہو اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی ہی اُسکی بھلائی مانگتے ہین اور اس ہوا کی بُرائی اور اُسکے اندر کی بُرائی سے اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہی اُسکی بُرائی سے پناہ مانگتے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن ابی العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور ہنس پڑے پھر فرمایا کہ تمیم داری نے مجھے ایک بات سنائی ہی سو مین اُس سے خوش ہوا ہون سو مین دوست رکھتا ہون کہ وہ تمکو بھی سناؤن وہ یہ ہی کہ چند لوگ اہل فلسطین سے دریا مین ایک کشتی مین سوار ہوئے سو وہ کشتی جولانی مین آئی یہانتک کہ اُسنے اُنکو بحر کے جزیرون مین سے ایک جزیرے مین ڈالدیا سو ناگاہ وہ ایک ابہ کے پاس جو چھپا ہوا تھا اور بال اُسکے آشکارا تھے جا پہونچے سو اُنھون نے کہا تو کون ہے کہا اُسنے مین جساسہ ہون کہا اُنھون نے سو ہمکو کوئی خبر دے کہا اُسنے مین تمکو کوئی خبر نہین دیتا اور نہ تم سے کوئی خبر پوچھتا ہون لیکن تم اس گاؤن کے آخر مین آؤ سو اسجگہ ایک ایسا شخص ہے جو تم کو خبر بتلائیگا اور تم سے کوئی خبر پوچھیگا بس ہم آخر گاؤن کے آئے دیکھا تو ایک مرد ہی زنجیرون سے قید کیا ہوا بس کہا اُسنے مجھے زغر کے چشمہ کی خبر بتلاؤ ہم نے کہا وہ پر ہی جوش مارتا ہی کہا اُسنے بحیرۂ طبریہ کی خبر بتلاؤ ہمنے کہا وہ بھی پُر ہی جوش مارتا ہی کہا اُسنے اُن بیسان کی کھجورون کی خبر بتلاؤ جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہین کیا ان مین پھل آتا ہی ہمنے کہا ہان کہا اُسنے مجھے خبر دو نبی سے کیا تم مین کوئی بھیجا گیا ہی ہمنے کہا ہان کہا اُسنے مجھے خبر دو کہ کسطرح لوگ اُسکی طرف جاتے ہین ہمنے کہا بہت جلدی کہا راوی نے پھر وہ بہت کودا حتے کہ قریب تھا کہ آسمان پر چڑھ جائے ہمنے کہا سو تو کون ہے کہا اُسنے مین دجال ہون اور مین سوائے طیبہ کے اور تمام شہرون مین داخل ہونگا اور طیبہ مدینہ کا نام ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی طریق قتادہ سے جو راوی ہی شعبی سے اور روایت کیا ہی اسکو کئی ایک نے شعبی سے اُسنے فاطمہ بنت قیس سے

باب حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن الحسن عن جندب عن حذیفة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسه قالوا وکیف یذل نفسه قال یتعرض من البلاء لما لا یطیق هٰذا حدیث حسن غریب **باب** حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبد اللّٰه الانصاری نا حمید الطویل عن انس بن مالك عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال انصر اخاك ظالما او مظلوما قیل یا رسول اللّٰه نصرته مظلوما فکیف انصره ظالما قال تکفه عن الظلم فذاك نصرك ایاه وفی الباب عن عائشة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی موسی عن وهب بن منبه عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال من سکن البادیة جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی ابواب السلطان افتتن وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن عباس لا نعرفه الا من حدیث الثوری حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰه بن مسعود یحدث عن ابیه قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول انکم منصورون ومصیبون ومفتوح لکم فمن ادرك ذالك منکم فلیتق اللّٰه ولیأمر بالمعروف ولینه عن المنکر ومن یکذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش وعاصم بن بهدلة وحماد سمعوا ابا وائل عن حذیفة قال قال عمر ایکم یحفظ ما قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی الفتنة فقال حذیفة انا قال حذیفة فتنة الرجل فی اهله وماله وولده وجاره تکفرها الصلوٰة والصوم والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال عمر لست عن هٰذا اسالك ولکن عن الفتنة التی تموج کموج البحر قال یا امیر المؤمنین

باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُس نے حسن سے اُسنے جندب سے اُسنے حذیفہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کو لائق نہین کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے کہا لوگون نے کسطرح کوئی اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے فرمایا آپ نے اُن مصیبتون سے متعرض ہو کہ جنکی وہ طاقت نہین رکھتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب**۔ حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالکؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم کسی نے کہا یا رسول اللہؐ مین اسکے مظلوم ہونے کی حالت مین تو مدد کر سکتا ہون سو اُسکے ظالم ہونے کی حالت مین کیونکر اسکی مدد کرون فرمایا آپ نے اسکو ظلم سے بند کر سو یہ کام کرنا اُسکے لئے تیری مدد ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی موسیٰ سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس کسی نے جنگل مین سکونت اختیار کی اُسنے ظلم کیا یعنی طبیعت اسکی سخت ہو گئی اور جو کوئی شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور جو کوئی بادشاہون کے دروازے پر آیا وہ فتنے مین پڑا اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابن عمرؓ سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ثوری سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حربؓ سے کہا اُسنے سُنا مین نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک تم فتح پاؤگے اور مال حاصل کروگے اور تمھارے لئے شہر فتح ہونگے سو جو کوئی تم مین سے یہ بات پائے تو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے اور نیکی کا حکم کرے اور بُرے کامون سے منع کرے اور جو کوئی مجھ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش اور عاصم بن بہدلہ اور حماد سے سُنا اُنھون نے ابا وائل سے اُسنے روایت کی حذیفہؓ سے کہا اُسنے کہا عمرؓ نے کون تم مین سے وہ بات یاد رکھتا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے باب مین فرمائی ہے پس کہا حذیفہؓ نے مین یاد رکھتا ہون کہا حذیفہ نے فتنہ مردؐ[1] کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے مین اُسکے لئے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف اور بُرے کامون سے منع کرنا ہی کفارہ ہو جاتا ہے کہا حضرت عمرؓ نے مین نے تجھ سے اس سے سوال نہین کیا لیکن اُس فتنہ سے جو جوش مارے گا مثل جوش دریا کے۔ کہا اُس نے اے امیر المؤمنین

[1] فتنہ مرد کا اہل کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے سختی سے پیش آوے۔ اور مال مین فتنہ یہ ہے کہ غیر محل مین اسکو صرف کرے اور اولاد کے ساتھ فتنہ یہ ہے کہ اس سے اتنی محبت رکھے کہ وہ محبت اُسکو بہت نیکیون سے روک رکھے اور ہمسائے کے ساتھ فتنہ یہ ہے کہ اسکا زوال چاہے ان سب امور سے نماز وغیرہ اُمور جو حدیث مین مذکور ہوئے ہین کفارہ ہو جاتے ہین ۱۲

ان بینك وبینها بابا مغلقا قال عمر ایفتح امر یکسر قال بل یکسر قال اذن لا یغلق الی یوم القیمة قال ابو وائل فی حدیث حماد فقلت لمسروق سل حذیفة عن الباب فسأله فقال عمر هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** هارون بن اسحق الهمدانی نا محمد بن عبدالوهاب عن مسعر عن ابی حصین عن الشعبی عن العدوی عن کعب بن عجرة قال خرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن تسعة وخمسة واربعة احد العددین من العرب والاخر من العجم فقال اسمعوا هل سمعتم انه سیکون بعدی امراء فمن دخل علیهم فصدقهم بکذبهم واعانهم علی ظلمهم فلیس منی ولست منه ولیس بوارد علی الحوض ومن لم یدخل علیهم ولم یعنهم علی ظلمهم ولم یصدقهم بکذبهم فهو منی وانا منه وهو وارد علی الحوض هذا حدیث صحیح غریب لا نعرفه من حدیث مسعر الا من هذا الوجه قال هارون وثنی محمد بن عبدالوهاب عن سفیان عن ابی حصین عن الشعبی عن عاصم العدوی عن کعب بن عجرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه قال هارون وثنی محمد عن سفیان عن زبید عن ابراهیم ولیس بالنخعی عن کعب بن عجرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدیث مسعر وفی الباب عن حذیفة وابن عمر **حدثنا** اسمٰعیل بن موسی الفزاری ابن ابنة السدی الکوفی نا عمر بن شاکر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یأتی علی الناس زمان الصابر فیهم علی دینه کالقابض علی الجمر هذا حدیث غریب من هذا الوجه وعمر بن شاکر روی عنه غیر واحد من اهل العلم وهو شیخ بصری **باب حدثنا** قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وقف علی ناس جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال رجل بلی یا رسول الله اخبرنا بخیرنا من شرنا قال خیرکم من یرجی خیره ویؤمن شره وشرکم من لا یرجی خیره ولا یؤمن شره هذا حدیث حسن صحیح

باب حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن الکندی نا زید بن حباب اخبرنی موسی

درمیان آپکے اور اس فتنے کے دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا کہا حذیفہؓ نے بلکہ توڑا جاویگا کہا حضرت عمرؓ نے اسوقت قیامت تک بند نہیں ہوگا کہا ابو وائل نے حماد کی حدیث مین مین نے مسروق سے کہا حذیفہؓ سے دروازے کی بابت سوال کرو گیا ہے پس اُسنے اس سے پوچھا تو کہا اُسنے وہ دروازہ عمرؓ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبدالوہاب نے مسعر سے اُسنے ابی حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدوی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہا اُسنے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک اور چار ایک۔ ایک گروہ انمین سے عرب سے تھا اور دوسرا عجم سے۔ پس فرمایا آپنے سنو کیا تمنے سنا ہے کہ میرے بعد امیر ہونگے سو جو کوئی انپر داخل ہوا اور انکے کذب پر انکی تصدیق کی اور انکے ظلم پر انکی مدد کی تو وہ شخص مجھ سے نہین اور نہ مین اُس سے ہون اور نہ وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے۔ اور جو کوئی انپر داخل نہ ہوا اور انکے ظلم پر انکی اعانت نہ کی اور انکے کذب پر انکی تصدیق نہ کی تو وہ مجھ سے ہے اور مین اُس سے ہون اور وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق مسعر سے سوائے اس وجہ کے۔ کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد بن عبدالوہاب نے سفیان سے اُس نے ابی حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عاصم عدوی سے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد نے سفیان سے اُسنے زبید اُسنے ابراہیم سے اور یہ ابراہیم نخعی نہین ہے اُسنے کعب بن عجرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مسعر کے۔ اور اس باب مین روایت ہے حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے۔ **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری یعنے سدی کوفی کے نواسے نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن شاکر نے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگونپر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ انمین صبر کرنیوالا دین پر مثل اسکے ہے کہ جیسے آگ کی چنگاری کو پکڑنیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور عمر بن شاکر سے کئی ایک نے اہل علم سے روایت کی ہے اور یہ شیخ بصری ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند لوگونپر جو بیٹھے ہوے تھے کھڑے ہوے اور فرمایا کیا مین تمکو خبر دون تمھارے بہتر کی تمھارے برے سے کہا راوی نے سو وہ خاموش ہو رہے پس آپنے یہ کلمہ تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ آپ ہمارے بہتر کی ہمارے برے سے خبر دیجئے فرمایا آپنے بہتر تم مین سے وہ ہے کہ اسکی نیکی کی اُمید رکھی جاوے اور اسکی برائی سے امن رہے اور بدتر تم مین سے وہ ہے کہ جسکی نیکی کی اُمید نہ رکھی جائے اور اسکی برائی سے امن نہ ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبدالرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے موسیٰ

بن عبیدة ثنی عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطیاء وخدمها ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط شرارها علی خیارها هٰذا حدیث غریب وقد رواه ابو معاویة عن یحیی بن سعید الانصاری حدثنا بذلک محمد بن اسمٰعیل الواسطی نا ابو معاویة عن یحیی بن سعید الانصاری عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه ولا یعرف لحدیث ابی معاویة عن یحیی بن سعید عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر اصل انما المعروف حدیث موسیٰ بن عبیدة وقد روی مالک بن انس هٰذا الحدیث عن یحیی بن سعید مرسلا ولم یذکر فیه عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر حدثنا محمد بن المثنی ثنا خالد بن الحارث نا حمید الطویل عن الحسن عن ابی بکرة قال عصمنی اللہ بشیٔ سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما هلک کسری قال من استخلفوا قالوا ابنته فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرهم امرأة قال فلما قدمت عائشة یعنی البصرة ذکرت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعصمنی اللہ به هٰذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا محمد بن ابی حمید عن زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیار امرائکم وشرارهم خیارهم الذین تحبونهم ویحبونکم وتدعون لهم ویدعون لکم وشرار امرائکم الذین تبغضونهم ویبغضونکم وتلعنونهم ویلعنونکم هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث محمد بن ابی حمید ومحمد یضعف من قبل حفظه حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون نا هشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انه سیکون علیکم ائمة تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد برئ ومن کره فقد سلم ولکن من رضی وتابع فقیل یا رسول اللہ

بن عبیدہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن دینار نے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری اُمتؐ متکبرون کی چال چلیگی اور بادشاہون کے بیٹے یعنی بادشاہانِ فارس اور روم کے بیٹے اُنکی خدمت کرینگے تو شریر لوگ اس اُمت کے اس اُمت کے نیک لوگون پر مسلط کیے جائینگے۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور ابی معاویہ کی حدیث کی اصل جو یحییٰ بن سعید نے بواسطہ عبد اللہ بن دینار کے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے معلوم نہین ہوتی۔ اصل تو موسیٰ بن عبیدہ کی حدیث معلوم ہوتی ہے۔ اور مالک بن انس نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اُسنے اسمین عبد اللہ بن دینار کا ذکر نہین کیا جو راوی ہے ابن عمرؓ سے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے حسن سے اُسنے ابی بکرہؓ سے کہا اُسنے مجھے اس حدیث نے بچا رکھا جو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی تھی جبکہ بادشاہ کسریٰ ہلاک ہوا تو آپ نے فرمایا تھا کس کو اُنھون نے اپنا خلیفہ بنایا ہے کہا لوگون نے اُسکی بیٹی کو پس فرمایا آپ نے نہین فلاح پائے گی وہ قوم جنھون نے اپنا امر عورت کے سپرد کر دیا کہا ابو بکرہؓ نے جب عائشہؓ بصرہ مین آئین تو مجھے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد آیا سو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے بچا لیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ابی حمید نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطابؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کیا مین تمکو تمھارے نیک امیرون اور بُرے امیرون کی خبر نہ دون۔ نیک وہ امیر ہین کہ جنکو تم دوست رکھتے ہو اور وہ تمکو دوست رکھتے ہین اور تم اُنکے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمھارے لئے دعا کرتے ہین اور بُرے امیر تمھارے وہ ہین کہ جن کو تم بُرا جانتے ہو اور وہ تم کو بُرا جانتے ہین اور تم اُن پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن ابی حمید سے اور محمد حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حسن سے اُسنے ضبہ بن محصن سے اُسنے ام سلمہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے جلدی تم پر ایسے لوگ حاکم ہونگے کہ جنکے بعض افعال کو تم اچھا جانوگے اور بعض کو بُرا جانوگے سو جسنے اُنکے افعال کو بُرا جانا وہ بچ رہا اور جسنے مکروہ جانا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور تابع ہوا وہ ہلاک ہوا کسی نے کہا یا رسول اللہ

ف یہ آنحضرت کا معجزہ ہے کیونکہ جب اس امت نے ملک فارس اور روم کو فتح کر لیا تو اسی اُمت کے لوگ حضرت عثمانؓ پر غالب ہوئے اور اُنکو شہید کیا اسی طرح بنی اُمیہ نے بھی جو کچھ کیا ہے ظاہر ہے۔ ۱۲

افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن سعيد الاشقر نا يونس بن محمد و هاشم بن القاسم قالا نا صالح المرى عن سعيد الجريرى عن ابى عثمان النهدى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت امراءكم خياركم و اغنياءكم سمحاءكم و اموركم شورى بينكم فظهر الارض خير لكم من بطنها و اذا كانت امراؤكم شراركم و اغنياؤكم بخلاءكم و اموركم الى نساءكم فبطن الارض خير لكم من ظهرها هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح المرى و صالح فى حديثه غرائب لا يتابع عليها هو رجل صالح **باب** حدثنا ابراهيم بن يعقوب الجوزجانى نا نعيم بن حماد نا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال انكم فى زمان من ترك منكم عشر ما امر به هلك ثم ياتى زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث نعيم بن حماد عن سفيان بن عيينة وفى الباب عن ابى ذر و ابى سعيد حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال هٰهنا ارض الفتن و اشار الى المشرق حيث يطلع قرن الشيطان او قال قرن الشمس هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن يونس عن ابن شهاب الزهرى عن قبيصة بن ذويب عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من خراسان رايات سود فلا يردها شئ حتى تنصب بايلياء هٰذا حديث حسن غريب **ابواب الرؤيا** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ان رؤيا المؤمن جزء من ستة و اربعين جزء من النبوة حدثنا نصر بن على نا عبد الوهاب الثقفى نا ايوب

کیا ہم اُن سے لڑائی نہ کریں فرمایا آپ نے نہ جبتک وہ نماز پڑھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن سعید اشقر نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد اور ہاشم بن قاسم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے صالح مری نے سعید جریری سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبتک حاکم تمھارے نیک رہینگے اور غنی تمھارے سخی اور کام تمھارے آپس کے مشورے سے ہونگے تو پیٹھ زمین کی اُس کے بطن سے تمھارے لئے بہتر ہے یعنے زمین پر رہنا مرنے سے بہتر ہے۔ اور جب تمھارے حاکم برے ہوجائینگے اور غنی تمھارے بخیل اور کام تمھارے عورتوں کے سپرد ہونگے تو بطن زمین کا اُس کی پیٹھ سے تمھارے لئے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُس کو مگر طریق صالح مری سے اور صالح غریب حدیث روایت کرتا ہے۔ اسکا کوئی پیرو نہیں ہے۔ اور یہ آدمی صالح ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے کہا حدیث کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے اُس نے اعرج سے اُس نے ابی ہریرۃؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو کوئی تم میں سے دسواں حصہ اُس چیز کا ترک کرے کہ جس کا اُسکو حکم ہوا ہے تو ہلاک ہوجائے پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ جو کوئی ان میں سے ساتھ دسویں حصے اُس چیز کے کہ جس کا اُس کو حکم ہوا ہے عمل کرے گا تو نجات پائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق نعیم سے جو راوی ہے سُفیان بن عیینہ سے اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہما۔ **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پس فرمایا اس جگہ زمین فتنوں کی ہے اور مشرق کی طرف اشارت کی جہاں سینگ شیطان کا نکلتا ہے یا فرمایا آپ نے سینگ شمس کا یعنی یطلع کا لفظ نہیں فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے یونس سے اُسنے ابن شہاب زہری سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے پس ان کو کوئی چیز رونہ کرے گی حتی کہ ایلیا (نام بیت المقدس) میں گاڑے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **ابواب** خوابوں کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیسویں حصہ میں سے ایک حصہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے

عن محمد بن سيرين عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب واصدقهم رؤيا اصدقهم حديثا ورؤيا المسلم جزء من ستة واربعين جزء من النبوة والرؤيا ثلاث فالرؤيا الصالحة بشری من الله والرؤيا من تحزين الشيطان والرؤيا مما يحدث بها الرجل نفسه فاذا رای احدكم ما يكره فليقم وليتفل ولا يحدث به الناس قال واحب القيد فی النوم واكره الغل القيد ثبات فی الدين هذا حديث صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود عن شعبة عن قتادة سمع انسا يحدث عن عبادة بن الصامت ان النبی صلی الله عليه وسلم قال رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزء من النبوة وفی الباب عن ابی هريرة وابی رزين العقيلی وانس وابی سعيد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك وابن عمر حديث عبادة حديث صحيح باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان بن مسلم نا عبد الواحد نا المختار بن فلفل نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی قال فشق ذلك علی الناس فقال لكن المبشرات فقالوا يا رسول الله وما المبشرات قال رؤيا المسلم وهی جزء من اجزاء النبوة وفی الباب عن ابی هريرة وحذيفة بن اسيد وابن عباس وام كرز هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه من حديث المختار بن فلفل حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن ابن المنكدر عن عطاء بن يسار عن رجل من اهل مصر قال سالت ابا الدرداء عن قول الله عزوجل لهم البشری فی الحيوة الدنيا فقال ما سألنی عنها احد غيرك الا رجل واحد منذ سالت رسول الله صلی الله عليه وسلم سالت رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال ما سألنی عنها احد غيرك منذ انزلت هی الرؤيا الصالحة يراها المسلم او تری له وفی الباب عن عبادة بن الصامت هذا حديث حسن حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن ابی الهيثم عن ابی سعيد

محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زمانہ[1] قریب ہو تو اُمید نہین کہ مومن کا خواب جھوٹا ہو اور بہت سچا خواب مین وہ شخص ہے جو بہت سچا ہے بات مین۔ اور مسلمان کا خواب چھیالیسوان حصہ ہے نبوت کے حصون سے۔ اور خواب تین قسم کا ہی پس خواب صالح تو اللہ کی جانب سے خوشخبری ہے اور ایک خواب شیطان کے فعلون سے ہے۔ اور ایک خواب وہ ہی جو آدمی اپنے دل مین باتین کرتا ہے۔ سو جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ مکروہ جانتا ہے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور لوگون سے بیان نہ کرے فرمایا آپنے اور مین خواب مین بیڑی کو جو پانؤن مین ہے اچھا جانتا ہون اور طوق کو بُرا جانتا ہون بیڑی کی تعبیر یہ ہو کہ دین مین ثابت قدمی اور مضبوطی ہوتی ہے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے سنا اُسنے انس سے کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامتؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم حدیث عبادہ کی صحیح ہے باب نبوت تو گئی اور خوشخبری دینے والی چیزین باقی رہی ہین حدیث کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد نے کہا حدیث کی ہم سے مختار بن فلفل نے کہا حدیث کی ہمسے انسؓ بن مالک نے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت اور نبوت تو منقطع ہو گئی ہے سو کوئی رسول اور نبی میرے بعد نہین ہوگا۔ کہا راوی نے پس یہ بات لوگون پر بھاری ہوئی پس فرمایا آپنے لیکن خوشخبری دینے والی چیزین باقی ہین کہا لوگون نے یا رسول اللہ خوشخبری دینے والی چیزین کونسی ہین فرمایا آپنے مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کے حصون سے ایک حصہ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس وجہ سے یعنی طریق مختار بن فلفل سے صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے اُسنے عطار بن یسار نے اُسنے ایک مرد مصری سے کہا اُسنے مین نے ابا الدرداء سے اس آیت کی بابت سوال کیا لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا یعنے انکے لئے حیات دنیا مین خوشخبری ہے۔ سو کہا اُسنے سوائے تیرے مجھ سے کسی آدمی نے اس سے سوال نہین کیا جب سے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے مگر ایک مرد نے۔ مین نے آنحضرت سے سوال کیا تو فرمایا آپ نے جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے مجھ سے کسی نے سوائے تیرے اس سے سوال نہین کیا۔ مراد اس سے خواب صالح ہو کہ جسکو مسلمان دیکھتا ہو یا اسکے لئے دکھائے جاتے ہین۔ اور اس باب مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے

[1] زمانہ کے قریب ہونے کے یہ معنی ہین کہ جب قیامت کا زمانہ نزدیک ہوگا یا مراد اس سے وہ وقت ہے کہ جب رات اور دن برابر ہو جاتے ہین یا مراد یہ ہے کہ جب دن چھوٹے ہو جائین گے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ سال مہینے کے برابر ہوگا اور مہینہ مثل جمعہ کے اور جمعہ مثل ایک دن کے اور دن مثل گھڑی کے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد نا حرب بن شداد و عمران القطان عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال نبئت عن عبادة بن الصامت قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قوله تعالیٰ لهم البشری فی الحیوٰة الدنیا قال هی الرؤیا الصالحة یراها المؤمن او تری له قال حرب فی حدیثه ثنا یحیی **باب** ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأنی فی المنام فقد رأنی حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی الباب عن ابی هریرة وابی قتادة و ابن عباس وابی سعید وجابر وانس وابی مالك الاشجعی عن ابیه وابی بکرة وابی جحیفة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء اذا رأی فی المنام ما یکره ما یصنع حدثنا قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابی قتادة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرهه فلینفث عن یساره ثلث مرات ولیستعذ باللہ من شرها فانها لا تضره وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابی سعید وجابر وانس هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی تعبیر الرؤیا حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة اخبرنی یعلی بن عطاء قال سمعت وکیع بن عدس عن ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من اربعین جزء من النبوة وهی علی رجل طائر مالم یحدث بها فاذا تحدث بها سقطت قال واحسبه قال ولا تحدث بها الا لبیبا او حبیبا

اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت سچا خواب صبح کا ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن شداد اور عمران قطان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے کہا اُسنے مجھے عبادہ بن صامت رضؓ سے خبر ملی ہے کہ کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت پوچھا لهم البشری فی الحیوة الدنیا یعنے انکے لئے حیات دنیا مین خوشخبری ہے فرمایا آپ نے مراد اس سے خواب صالح ہے کہ جسکو مومن دیکھتا ہے یا اُس کے لئے دکھائے جاتے ہین۔ کہا حرب نے اپنی حدیث مین حدیث کی ہمسے یحییٰ نے یعنی ثنا کہا نہ عن **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ جسنے مجھے خواب مین دیکھا تو بیشک اُسنے مجھے دیکھا **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن ابن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے مجھ کو خواب مین دیکھا تو بیشک اُسنے مجھے دیکھا اسو اسطے کہ شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس اور ابی مالک اشجعی سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو بُرا ہو تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی قتادہ رضؓ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے ٹھیک اور اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے سو جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے کہ اسکو بُرا جانتا ہو تو چاہیئے کہ اپنی بائین طرف تین بار تھوکے اور اُسکی بُرائی سے اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگے پھر وہ اسکو ضرر نہین دیتا اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید اور جابر اور انس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خواب کی تعبیر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے یعلی بن عطا نے کہا سنا مین نے وکیع بن عدس سے اُسنے روایت کی ابی رزین عقیلی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چالیس حصون مین سے اور یہ جانور[1] کے پانوں پر ہوتی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جب بیان کی جائے تو گر پڑتی ہے کہا راوی نے اور مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہی کہ وہ خواب سوا ے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے

[1] جانور کے پانوں پر ہونے کے یہ معنی ہین کہ اس کا اچھا اور بُرا ہونا معلوم نہین سو جب کسی نے اُسکی تعبیر کر دی تو وہ اُسی تعبیر کے موافق ہو جائیگی اسی واسطے آپ نے فرمایا ہی کہ سوا ے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے کیونکہ دانا آدمی سوچ کر بات کرتا ہے ایسا ہی دوست اور دوسرے آدمی بلا سوچے سمجھے تعبیر جو دل مین واہی تواہی آئی کہدی اور انسان کو رنج مین ڈالدیا۔ بخاری نے ایک باب اپنی کتاب مین اس کے مخالف منعقد کیا ہے اُس کا حاصل ہے کہ خواب کی تعبیر بیان کرنے والے پر موقوف نہین بلکہ خود بخود جیسی ہوتی ہے واقع ہوتی ہی ۱۲

حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن هارون نا شعبة عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن عدس عن عمه ابی رزین عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رؤیا المسلم جزء من ستة واربعین جزء من النبوة وهی علی رجل طائر ما لم یحدث بها واذا احدث بها وقعت هٰذا حدیث حسن صحیح وابو رزین العقیلی اسمه لقیط بن عامر وروی حماد بن سلمة عن یعلی بن عطاء فقال عن وکیع بن عدس وقال شعبة وابو عوانة وهشیم عن یعلی بن عطاء عن وکیع بن عدس وهٰذا اصح **باب** حدثنا احمد بن ابی عبید الله السلیمی البصری نا یزید بن زریع نا سعید عن قتادة عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا ثلث فرؤیا حق ورؤیا یحدث الرجل بها نفسه ورؤیا تحزین من الشیطان فمن رای ما یکره فلیقم فلیصل وکان یقول یعجبنی القید واکره الغل القید ثبات فی الدین وکان یقول من رانی فانی انا هو فانه لیس للشیطان ان یتمثل بی وکان یقول لا تقص الرؤیا الا علی عالم او ناصح وفی الباب عن انس وابی بکرة وام العلاء وابن عمر وعائشة وابی سعید وجابر وابی موسیٰ وابن عباس وعبد الله بن عمرو وحدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی الذی یکذب فی حلمه** حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا سفیان عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمٰن عن علی قال اراه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کذب فی حلمه کلف یوم القیمة عقد شعیرة حدثنا قتیبة نا ابو عوانة عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمٰن السلمی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة وابی شریح وواثلة بن الاسقع وهٰذا اصح من الحدیث الاول حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب نا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُسنے وکیع ابن عدس سے اُسنے اپنے چچا ابی رزین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مسلمان کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں سے اور یہ جانور کے پاؤں پر ہے جب تک اُسکو بیان نہ کرے اور جب اُسکو بیان کرے تو واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے سو کہا اُسنے یہ روایت ہے وکیع بن عدس سے اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یہ روایت یعلی بن عطاء سے ہے اُسنے روایت کی وکیع بن عدس سے۔ اور یہ روایت بہت صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے احمد بن ابی عبید اللہ سلیمی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے سعید نے قتادہ سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کی تین قسم ہے ایک خواب تو حق ہے اور ایک خواب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑیں اور ایک خواب شیطان کی جانب سے ہے جس سے وہم اور رنج ہو سو جو کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جسکو وہ بُرا جانتا ہو تو چاہیئے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ مجھے بیڑیاں پسند ہیں اور طوق کو میں بُرا جانتا ہوں یعنی خواب میں بیڑیاں دیکھنی بری نہیں اور طوق دیکھنا برا ہے کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے اور یہ فرماتے تھے کہ جس نے مجھے دیکھا تو بیشک میں وہی ہوں کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ خواب سوائے کسی عالم یا خیر خواہ کے بیان نہ کرنا چاہیئے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی بکرہ اور ام العلا اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب اُس شخص کے بیان میں کہ جو کوئی اپنے خواب میں جھوٹ بولتا ہے** **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سے اُسنے علی رضی سے کہا اُسنے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے خواب میں جھوٹ بولے تو اُسکو قیامت کے دن جَو میں گرہ دینے کی تکلیف دی جائے گی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الاعلی سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سے رضی اللہ عنہم اور یہ حدیث پہلی حدیث سے بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال من تحلم کاذبا کلف یوم القیمۃ ان یعقد بین شعیرتین ولن یعقد بینھما ھذا حدیث صحیح **باب حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن عقیل عن الزھری عن حمزۃ بن عبداللہ بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اذ اتیت بقدح لبن فشربت منہ ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی بکرۃ وابن عباس وعبداللہ بن سلام وخزیمۃ والطفیل بن سخبرۃ وسمرۃ وابی امامۃ وجابر حدیث ابن عمر حدیث صحیح **باب حدثنا** الحسین بن محمد الحریری البلخی نا عبدالرزاق عن معمر عن الزھری عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ اسفل من ذلک قال فعرض علی عمر وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین **حدثنا** عبد بن حمید نا یعقوب بن ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن صالح بن کیسان عن الزھری عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ وھذا اصح **باب** ماجاء فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المیزان والدلو **حدثنا** محمد بن بشار نا الانصاری نا اشعث عن الحسن عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم من رأی منکم رؤیا فقال رجل انا رأیت کان میزانا نزل من السماء فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت بابی بکر ووزن ابوبکر وعمر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فراینا الکراھیۃ فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا**

کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جھوٹا خواب بیان کرے تو وہ قیامت کے دن دو جون مین گرہ دینے کی تکلیف دیا جائیگا اور اُن دونون مین گرہ دی نجائیگی یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک[1] پیالہ لایا گیا سو مین نے اُس سے پیا پھر مین نے اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن خطابؓ کو دیا کہا لوگون نے سو اس خواب کی یا رسول اللہ آپ نے کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے علم- اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابر سے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہم کی صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے حسین بن محمد حریری بلخی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُسنے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے لوگونکو کہ میرے سامنے کیئے گئے اور اُنپر کرتے ہین اُن مین سے کسی کا کُرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے اور کسی کا اُس سے نیچے اور عمر بن خطابؓ میرے سامنے کیا گیا اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنے بہت لمبا تھا کہا لوگون نے سو آپ نے یا رسول اللہ اسکی کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے کہ دین[2] **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے صالح بن کیسان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُسنے ابی سعید خدریؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور یہ روایت صحیح ہے **باب** تعبیر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث نے حسن سے اُسنے ابی بکرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کسی نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہے سو کہا ایک مرد نے مین نے دیکھا ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اُتری ہے پس آپ اور حضرت ابوبکر وزن کیئے گئے یعنی ایک پلے مین آپ رکھے گئے اور دوسرے مین حضرت ابوبکرؓ پس آپ حضرت ابوبکر سے بھاری ہوے اور حضرت ابوبکر اور عمر وزن کیے گئے تو حضرت ابوبکر بھاری ہوے اور حضرت عمر اور عثمانؓ وزن کیے گئے تو حضرت عمر بھاری ہوے پھر وہ ترازو اُٹھایا گیا (صحابی کہتے ہین) پھر ہم نے آپ کے چہرۂ مبارک مین کراہت[3] دیکھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے

[1] اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے کہ دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت کمال درجہ کی ظاہر ہوئی ۱۲ [2] دین اور کُرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے ویسے ہی دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے ۱۲ [3] وجہ کراہت کی یہ ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دین کے کام مین اختلاط ہوگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ وزن اُن اشیاء مین ہوتا ہے جو آپسمین متقارب ہون یعنی آپسمین ملتے جلتے ہون اور جب اُن مین فرق ظاہر ہو تو وزن کرنیکا کچھ فائدہ نہین اسی وجہ سے ترازو بعد وزن کرنے ان تین شخصونکے اُٹھایا گیا کیونکہ اب کوئی ایسا شخص باقی نہ تھا جسکا اُنکے ساتھ مقابلہ کیا جاوے ۱۲

ابو موسی الانصاری نا یونس بن بکیر نا عثمان بن عبد الرحمن عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن ورقة فقالت له خدیجة انه کان صدقك وانه مات قبل ان تظهر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اریته فی المنام وعلیه ثیاب
بیاض ولو کان من اهل النار لکان علیه لباس غیر ذلك هذا حدیث غریب وعثمن بن عبد الرحمن لیس عند اهل الحدیث بالقوی
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا ابن جریج ثنی موسیٰ بن عقبة ثنی سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤیا النبی صلی الله علیه
وسلم وابی بکر وعمر فقال رأیت الناس اجتمعوا فنزع ابو بکر ذنوبا او ذنوبین فیه ضعف والله یغفر له ثم قام عمر فنزع فاستحالت غربا
فلم ار عبقریا یفری فریه حتی ضرب الناس بالعطن وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث صحیح غریب من حدیث ابن عمر حدثنا
محمد بن بشار نا ابو عاصم نا ابن جریج اخبرنی موسیٰ بن عقبة قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤیا النبی صلی الله علیه
وسلم قال رأیت امرأة سوداء ثائرة الراس خرجت من المدینة حتی قامت بمهیعة وهی الجحفة فاولتها وباء المدینة ینتقل الی الجحفة هذا حدیث
صحیح غریب اخبرنا الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
فی اخر الزمان لا تکاد رؤیا المؤمن یکذب واصدقهم رؤیا اصدقهم حدیثا والرؤیا ثلاث الحسنة بشری من الله والرؤیا یحدث الرجل
بها نفسه والرؤیا تحزین من الشیطان فاذا رای احدکم رؤیا یکرهها فلا یحدث بها احدا ولیقم فلیصل قال ابو هریرة یعجبنی القید و
اکره الغل القید ثبات فی الدین قال وقال النبی صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزء من النبوة وقد روی
عبد الوهاب الثقفی هذا الحدیث عن ایوب مرفوعا وروی حماد بن زید عن ایوب ووقفه حدثنا ابراهیم بن

ابو موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عبد الرحمن نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ورقہ بن نوفل کی بابت سوال کیا پس آپ سے خدیجہؓ نے کہا بیشک اُس نے آپ کی تصدیق کی تھی اور وہ آپ کے ظہور سے پہلے مرچکا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے اُسکو خواب مین دیکھا ہے ایسی حالت مین کہ اسپر سپید کپڑے تھے اگر وہ اہل نار سے ہوتا تو اُسپر یہ لباس نہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور عثمان بن عبد الرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہین ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا حدیث کی مجھے موسےٰ بن عقبہ نے کہا حدیث کی مجھے سالم بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے خواب سے کہ فرمایا آپ نے مین نے لوگون کو دیکھا ہے کہ جمع ہوئے ہین پس حضرت ابو بکرؓ نے ایک یا دو ڈول ایسے طور سے نکالے ہین کہ اُنمین ضعف ہے اللہ تعالےٰ اُسکو بخشے پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے ہین اور ڈول کو کھینچا تو وہ ڈول پکھال بنگیا ہے یعنی وہ ڈول پہلی حالت سے بہت بڑا بنگیا ہے سو مین نے کسی جوان کو ایسا عمدہ عمل کرتے نہین دیکھا یعنی اس زور سے اُنھون نے وہ ڈول کھینچا ہے کہ مین نے کوئی جوان اسطرح ڈول کھینچتے نہین دیکھا حتی کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو سیراب کرکے اپنی جگہ بٹھلادیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ یہ حدیث طریق ابن عمر رضؓ سے صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے موسےٰ بن عقبہ نے کہا خبر دی مجھے سالم بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے مین نے ایک عورت سیاہ رنگ پراگندہ بالون والی دیکھی ہے کہ مدینہ سے نکل کر مہیعہ یعنی جحفہ (نام مقام) مین جا کھڑی ہوئی ہے سو مین نے اُسکی یہ تعبیر کی ہے کہ مدینہ کا وبا نکلکر جحفہ مین چلا جائیگا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے خبر دی ہمکو حسن بن ابی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ایوب سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آخر زمانہ مین اُمید نہین کہ مومن کا خواب جھوٹ ہوجائے۔ اور زیادہ سچا خواب مین وہ شخص ہوگا جو سچا ہے باتون مین اور خواب تین قسم کا ہے ایک نیک ہے اللہ تعالےٰ سے بشارت ہے اور دوسرا خواب اپنے دل کا خیال ہے اور تیسرا خواب شیطانی وسوسہ سے ہے سو جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ بُرا جانتا ہو تو چاہیئے کہ کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھے کہا ابو ہریرہ نے مجھے بیڑیان پسند ہین یعنی اگر مین خواب مین دیکھون کہ مجھے بیڑی پڑی ہے تو مین اُس خواب کو پسند کرتا ہون اور طوق کو مکروہ جانتا ہون بیڑی دین مین ثابت قدمی ہے کہا اُسنے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے اور روایت کیا ہے عبد الوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوع اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن زید نے ایوب سے اور اُسکو موقوف بیان کیا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن

سعید الجوھری البغدادی نا ابو الیمان عن شعیب وھو ابن ابی حمزۃ عن ابن ابی حسین عن نافع بن جبیر عن ابن عباس عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام کان فی یدی سوارین من ذھب فھمنی شانھما فاوحی الی ان نفخھما فنفختھما فطارا فاولتھما کاذبین یخرجان من بعدی یقال لاحدھما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء ھذا حدیث صحیح غریب حدثنا الحسین بن محمد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزھری عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال کان ابو ھریرۃ یحدث ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت اللیلۃ ظلۃ ینطف منھا السمن والعسل ورایت الناس یستقون بایدیھم فالمستکثر والمستقل ورأیت سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت بہ ثم اخذ بہ رجل بعدک فعلا ثم اخذہ رجل بعدہ فعلا ثم اخذ بہ رجل فقطع بہ ثم وصل لہ فعلا بہ فقال ابو بکر ای رسول اللہ بابی انت وامی واللہ لتدعنی اعبرھا فقال اما الظلۃ فظلۃ الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فھذا القراٰن لینہ وحلاوتہ واما المستکثر والمستقل فھو المستکثر من القراٰن والمستقل منہ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فھو الحق الذی انت علیہ فاخذت بہ فیعلیک اللہ ثم یاخذ بہ بعدک رجل اٰخر فیعلو بہ ثم یاخذ بعدہ رجل اٰخر فیعلو بہ ثم یاخذ اٰخر فینقطع بہ ثم یوصل فیعلو بہ ای رسول اللہ لتحدثنی اصبت ام اخطات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال اقسمت بابی انت وامی یا رسول اللہ لتخبرنی ما الذی اخطات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقسم ھذا حدیث صحیح حدثنا محمد بن بشار نا وھب بن جریر عن ابیہ عن ابی رجاء عن سمرۃ بن جندب

سعید جوہری بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالیمان نے شعیب بن ابی حمزہ سے اُسنے ابن ابی حسین سے اُسنے نافع بن جبیر سے اُس نے ابن عباس سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ گویا میرے ہاتھون مین دو کنگن سونے کے ہین سو مجھے اُن دونون سے رنج ہوا پھر میری طرف وحی ہوئی کہ اُن پر پھونکون سو مین نے اُن پر پھونک دیا بس وہ دونون اُڑ گئے۔ مین نے اُنکی یہ تاویل کی ہی کہ دو کاذب میرے بعد نکلین گے ایک کو اُن دونون مین سے مسیلمہ صاحب یمامہ کہا جائیگا اور دوسرے کو عنسی صاحب صنعاء کا یہ حدیث صحیح غریب ہی حدیث کی ہمسے حسن بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُس نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے ابوہریرہ رضؓ حدیث کرتا تھا کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مین نے آج کی رات بادل خواب مین دیکھا ہے کہ اُس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے۔ اور لوگونکو دیکھا کہ وہ اُس سے اپنے ہاتھون سے پی رہے ہین۔ سو کوئی اُس سے زیادہ لیتا ہی۔ اور کوئی کم۔ اور مین نے ایک رسّی دیکھی ہی کہ وہ آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہی سو مین نے یارسول اللہ آپ کو دیکھا ہی کہ آپ اُسکو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے ہین پھر آپکے بعد ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا ہی سو وہ بھی چڑھ گیا ہی پھر اُسکے بعد ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا ہی سو وہ بھی چڑھ گیا ہی پھر ایک اور مرد نے اُسکو پکڑا ہی سو وہ رسّی ٹوٹ گئی ہی پھر اُسکے واسطے پیوند ہو گئی ہی سو وہ بھی اُسکے ساتھ چڑھ گیا ہی بس کہا حضرت ابوبکرؓ نے آپ ٹھہریے یارسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہون قسم ہی اللہ کی مجھے چھوڑیے کہ مین اسکی تعبیر کرون پس فرمایا آپنے تعبیر کرو کہا حضرت ابوبکرؓ نے بہرحال بادل سے مراد تو اسلام ہی اور جو کچھ اُس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے تو وہ قرآن ہی یعنی نرمی اُسکی اور حلاوت اُسکی۔ اور زیادہ اور کم لینے والے تو وہ لوگ ہین جو قرآن سے زیادہ لیتے ہین اور کم لیتے ہین اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہی سو وہ دین حق ہی جس پر آپ قائم ہین سو آپنے اُسکو پکڑا ہی اور آپکو اللہ تعالیٰ اسکا اجر دیگا پھر آپ کے بعد کوئی دوسرا مرد اُسکو پکڑیگا سو وہ بھی چڑھ جائیگا پھر اُسکے بعد کوئی اور مرد اسکو پکڑیگا سو وہ بھی اُس سے چڑھ جائیگا پھر کوئی اور پکڑیگا تو وہ رسی ٹوٹ جائیگی پھر پیوند ہو جائیگی سو وہ بھی اُسکے ساتھ چڑھ جائیگا۔ یارسول اللہ آپ بیان فرمایئے کہ مین صواب کو پہونچا ہون یا خطا کی ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تو صواب کو پہونچا ہی اور کچھ تو نے خطا کی ہی کہا حضرت ابوبکر نے میرے والدین آپ پر قربان ہون یارسول اللہ آپ مجھے خبر دیجئے کہ کیا مین نے خطا کی ہی پس فرمایا[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم مت دے یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے سمرہ بن جندب سے

[1] بعض علمانے کہا ہی کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی۔ اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا۔ اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعض عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن سے خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر کہنی تھی واللہ اعلم ۱۲

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى بنا الصبح اقبل الناس بوجهه وقال هل رأى احد منكم رؤيا الليلة هذا حديث حسن صحيح ويروى عن عوف وجرير بن حازم عن ابي رجاء عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قصة طويلة وهكذا روى لنا بندار هذا الحديث عن وهب بن جرير مختصرا بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الشهادات** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن عثمان عن ابي عمرة الانصاري عن زيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخير الشهداء الذي ياتي بشهادته قبل ان يسألها **حدثنا** احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك به وقال ابن ابي عمرة هذا حديث حسن واكثر الناس يقولون عبد الرحمن بن ابي عمرة واختلفوا على مالك في رواية هذا الحديث فروى بعضهم عن ابي عمرة وروى بعضهم عن ابن ابي عمرة وهو عبد الرحمن بن ابي عمرة الانصاري وهذا اصح عندنا لانه قد روى من غير حديث مالك عن عبد الرحمن بن ابي عمرة عن زيد بن خالد وقد روى عن ابي عمرة عن زيد بن خالد غير هذا الحديث وهو صحيح ايضا وابو عمرة هو مولى زيد بن خالد الجهني وله حديث الغلول لابي عمرة **حدثنا** بشر بن ادم بن ابنة ازهر السمان نا زيد بن الحباب ثني ابي بن عباس بن سهل بن سعد قال ثني ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ثني عبد الله بن عمرو بن عثمان ثني خارجة بن زيد بن ثابت ثني عبد الرحمن بن ابي عمرة ثني زيد بن خالد الجهني انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الشهداء من ادى شهادته قبل ان يسألها هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** قتيبة نا مروان بن معوية الفزاري عن يزيد بن زياد الدمشقي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا مجلود حدا ولا مجلودة

کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمکو صبح کی نماز پڑھا لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج کی رات کوئی خواب دیکھا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے اُنہوں نے روایت کی ابی رجاء سے اُنہوں نے سمرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ طویل میں - اور ایسا ہی ہمکو یہ حدیث بندار نے وہب بن جریر سے مختصر روایت کی ہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب شہادت کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے اُسنے ابی عمرہ انصاری سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو نیک گواہوں کی خبر نہ دوں وہ یہ ہے کہ گواہی سوال کرنے سے پہلے ادا کرے - حدیث کی ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے ساتھ اسکے - اور کہا اُسنے ابن ابی عمرہ یہ حدیث حسن ہے - اور بہت لوگ کہتے ہیں وہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ ہے - اور لوگوں نے مالک پر اس حدیث میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے روایت کیا ہے ابی عمرہ سے اور بعض نے روایت کیا ہے ابن ابی عمرہ سے - اور یہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہے اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث غیر طریق مالک سے بھی عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے جو راوی ہے زید بن خالد سے مروی ہے - اور سوائے اس حدیث کے اور حدیث ابی عمرہ سے جو راوی ہے زید بن خالد سے مروی ہے اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ وہ مولی ہے زید بن خالد جہنی کا - اور اس سے حدیث غلول کی مروی ہے جو روایت ابی عمرہ سے مشہور ہے حدیث کی ہمسے بشر بن آدم نے جو ازہر سمان کا بھتیجا ہے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے ابی بن عباس بن سہل بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے کہا حدیث کی مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے کہا حدیث کی مجھے زید بن خالد جہنی رضی نے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نیک گواہوں کا وہ شخص ہے جو شہادت سوال کرنے سے پہلے ادا کرے - یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے یزید بن زیاد دمشقی سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز شہادت خیانت کرنے والے مرد کی اور نہ خیانت کرنیوالی عورت کی - اور نہ حد مارے گئے مرد کی اور نہ حد لگی عورت کی

ف۱ یہ اس صورت میں ہے کہ صاحب حق کو یعنی مدعی یا مدعی علیہ کو اپنے حق پر گواہ کی خبر نہیں اور وہ سچا ہے تو اس صورت میں گواہ کو جائز ہو بلکہ مستحسن ہے کہ بدون پوچھے صاحب حق کے گواہی دے ۱۲ ع ف۲ حدیث کے الفاظ یہ ہیں ابن ابنۃ ازہر السمان یعنی ازہر سمان کی بیٹی کا بیٹا جو رشتہ میں نواسا ہوا نہ کہ بھتیجا واللہ اعلم ۱۲ مصحح

ولا ذی غمر لاخیه ولا مجرب شهادة ولا القانع اهل البیت لهم ولا ظنین فی ولاء ولا قرابة قال الفزاری القانع التابع هٰذا لاخیه
حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یزید بن زیاد الدمشقی ویزید یضعف فی الحدیث ولا یعرف هٰذا الحدیث من حدیث
الزهری الا من حدیثه وفی الباب عن عبد الله بن عمرو ولا نعرف معنی هٰذا الحدیث ولا یصح عندنا من قبل اسناده والعمل
عند اهل العلم ان شهادة القریب جائزة لقرابته واختلف اهل العلم فی شهادة الوالد للولد والولد للوالد فلم یجز اکثر اهل
العلم شهادة الولد للوالد ولا الوالد للولد وقال بعض اهل العلم اذا کان عدلا فشهادة الوالد للولد جائزة وکذلك شهادة الولد
للوالد ولم یختلفوا فی شهادة الاخ لاخیه انها جائزة وکذلك شهادة کل قریب لقرابته وقال الشافعی لا یجوز شهادة الرجل علی
الاخ وان کان عدلا اذا کان بینهما عداوة وذهب الی حدیث عبد الرحمٰن الاعرج عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا لا یجوز شهادة
صاحب احنة یعنی صاحب عداوة وکذلك معنی هذا الحدیث حیث قال لا تجوز شهادة صاحب غمر یعنی صاحب عداوة حدثنا حمید بن
مسعدة نا بشر بن المفضل عن الجریری عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا اخبرکم باکبر
الکبائر قالوا بلی یا رسول الله قال الاشراك بالله وعقوق الوالدین وشهادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقولها حتی قلنا لیته سکت هٰذا حدیث صحیح حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معاویة عن سفیان بن زیاد
الاسدی عن فاتك بن فضالة عن ایمن بن خریم ان النبی صلی الله علیه وسلم قام خطیبا

اور صاحب کینہ کی بسبب اسکے کینہ[1] کے۔ اور نہ اُسکی کہ جسکو شہادت دینے مین تجربہ ہوا۔ اور نہ اُس شخص کی اُسکے اہل بیت کے حق مین کہ جنکے ساتھ وہ قناعت کرتا ہو اور نہ مظنون[2] کی بیچ ولار کے اور نہ قرابت کے۔ کہا فزاری نے قانع کے معنے تابع کے ہین۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن زیاد دمشقی سے اور یزید حدیث مین ضعیف ہے اور یہ حدیث طریق زہری سے معروف نہین مگر اسی کے طریق سے اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم اس حدیث کے معنے نہین پہچانتے اور اس اسناد کی وجہ سے یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح نہین ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اس پر ہے کہ شہادت قریب کی بسبب اُس کی قرابت کے جائز ہے اور اہل علم نے اختلاف والد کی شہادت مین جو بیٹے کے حق مین ہو اور بیٹے کی شہادت جو والد کے حق مین ہو کیا ہے سو اکثر اہل علم نے بیٹے کی شہادت کو جو باپ کے حق مین ہو اور باپ کی شہادت کو جو بیٹے کے حق مین ہو جائز نہین رکھا اور بعض اہل علم نے کہا ہے جب آدمی ثقہ ہو تو شہادت باپ کی بیٹے کے حق مین جائز ہے اور اسیطرح سے شہادت بیٹے کی باپ کے حق مین جائز ہے۔ اور بھائی کی شہادت جو بھائی کے حق مین ہو اُسکے جواز مین کسی عالم نے اختلاف نہین کیا اور اسیطرح سے قریب کی شہادت مین بسبب اسکی قرابت کے اختلاف نہین اور کہا امام شافعی نے شہادت ایک مرد کی دوسرے پر جائز نہین اگرچہ وہ عادل ہو جبکہ اُن دونون مین عداوت ہو۔ اور امام شافعی کی دلیل حدیث عبد الرحمٰن اعرج کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔ کہ شہادت صاحب کینہ یعنی صاحب عداوت کی جائز نہین اور ایسے ہی معنی ہین اُس حدیث کے کہ جسمین آپنے فرمایا ہے کہ شہادت صاحب غمر کی جائز نہین یعنی صاحب عداوت کی حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے جریری سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تمکو سب سے بڑے کبیرہ گناہون کی خبر نہ دون کہا اُنھون نے کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی۔ اور گواہی جھوٹی دینی۔ یا فرمایا آپ نے بات جھوٹ کرنی کہا راوی نے پھر بہت دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو کہتے رہے حتی کہ ہمنے کہا کاشکے چپ ہو جاتے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ نے سفیان بن زیاد سدی سے اُسنے فاتک بن فضالہ سے اُسنے ایمن بن حزیم سے یہ کہ نبی صلعم خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے

[1] اکثر روایات مین اسکے بدلے یہ الفاظ آئے ہین کہ صاحب کینہ کی اپنے بھائی کے حق مین اور تجربہ کار کی شہادت مین اکثر جھوٹ ہوتا ہے اور اُس شخص کی شہادت بھی اُسکے حق مین جائز نہین کہ جسکے ساتھ اُسکے گذارے کی صورت ہے کیونکہ وہ بھی اپنے الک کا نقصان نہین چاہتا غرضکہ جس کسی کو اس مین نفع ہو اُسکی شہادت جائز نہین اسلئے کہ وہ شخص بباعث اس نفع کے مظنۂ تہمت کا ہے اور اگر وہ عدالت کے نزدیک ایسے رتبے کا ہو کہ وہ نفع اُسکے حق مین کچھ اثر نہین کرتا تو اُسکی شہادت جائز ہے خواہ خادم ہو یا بیوی یا بیٹا وغیرہ غرض کہ جو شخص امانت اور دیانت مین مشہور ہو اور اُسکی دیانت اُسکی قرابت سے زیادہ وقعت رکھتی ہو تو پھر اُسکی شہادت مین کلام نہین ۱۲ [2] یعنی اُسکی شہادت بھی جائز نہین کہ جو متہم ولار اور قرابت مین ہو متہم ولار کا وہ شخص ہے کہ جو کہے مین فلان شخص کا غلام ہون حالانکہ وہ اسبات مین کاذب ہے اور کذب اُسکا بھی مشہور ہے اور متہم قرابت کا وہ شخص ہے کہ کہے مین فلان شخص کا بیٹا ہون حالانکہ وہ اسکا

فقال یٰایها الناس عدلت شهادة الزور اشراکا بالله ثم قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور هٰذا حدیث انما نعرفه من حدیث سفیان بن زیاد وقد اختلفوا فی روایة هذا الحدیث عن سفیان بن زیاد ولا نعرف لایمن بن خریم سماعا من النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلیٰ نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن علی بن مدرک عن هلال بن یساف عن عمران بن حصین قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثلاثا ثم یجیئ قوم من بعدهم یتسمنون ویحبون السمن یعطون الشهادة قبل ان یسألوها هٰذا حدیث غریب من حدیث الاعمش عن علی بن مدرک واصحاب الاعمش انما رووا عن الاعمش عن هلال بن یساف عن عمران بن حصین **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا وکیع عن الاعمش عن هلال بن یساف عن عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وهٰذا اصح من حدیث محمد بن فضیل ومعنی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم یعطون الشهادة قبل ان یسألوها انما یعنی شهادة الزور یقول شهادة احدهم من غیر ان یستشهد وبیان هٰذا فی حدیث عمر بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یفشو الکذب حتی یشهد الرجل ولا یستشهد ویحلف الرجل ولا یستحلف ومعنی حدیث النبی صلی الله علیه وسلم قال خیر الشهداء الذی یاتی بشهادته قبل ان یسألها هو اذا استشهد الرجل علی الشیٔ ان یؤدی شهادته ولا یمتنع من الشهادة هٰکذا وجه الحدیث عند بعض اهل العلم بسم الله الرحمٰن الرحیم **ابواب الزهد** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** صالح بن عبد الله وسوید بن نصر

سو فرمایا اے لوگو میں جھوٹی گواہی کو اللہ کے ساتھ شرک کرنیکے برابر سمجھتا ہوں پھر آنحضرت صلعم نے پڑھا چھوڑو پلیدی کو یعنے بتوں سے اجتناب کرو اور جھوٹی بات سے کنارہ کرو۔ اس حدیث کو ہم تو فقط طریق سفیان بن زیاد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور لوگوں نے اس حدیث کی روایت میں جو سفیان بن زیاد سے ہے اختلاف کیا ہے۔ اور ہم ایمن بن خریم کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اعمش سے اُسنے علی بن مدرک سے اُس نے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو انکے یعنے صحابہ کے بعد ہیں پھر وہ لوگ جو انکے یعنے تابعین کے بعد ہیں۔ پھر وہ لوگ جو انکے یعنے تبع تابعین کے بعد ہیں تین بار آپ نے یہ فرمایا۔ پھر بعد انکے ایسی قوم آئے گی جو اپنے آپ کو ایسے پیرایہ میں ظاہر کرینگی جو انمیں موجود نہ ہوگا اور موٹے پن کو دوست رکھیں گے سوال کرنے سے پہلے ہی شہادت کو تیار ہونگے یہ حدیث غریب ہے طریق اعمش سے جو راوی ہے علی بن مدرک سے۔ اور اعمش کے شاگردوں نے تو اسکو اعمش سے ہی روایت کیا ہے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک معنے اس حدیث کے دکہ سوال کرنے سے پہلے شہادت کو تیار ہونگے) یہ ہیں کہ جھوٹی گواہی کو تیار ہوں گے۔ مراد انکی یہ ہے کہ بعض لوگ گواہی کو تیار ہو جائینگے بغیر گواہی طلب کرنیکے اور بیان اس کا حدیث عمر بن خطاب میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے بہتر لوگوں کا میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو انکے بعد ہونگے یعنے تابعین پھر وہ لوگ جو انکے بعد ہونگے یعنے تبع تابعین۔ پھر کذب پھیل جائیگا یہانتک کہ آدمی گواہی دیگا۔ اور گواہی طلب نہ کی جائیگی۔ اور آدمی قسم کھائیگا اور قسم طلب نہ کیجائیگی اور معنی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بہتر گواہوں کا وہ شخص ہے جو سوال کرنے سے پہلے گواہی ادا کرے یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کو کسی چیز پر شہادت دینے کے واسطے شاہد مقرر کرے تو وہ اس شہادت سے باز نہ رہے[۱] اسی طرح سے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث توجیہ کی گئی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب** زہد کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ اور سوید بن نصر نے

[۱] اور دوسری توجیہ اس حدیث کی یہ ہے جو پیچھے گذر چکی ہے کہ مثلاً ایک آدمی حقدار کو اپنے حق کے ثبوت کیواسطے کوئی گواہ نہیں ملتا اور اس شخص کو اس کا حق معلوم ہے اور بخوبی جانتا ہے تو اس شخص کو حسن ہے کہ حقدار سے کہدے کہ میں اس مقدمہ کو بخوبی جانتا ہوں ممانعت اُس صورت میں ہے کہ حق دار کے پاس اپنی حقیقت کے ثبوت کیواسطے گواہ موجود ہیں اور پھر یہ شخص گواہی کو تیار ہو جائے

قال صالح ثنا وقال سوید انا عبد الله بن المبارك عن عبد الله بن سعید بن ابی هند عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعمتان مغبون فیهما كثیر من الناس الصحة والفراغ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا عبد الله بن سعید بن ابی هند عن ابیه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی الباب عن انس بن مالك هٰذا حدیث حسن صحیح ورواه غیر واحد عن عبد الله بن سعید بن ابی هند ورفعوه ووقفه بعضهم عن عبد الله بن سعید بن ابی هند **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا جعفر بن سلیمان عن ابی طارق عن الحسن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یأخذ عنی هٰؤلاء الكلمات فیعمل بهن او یعلم من یعمل بهن فقال ابو هریرة قلت انا یا رسول الله فاخذ بیدی فعد خمسا وقال اتق المحارم تكن اعبد الناس وارض بما قسم الله لك تكن اغنی الناس واحسن الی جارك تكن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر الضحك فان كثرة الضحك تمیت القلب هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث جعفر بن سلیمان والحسن لم یسمع من ابی هریرة شیئا هكذا روی عن ایوب ویونس بن عبید وعلی بن زید قالوا لم یسمع الحسن من ابی هریرة وروی ابو عبیدة الناجی عن الحسن هذا الحدیث قوله ولم یذكر فیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی المبادرة بالعمل **حدثنا** ابو مصعب عن محرز بن هارون عن عبد الرحمٰن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بادروا بالاعمال سبعا هل تنتظرون الا الی فقر منسی او غنی مطغی او مرض مفسد او هرم مفند او موت مجهز والدجال فشر غائب ینتظر والساعة فالساعة ادهی

کہا صالح نے حدیث کی ہمسے اور کہا سوید نے خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ایسی ہین کہ اُنسے بہت لوگ نقصان مین ہین ایک صحت دوسری فراغت **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس بن مالک سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے اسکو عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے روایت کیا ہے اور مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند پر موقوف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال الصواف نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ابی طارق سے اُسنے حسن سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے جو مجھ سے یہ چند کلمے سیکھے اور اُنکے ساتھ عمل کرے یا سکھلائے اُس کو جو اُنکے ساتھ عمل کرے پس کہا ابو ہریرہ رضؓ نے مین نے کہا مین ہون یا رسول اللہ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ کلمے شمار کیے اور فرمایا آپ نے حرام سے بچ تو سب لوگون سے زیادہ عابد ہو جائیگا۔ اور راضی ہو ساتھ اُسی کے جو اللہ تعالےٰ نے تیرے لیے تقسیم کیا ہے تو سب لوگون سے غنی ہو جائیگا۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر تو پورا مومن ہوگا۔ اور پسند کر لوگونکے واسطے جو چیز کہ تو پسند کرتا ہے اپنی جان کے واسطے تو پورا مسلمان ہوگا۔ اور بہت ہنسی نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے اور حسن نے ابو ہریرہ سے کوئی حدیث نہین سنی۔ ایسا ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے مروی ہے کہ کہا اُنھون نے حسن نے ابو ہریرہ رضؓ سے سنا نہین ہے۔ اور ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث جو قول اُسکا ہے سُنی ہے اور اُسنے اس مین یہ ذکر نہین کیا کہ یہ حدیث مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان مین کہ عمل کرنیکی جلدی کرو **حدیث** کی ہمسے ابو مصعب نے محرز بن ہارون سے اُسنے عبد الرحمٰن اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو نیک اعمال کی سات چیز سے پہلے۔ نہین انتظاری کرتے تم مگر ایسے فقر کی جو یاد الٰہی سے غافل کرنیوالا ہے۔ یا ایسے غنا کی جو سرکش کرنیوالی ہے یا ایسے مرض کی جو بسبب شدت کے بدن کو خراب کرنیوالا ہے یا ایسے بڑھاپے کی جو بیعقل کرنیوالا ہے یا ایسی موت کی جو جلدی آنیوالی ہے۔ یا دجال کی سو وہ بری چیز غائب ہے کہ جسکی انتظاری کیجاتی ہے یا قیامت کی اور قیامت بہت سخت ہے

ف بیشک ان دو نعمتون سے بہت آدمی نقصان مین ہین صحت بدنی سے بھی بہت آدمی محروم ہین اور صحت باطنی سے یعنی حسد و تکبر وغیرہ امراض سے تو کوئی خدا کا بندہ بچا ہوگا اور دوسری جو فراغت ہے ایک بڑی نعمت ہے جسکو خدا نصیب کرے۔ فراغت کے یہ معنی ہین کہ آدمی تعلقات دنیاوی سے باوجود اس کے کہ دنیا مین لوگون کے ساتھ برتاؤ رکھے پھر بھی بچا رہے اگر ہزار ہا روپیہ آجائے تو اُسکی خوشی نہ ہو اور اگر جاتا رہے تو اسکا غم نہ ہو جس کسی کا یہ خیال ہو جاوے پوری فراغت اسکے نصیب مین ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمپر بھی رحم فرماوے اور ہمارے نصیب کرے بفضلہ و کرمہ ۱۲

وامر هذا حديث غريب حسن لا نعرفه من حديث الاعرج عن ابی هريرة الا من حديث محرز بن هارون وروی معمر هذا الحديث عمن سمع سعيد المقبری عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا **باب ماجاء فی ذكر الموت حدثنا** محمود بن غيلان نا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات يعنی الموت هذا حديث غريب حسن وفی الباب عن ابی سعيد **باب حدثنا** هناد نا يحيیٰ بن معين نا هشام بن يوسف نا عبد الله بن بحير انه سمع هانئا مولیٰ عثمان قال كان عثمان اذا وقف علی قبر بكیٰ حتی يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكی وتبكی من هذا فقال ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرة فان نجا منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما رايت منظرا قط الا القبر افظع منه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث هشام بن يوسف **باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه حدثنا** محمود بن غيلان انا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يحدث عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفی الباب عن ابی هريرة و عائشة وابی موسیٰ وانس حديث عبادة حديث صحيح **باب ماجاء فی انذار النبی صلی الله عليه وسلم قومه حدثنا**

اور بہت کڑوی ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ حدیث اعرج کے ابی ہریرہ سے مگر طریق محرز بن ہارون سے اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو اُس شخص سے کہ سُنا اُسنے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **باب** موت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسےٰ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لذتون کی توڑنیوالی کو بہت یاد کیا کرو یعنے موت کو یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ سے **باب حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن معین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بحیر نے یہ کہ سُنا اُسنے ہانی سے جو مولی ہے عثمان کا کہا اُسنے حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہانتک کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی پس آپ سے کسی نے کہا آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہین تو نہین روتے اور اس سے یعنے قبر دیکھ کر روتے ہین پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلون سے پہلی منزل ہے سو اگر اس سے نجات ہوئی تو جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ہوئی تو پھر جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت سخت ہے۔ کہا حضرت عثمان نے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے کوئی جگہ نہین دیکھی مگر کہ قبر اُس سے بہت سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہشام بن یوسف سے **باب** اس بیان مین کہ جو کوئی اللہ تعالے کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالے اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سنا مین نے انسؓ سے کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامت سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اللہ تعالے کے ملنے کو دوست رکھتا ہے[1] اللہ تعالےٰ اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالے کے ملنے کو بُرا جانتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے ملنے کو برا جانتا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔ **باب** بیان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ڈرانیکے اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے **حدیث** کی ہمسے

[1] یعنے جو کوئی موت کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو چاہتا ہے حضرت عائشہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکر کہا موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہے تو اُسوقت فرشتے اُسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین بلکہ حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے نہایت خوب شکل دار اُسکے سامنے دور تک بیٹھ جاتے ہین اور آہستہ آہستہ نزدیک آتے ہین تو وہ اُسوقت مومن خوشی سے یہ چاہتا ہے کہ میرے پاس سے تمام لوگ چلے جائین اور وہ لوگ جو مجھے نظر آرہے ہین میرے پاس آجا دین اُسوقت مومن نہایت مشتاق خدا کے ملنے کا ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہے اور ہیبت ناک فرشتے سامنے آتے ہین تو اُسنے ڈر کر نفرت کرتا ہے اور خدا کے ملنے کو نہین چاہتا ہے خلاصہ جواب کا یہ ہوا کہ زندگی مین جو موت بری اور کڑوی معلوم ہوتی ہے اُسکا کچھ مضائقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے سو ایماندار اُسوقت مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے ۱۲

ابوالاشعث احمد بن المقدام نا محمد بن عبدالرحمن الطفاوی نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بني عبدالمطلب انى لا املك لكم من الله شيئا سلونى من مالى ما شئتم وفى الباب عن ابى هريرة وابن عباس وابى موسى حديث عائشة حديث حسن وقد روى بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله **باب ما جاء فى فضل البكاء من خشية الله تعالى** حدثنا هناد نا عبدالله بن المبارك عن عبدالرحمن بن عبدالله المسعودى عن محمد بن عبدالرحمن عن عيسى بن طلحة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن فى الضرع ولا يجتمع غبار فى سبيل الله ودخان جهنم وفى الباب عن ابى ريحانة وابن عباس هذا حديث صحيح ومحمد بن عبدالرحمن هو مولى ال طلحة مدينى ثقة روى عنه شعبة وسفيان الثورى **باب ما جاء فى قول النبى صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا** حدثنا احمد بن منيع اخبرنا ابو احمد الزبيرى نا اسرائيل عن ابراهيم بن مهاجر عن مجاهد عن مورق عن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى ارى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء وحق لها ان تاط ما فيها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته لله ساجدا والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا وما تلذذتم بالنساء على الفرش ولخرجتم الى الصعدات تجأرون الى الله لوددت انى كنت شجرة تعضد

ابو الاشعث نے ہمسے احمد بن مقدام نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا اُسنے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے اے محمد عذاب الہٰی سے اپنے قریب برادری والون کو ڈراؤ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے مطلب کی اولاد مین بیشک مالک نہین تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھ بھی (مگر برادری کا حق ہے) سو تم میرے مال سے جو کچھ چاہو مانگو - اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرۃ رض اور ابن عباس اور ابی موسے سے رضی اللہ عنہم - حدیث عائشہ کی حسن ہے - اور روایت کیا ہے بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - **باب اللہ تعالے کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان مین** حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی سے اُس نے محمد بن عبدالرحمن سے اُس نے عیسے بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرۃ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ مرد کہ اللہ تعالے کے خوف سے رویا ہے وہ آگ مین داخل نہین ہوگا یہانتک کہ دودھ پستانون مین عود کرے یعنے جیسا کہ دودھ کا پستانون مین جانا محال ہے ایسا ہی ایسے شخص کا آگ مین جانا ممکن نہین اور اللہ تعالے کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھوان جمع نہین ہوگا یعنے جسنے اللہ تعالے کے راستہ مین جہاد کیا ہے وہ دوزخ مین نہین جائیگا - اور اس باب مین روایت ہے ابی ریحانہ اور ابن عباس رض سے - یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن وہ آل طلحہ کا مولی ہے مدینے کا رہنے والا ہے ثقہ ہے اس سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے **باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان مین کہ اگر تم جانتے جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو تم بہت تھوڑا ہنستے** حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابراہیم بن مہاجر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے مورق سے اُسنے ابی ذر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ایسی چیزین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور ایسی باتین سنتا ہون جو تم نہین سنتے چرچراہٹ کیا ہے آسمان نے اور چرچراہٹ کرنا اسکے لائق ہے کیونکہ اسمین چار انگلیون کی جگہ نہین مگر کہ فرشتہ اللہ تعالے کے سجدہ کی حالت مین وہان پیشانی رکھنے والا ہے - قسم ہے اللہ کی اگر تم جانتے جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے - عورتون کے ساتھ فرشون پر مزے نہ اڑاتے - اور جنگلون کی طرف نکل کر اللہ تعالے کو بلند آوازون سے پکارتے رہتے (ابوذر کہتا ہے) مین پسند کرتا ہون کہ مین ایسا درخت بنجاؤن کہ اُسکو لوگ کاٹ ڈالین

ف جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے ابتداء اسلام مین سب قریش کو مکہ مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اس کتاب مین یہ حدیث مختصر ہے اور کتابون مین اس سے زیادہ آئی ہے - اور پر سے نیچے تک سب ایک جد کی برادری کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہٰی سنایا یعنے بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسی کو دوزخ سے نہین بچا سکتا باقی رہے گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی و یا برادری کا حق سو وہ بخوبی ادا ہو گا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وفی الباب عن عائشة وابی هریرة وابن عباس وانس هذا حدیث حسن غریب ویروی من غیر هذا الوجه ان اباذر قال لوددت انی کنت شجرة تعضد ویروی عن ابی ذر موقوفا حدثنا ابوحفص عمرو بن علی نا عبدالوهاب الثقفی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا هذا حدیث صحیح

باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحک الناس حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی عن محمد بن اسحٰق ثنی محمد بن ابراهیم عن عیسی بن طلحة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمة لایری بها بأسا یهوی بها سبعین خریفا فی النار هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا بهز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک به القوم فیکذب ویل له ویل له وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث حسن

باب حدثنا سلیمان بن عبدالجبار البغدادی نا عمر بن حفص بن غیاث ثنی ابی عن الاعمش عن انس بن مالک قال توفی رجل من اصحابه فقال یعنی رجلا ابشر بالجنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولا تدری فلعله تکلم فیما لایعنیه او بخل بما لاینقصه هذا حدیث غریب حدثنا احمد بن نصر النیسابوری وغیر واحد قالوا نا ابو مسهر عن اسمٰعیل بن عبدالله بن سماعة عن الاوزاعی عن قرة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه هذا حدیث غریب لانعرفه من حدیث ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم الا من هذا الوجه حدثنا قتیبة نا مالک بن انس عن الزهری عن علی بن الحسین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه هکذا روی غیر واحد من اصحاب الزهری عن الزهری عن علی بن الحسین عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث مالک

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور غیر اس طریق مروی ہے کہ کہا ابوذرؓ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ میں ایسا درخت ہوجاؤں کہ لوگ اسکو کاٹیں۔ اور ابوذر سے موقوفاً بھی مروی ہے حدیث کی ہمسے ابوحفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم جانتے جو کچھ کہ میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنستے اور بہت روتے یہ حدیث صحیح ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں جو لوگوں کو باتیں کرکے ہنسائے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ابراہیم نے عیسےٰ بن طلحہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی (بعض اوقات) ایسی بات کرتا ہے کہ اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتا حالانکہ بسبب اُسکے ستّر خریف آگ کے نیچے چلا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کو اسکے باتیں کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے ہلاکت ہے اُسکے لئے ہلاکت ہے اسکے لئے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث حسن ہے **باب** حدیث کی ہم سے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اعمش سے اُسنے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے ایک مرد اسکے اصحاب سے مرگیا تو ایک مرد نے کہا تجھے جنت کی بشارت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات کرتا ہے اور تو جانتا نہیں کہ شاید اُسنے ایسی بات کی ہو جو بیفائدہ ہو یا اُسنے ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو ناقص نہیں ہوتی (یہ عام ہے مال (اور) مسائل کو)۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن نصر نیشاپوری اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے ابومسہر نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن سماعہ سے اُسنے اوزاعی سے اُسنے قرہ سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیفائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی سلمہ سے جو روایت کرتا ہے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیفائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے ہے۔ ایسا ہی زہری کے کئی شاگردوں نے زہری سے روایت کی ہے اُسنے علی بن حسین سے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک کے

باب ماجاء فی قلة الکلام حدثنا ھناد نا عبدة عن محمد بن عمرو ثنی ابی عن جدی قال سمعت بلال بن الحارث المزنی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان احدکم لیتکلم بالکلمة من رضوان اللہ ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب اللہ لہ بھا رضوانہ الی یوم یلقاہ وان احدکم لیتکلم بالکلمة من سخط اللہ ما یظن ان تبلغ ما بلغت فیکتب اللہ علیہ بھا سخطہ الی یوم یلقاہ وفی الباب عن ام حبیبة ھٰذا حدیث حسن صحیح ھکذا روی غیر واحد عن محمد بن عمرو نحو ھٰذا وقالوا عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ عن بلال بن الحارث وروی مالک بن انس ھٰذا الحدیث عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث ولم یذکر فیہ عن جدہ باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللہ حدثنا قتیبة نا عبد الحمید بن سلیمان عن ابی حازم عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضة ما سقی کافرا منھا شربة ماء وفی الباب عن ابی ھریرة ھٰذا حدیث صحیح غریب من ھٰذا الوجہ حدثنا سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد قال کنت مع الرکب الذین وقفوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السخلة المیتة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھٰذہ ھانت علی اھلھا حین القوھا قالوا من ھوانھا القوھا یا رسول اللہ قال الدنیا اھون علی اللہ من ھٰذہ علی اھلھا وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث المستورد حدیث حسن

باب کم کلام کرنے کے بیان مین حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا اُسنے مین نے بلال بن حارث مزنی سے جو صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ کوئی تم مین سے (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی ایسی بات کرتا ہے کہ گمان نہین کرتا کہ جس مرتبے تک اُسنے اسکو پہونچایا ہے پہونچائے گی سو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے بباعث اس کلام کے اپنی رضامندی اس روز تک لکھ دیتا ہے کہ جس مین اس سے ملاقات کریگا یعنی قیامت تک -اور کوئی تم مین سے (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ کے غصے کی ایسی بات کرتا ہے کہ گمان نہین کرتا کہ جس ذلت تک اسنے اسکو پہونچایا ہے پہونچائے گی -سو اللہ تعالیٰ اُسپر بباعث اس کلام کے اپنا غصہ لکھدیتا ہے اُس دن تک کہ جس مین اُس سے ملاقات کریگا -اور اس باب مین روایت ہے ام حبیبہؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایسا ہی کئی ایک نے محمد بن عمرو سے مثل اسکے روایت کی ہے اور کہا اُنھون نے یہ روایت ہے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اسنے بلال بن حارثؓ سے اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو محمد بن عمرو سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے بلال بن حارث سے اور اُسنے اس روایت مین اسکے دادا کا ذکر نہین کیا باب اس بیان مین کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ذلیل ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے اُسنے سہلؓ بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پر مچھر کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی اس سے نصیب نہ ہوتا۔اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث اس طرق سے صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے مجالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے مستورد بن شداد سے کہا اُسنے مین اُن سوارون کے ساتھ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے بچے مردہ پر کھڑے ہوے تھے پس فرمایا آنحضرت نے کیا تم اسکو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکون پر ذلیل ہوگئی ہے جبکہ اُنھون نے اسکو پھینکدیا ہے کہا لوگون نے بباعث ذلت کے اُنھون نے اسکو پھینکدیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے دنیا اللہ تعالیٰ پر بہت ذلیل ہے بہ نسبت اسکے جو اپنے مالکون پر ہے -اور اس باب مین روایت ہے جابرؓ اور ابن عمرؓ سے -حدیث مستورد کی حسن ہے۔

ف حاصل یہ ہے کہ بعض وقت آدمی ایسی بات کرتا ہے کہ اسکو خبر نہین ہوتی کہ یہ بات اس مرتبے کی ہے یعنی بیقدر سمجھ کر یا ادنی بات خیال کرکے اپنی زبان سے نکال دیتا ہے مگر چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر کی بات ہوتی ہے اس لئے ایسے مرتبے پر پہونچتا ہے کہ اسکو خبر ہی نہین ہوتی۔ اسی طرح سے بعض اوقات آدمی کوئی بُری بات حقیر سمجھ کر اپنی زبان سے نکال دیتا ہے یعنی بے پرواہی سے اپنی زبان سے نکال دیتا ہے مگر چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بُری بات ہوئی ہے اس لئے ایسی نت تک پہونچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اُسپر قیامت تک ممکن ہی نہین غرض یہ کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہر وقت کلام کا لحاظ رکھے ایسا نہ ہو کہ اسکے منھ سے ایسی بُری بات نکل جائے

حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علی بن ثابت نا عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان قال سمعت عطاء بن قرۃ قال سمعت عبداللہ بن ضمرۃ قال سمعت اباھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم ھٰذا حدیث حسن غریب حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد اخبرنی قیس بن ابی حازم قال سمعت مستوردا اخا بنی فھر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الدنیا فی الاٰخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بماذا ترجع ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبداللہ بن عمرو **باب** ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر حدثنا محمد بن اسمٰعیل نا ابو نعیم نا عبادۃ بن مسلم نا یونس بن خباب عن سعید الطائی ابی البختری انہ قال ثنی ابو کبشۃ الانماری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلٰث اقسم علیھن واحدثکم حدیثا فاحفظوہ قال ما نقص مال عبد من صدقۃ ولا ظلم عبد مظلمۃ صبر علیھا الا زادہ اللہ عزا ولا فتح عبد باب مسئلۃ الا فتح اللہ علیہ باب فقر او کلمۃ نحوھا واحدثکم حدیثا فاحفظوہ فقال انما الدنیا لاربعۃ نفر عبد رزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی ربہ فیہ ویصل بہ رحمہ ویعلم للہ فیہ حقا فھٰذا بافضل المنازل وعبد رزقہ اللہ علما ولم یرزقہ مالا فھو صادق النیۃ یقول لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فھو بنیتہ فاجرھما سواء وعبد رزقہ اللہ مالا

حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن ثابت کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے کہا سنا مین نے عطاء بن قرہ سے کہا سنا مین نے عبداللہ بن ضمرہ سے کہا سنا مین نے اباہریرہ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک دنیا ملعون ہے جو چیز اس مین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسکو وہ دوست رکھے اور عالم یا متعلم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن ابی حازم نے کہا سنا مین نے مستورد سے جو بھائی بنی فہر کا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے دنیا بمقابلہ آخرت کے مگر مثل اسکے کہ کوئی تم مین سے اپنی اُنگلی دریا مین ڈالدے پھر دیکھے کہ وہ کس چیز کے ساتھ نکلتی ہے[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ دنیا مؤمن کے لیئے قید ہے اور کافر کے لیئے جنت **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مومن کیلیئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لیئے جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے **باب** اس بیان مین کہ مثال دنیا کی مثال چار آدمیون کی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسماعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث کی ہمسے عبادہ بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن خباب نے سعید طائی ابی البختری سے یہ کہ کہا اس نے حدیث کی مجھے ابو کبشہ انماری نے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تین چیز ونکی مین تم کو قسم دیتا ہون اور ایک حدیث تم سے بیان کرتا ہون سو تم اسکو یاد رکھو فرمایا آپ نے آدمی کا مال بباعث صدقہ کے کم نہین ہوتا اور نہ کسی آدمی پر ظلم ہوا کہ جسپر اُسنے صبر کیا مگر اللہ تعالےٰ اُسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کسی آدمی نے دروازہ سوال کا نہین کھولا مگر کہ اللہ تعالےٰ اُسپر دروازہ فقر کا کھول دیتا ہے یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے آپ نے فرمایا ہے اور مین تم سے حدیث بیان کرتا ہون سو تم اسکو یاد رکھو پس فرمایا آپ نے دنیا تو چار آدمیون کے واسطے ہے ایک وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا سو وہ اُسکے حق مین اپنے رب سے ڈرتا ہے اور ساتھ اسکے قبیلے سے مواصلت کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا اس مین حق ہے پس یہ شخص سب سے افضل مرتبے پر ہے۔ اور دوسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالےٰ نے علم دیا ہے اور مال نہین دیا اور نیت اسکی صادق ہے کہتا ہے کہ اگر میرے لئے مال ہو تو مین بھی فلانے کی طرح عمل کرون (یعنی اس مال کو ایسا ہی صرف کرون جیسے کہ وہ صرف کرتا ہے) سو یہ شخص اپنی نیت پر ہے اور اجر ان دونون کا برابر ہے۔ اور تیسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالےٰ نے مال دیا ہے

[1] یعنی دنیا کی قدر آخرت کے مقابلہ مین ایسی ہے جیسے کہ کوئی اُنگلی دریا مین ڈالدے اور پھر نکال کر دیکھے کہ کیا اسکو کوئی چیز لگی ہے یعنے کوئی چیز اس کے ساتھ نہین لگتی

ولم يرزقه علما يخبط فی ماله بغير علم لا يتقی فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهو باخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله مالا ولا علما فهو يقول لو ان لی مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء هٰذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء فی همّ الدنيا وحبّها** حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفيان عن بشير ابی اسمٰعيل عن سيار عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من نزلت به فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فانزلها بالله فيوشك الله له برزق عاجل او اجل هٰذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن منصور والاعمش عن ابی وائل قال جاء معاوية الی ابی هاشم بن عتبة وهو مريض يعوده فقال يا خال ما يبكيك اوجع يشئزك او حرص علی الدنيا قال كل لا ولكن رسول الله صلی الله عليه وسلم عهد الی عهدا لم اخذ به قال انما يكفيك من جمع المال خادم ومركب فی سبيل الله واجدنی اليوم قد جمعت وقد رواه زائدة وعبيدة بن حميد عن منصور عن ابی وائل عن سمرة بن سهم قال دخل معاوية علی ابی هاشم بن عتبة فذكر نحوه وفی الباب عن بريدة الاسلمی عن النبی صلی الله عليه وسلم حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن الاعمش عن شمر بن عطية عن المغيرة بن سعد بن الاخرم عن ابيه عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تتخذوا الضيعة فترغبوا فی الدنيا هٰذا حديث حسن **باب ما جاء فی طول العمر للمؤمن** حدثنا ابو كريب نا زيد بن حباب عن معاوية بن صالح عن عمرو بن قيس عن عبد الله بن قيس ان اعرابيا قال يا رسول الله من خير الناس قال من طال عمره وحسن عمله وفی الباب

اور علم نہین دیا وہ اپنے مال مین بغیر سمجھ کے تصرف کرتا ہے اسکے حق مین اپنے رب سے نہین ڈرتا اور نہ اپنے قبیلے سے مواصلت کرتا ہے اور نہین جانتا کہ اللہ تعالےٰ کا اس مین حق ہے سو یہ شخص سب سے بدتر مرتبے پر ہے اور چوتھے وہ آدمی کہ اسکو اللہ تعالےٰ نے مال اور علم دونون نہین دیے سو وہ کہتا ہے اگر میرے لیئے مال ہو تو مین بھی فلانے کی طرح عمل کرون (یعنی اس مال کو اس شخص کی طرح برے کامون مین صرف کرون) سو یہ بھی اپنی نیت پر ہے اور گناہ ان دونون کا برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دنیا کے غم اور اس کی محنت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے بشیر ابی اسمٰعیل سے اُسنے سیار سے اُس نے طارق بن شہاب سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو تنگی پہونچی اور اُسنے اُس کو لوگون سے بیان کیا تو اسکی تنگی بند نہین ہوتی اور جسکو تنگی پہونچی اور اُسنے اُسکو اللہ ہی کے ساتھ بیان کیا پس اُمید ہے کہ اسکو اللہ تعالےٰ جلدی یا دیر سے رزق نصیب کریگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے اُنھون نے ابی وائل سے کہا اُس نے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اسکی عیادت کیلیئے آیا اس حالت مین کہ وہ بیمار تھا پس کہا اُسنے اے میرے ماموں کس چیز نے تجھے رُلایا ہے کیا تجھے درد ہے کہ بے آرام کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے کہا اُسنے یہ دونون باتین نہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک عہد کیا تھا کہ مین نے اس کو پکڑا نہین یعنی اسپر قائم نہین رہا فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھے مال کے جمع کرنے مین سے ایک خادم اور ایک سواری اللہ تعالےٰ کے راستہ مین یعنی تجھے ایک خادم اور ایک سواری جہاد کے واسطے مال کی جمعیت سے کافی ہے زیادہ مال کے جمع کرنے کی حاجت نہین اور مین آج کے دن اپنے پاس بہت مال جمع پاتا ہون اور روایت کیا اسکو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے سمرہ بن سہم سے کہ کہا اُسنے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ پر داخل ہوا پس اسکے مثل ذکر کیا اور اس باب مین روایت ہے بواسطہ بریدہ اسلمی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے شمر بن عطیہ سے اُسنے مغیرہ بن سعد بن احزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب حاصل نہ کرو سو تم دنیا مین رغبت کروگے۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** مومن کی بڑی عمر کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عمرو بن قیس سے اُسنے عبد اللہ بن قیس سے یہ کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ کون سب لوگون سے بہتر ہے فرمایا آپ نے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہون۔ اور اس باب مین روایت ہے

عن ابی ہریرۃ وجابر ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ **حدثنا** ابوحفص عمرو بن علی نا خالد بن الحارث نا شعبۃ عن علی بن زید عن عبد الرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ ہذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی اعمار ہذہ الامۃ مابین الستین الی سبعین** **حدثنا** ابراھیم بن سعید الجوھری نا محمد بن ربیعۃ عن کامل ابی العلاء عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین ہذا حدیث حسن غریب من حدیث ابی صالح عن ابی ہریرۃ وقد روی من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ **باب ماجاء فی تقارب الزمن وقصر الامل** **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا عبد اللہ بن عمر عن سعد بن سعید الانصاری عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان ویکون السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ وسعد بن سعید ھو اخو یحیی بن سعید الانصاری **باب ماجاء فی قصر الامل** **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن لیث عن مجاھد عن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی قال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اھل القبور فقال لی ابن عمر اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء واذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح وخذ من صحتک قبل سقمک ومن حیاتک قبل موتک فانک لا تدری یا عبد اللہ باسمک غدا **حدثنا** احمد بن عبدۃ الضبی البصری نا حماد بن زید عن لیث عن مجاھد

ابی ہریرۃؓ اور جابرؓ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے، **حدیث** کی ہمسے ابوحفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے علی بن زید سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کونسا شخص آدمیوں سے بہتر ہے فرمایا آپنے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہوں کہا اُسنے اور کون آدمیوں سے بُرا ہے فرمایا آپنے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل بُرے ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ عمرین اس امت کی درمیان ساٹھ اور ستر کے ہین **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے کامل ابی العلاء سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرۃؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ سے ستر تک ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابی صالح سے جو راوی ہے ابی ہریرۃؓ سے اور کئی وجہ سے ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے **باب** زمانہ کے قرب اور امیدون کے چھوٹا ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمر نے سعد بن سعید انصاری سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جبتک زمانہ متقارب نہ ہو اور ہوگا سال مثل[1] مہینے کے اور مہینہ مثل جمعہ کے اور ہوگا جمعہ مثل ایک دن کے اور ہوگا دن مثل ایک ساعت کے اور ہوگی ساعت مثل ایک دفعہ بھڑکنے آگ کے۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے، اور سعد بن سعید وہ بھائی یحییٰ بن سعید انصاری کا ہے **باب** اُمیدون کے منقطع ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے لیث سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم یعنے کاندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا مین اس طرح رہ گویا کہ تو غریب ہے یا گذرنیوالا راستہ کا یعنے مسافر اور اپنے نفس کو اہل قبور سے شمار کر اور فرمایا مجھے اے ابن عمر جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کا ذکر مت کر اور جب شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر مت کر۔ اور پکڑ اپنی صحت کو پہلے اپنی بیماری کے اور زندگی کو پہلے اپنی موت کے یعنی زندگی اور صحت مین آخرت کا خرچ تیار کر کیونکہ تو اے عبد اللہ نہین جانتا کہ کل تیرا کیا نام ہوگا یعنے تجھے معلوم نہین کہ تو کل کس نام سے پکارا جائیگا یعنی زندہ یا مردہ عاصی یا مطیع **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے لیث سے اُسنے مجاہد سے

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ زمانہ خوشی سے گذرے گا اسواسطے لمبا معلوم نہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ خوشی کے دن کم ہی ہوتے ہین مراد اس سے یہی ہے کہ عمرین کم ہو جاوینگی اور برکت بھی کم ہوگی یا یہ معنی چونکہ آدمی مصیبتون اور حادثون مین مشغول ہونگے اس سبب سے انکو معلوم نہ ہوگا کہ زمانہ کس طرح گذرتا ہے اگر یہ معنی لیے جاوین تو حدیث کی مطابقت باب کے دوسرے جزو سے ہوسکتی ہے ورنہ نہین کیونکہ ایسے زمانہ مین اُمیدین سب منقطع ہو جاتی ہین بخلاف زمانہ سرور کے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ قصر الامل کے واسطے مصنف نے علیحدہ باب منعقد کیا ہے اور اس باب مین قصر کا ذکر سہو قلم یا سہو کاتب ہے تو دونون معنی حدیث کے درست ہو سکتے ہین ۱۲

عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه وقد روی هٰذا الحدیث الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر نحوه **حدثنا** سوید نا عبدالله عن حماد بن سلمة عن عبیدالله بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذا ابن ادم وهٰذا اجله ووضع یده عند قفاه ثم بسطها فقال وثم امله وثم امله وفی الباب عن ابی سعید هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی السفر عن عبدالله بن عمرو قال مر علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما هٰذا فقلنا قد وهی فنحن نصلحه فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک هٰذا حدیث حسن صحیح وابو السفر سعید بن یحمد ویقال ابن احمد الثوری **باب** ماجاء ان فتنة هٰذه الامة فی المال **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن سوار نا اللیث بن سعد عن معاویة بن صالح عن عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر حدثه عن ابیه عن کعب بن عیاض قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان لکل امة فتنة وفتنة امتی المال هٰذا حدیث حسن صحیح غریب انما نعرفه من حدیث معاویة بن صالح **باب** ماجاء لو کان لابن ادم وادیان من مال لابتغی ثالثا **حدثنا** عبدالله بن ابی زیاد نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان لابن ادم وادیا من ذهب لاحب ان یکون له ثانیا ولا یملأ فاه الا التراب ویتوب الله علی من تاب وفی الباب عن ابی بن کعب وابی سعید وعائشة وابن الزبیر وابی واقد وجابر وابن عباس وابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **باب** ماجاء قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال قلب الشیخ شاب علی حب اثنتین طول الحیٰوة وکثرة المال وفی الباب عن انس هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے مثل اس کے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے حماد بن سلمہ سے اُسنے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اسکی موت ہے اور آپنے اپنا دست مبارک اسکی پیٹھ پر رکھا پھر اسکو دراز کیا اور فرمایا اور اسجگہ امید اسکی ہے۔ اور اس جگہ امید اسکی ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی السفر سے اُسنے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اس حالت مین کہ ہم اپنے گھر کی مرمت کر رہے تھے سو فرمایا آپ نے یہ کیا ہے ہمنے کہا یہ ناقص ہوگیا ہے سو ہم اسکی درستی کر رہے ہین پھر فرمایا آپنے مین نہین دکھلایا گیا موت مگر کہ بہت جلدی گرنے والی ہے اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو السفر وہ سعید بن یحمد ہے اور کہا گیا وہ ابن احمد ثوری ہے **باب** اس بیان مین کہ فتنہ اس امت کا مال مین ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن سوار نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے حدیث کی ہے اُسنے اُسکو اپنے باپ سے اُسنے کعب بن عیاض سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر امت کے لئے فتنہ ہے اور فتنہ امت میری کا مال ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہمتو اسکو فقط طریق معاویہ بن صالح سے ہی پہچانتے ہین **باب** اگر ابن آدم کے لئے دو جنگل ہون مال سے تو طلب کرتا ہے تیسرے کو **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ابن آدم کے لیے ایک وادی ہو سونے سے البتہ دوست رکھتا ہے کہ اسکے لئے دوسرا بھی ہو اور سوائے مٹی کے اسکے منھ کو کوئی چیز پر نہین کرتی اور رجوع کرتا ہے اللہ اسپر جو توبہ کرتا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ بوڑھے کا دل دو چیزونکی محبت پر جوان ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا بوڑھے کا دل دو چیزون کی محبت پر جوان ہے طول حیات پر اور کثرت مال پر اور اس باب مین روایت ہے انسؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالکؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے

قال يهرم ابن آدم ويشب منه اثنتان الحرص على العمر والحرص على المال هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الزهادة في الدنيا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن انا محمد بن المبارك نا عمرو بن واقد نا يونس بن حلبس عن ابي ادريس الخولاني عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزهادة في الدنيا ليست بتحريم الحلال ولا اضاعة المال ولكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يدك اوثق مما في يد الله وان تكون في ثواب المصيبة اذا انت اصبت بها ارغب فيها لو انها ابقيت لك هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وابو ادريس الخولاني اسمه عائذ الله بن عبد الله وعمرو بن واقد منكر الحديث **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا حريث بن السائب قال سمعت الحسن يقول ثني حمران بن ابان عن عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس لابن آدم حق في سوى هٰذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري عورته وجلف الخبز والماء هٰذا حديث صحيح وهو حديث حريث بن السائب وسمعت ابا داؤد سليمٰن بن سلم البلخي يقول قال النضر بن شميل جلف الخبز يعني ليس معه ادام **حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير نا شعبة عن قتادة عن مطرف عن ابيه انه انتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الهٰكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك الا ما تصدقت فامضيت واكلت فافنيت او لبست فابليت هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** بندار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار نا شداد بن عبد الله قال سمعت ابا امامة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن آدم انك ان تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك ولا تلام على كفاف وابدأ بمن تعول واليد العليا خير من اليد السفلى هٰذا حديث حسن صحيح وشداد بن عبد الله يكنى ابا عمار **حدثنا** علي بن سعيد الكندي

فرمایا ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس سے جوان ہوتی ہیں حرص عمر پر اور حرص مال پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دنیا میں زہد کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن واقد نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن حلبس نے ابی ادریس خولانی سے اُس نے ابی ذرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دنیا میں زہد کرنا نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے لیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے اسکا تجھے زیادہ اعتماد نہ ہو اس چیز سے جو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ کہ تو مصیبت کے ثواب میں جب تجھے وہ پہونچی ہو زیادہ رغبت کرنیوالا ہو اسمیں اگر وہ تیرے لئے باقی رہے یعنے تیری رغبت مصیبت میں ثواب حاصل کرنے کی زیادہ ہو بہ نسبت نہ حاصل کرنے کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس طرق سے۔ اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے حریث بن سائب نے کہا سنا میں نے حسن سے کہ کہتا حدیث کی مجھے حمران بن ابان نے عثمان بن عفان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے سوائے ان خصلتوں کے اور کسی چیز میں ابن آدم کا حق نہیں ہے۔ ایک گھر میں کہ جسمیں وہ سکونت رکھتا ہے اور کپڑے میں کہ جسکے ساتھ وہ اپنی شرمگاہ ڈھانپتا ہے۔ اور برتن روٹی اور پانی کا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور وہ حدیث حریث بن سائب کی ہے۔ اور سنا میں نے ابا داؤد سلیمان بن سلم بلخی سے کہ کہتا کہ کہا نضر بن شمیل نے جلف الخبز سے مراد یہ ہے کہ روٹی کے ساتھ سالن نہ ہو **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے مطرف سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اس حالت میں کہ آپ یہ فرمارہے تھے الھٰکم التکاثر یعنے غافل کیا تمکو چاہنے بہتایت کے نے فرمایا آپ نے ابن آدم کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے۔ اور نہیں تیرے لئے تیرے مال سے مگر جو تو نے صدقہ کیا اور جاری رکھا یا کھایا پس فانی کیا یا پہنا پس پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے شداد بن عبد اللہ نے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے اگر تو زیادتی مال کو خرچ کریگا تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اسکو بند رکھیگا تو تیرے لئے بُرا ہے۔ اور تجھے ملامت نہ ہوگی اسقدر مال پر جو تیری بھوکھ کے لئے کافی ہو۔ اور اول[1] اپنے اہل وعیال سے دنیا شروع کر۔ اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابا عمار ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن سعید کندی نے

[1] پہلے آنحضرت نے فرمایا کہ جسقدر مال زائد ہو اسکو صرف کرنا چاہیئے بند نہ رکھنا چاہیئے بعد اسکے آپ نے اسکے مصرف کی جگہ بتائی کہ پہلے اہل وعیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے [illegible] ۱۲

نا ابن المبارک عن حیوۃ بن شریح عن بکر بن عمرو عن عبد اللہ بن ھبیرہ عن ابی تمیم الجیشانی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم کنتم توکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقتم کما ترزق الطیر تغدو اخماصا وتروح بطانا ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وابو تمیم الجیشانی اسمہ عبد اللہ بن مالک **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود نا حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس بن مالک قال کان اخوان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان احدھما یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر یحترف فشکا المحترف اخاہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلک ترزق بہ **حدثنا** عمرو بن مالک و محمود بن خداش البغدادی قالا نا مروان بن معٰویۃ نا عبد الرحمٰن بن ابی شمیلۃ الانصاری عن سلمۃ بن عبید اللہ بن محصن الخطمی عن ابیہ وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم اٰمنا فی سربہ معافی فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث مروان بن معاویۃ قولہ حیزت یعنی جمعت **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا الحمیدی نا مروان بن معاویۃ نحوہ **باب ما جاء فی الکفاف والصبر علیہ** **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن یحیی بن ایوب عن عبید اللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم ابی عبد الرحمٰن عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اغبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوٰۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقر بیدہ فقال عجلت منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ و بھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علیّ ربی لیجعل لی بطحاء مکۃ ذھبا قلت لا یارب ولکن.

کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُسنے بکر بن عمرو سے اُسنے عبد اللہ بن ہبیرہ سے اُسنے ابی تمیم جیشانی سے اسنے عمر بن خطابؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے حق اسکے توکل کا یعنے پورا توکل تو تم ضرور رزق دیے جاتے جیسا کہ جانور رزق دیے جاتے ہین صبح کرتے ہین اس حالت مین کہ بھوکے ہوتے ہین اور شام کرتے ہین اس حالت مین کہ پر ہوتے ہین- یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے- اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُسنے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دو بھائی تھے پس ایک اُن دونون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اور دوسرا کسب کرتا تھا سو کسب کرنیوالے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کی پس فرمایا آپ نے شاید تو اسی کے سبب سے رزق دیا جاتا ہوگا **حدیث** کی ہمسے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محصن خطمی سے اسنے اپنے باپ سے اور اسکو آنحضرت کی صحبت تھی کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے صبح کرے اس حالت مین کہ اسکے دل مین امن ہو اور اُسکے جسم مین تندرستی ہو اُسکے پاس اسدن کا کھانا ہو تو گویا اس کے لئے دنیا جمع کی گئی ہے- یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مروان بن معاویہ سے قولہ حیزت کے معنے جمعت کے ہین **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے مثل اس کے **باب** رزق کافی[1] اور اسپر صبر کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے یحییٰ بن ایوب سے اسنے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت غبطہ کے لائق میرے دوستون سے میرے نزدیک البتہ وہ مومن ہے جو کم عیال ہو صاحب نصیب ہو نماز سے اُسنے اپنے رب کی اچھی عبادت کی ہو اور پوشیدگی مین اسکی اطاعت کی ہو اور لوگون مین چھپا ہوا ہو اسکی طرف انگلیون کے ساتھ اشارت نہ کیجاتی ہو اور رزق اسکا کفایت والا ہو اور وہ اسپر صبر کرے پھر آپ نے ساتھ دونون ہاتھ کو ٹھوکر لگائی- دیا تو ایک پورے کے دوسرے پورے پر یا زمین پر مراد اس سے آپکی یہ ہے کہ عمر اسکی کم ہے) پھر فرمایا آپ نے اسکی موت نے جلدی کی ہو اس کے رونے والیان کم ہون اس کا ورثہ کم ہو- اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے میرے رب نے پیش کیا مجھپر کہ مکہ کی زمین سنگریزہ کو میرے لئے سونا کرے مین نے کہا نہ اے رب میرے لیکن (مین چاہتا ہون)

[1] رزق کافی وہ ہے جو بھوکھ یا سوال سے بند رکھے اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے وہ مال ہے کہ جس کا نفع تو اپنے نفس اور عیال پر صرف کرے۔

شبع یوما واجوع یوما او قال ثلاثا او نحو ھذا فاذا جعت تضرعت الیك و ذکرتك فاذا شبعت شکرتك وحمدتك وفی الباب عن فضالة بن عبید ھذا حدیث حسن والقاسم ھو ابن عبد الرحمن ویکنی ابا عبد الرحمن وھو مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویة وھو شامی ثقة وعلی بن یزید یضعف فی الحدیث ویکنی ابا عبد الملك **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن شرحبیل بن شریك عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعه اللہ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا عبد اللہ بن یزید المقری نا حیوة بن شریح اخبرنی ابو ھانی الخولانی ان ابا علی عمرو بن مالك الجنبی اخبرہ عن فضالة بن عبید انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول طوبی لمن ھدی للاسلام وکان عیشه کفافا وقنع ھذا حدیث صحیح وابو ھانی الخولانی اسمه حمید بن ھانی **باب ما جاء فی فضل الفقر** **حدثنا** محمد بن عمرو بن نبھان بن صفوان الثقفی البصری نا روح بن اسلم نا شداد ابو طلحة الراسبی عن ابی الوازع عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیه وسلم یا رسول اللہ واللہ انی لاحبك فقال انظر ما تقول قال واللہ انی لاحبك ثلاث مرات قال ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافا فان الفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتھاہ **حدثنا** نصر بن علی نا ابی عن شداد ابی طلحة نحوہ بمعناہ ھذا حدیث حسن غریب وابو الوازع الراسبی اسمه جابر بن عمرو وھو بصری **باب ما جاء ان فقراء المھاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاءھم** **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبد اللہ عن الاعمش عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقراء المھاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاءھم بخمسمائة عام وفی الباب عن ابی ھریرة وعبد اللہ بن عمرو وجابر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه

کہ پیٹ بھر کروں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا کہا آپ نے تین بار یا مثل اسکے سو جب میں بھوکا ہوں تو تیری طرف زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب پیٹ بھر کروں تو تیرا شکر کروں اور تیری حمد کروں۔ اور اس باب میں روایت ہے فضالہ بن عبید سے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم وہ عبد الرحمن کا بیٹا ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الرحمن ہے۔ اور یہ مولی ہیں عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا اور یہ شامی ہے ثقہ ہے۔ اور علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے اور کنیت اسکی ابا عبد الملک ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے شرجیل بن شریک سے اُسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہونچا وہ شخص جو اسلام لایا اور کفایت والا رزق دیا گیا اور اسکو اللہ تعالی نے قناعت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنی عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی ہے اسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ سنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خوشی ہے واسطے اُسکے جو اسلام کا راستہ دکھلایا گیا۔ اور زندگی اُسکی کفایت والی گذری اور قناعت والا ہوا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔ **باب فقر کی فضیلت کے بیان میں** **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن اسلم نے کہا حدیث کی ہمسے شداد یعنے ابو طلحہ راسبی نے ابی الوازع سے اُسنے عبد اللہ بن مغفل رض سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں پس فرمایا آپ نے دیکھ جو تو کہتا ہے[1] کہا اُس نے قسم ہے اللہ کی میں ضرور آپ کو دوست رکھتا ہوں تین بار کہا فرمایا آپ نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو فقر کیواسطے برگستوان تیار کر اسلئے کہ فقر بہت جلدی کرنیوالا ہے طرف اسکے جو مجھے دوست رکھتا ہے رَوْ سے طرف منتہی اپنے کے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے شداد ابی طلحہ سے مثل اسکے بالمعنی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو الوازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہے **باب اس بیان میں کہ فقیر مہاجرین جنت میں اُنکے غنیوں سے پہلے داخل ہونگے** **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبد اللہ نے اعمش سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر مہاجر جنت میں انکے غنیوں سے پانسو سال پہلے داخل ہونگے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے

[1] یعنے یہ بات جو کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں یہ ایک بڑا امر عظیم ہے نہایت امتحان کی جگہ ہے مصیبتوں کا گھر ہے ۱۲

حدثنا عبد الاعلى بن واصل الكوفى نا ثابت بن محمد العابد الكوفى نا الحارث ابن النعمان الليثى عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم احينى مسكينا وامتنى مسكينا واحشرنى فى زمرة المساكين يوم القيمة فقالت عائشة لم يا رسول الله قال انهم يدخلون الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا يا عائشة لا تردى المسكين ولو بشق تمرة يا عائشة احبى المساكين وقربيهم فان الله يقربك يوم القيمة هذا حديث غريب حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيان عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمسمائة عام نصف يوم هذا حديث حسن صحيح حدثنا العباس بن محمد الدورى نا عبد الله بن يزيد المقرى نا سعيد بن ابى ايوب عن عمرو بن جابر الحضرمى عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا هذا حديث حسن حدثنا ابو كريب المحاربى عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل الاغنياء بنصف يوم وهو خمسمائة عام هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى معيشة النبى صلى الله عليه وسلم واهله حدثنا احمد بن منيع نا عباد بن عباد المهلبى عن مجالد عن الشعبى عن مسروق قال دخلت على عائشة فدعت لى بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابكى الا بكيت قال قلت لم قالت اذكر الحال التى فارق عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا والله ما شبع من خبز ولحم مرتين فى يوم هذا حديث حسن حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن ابى اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يحدث عن الاسود عن عائشة قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض وفى الباب عن ابى هريرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا

حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن محمد عابد کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن نعمان لیثی نے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ زندہ رکھ مجھے فقیری مین اور مار مجھے فقیری مین اور اُٹھا مجھے قیامت کے دن فقیرونکے گروہ مین پس کہا عائشہؓ نے کس لئے یا رسول اللہ فرمایا آپنے وہ لوگ جنت مین انکے غنیون سے پہلے چالیس سال داخل ہونگے اے عائشہ کسی مسکین کو رد نکر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے اے عائشہ مسکینون کو دوست رکھ اور اُنکو نزدیک کر اسلئے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن تجھے نزدیک کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر جنت مین پانسو سال یعنی نصف یوم پہلے غنیون سے داخل ہونگے دکیونکہ ایک دن ہزار سال کا ہوگا وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے عمرو بن جابر حضرمی سے اُسنے جابر بن عبد اللہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقیر مسلمان جنت مین اپنے غنیون سے چالیس سال پہلے داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر مسلمان نصف یوم اور وہ پانسو سال ہے غنیون سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کی گذران کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عباد مہلبی نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے کہا اُسنے مین عائشہؓ پر داخل ہوا تو اُسنے میرے لئے کھانا منگوایا اور کہنے لگی مین جس طعام سے سیر ہوتی ہون پھر رونا چاہون تو روتی ہون کہا اُسنے مین نے کہا یہ کس لئے کہا حضرت عائشہ نے مین اُس حال کو یاد کرتی ہون جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا ہے قسم ہے اللہ کی نہین پیٹ پر کیا آپنے روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا مین نے عبد الرحمٰن بن یزید سے کہ حدیث کرتا تھا اسود سے اُسنے روایت کی عائشہؓ سے کہا اُسنے نہین پیٹ پر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جَو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہانتک کہ آپ فوت ہوئے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے

ف وجہ مطابقت کی اس روایت اور پہلی مین یہ ہے کہ جو لوگ چالیس سال پہلے جنت مین داخل ہونگے مراد اُنسے فقیر حریص ہین اور مراد اُنکے مقابل سے غنی حریص اور جو پانسو سال پہلے داخل ہونگے مراد اُنسے فقیر قانع ہین اور اُنکے مقابل غنی خواہشمند ہے ۱۲

ابو کریب محمد بن العلاء نا المحاربی عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال ما شبع رسول الله صلی الله علیه وسلم واهله ثلاثا تباعا من خبز البر حتی فارق الدنیا هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا یحیی بن ابی بکیر نا حریز بن عثمان عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة یقول ما کان یفضل عن اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم خبز الشعیر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** عبد الله بن معاویة الجمحی نا ثابت بن یزید عن هلال بن خباب عن عکرمة عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبیت اللیالی المتتابعة طاویا واهله لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزهم خبز الشعیر هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو عمار نا وکیع عن الاعمش عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اجعل رزق اٰل محمد قوتا هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یدخر شیئا لغد هٰذا حدیث غریب وقد روی هٰذا غیر جعفر بن سلیمان عن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا ابو معمر عبد الله بن عمرو نا عبد الوارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس قال ما اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی خوان ولا اکل خبزا مرققا حتی مات هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث سعید بن ابی عروبة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عبید الله بن عبد المجید الحنفی نا عبد الرحمٰن هو ابن عبد الله بن دینار نا ابو حازم عن سهل بن سعد انه قیل له اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم النقی یعنی الحوّاری فقال سهل ما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم النقی حتی لقی الله فقیل له هل کانت لکم مناخل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما کانت لنا مناخل قیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر قال کنا ننفخه فیطیر منه ما طار ثم نثریه فنعجنه هٰذا حدیث حسن صحیح وقد رواه مالک بن انس عن ابی حازم

باب ماجاء فی معیشة اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم

ابو کریب یعنے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے یزید بن کیسان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے نہین پیٹ بھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اہل وعیال نے تین دن پے درپے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ آپ نے دنیا سے مفارقت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے حریز بن عثمان نے سلیم بن عامر سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا امامہ رضؓ سے کہ کہتا کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جَو کی روٹی نہ بڑھتی تھی۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کئی راتین پے درپے بھوکے ہی گذارتے تھے رات کا کھانا نہ پاتے تھے۔ اور اکثر روٹی انکی جَو کی ہوتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن قعقاع سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ رزق آل محمد کا قوت لایموت کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز ذخیرہ نہین رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہ حدیث غیر جعفر بن سلیمان نے بھی بواسطہ ثابت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معمر یعنے عبد اللہ بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُسنے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوانچہ پر کھانا نہین کھایا اور نہ کبھی پتلی روٹی یعنی چپاتی کھائی ہے یہانتک کہ آپ فوت ہوگئے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بطریق سعید بن ابی عروبہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن نے جو بیٹا عبد اللہ بن دینار کا ہی کہا حدیث کی ہمسے ابو حازم نے سہل بن سعد رضؓ سے یہ کہ اُس سے کسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے سو کہا سہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کبھی دیکھا ہی نہین یہانتک کہ آپنے اللہ سے ملاقات کی پھر اُس سے کہا گیا کیا تمھارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چھنی تھی کہا اُسنے ہمارے پاس تو کوئی چھنی نہ تھی کہا گیا تم جو ون سے کس طرح کرتے تھے کہا اُسنے ہم اُنکو پھونکتے تھے سو اُنسے اُڑ جاتا جو کچھ کہ اُڑ جاتا پھر اُن مین پانی ڈالتے اور انکو گوندھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اُسکو مالک بن انس نے ابی حازم سے

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی گذران کے بیان مین

حدثنا عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نا ابی عن بیان عن قیس قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول انی لاول رجل اھراق دما فی سبیل اللّٰہ وانی لاول رجل رمی بسھم فی سبیل اللّٰہ ولقد رایتنی اغزو فی العصابۃ من اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما ناکل الا ورق الشجر والحبلۃ حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ والبعیر واصبحت بنو اسد یعزرونی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث بیان حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید نا اسمٰعیل بن ابی خالد ثنی قیس قال سمعت سعد بن مالک یقول انی اول رجل من العرب رمی بسھم فی سبیل اللّٰہ ولقد رأیتنا نغزو مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومالنا طعام الا الحبلۃ وھٰذا السمر حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی فی الدین لقد خبت اذن وضل عملی ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عتبۃ بن غزوان حدثنا قتیبۃ نا حماد بن زید عن ایوب عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی ھریرۃ وعلیہ ثوبان ممشقان من کتان فتمخط فی احدھما ثم قال بخ بخ یتمخط ابو ھریرۃ فی الکتان لقد رایتنی وانی لاخر فیما بین منبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وحجرۃ عائشۃ من الجوع مغشیا علی فیجیٔ الجائی فیضع رجلہ علی عنقی یری ان بی الجنون ومابی جنون وما ھو الا الجوع ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا العباس بن محمد نا عبد اللّٰہ بن یزید المقری نا حیوۃ بن شریح ثنی ابو ھانی الخولانی ان ابا علی عمرو بن مالک الجنبی اخبرہ عن فضالۃ بن عبید ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا صلی بالناس یخر رجال من قامتھم فی الصلوۃ من الخصاصۃ وھم اصحاب الصفۃ حتی تقول الاعراب ھٰؤلاء مجانین او مجانون فاذا صلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انصرف الیھم فقال لو تعلمون مالکم

حدیث کی ہم سے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے بیان سے اُسنے قیس سے کہا اُسنے سنا مین نے سعید بن ابی وقاص رضؓ سے کہ کہتا مین پہلا مرد ہون کہ جسنے اللہ تعالےٰ کے راستہ مین خون کیا ہے اور مین پہلا مرد ہون کہ جسنے اللہ تعالیٰ کی راہ مین تیر چلایا ہے۔ اور مین نے دیکھا ہے اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت مین اس حالت مین کہ نہین کھاتے تھے ہم گر پتے درخت کے اور پھل ببول کا یہانتک کہ بعضے ہم مین سے البتہ ہگتے تھے جیسے کہ بکری اور اونٹ ہگتا ہے اور بنو اسد مجھے دین[1] مین طعن کرتے ہین مین تو اسوقت نقصان مین پڑا اور ضائع ہوئے عمل میرے۔ یہ حدیث طریق بیان سے حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا حدیث کی مجھے قیس نے کہا سنا مین نے سعد بن مالک رضؓ سے کہ کہتا مین عرب سے پہلا مرد ہون کہ جسنے اللہ کے راستہ مین تیر چلایا ہے۔ اور دیکھا ہمنے اپنے آپ کو کہ آن حضرت کے ساتھ ملکر جنگ کرتے تھے اس حالت مین کہ ہمارے پاس سوائے پھل ببول کے اور اس درخت کے اور کوئی کھانا نہ ہوتا تھا یہانتک کہ بعضے ہم مین سے ہگتے تھے جیسے کہ بکری ہگتی ہے پھر بنو اسد مجھے دین مین طعن کرتے ہین مین تو اسوقت البتہ نقصان مین پڑا اور ضائع ہوئے عمل میرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عتبہ بن غزوان سے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے ہم ابی ہریرۃ رضؓ کے پاس تھے اور اُسپر دو کپڑے کپاس کے تھے گل سرخ سے رنگے ہوئے سو اُسنے ایک مین ناک کی غلاظت ڈالی پھر کہنے لگا واہ واہ ابو ہریرۃ رضؓ کپاس کے کپڑون مین ناک ڈالتا ہے دھر کہا ابو ہریرۃ رضؓ نے، البتہ دیکھا مین نے اپنے آپ کو اس حالت مین کہ مارے بھوک کے غشی کی حالت مین درمیان منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حجرے عائشہ رضؓ کے گرتا سو کوئی آنیوالا آتا اور میری گردن پر مجھے دیوانہ خیال کرکے اپنا پاؤن رکھتا حالانکہ مجھے دیوانگی نہ تھی اور سوائے بھوکھ کے اور کوئی اس کا سبب نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنے عمرو بن مالک جبنی نے خبر دی ہے اُسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگون کو نماز پڑھاتے تھے تو کئی لوگ نماز مین کھڑے ہونے سے بھوکھ کے مارے گر پڑتے تھے اور وہ لوگ اصحاب صفہ ہوتے تھے یہانتک کہ بدو لوگ کہتے تھے یہ لوگ مجنون ہین پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو انکی طرف پھرے اور فرمایا اگر تم جانو جو چیز کہ تمھارے لئے

[1] بنو اسد یعنے بنو الزبیر بن عوام بن خویلد بن اسد یہ لوگ میری نماز وغیرہ احکام مین طعن کرتے ہین مین تو اسوقت اگر ان کی تعلیم کا محتاج ہوا تو نقصان اُٹھایا اور میرے پچھلے عمل جو مین نے آنحضرت صلعم کے ساتھ اسی اسطور پر کئے تھے سب ضایع ہوئے ۱۲

تمخط

عند الله لاحببتم ان تزدادوا فاقة وحاجة قال فضالة انا يومئذ مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا آدم بن ابي اياس نا شيبان ابو معاوية نا عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة
قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها احد فاتاه ابو بكر فقال ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت
القى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانظر في وجهه واسلم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا رسول الله
قال وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا الى منزل ابي الهيثم بن التيهان الانصاري وكان رجلا كثير النخل والشاء ولم يكن له خدم
فلم يجدوه فقالوا لامرأته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء ولم يلبثوا ان جاء ابو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء
يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق الى نخلة فجاء بقنو
فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله اني اردت ان تختاروا او قال تخيروا من
رطبه وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي
تسالون عنه يوم القيمة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق ابو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لا تذبحن ذات در فذبح لهم عناقا او جديا فاتاهم بها فاكلوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال
فاذا اتانا سبي فاتنا فاتي النبي صلى الله عليه وسلم براسين ليس معهما ثالث فاتاه ابو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اختر منهما فقال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان المستشار مؤتمن خذ هذا

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو تم ضرور زیادتی فاقہ اور بھوکھ کو دوست رکھو۔ کہا فضالہ نے مین اُس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان ابو معاویہ نے کہا
حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی
گھڑی مین نکلے جسمین آگے نہ نکلا کرتے تھے اور اس گھڑی مین کوئی آپ سے ملاقات نہ کرتا تھا پس آپ کے پاس حضرت ابو بکرؓ آئے
سو فرمایا آپ نے اے ابا بکر تجھے کون چیز لائی ہے سو کہا ابو بکرؓ نے مین اسلئے نکلا ہون کہ آپ کی ملاقات کرون اور آپکے چہرۂ مبارک
کی طرف دیکھون اور آپ پر سلام کرون پھر کچھ دیر نہ لگی کہ حضرت عمر آئے پس فرمایا آپ نے اے عمر تجھے کون چیز لائی ہے کہا حضرت عمرؓ نے
بھوکھ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اور مین نے کچھ حصہ اسکا پایا ہے یعنی مجھے بھی کچھ تھوڑی سے بھوکھ لگی ہوئی ہے پھر وہ تینون ابی الہیثم بن
تیہان انصاریؓ کے گھر کیطرف چلے اور اس شخص کے پاس بہت کھجورین اور بکریان تھین اور اُسکا کوئی خادم نہ تھا پس ان تینون نے اُس کو
گھر مین نہ پایا اور اُسکی عورت سے کہا تیرا صاحب کہان ہے اُسنے کہا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے کو گیا ہے پھر وہ کچھ دیر نہ ٹھہرے کہ ابو الہیثم مشک کو
اُٹھائے ہوئے لایا اور اُسکو رکھدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کیا اور اپنے مان باپ کو آپ پر قربان کیا یعنی یون کہا کہ میرے والدین آپ پر
قربان ہون پھر اُنکو اپنے باغ کیطرف لیچلا اور اُنکے واسطے بچھونا بچھایا پھر کھجور کی طرف چلا اور خوشہ لایا اور اُسکو (آگے) رکھدیا پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہین تو نے ہمارے لئے پکی ہوئی کھجورین صاف کین پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے ارادہ کیا تھا کہ آپ پسند کرین
یا کہا راوی نے تخیروا (معنے واحد) رطب اور بسر[1] سے سو اُنھون نے کھایا اور اس پانی سے پیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی
یہ اُن نعمتون سے ہے کہ جس سے تم قیامت کے دن سوال کیئے جاؤگے سایہ سرد اور کھجورین طیب اور پانی سرد۔ پھر ابو الہیثم ان تینون کے لیے کھانا
بنانیکے واسطے چلا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ والی ذبح نکرنا پس اُسنے اُنکے واسطے بچۂ بھیڑ کا ذبح کیا یا کہا راوی نے جدیا (معنی واحد) پھر انکے
پاس لیکر آیا اور اُنھون نے کھایا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس کوئی خادم ہے کہا اُسنے کہ نہین فرمایا آپ نے کہ جب ہمارے
پاس قیدی آئین تو تو ہمارے پاس آنا پس (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے اُن کے ساتھ تیسرا نہ تھا سو آپکے پاس ابو الہیثم
آیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون سے پسند کر سو کہا اُسنے اے نبی اللہ کے آپ میرے لیئے پسند کیجیئے پس فرمایا آپنے بیشک
مشورہ پوچھا گیا امانت دار ہے یعنے جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے اسکو مصلحت مین خیانت کرنی نہین چاہیئے۔ تو اسکو پکڑ لے

[1] بسر وہ کھجورین ہین جو پکنے کے قریب ہوتی ہین اور رطب پکی ہوئی ہوتی ہین یعنی میری مرضی یہ تھی کہ آپ انمین سے خود پسند کر لیوین ۱۲

فانی رایته یصلی واستوص به معروفا فانطلق ابو الهیثم الی امرأته فاخبرها بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت امرأته ما انت ببالغ ما قال فیه النبی صلی الله علیه وسلم الا ان تعتقه قال هو عتیق فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لم یبعث نبیا ولا خلیفة الا وله بطانتان بطانة تامره بالمعروف وتنهاه عن المنکر وبطانة لا تالوه خبالا ومن یوق بطانة السوء فقد وقی هذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج یوما وابو بکر وعمر فذکر نحو الحدیث بمعناه ولم یذکر فیه عن ابی هریرة وحدیث شیبان اتم من حدیث ابی عوانة واطول وشیبان ثقة عندهم صاحب کتاب حدثنا عبد الله بن ابی زیاد نا سیار عن سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس بن مالك عن ابی طلحة قال شکونا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حجرین هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا قتیبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر یقول لستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم صلعم وما یجد من الدقل ما یملأ به بطنه هذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو عوانة وغیر واحد عن سماك بن حرب نحو حدیث ابی الاحوص وروی شعبة هذا الحدیث عن سماك عن النعمان بن بشیر عن عمر **باب** ما جاء ان الغنا غنا النفس حدثنا احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس الغنا عن کثرة العرض ولکن الغنا غنا النفس هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی اخذ المال بحقه حدثنا قتیبة نا اللیث عن سعید المقبری عن ابی الولید قال سمعت خولة بنت قیس وکانت تحت حمزة بن عبد المطلب

کیونکہ مین نے اُسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اُسکے ساتھ نیکی کی وصیت قبول کر پس ابو الہیثم اُسکو اپنی عورت کے پاس لیکر چلا اور اُسکو آنحضرت کی بات کی بھی خبر دی پس اُسکی عورت نے کہا تو آنحضرت کی بات کو جو آپنے اُسکے حق مین فرمائی ہی پہونچ نہین سکے گا مگر یہ کہ اُسکو آزاد کرے کہا اُسنے وہ آزاد ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور خلیفہ نہین بھیجا مگر یہ کہ اُس کے دو جلیس بنائے ہین ایک دوست اُسکو نیکی کا امر کرتا ہی اور بُرے کامون سے منع کرتا ہی اور دوسرا دوست اُسکو نقصان پہونچانیمین کوتاہی نہین کرتا - اور جو کوئی بُرے دوست سے بچایا گیا تو وہ نگاہ رکھا گیا - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ ایک دن نکلے - سو اُس نے مثل اس حدیث کے بالمعنی ذکر کیا اور اُسنے اُسمین ابو ہریرہؓ کا ذکر نہین کیا اور حدیث شیبان کی پوری اور لمبی ہی ابی عوانہ کی حدیث سے اور شیبان اُنکے نزدیک ثقہ ہی اور صاحب کتاب ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے سہل بن اسلم سے اُس نے یزید بن ابی منصور سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے ابی طلحہ سے کہا اُسنے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کا شکوہ کیا اور اپنے پیٹ سے ایک ایک پتھر اُٹھایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر اُٹھائے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے کہا اُسنے سُنا مین نے نعمان بن بشیر سے کہ کہتا کیا تم نہین ہو کھانے اور پینے مین جسقدر کہ چاہتے ہو مین نے دیکھا ہی نبی تمہارے کو اس حالت مین کہ نہ پاتے ردّی کھجورین کہ اُنسے اپنا پیٹ پُر کرین - یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے ابو عوانہ اور کئی ایک نے سماک بن حرب سے مثل حدیث ابی الاحوص کے - اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سماک سے اُسنے نعمان بن بشیرؓ سے اُسنے عمرؓ سے **باب** اس بیان مین کہ غنا غنا نفس کی ہی حدیث کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُس نے ابو صالح سے اس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مال سے غنا نہین ہوتی لیکن غنا غنا نفس کی ہی - یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اپنے حق سے مال لینے کے بیان مین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید مقبری سے اُسنے ابی الولید سے کہا اُس نے سُنا مین نے خولہ بنت قیس سے اور وہ حمزہؓ بن عبد المطلب کے نکاح مین تھی

تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھٰذا المال خضرۃ حلوۃ من اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ ورب متخوض فیما شاءت بہ نفسہ من مال اللہ و رسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار ھٰذا حدیث حسن صحیح وابو الولید اسمہ عبید سنطا **باب حدثنا** بشر بن ھلال الصواف نا عبد الوارث بن سعید عن یونس عن الحسن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن عبد الدینار لعن عبد الدرھم ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی من غیر ھٰذا الوجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتم من ھٰذا واطول **باب حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن زکریا بن ابی زائدۃ عن محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارۃ عن ابن کعب بن مالک الانصاری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ ھٰذا حدیث حسن صحیح ویروی فی ھٰذا الباب عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصح اسنادہ **باب حدثنا** موسیٰ بن عبد الرحمٰن الکندی نا زید بن حباب حدثنی المسعودی نا عمرو بن مرۃ عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حصیر فقام وقد اثر فی جنبہ فقلنا یا رسول اللہ لو اتخذنا لک وطاء فقال مالی وللدنیا ما انا فی الدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داؤد قالا نا زھیر بن محمد ثنی موسیٰ بن وردان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل ھٰذا حدیث حسن غریب **باب حدثنا** سوید نا عبد اللہ نا سفیان بن عیینۃ عن عبد اللہ بن ابی بکر قال سمعت انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ کہتی سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک یہ مال سبز ہے میٹھا جو کوئی اسکو اپنے حق سے لیگا تو اُسکے لئے اس مین برکت دیجائے گی - اور بہت خوض کرنے والے اس چیز مین کہ جس مین انکا نفس چاہتا ہے یعنی اللہ اور اُسکے رسول کے مال مین ایسے ہین کہ اُنکے لئے قیامت کے دن سوائے آگ کے اور کچھ نہین ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سنطا ہے **باب حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا گیا ہے بندہ دینار کا لعنت کیا گیا ہے بندہ درم کا - یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے - اور یہ غیر اس طریق سے بواسطۂ ابی ہریرہ رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری اس سے اور لمبی روایت کی گئی ہے **باب حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے اُسنے ابن کعب بن مالک انصاری سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو بھیڑیے بھوکے جو بھیجے گئے ہون بکریون مین زیادہ خراب کرنے والے اُنکو آدمی کی حرص سے جو اُسکو مال اور جاہ پر ہے واسطے اُسکے دین کے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور مروی ہے اس باب مین بواسطہ ابن عمر رض کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کی اسناد صحیح نہین ہے **باب حدیث** کی ہمسے موسیٰ ابن عبد الرحمٰن کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھے مسعودی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ رض سے کہا اُسنے (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے اور اُسنے آپ کے پہلوے مبارک مین اثر کر دیا یعنی بوریے کے نشان آپ کے بدن مبارک پر پڑ گئے پس ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے واسطے نرم بچھونا بنائین تو بہتر ہو سو آپنے فرمایا کیا ہے واسطے میرے اور دنیا کے مین تو دنیا مین مثل اُس سوار کے ہون جسنے درخت کے نیچے سائے کا آرام پایا پھر چلا اور اُسکو چھوڑ دیا - اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر رض اور ابن عباس رض سے یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے کہا حدیث کی مجھے موسیٰ بن وردان نے ابی ہریرہ رض سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہیئے کہ نظر کرے ہر ایک تم مین کا کہ کس سے دوستی کرے - یہ حدیث حسن غریب ہے - **باب حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے کہا اُسنے سُنا مین نے انس بن مالک سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلعم نے

يتبع الميت ثلاث فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله هٰذا حديث حسن صحيح
باب ماجاء فى كراهية كثرة الاكل حدثنا سويد نا عبدالله بن المبارك نا اسمٰعيل بن عياش ثنى ابوسلمة الحمصى و
حبيب بن صالح عن يحيى بن جابر الطائى عن مقدام بن معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ
آدمى وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه
حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعيل بن عياش نحوه وقال المقدام بن معديكرب عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكر
سمعت النبى صلى الله عليه وسلم هٰذا حديث حسن صحيح باب ماجاء فى الرياء والسمعة حدثنا ابوكريب نا معوية بن
هشام عن شيبان عن فراس عن عطية عن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرائى يرائى الله به ومن يسمع
يسمع الله به وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم الناس لا يرحمه الله وفى الباب عن جندب وعبدالله بن عمرو
هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه حدثنا سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابى الوليد
ابوعثمٰن المدائنى ان عقبة بن مسلم حدثه ان شفيا الاصبحى حدثه انه دخل المدينة فاذا هو برجل قد اجتمع عليه الناس
فقال من هٰذا فقالوا ابوهريرة فدنوت منه حتى قعدت بين يديه وهو يحدث الناس فلما سكت وخلا قلت له اسالك بحق
وبحق لما حدثنى حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته فقال ابوهريرة افعل لاحدثنك حديثا حدثنيه
رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته ثم نشغ ابوهريرة نشغة فمكثنا قليلا

نشغ (حاشیہ)

میت کے پیچھے تین چیزیں لگتی ہیں، سو دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے پیچھے لگتا ہے اُسکے اہل اور مال اور عمل سو اہل اور مال لوٹ آتے ہیں، اور عمل باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بہت کھانے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے ابوسلمہ حمصی اور حبیب بن صالح نے یحییٰ بن جابر طائی سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں بھرا کسی آدمی نے برتن بُرا پیٹ سے یعنی پیٹ سے کوئی برتن برا برا نہیں نہیں کافی ہیں آدمی کو اتنے لقمے کہ جنسے اُسکی پیٹھ قائم رہے اگر ضرور اُسے سیر ہو کر کھانا ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے ہے اور تہائی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے مثل اسکے۔ اور کہا اُسنے مقدام بن معدیکرب روایت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسنے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ریا اور شہرت کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے شیبان سے اُسنے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں کو اپنے عمل دکھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن دکھلائے گا کہ یہ وہ شخص ہے کہ یہ کام کرتا تھا) اور جو کوئی اپنے نفس کو مشہور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو مشہور کریگا یعنی قیامت کے روز اُسکے عیوب لوگوں پر ظاہر کریگا اور کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسپر رحم نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے جندب اور عبداللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی الولید یعنے ابوعثمان مدائنی نے یہ کہ عقبہ بن مسلم نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ شفی اصبحی نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ میں مدینہ میں داخل ہوا دیکھا تو ایک مرد ہے اُسپر بہت لوگ جمع ہیں سو میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابوہریرہؓ ہے پھر میں اُسکے قریب ہوا حتّےٰ کہ میں اُسکے آگے بیٹھ گیا اور وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا پھر جب وہ چپ ہوا اور اکیلا ہوا تو میں نے اُس سے کہا سوال کرتا ہوں میں تجھے ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے (یہ لفظ تاکید کے لئے ذکر کیا گیا) ضرور آپ مجھ سے وہ حدیث بیان کریے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور سمجھی ہے اور معلوم کی ہے پس کہا ابوہریرہؓ نے بیان کرتا ہوں ضرور وہی حدیث بیان کروں گا جو مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور میں نے اُسکو سمجھا ہے اور معلوم کیا ہے پھر ابوہریرہ پر تھوڑی سی غشی آئی اور ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے

ثم افاق فقال لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فی هذا البيت ما معنا احد غيری وغيره ثم نشغ ابوهريرة نشغة شديدة ثم افاق ومسح وجهه وقال فعل لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وهو فی هذا البيت ما معنا احد غيری وغيره ثم نشغ ابوهريرة نشغة شديدة ثم مال خارا علی وجهه فاسندته طويلا ثم افاق فقال حدثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالی اذا كان يوم القيمة ينزل الی العباد ليقضی بينهم وكل امة جاثية فاول من يدعوبه رجل جمع القرآن ورجل قتل فی سبيل الله ورجل كثير المال فيقول الله للقاری الم اعلمك ما انزلت علی رسولی قال بلی يارب قال فماذا عملت فيما علمت قال كنت اقوم به اناء الليل واناء النهار فيقول الله له كذبت وتقول الملئكة له كذبت ويقول الله له بل اردت ان يقال فلان قاری فقد قيل ذلك ويؤتی بصاحب المال فيقول الله له الم اوسع عليك حتی لم ادعك تحتاج الی احد قال بلی يارب قال فماذا عملت فيما اتيتك قال كنت اصل الرحم واتصدق فيقول الله له كذبت وتقول الملئكة له كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جواد وقد قيل ذلك ويؤتی بالذی قتل فی سبيل الله فيقول له فيماذا قتلت فيقول امرت بالجهاد فی سبيلك فقاتلت حتی قتلت فيقول الله له كذبت وتقول له الملئكة كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جرئی فقد قيل ذلك ثم ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم علی ركبتی فقال يا اباهريرة اولئك الثلاثة اول خلق الله تسعر بهم النار يوم القيمة قال الوليد ابوعثمن المدائنی فاخبرنی عقبة ان شفيا هو الذی دخل علی معوية فاخبره بهذا

پھر اُسکو ہوش آیا اور کہنے لگا ضرور میں تجھ سے وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں بیان کی ہے اس حالت میں ہمارے پاس سوائے آپکے اور میرے اور کوئی نہ تھا۔ پھر ابوہریرہؓ سخت بیہوش ہوا پھر اُسکو ہوش آیا اور اُسنے اپنے منہ کو صاف کیا اور کہا بیان کرتا ہوں میں ضرور وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے اس حالت میں کہ میں اور آپ اس گھر میں تھے ہمارے پاس سوائے میرے اور آپکے اور کوئی نہ تھا۔ پھر ابوہریرہ زیادہ بیہوش ہوا پھر منہ کے بھل جھک گیا اور میں دیر تک اُسکو تھامے رہا پھر اُسکو ہوش آیا تو کہنے لگا حدیث کی ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اللہ تعالیٰ جب قیامت کا روز ہوگا اپنے بندوں کی طرف اُنمیں فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوگا اور ہر اُمت اپنے پاؤں کی اُنگلیوں پر بیٹھی ہوگی پس پہلے پہل جس شخص کو پروردگار بلائیگا وہ ایسا شخص ہوگا کہ جسنے قرآن کو حفظ کیا ہے اور وہ آدمی کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا ہے اور وہ آدمی جو کثیر المال ہے پس کہیگا اللہ تعالیٰ واسطے قاری کے کیا میں نے تجھ کو وہ نہیں سکھلایا تھا جو میں نے اپنے رسول پر اُتارا ہے وہ کہیگا کیوں نہیں اے رب میرے فرمائیگا اللہ پھر تو نے اپنے سیکھے ہوئے میں کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا میں اُسکے ساتھ درمیان رات اور دن کے کھڑا ہوتا تھا یعنی رات اور دن اُسکو نماز میں پڑھتا رہتا تھا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی اُس سے کہیں گے جھوٹ کہا تو نے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ مجھے کہا جائے کہ فلان شخص قاری ہے سو وہ تجھے کہا گیا۔ اور صاحب مال کا لایا جائیگا پس اُس سے اللہ تعالیٰ کہیگا کیا میں نے تجھ پر فراخی نہیں کی حتی کہ میں نے تجھے کسی چیز کی احتیاج نہ چھوڑی کہیگا وہ ہاں اے رب میرے فرمائیگا اللہ سو تو نے اس چیز میں کہ میں نے تجھے دی تھی کیا کام کیا ہے کہیگا وہ میں اپنے قبیلے سے مواصلت کرتا تھا اور صدقہ کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے۔ اور فرشتے بھی اُس سے کہینگے کہ جھوٹ کہا تو نے اور اللہ تعالیٰ کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے کہ فلان شخص سخی ہے اور وہ تجھے کہا گیا۔ اور وہ شخص لایا جائیگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا ہے پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا تو نے کسواسطے جنگ کی وہ کہیگا مجھے تیری راہ میں جہاد کا حکم ہوا سو میں نے جہاد کیا یہانتک کہ میں مقتول ہوا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی اُس سے کہیں گے جھوٹ کہا تو نے اور اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا بلکہ تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے فلان شخص دلیر ہے سو وہ تجھے کہا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے اباہریرہؓ یہ تینوں پہلے ہیں اللہ کی پیدائش کے اس بات میں کہ اُنکے ساتھ قیامت کے دن آگ گرم ہوگی۔ کہا ولید یعنی ابوعثمان مدائنی نے خبر دی مجھے یہ کہ شفی یہ وہ ہے کہ معاویہ پر داخل ہوا اور اُسکو اس کی خبر دی

ف ظاہرا وجہ بیہوشی ابوہریرہ کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابوہریرہ کو آنحضرت کے ساتھ اس مکان میں ملکر بیٹھنا یاد آگیا تھا اور پھر آپکو اس حالت میں اپنے پاس نہ پایا تو یہ حالت بار بار طاری ہو جاتی تھی اس بات کا ماننا ذی عقل پر مشکل نہیں چنانچہ ادنیٰ سی بات ہے کہ جو شخص کسی شخص پر عاشق ہوا اور معشوق اُسکے پاس نہ رہے تو وہ عاشق اُس معشوق کے ساتھ کی حالت کو جب یاد کرتا ہے تو اُسپر یہ حالت عموماً طاری ہو جاتی ہے اور جو لوگ آنحضرت کے عاشق صادق تھے اُنپر ایسی حالت کیوں طاری نہو ۱۲

قال بوعثمٰن وحدثنی العلاء بن ابی حکیم انه کان سیافالمعٰویة قال فدخل علیه رجل فاخبره بهٰذا عن ابی هریرة فقال معٰویة قد فعل بهٰؤلاء هٰذا فکیف بمن بقی من الناس ثم بکی معٰویة بکاء شدیدا حتی ظننا انه هالك وقلنا قد جاءنا هٰذا الرجل بشر ثم افاق معٰویة ومسح عن وجهه وقال صدق الله ورسوله من کان یرید الحیٰوة الدنیا وزینتها نوف الیهم اعمالهم فیها وهم فیها لا یبخسون اولٰئك الذین لیس لهم فی الاٰخرة الا النار وحبط ماصنعوا فیها وباطل ماکانوا یعملون هٰذا حدیث حسن غریب **باب حدثنا** ابوکریب نا المحاربی عن عمار بن سیف الضبی عن ابی معان البصری عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال واد فی جهنم یتعوذ منه جهنم کل یوم مائة مرة قیل یا رسول الله ومن یدخله قال القراءون المراءون باعمالهم هٰذا حدیث غریب **باب حدثنا** محمد بن المثنی نا ابوداؤد نا ابوسنان الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رجل یا رسول الله الرجل یعمل العمل فیسره فاذا اطلع علیه اعجبه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم له اجران اجر السر واجر العلانیة هٰذا حدیث غریب وقد روی الاعمش وغیره عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی صالح عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وقد فسر بعض اهل العلم هٰذا الحدیث اذا اطلع علیه فاعجبه انما معناه ان یعجبه ثناء الناس علیه بالخیر لقول النبی صلی الله علیه وسلم انتم شهداء الله فی الارض فیعجبه ثناء الناس علیه لهٰذا فامااذا اعجبه لیعلم الناس منه الخیر ویکرم ویعظم علی ذٰلك فهٰذا ریاء وقال بعض اهل العلم اذا اطلع علیه فاعجبه رجاء ان یعمل بعمله فتکون له مثل اجورهم فهٰذا له مذهب ایضًا

کہا ابوعثمان نے اور حدیث کی مجھے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ معاویہ کے پاس جلاد تھا کہا اُسنے سو اُسپر ایک آدمی داخل ہوا اور اُسکو اُسکی خبر دی ابوہریرہ سے پس کہا معاویہ نے یہ حال اُن لوگونکا کیا گیا ہو یعنی جب یہ حال ایسے بڑے لوگونکا ہو تو باقی لوگونکا کیا حال ہوگا پھر معاویہ سخت رویا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ وہ ہلاک ہونیوالا ہو۔ اور ہمنے کہا کہ یہ شخص ہمارے پاس بُری بات لایا ہو (یعنی اس شخص نے بری بات ذکر کی ہو کہ جس سے معاویہ اسقدر تنگی مین گرفتار ہوئے) پھر حضرت معاویہ کو ہوش آیا اور اپنے منھ کو صاف کیا اور کہا سچ کہا ہو اللہ اور اُسکے رسول نے من کان یرید الدنیا وزینتہا الخ یعنی جو کوئی ارادہ کرتا ہو دنیا کا اور اُسکی زینت کا پورا کرتے ہین ہم طرف اُنکے عمل اُنکے اُسمین اور وہ بیچ اُسکے نہ نقصان دیے جاوینگے وہ لوگ نہین ہو واسطے اُنکے آخرت مین مگر آگ اور نابود ہو جائیگا وہ کہ کیا اُنھون نے اُسمین اور باطل ہو وہ جو تھے کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہو **باب** حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے عمار بن سیف ضبی سے اُسنے ابی معان بصری سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو ساتھ اللہ کے جب الحزن سے کہا لوگون نے یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہو فرمایا آپنے ایک جنگل ہو دوزخ مین اُس سے دوزخ ہر دن مین سو بار پناہ مانگتی ہو کہا گیا یا رسول اللہ اور کون شخص اُسمین داخل ہوگا فرمایا آپ نے وہ قاری جو اپنے عمل دکھلانیوالے ہین۔ یہ حدیث غریب ہو۔ **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے ابوسنان شیبانی نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے کہ کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ آدمی کوئی عمل کرتا ہو اور وہ عمل اسکو خوش لگتا ہو پھر جب کوئی اُسپر اطلاع پاتا ہو تو وہ بھی اُسکو خوش لگتا ہو کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لئے دو اجر ہین ایک اجر پوشیدگی کا دوسرا اجر علانیت کا۔ یہ حدیث غریب ہو۔ اور اعمش وغیرہ نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو۔ اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تفسیر کی ہو جب کوئی اُسپر اطلاع پائے اور وہ اُسکو خوش لگے اُسکے یہ معنی ہین کہ لوگون کی صفت جو اُنھون نے اُسپر نکوئی کی کی ہو اُسکو پسند آوے کیونکہ فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو تم ہی ہو گواہ اللہ کے زمین مین سو لوگونکی صفت اسپر اسلئے اُسکو پسند آوے یعنی اگر اس سبب سے اُسکو صفت پسند آئی ہو تو عیب نہین اور اگر اسلئے اُسکو صفت پسند آئی ہو کہ لوگ اُسکی نیکی جانین اور اُسپر اُسکی عزت اور تعظیم کرین تو یہ ریا ہو۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اُسپر اطلاع پائے اور اُسکو اس اُمید سے پسند آوے کہ وہ بھی اسطرح عمل کرے تو اُسکے لئے اجر ہوگا مثل اُنکے اجر کے اور یہ بھی اُسکا ایک مذہب ہو یعنی یہ بھی اسکے معنی کسی نے کئے ہین

ف یعنے اسکی نیت تو ظاہر کرنے کی نہ تھی جب اتفاقاً کسی نے اسپر اطلاع پائی اور اُس کو اطلاع پانی پسند آئی تو کوئی عیب نہین ۱۲ ع ف یعنی حضرت ابوہریرہ رض نے جو حدیث مذکور بیان کی اُس کی خبر جب حضرت معاویہ کو ملی تو اُنھون نے کہا الخ

باب المرء مع من احب حدثنا ابو هشام الرفاعی نا حفص بن غياث عن اشعث عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب وله ما اكتسب وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وصفوان بن عسال وابي هريرة وابي موسى هذا حديث حسن غريب من حديث الحسن البصري عن انس حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس انه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله متى قيام الساعة فقام النبي صلى الله عليه وسلم الى الصلوة فلما قضى صلوته قال اين السائل عن قيام الساعة فقال الرجل انا يا رسول الله قال ما اعددت لها قال يا رسول الله ما اعددت لها كبير صلوة ولا صوم الا اني احب الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب وانت مع من احببت فما رايت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم بها هذا حديث صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم نا سفيان عن عاصم عن زر بن حبيش عن صفوان بن عسال قال جاء اعرابي جهوري الصوت فقال يا محمد الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب هذا حديث صحيح حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن صفوان بن عسال عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث محمود باب في حسن الظن بالله تعالى حدثنا ابو كريب نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا عند ظن عبدي بي وانا معه اذا دعاني هذا حديث حسن صحيح

باب آدمی اُسکے ساتھ ہی جسکو وہ دوست رکھتا ہے۔ حدیث کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُس نے حسن سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُس شخص کے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور اُسکے واسطے ہے جو وہ حاصل کرتا ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی علی اور عبد اللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث طریق حسن بصری سے جو راوی ہے انس سے حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ کہا اُس نے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کا قائم ہونا کب ہو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوئے پھر جب اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہان ہو وہ شخص جو قیامت کے کھڑے ہونے کی بابت سائل تھا پس کہا اُس مرد نے مین حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا چیز تونے قیامت کے لئے تیار کی ہو کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے کوئی بہت نماز اور روزے تو اُسکے لئے تیار نہین کئے[1] مگر مین اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہون سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور تو اُس شخص کے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہی راوی کہتا ہی مین نے نہین دیکھا مسلمانون کو بعد اسلام کے مثل اس خوشی کے کہ خوش ہوئے ہون۔ یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہا اُسنے ایک اعرابی بلند آواز آیا اور کہنے لگا اے محمد ایک آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور وہ اُن سے ملا نہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہی یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے صفوان بن عسال سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث محمود کے باب بیان مین اچھا گمان کرنیکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے جعفر بن برقان سے اُسنے یزید بن اصم سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہی مین پاس گمان[2] بندے اپنے کے ہون ساتھ میرے اور مین اُسکے ساتھ ہون جب مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یعنی اگلی اُسنے صحبت نہین کی یا اُن کی طرح اُسنے عمل نہین کئے یا یہ کہ اُسنے اُنکو دیکھا نہین ۱۲ [2] یعنی جسطرح کا گمان میرے بندے کا میرے ساتھ ہی مین بھی اُسکے ساتھ اسی طرح کا ہون یعنی اگر اُسکا گمان میرے ساتھ یہ ہو کہ پروردگار بخشنے والا مہربان ہی تو مین اُسکے ساتھ اُسی صفت سے پیش آؤنگا علیٰ ہذا القیاس میری جس صفت کیساتھ اُسکا گمان واثق ہوگا مین اُسکے ساتھ اُسی طرح سے برتاؤ کرونگا پس مناسب ہی ہر ایک انسان کو کہ ہمیشہ صفت بخشش و رحم کو غفاری اور خوف کی صفت پر زیادہ خیال رکھے

باب ماجاء فی البر والاثم حدثنا موسیٰ بن عبدالرحمٰن الکندی الکوفی نا زید بن الحباب نا معٰویۃ بن صالح ثنی عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر الحضرمی عن ابیه عن النواس بن سمعان ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البر والاثم فقال النبی صلی الله علیه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك فی نفسك وکرهت ان یطلع الناس علیه حدثنا بندار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا معٰویۃ بن صالح عن عبدالرحمٰن نحوہ الا انه قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم هٰذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی الحب فی الله حدثنا احمد بن منیع نا کثیر بن هشام نا جعفر بن برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی ثنی معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله عزوجل المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور یغبطهم النبیون والشهداء وفی الباب عن ابی الدرداء وابن مسعود وعبادۃ بن الصامت وابی مالك الاشعری وابی هریرۃ هٰذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمه عبدالله بن ثوب حدثنا الانصاری نا معن نا مالك عن خبیب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرۃ او عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ بعبادۃ الله ورجل کان قلبه معلقا بالمسجد اذا خرج منه حتی یعود الیه ورجلان تحابا فی الله فاجتمعا علی ذلك وتفرقا ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعته امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله عزوجل ورجل تصدق بصدقة

باب نکوئی اور گناہ کے بیان مین حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبدالرحمٰن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر حضرمی نے اپنے باپ سے اُنھنے نواس بن سمعان سے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کی بابت سوال کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی تو نیک اخلاق کا نام ہی اور گناہ وہ ہی جو تیرے دل مین کھٹکا ڈالے اور تو مکروہ جانے کہ اسپر لوگ مطلع ہوں حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے عبدالرحمٰن سے مثل اسکے مگر کہ کہا اُنھنے سوال کیا مین نے نبی صلعم سے یہ حدیث حسن صحیح ہی باب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بیان مین حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن برقان نے کہا حدیث کی ہمسے حبیب بن مرزوق نے عطا بن ابی رباح سے اُنھنے ابی مسلم خولانی سے کہا حدیث کی مجھے معاذ بن جبل نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے فرمایا ہی اللہ بلند اور غالب نے دوستی کرنیوالے میرے جلال مین اُنکے لئے منبر ہونگے نور سے غبطہ کرینگے اُنکا نبی اور شہید۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہی حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے حبیب بن عبدالرحمٰن سے اُنھنے حفص بن عاصم سے اُنھنے ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے دشک راوی) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سائے مین رکھیگا جسدن اُسکے سائے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو امام عادل یعنی منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی مین خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد کہ جسکا دل مسجد مین لٹکا رہتا ہے۔ جب اُس سے نکلتا ہے یہانتک کہ اُسکی طرف لوٹ جائے یعنے بار بار جماعت کیواسطے مسجد مین جاتا ہی جب اُس سے نکلتا ہی تو دوسری نماز کے واسطے اُسکا دل مسجد کی طرف ہی متوجہ رہتا ہی کہ دوسرا وقت آوے تو جاؤن۔ چوتھے وہ دو مرد جو خدا کیواسطے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اُسی پر پانچواں وہ مرد کہ جسنے خدا کو خالی مکان مین یاد کیا تو اُسکی آنکھین جاری ہوگئین یعنی خوف الٰہی سے رویا چھٹا وہ مرد ہے جسکو صاحب حسب اور خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کیواسطے تو اُسنے کہا مین اللہ غالب اور بلند سے خوف کرتا ہوں ساتوان وہ مرد کہ جسنے خیرات کی

ف ظاہر اگرچہ اس حدیث سے محبت والون کی نبیون اور شہیدون پر فضیلت ثابت ہوتی ہی مگر خیال کیا جاوے تو یہ ٹھیک نہین کیونکہ بعض وقت ادنیٰ آدمی کو ایک چیز حاصل ہوتی ہی اور اُسمین ایک صفت پائی جاتی ہی جو وہ صفت اعلیٰ کو حاصل نہین ہوتی اور وہ اعلیٰ رتبہ والا چاہتا ہی کہ وہ مجھے بھی ملجائے جیسے کہا جاسکتا ہی اگر اس سے ثابت ہوتی ہی تو فضیلت جزئی ثابت ہوتی ہی نہ کلی اور اس مین کوئی ممانعت نہین ۱۲

فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه هٰذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی هٰذا الحدیث عن مالك بن انس من غیر وجه مثل هٰذا وشك فیه قال عن ابی هریرة او عن ابی سعید وعبید الله بن عمر رواه عن خبیب بن عبد الرحمٰن ولم یشك فیه فقال عن ابی هریرة **حدثنا** سوار بن عبد الله العنبری ومحمد بن المثنی قالا نا یحیی بن سعید عن عبید الله بن عمر عن خبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث مالك بن انس بمعناه الا انه قال کان قلبه معلقا بالمساجد وقال ذات منصب وجمال هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی اعلام الحب **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید القطان نا ثور بن یزید عن حبیب بن عبید عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا احب احدکم اخاه فلیعلمه ایاه وفی الباب عن ابی ذر وانس حدیث المقدام حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** هناد وقتیبة قالا نا حاتم بن اسمٰعیل عن عمران بن مسلم القصیر عن سعید بن سلیمان عن یزید بن نعامة الضبی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اٰخا الرجل الرجل فلیسأله عن اسمه واسم ابیه وممن هو فانه اوصل للمودة هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه ولا نعرف لیزید بن نعامة سماعا من النبی صلی الله علیه وسلم ویروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هٰذا الحدیث ولا یصح اسناده **باب** کراهیة المدحة والمداحین **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن مجاهد عن ابی معمر قال قام رجل فاثنی علی امیر من الامراء فجعل المقداد بن الاسود یحثه فی وجهه التراب وقال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نحثو فی وجوه المداحین التراب

اور اُسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح یہ حدیث مالک بن انس سے کئی وجہ سے مثل اسکے روایت کی گئی ہے اور اُسنے اسمین شک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور عبید اللہ بن عمر نے روایت کیا اسکو خبیب بن عبد الرحمٰن سے اور اُسنے اسمین شک نہین کیا اور کہا اُسنے یہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے **حدیث** کی ہمسے سوار بن عبد اللہ عنبری اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے خبیب بن عبد الرحمٰن سے اُسنے حفص بن عاصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک بن انس کے بالمعنے مگر یہ کہا اُسنے دل اُسکا مسجدون مین لٹکا رہتا ہے یعنی مسجد کی جگہ اُسنے مساجد کا لفظ ذکر کیا اور کہا اُسنے بلایا اُسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبت کی خبر دینے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیٰی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے ثور بن یزید نے حبیب بن عبید سے اُسنے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو دوست[1] رکھے تو چاہئیے اُسکو کہ اُس کی خبر دے یعنی یہ کہدے کہ مین تجھے دوست رکھتا ہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور انس سے ۔ حدیث مقدام کی حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور قتیبہ نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے عمران بن مسلم قصیر سے اُسنے سعید بن سلیمان سے اُسنے یزید بن نعامہ ضبی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد کسی مرد کو بھائی بنائے تو چاہئیے کہ اس سے اُسکے نام اور باپ کے نام سے سوال کرے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے اسلئے کہ یہ بات دوستی کی پیوند ملانے والی ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور نہین پہچانتے ہم واسطے یزید بن نعامہ کے سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اور اسکی اسناد صحیح نہین ہے ۔ **باب** مدح اور مدح کرنے والون کی بُرائی کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مهدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی معمر سے کہا ایک مرد کھڑا ہوا اور ایک امیر کی امیرون مین سے صفت کرنے لگا پس مقداد بن اسود نے اُسکے مُنھ مین مٹی ڈالنی شروع کی اور کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے کہ مدح کرنیوالون کے مُنھ مین مٹی[2] ڈالین

[1] اس خبر دینے مین یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دوسرے آدمی کی محبت بھی اسکی طرف ہو جاتی ہے پھر جانبین سے الفت بڑھتی ہے ۱۲ ع
[2] اس سے مراد یہ ہے کہ اُسکو کچھ نہ دو اور بعض نے اسکے ظاہر معنی پر محمول کیا ہے واللہ اعلم ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ ۔

وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی زائدة عن یزید بن ابی زیاد عن مجاهد عن ابن عباس و
حدیث مجاهد عن ابی معمر اصح وابو معمر اسمه عبد الله بن سخبرة والمقداد بن الاسود هو المقداد بن عمرو الکندی ویکنیٰ
ابا معبد وانما نسب الی الاسود بن عبد یغوث لانه کان تبناہ وهو صغیر حدثنا محمد بن عثمان الکوفی نا عبید الله بن موسیٰ
عن سالم الخیاط عن الحسن عن ابی هریرة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نحثو فی افواہ المداحین التراب
هٰذا حدیث غریب من حدیث ابی هریرة **باب** ماجاء فی صحبة المؤمن حدثنا سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک
عن حیوة بن شریح نا سالم بن غیلان ان الولید بن قیس التجیبی اخبرہ انه سمع ابا سعید الخدری قال سالم او عن
ابی الهیثم عن ابی سعید انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی
هٰذا حدیث انما نعرفه من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی الصبر علی البلاء حدثنا قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب
عن سعد بن سنان عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله بعبدہ الخیر عجل له العقوبة فی
الدنیا واذا اراد بعبدہ الشر امسک عنه بذنبه حتی یوافی به یوم القیمة وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضی ومن سخط فله السخط هٰذا
حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل
یحدث یقول قالت عائشة ما رایت الوجع علی احد اشد منه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰذا حدیث
حسن صحیح حدثنا قتیبة نا شریک عن عاصم عن مصعب بن سعد

اور اس باب مین روایت ہو ابی ہریرہ رضؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور روایت کیا ہو زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی جو ابی معمر سے ہو بہت صحیح ہو۔ اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہو اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہو اور کنیت اُسکی ابا معبد ہو اور وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب اسلئے ہوا ہو کہ اُسنے اُسکو لڑکپن کی حالت مین تبنّٰی بنایا تھا حدیث کی ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے سالم خیاط سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہو کہ مدح کرنے والون کے مُنھ مین مٹی ڈالین یہ حدیث طریق ابی ہریرہ رضؓ سے غریب ہو **باب** مومن کی صحبت کے بیان مین حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن غیلان نے یہ کہ ولید بن قیس تجیبی نے خبر دی ہو اُسکو کہ سُنا اُسنے ابا سعید خدری سے۔ کہا سالم نے یا یہ روایت ہو ابی الہیثم سے اُسنے روایت کی ابی سعید سے یہ کہ سُنا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہ مصاحبت کر مگر مؤمن کی اور چاہیئے کہ نہ کھائے تیرا کھانا مگر متقی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہین۔ **باب** مصیبت پر صبر کرنے کے بیان مین حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے سعد بن سنان سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکو دنیا مین عذاب دیتا ہو۔ اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہو تو اُس سے عذاب بسبب اُسکے گناہون کے دور رکھتا ہو یہانتک کہ قیامت کے دن اُسکو پورا بدلہ دے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے بہت جزا ساتھ بہت مصیبت کے ہے یعنی مصیبت کے موافق اجر ملیگا اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہو تو اُنکی آزمائش کرتا ہو سو جو کوئی اس مصیبت مین راضی ہوا تو اُسکے لئے رضا ہو اور جو کوئی ناراض ہوا تو اُسکے لئے عذاب ہو۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہو حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے کہا سنا مین نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا کہتا تھا کہ کہا ہو عائشہ رضؓ نے مین نے کسی شخص پر تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہین دیکھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے اُس نے مصعب بن سعد سے

لـه یہ حکم اسواسطے فرمایا کہ جیسی صحبت ہوتی ہو ویسے ہی آدمی کا حال ہوتا ہو اگر بُرے آدمی کھانے مین شریک ہوتے رہین تو آہستہ آہستہ اُنھین کی رسمین جاری ہو جائینگی ۱۲

عن ابيه قال قلت يارسول الله اى الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب دينه فان كان فى دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان فى دينه رقة ابتلى على قدر دينه فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشى على الارض وما عليه خطيئة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة فى نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة هذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن ابى هريرة واخت حذيفة بن اليمان **باب ماجاء فى ذهاب البصر حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحى نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول اذا اخذت كريمتى عبدى فى الدنيا لم يكن له جزاء عندى الا الجنة وفى الباب عن ابى هريرة وزيد بن ارقم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وابو ظلال اسمه هلال **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة رفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم قال يقول الله عزوجل من اذهبت حبيبتيه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون الجنة وفى الباب عن عرباض بن سارية هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن حميد الرازى ويوسف بن موسى القطان البغدادى قالا نا عبد الرحمن بن مغراء ابو زهير عن الاعمش عن ابى الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيمة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت فى الدنيا بالمقاريض هذا حديث غريب لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روى بعضهم هذا الحديث عن الاعمش عن طلحة بن مصرف عن مسروق شيئا من هذا **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابى يقول

اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے کہا یارسول اللہ کون شخص ہی سخت مصیبت مین لوگون سے فرمایا آپنے پیغمبر پھر درجہ بدرجہ ہر ایک آدمی اپنے دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہی سو اگر اُسکے دین مین سختی ہو تو وہ سخت ہوتا ہی مصیبت مین اور اگر اُسکے دین مین ضعف ہو تو اپنے دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہی سو ہمیشہ رہتی ہی مصیبت ساتھ بندے کے یہانتک کہ چھوڑتی ہی اُسکو اس حالت مین کہ چلتا ہی زمین پر اور اُسپر کوئی گناہ نہین ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہی مصیبت ساتھ مومن مرد اور مومنہ عورت کے اُسکی جان اور اولاد اور مال مین یہانتک کہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس حالت مین کہ اُسپر کوئی گناہ نہین رہتا یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن سے **باب** آنکھون کے جانے کے بیان مین حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ظلال نے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جب مین کسی اپنے بندے کی دنیا مین دو آنکھین لیلون یعنی اُسکو نابینا کردون تو اُسکے لیئے بدلہ میرے پاس سوائے جنت کے اور کچھ نہین ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہی۔ اور ابو ظلال کا نام ہلال ہی۔ حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے اُسکو آنحضرتؐ کی طرف مرفوع کیا ہی کہا آپنے فرماتا ہی اللہ غالب اور بزرگ کہ مین جسکی دونون آنکھین لیلون اور وہ صبر کرے اور ثواب جانے تو مین اُسکے واسطے سوائے جنت کے اور کسی ثواب دینے مین راضی نہین۔ اور اس باب مین روایت ہی عرباض بن ساریہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مغرار یعنی ابو زہیر نے اعمش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عافیت والے لوگ قیامت کے دن دوست رکھینگے جبکہ مصیبت والے ثواب دیے جائینگے کاشکے ہمارے چمڑے دنیا مین مقراضون کے ساتھ کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو اسناد سے مگر اسوجہ سے اور روایت کیا ہی بعض نے اس حدیث کو اعمش سے اُسنے طلحہ بن مصرف سے اُسنے مسروق سے کچھ حصہ اس حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عبید اللہ نے کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہ کہتا

ف ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین فرمایا ہی کہ اسکی وجہ یہ ہی کہ انبیاء علیہم السلام بلا سے لذت حاصل کرتے ہین جسطرح اُمت کے لوگ نعمت سے محظوظ ہوتے ہین اور نیز اگر

سمعت اباهريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يموت الا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال ان كان محسنا ندم ان لا يكون ازداد وان كان مسيئا ندم ان لا يكون نزع هٰذا حديث انما نعرفه من هٰذا الوجه ويحيىٰ بن عبيدالله قد تكلم فيه شعبة حدثنا سويد نا ابن المبارك نا يحيىٰ بن عبيدالله قال سمعت ابى يقول سمعت اباهريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج فى اٰخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضان من اللين السنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذئاب يقول الله ابى تغترون ام على تجترؤن فبى حلفت لابعثن على اولٰئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا وفى الباب عن ابن عمر حدثنا احمد بن سعيد الدارمى ثنا محمد بن عباد نا حاتم بن اسمٰعيل نا حمزة بن ابى محمد عن عبدالله بن دينار عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالىٰ قال لقد خلقت خلقا السنتهم احلى من العسل وقلوبهم امر من الصبر فبى حلفت لاتيحنّهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا فبى يغترون ام على يجترؤن هٰذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب ماجاء فى حفظ اللسان** حدثنا صالح بن عبدالله نا ابن المبارك ح وثنا سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك عن يحيىٰ بن ايوب عن عبيدالله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم عن ابى امامة عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله ما النجاة قال املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن موسى البصرى نا حماد بن زيد عن ابى الصهباء عن سعيد بن جبير عن ابى سعيد الخدرى رفعه قال اذا اصبح ابن اٰدم فان الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانما نحن بك

سنا مین نے اباہریرہ سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہے وہ (قیامت کے دن) شرمندہ ہوگا کہا لوگون نے اور کیا ہی ندامت اسکی یارسول اللہ فرمایا آپ نے اگر وہ نیکوکار ہوگا تو اسلئے شرمندہ ہوگا کہ کیون نہ زیادہ ہوا (نیکی مین) اور اگر وہ بُرا ہوا تو اسلئے شرمندہ ہوگا کہ کیون نہ باز رکھا اپنے نفس کو ارتکاب معاصی سے) اس حدیث کو تو ہم صرف اسی وجہ سے پہچانتے ہین اور یحییٰ بن عبید کے حق مین شعبہ نے کلام کیا ہی حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عبیداللہ نے کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہ کہتا سنا مین نے اباہریرہؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ مین کچھ ایسے لوگ نکلینگے کہ دنیا کو ساتھ دین کے فریب دینگے یعنے فریب دینگے لوگونکو واسطے دنبون کی پوستینین پہنین گے نرمی سے زبانین انکی شکر سے میٹھی ہونگی یعنی نیک اخلاق سے لوگون سے پیش آدینگے اور دل اُنکے دل بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہے اللہ کیا وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہین یا مجھ پر دلیری کرتے ہین پس مین اپنی ذات کی قسم کھاتا ہون کہ اُنپر ایسا فتنہ انہین سے پیدا کرونگا کہ انہین سے عالم عاقل کو حیران کردیگا۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن عمر سے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمزہ بن ابی محمد نے عبداللہ بن دینار سے اُنسے ابن عمر سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے مین نے ایک ایسی خلقت پیدا کی ہے کہ زبانین اُنکی شہد سے میٹھی ہین اور دل اُن کے صبر سے کڑوے ہین سو مین اپنی قسم کھاتا ہون کہ انہین ایک ایسا فتنہ برپا کرونگا کہ عالم عاقل کو انہین سے حیران کردیگا سو وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہین یا مجھپر دلیری کرتے ہین۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابن عمر سے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے باب زبان کے نگاہ رکھنے کے بیان مین حدیث کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ح اور حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن ایوب سے اُنسے عبیداللہ بن زحر سے اُنسے علی بن یزید سے اُنسے قاسم سے اُنسے ابی امامہ سے اُس نے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے مین نے کہا یارسول اللہ نجات کس طرح ہی فرمایا آپ نے اپنی زبان کو اپنے اوپر بند رکھ اور چاہیے کہ گھر تیرا ہی تجھے کافی ہو یعنی گھر سے باہر مت جا اور اپنے گناہوں پر رویا کر یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی الصہبار سے اُنسے سعید بن جبیر سے اُنسے ابی سعید خدری سے اُنسے اسکو مرفوع کیا ہی کہ فرمایا آپنے جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو تمام اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہین اور کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے واسطے اسلئے کہ ہم تیرے ساتھ متعلق ہین

قال استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا حدثنا هناد نا ابواسامة عن حماد بن زيد نحوه ولم يرفعه وهذا اصح
من حديث محمد بن موسى هذا حديث لا نعرفه الا من حديث حماد بن زيد وقد رواه غير واحد عن حماد بن زيد
ولم يرفعوه حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عمر بن على المقدمى عن ابى حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من يتوكل لى ما بين لحييه وما بين رجليه اتوكل له بالجنة وفى الباب عن ابى هريرة وابن عباس
هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابى حازم عن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وقاه الله شر ما بين لحييه وشر ما بين رجليه دخل الجنة هذا حديث
حسن صحيح وابو حازم الذى روى عن سهل بن سعد هو ابو حازم الزاهد مدينى واسمه سلمة بن دينار وابو حازم الذى
روى عن ابى هريرة اسمه سلمان الاشجعى مولى عزة الاشجعية وهو الكوفى حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك
عن معمر عن الزهرى عن عبد الرحمن بن ماعز عن سفيان بن عبد الله الثقفى قال قلت يا رسول الله حدثنى بامر اعتصم به
قال قل ربى الله ثم استقم قال قلت يا رسول الله ما اخوف ما تخاف على فاخذ بلسان نفسه ثم قال هذا هذا حديث
حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن سفيان بن عبد الله الثقفى حدثنا ابو عبد الله محمد بن ابى الثلج البغدادى
صاحب احمد بن حنبل ثنا على بن حفص نا ابراهيم بن عبد الله بن خاطب عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكثر الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وان ابعد
الناس من الله القلب القاسى حدثنا ابو بكر بن ابى النضر

سو اگر تو قائم رہے ہم بھی قائم رہین گے یعنے اگر تو بولنے سے باز رہے ہم لڑنے سے باز رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی رہے ہم بھی ٹیڑھے رہین گے حدیث
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے حماد بن زید سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا اور یہ محمد بن موسیٰ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی۔
اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق حماد بن زید سے اور روایت کیا ہی اسکو کئی ایک نے حماد بن زید سے اور اسکو مرفوع نہین کیا۔ حدیث
کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی مقدمی نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعدؓ سے کہا اُس نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے لئے اس چیز کا ضامن ہوگا جو درمیان اُسکے دو ڈاڑھون کے ہے اور اُس چیز کا جو
درمیان اُسکے دو پاؤن کے ہے تو مین اُسکے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہون اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے
ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ اُس چیز کی بُرائی سے نگاہ رکھے جو درمیان اُس کی
دو ڈاڑھون کے ہے یعنے زبان اور اُس چیز کی بُرائی سے جو درمیان اُسکے دو پاؤن کے ہے یعنی فرج تو وہ جنت مین داخل ہوگا یہ حدیث حسن
صحیح ہی۔ اور وہ ابو حازم کہ جس نے سہل بن سعدؓ سے روایت کی ہی وہ ابو حازم زاہد مدنی ہے اور نام اُسکا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابو حازم
کہ جسنے ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہی نام اُسکا سلمان اشجعی ہی جو مولیٰ عزہ اشجعیہ کا ہی اور وہ کوفی ہی حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ماعز سے اُسنے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہا اُسنے مین نے
کہا یا رسول اللہ مجھے آپ ایسی حدیث بیان کر دیجئے کہ مین اُس سے چنگل مارون فرمایا آپ نے کہہ میرا رب اللہ ہے پھر اُسپر قائم رہ کہا اُسنے
مین نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز زیادہ خوفناک ہے جسکا آپکو مجھ پر ڈر ہی پس آپ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا وہ یہ ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی
اور یہ کئی وجہ سے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے مروی ہی حدیث کی ہمسے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن ابی ثلج بغدادی نے جو شاگرد احمد بن حنبل کا ہی
کہا حدیث کی ہمسے علی بن حفص نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا
اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ذکر اللہ کے کلام زیادہ مت کر کیونکہ زیادہ کلام کرنا بغیر ذکر اللہ کے دل کے لئے سخت
کرنے والا ہے اور بہت بعید لوگون مین سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ دل ہے جو سخت ہی حدیث کی ہمسے ابو بکر بن ابی نضر نے

سلہ حق زبان کا اسطرح سے کہ حرام نہ کھائے اور فحش نہ بولے اور حق بات کہے دوسری بات یہ ہی کہ زنا سے بچے ۱۲

ثنی ابو النضر عن ابراهیم عن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابراهیم بن عبد الله بن حاطب حدثنا محمد بن بشار و غیر واحد قالوا نا محمد بن یزید بن خنیس المکی قال سمعت سعید بن حسان المخزومی قال حدثتنی ام صالح عن صفیة بنت شیبة عن ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کل کلام ابن آدم علیه لا له الا امر بمعروف او نهی عن المنکر او ذکر الله هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه ۵ الا من حدیث محمد بن یزید بن خنیس باب حدثنا محمد بن بشار نا جعفر بن عون نا ابو العمیس عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه قال آخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین سلمان و ابی الدرداء فزار سلمان ابا الدرداء فرای ام الدرداء متبذلة قال ما شانك متبذلة قالت ان اخاك ابا الدرداء لیس له حاجة فی الدنیا قالت فلما جاء ابو الدرداء قرب طعاما فقال کل فانی صائم قال ما انا باکل حتی تاکل قال فاکل فلما کان اللیل ذهب ابو الدرداء لیقوم فقال له سلمان نم فنام ثم ذهب لیقوم فقال له نم فنام فلما کان عند الصبح فقال له سلمان قم الآن فقاما فصلیا فقال ان لنفسك علیك حقا و لربك علیك حقا و لضیفك علیك حقا و ان لاهلك علیك حقا فاعط کل ذی حق حقه فاتیا النبی صلی الله علیه وسلم فذکرا ذلك له فقال صدق سلمان هذا حدیث صحیح و ابو العمیس اسمه عتبة بن عبد الله و هو اخو عبد الرحمن بن عبد الله المسعودی باب حدثنا سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل من اهل المدینة قال کتب معٰویة الی عائشة ان اکتبی الی کتابا توصینی فیه و لا تکثری علی قال فکتبت عائشة الی معاویة

کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس مکی نے کہا سنا میں نے سعید بن حسان مخزومی سے کہا حدیث کی مجھے ام صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے ام حبیبہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بولنا ابن آدم کا اس پر وبال ہے اسکے لئے نفع نہیں مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برے کاموں سے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن یزید بن خنیس سے باب حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العمیس نے عون بن ابی جحیفہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان سلمان اور ابو الدردار کے مواخات بنا دیے یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا سو سلمان ابا الدردار کی زیارت کو آیا اور ام الدردار کو خراب حال میں دیکھ کر کہا کیا تیرا حال ہے کہا اُسنے تیرے بھائی ابا الدردار کو دُنیا میں کوئی حاجت نہیں کہا اُس نے سو جب ابو الدردار آیا تو اُس نے اُس کے آگے کھانا رکھا اور کہا آپ کھائیے میں روزہ دار ہوں کہا اُسنے میں تو کھانے کا نہیں یہانتک کہ آپ کھائیں کہا راوی نے سو اُسنے کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدردار نماز تہجد کے لئے اُٹھنے لگا تو اُسکو سلمان نے کہا سو رہ سو وہ سو گیا پھر اُٹھنے لگا تو اُس نے اُس سے کہا سو رہ سو وہ سو گیا پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو اُس سے سلمان نے کہا اب کھڑا ہو بس وہ دونوں کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور سلمان نے اُس سے کہا بیشک تیرے نفس کا تجھپر حق ہے اور تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا تجھ پر حق ہے سو تو ہر ایک صاحب حق کو اُس کا حق دے یعنی ہر ایک صاحب حق کا حق ادا کر پھر وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس اُن دونوں نے اس امر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا سچ کہا ہے سلمان نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو العمیس کا نام عتبہ بن عبد اللہ ہے اور وہ بھائی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ مسعودی کا ہے باب حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الوہاب بن ورد سے اُس نے ایک مرد سے جو اہل مدینہ سے تھا کہا اُسنے حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ کی طرف لکھا آپ میری طرف کوئی ایسا خط لکھیے جسمیں میرے لیئے وصیت ہو اور مجھ پر زیادہ مت کرو کہا راوی نے بس حضرت عائشہ نے معاویہ کیطرف لکھا

ـــــ ۵ یعنی اُسکو میری طرف کچھ توجہ نہیں ہے اسلیئے زینت نہیں کرتی ۱۲

سلام عليك اما بعد فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من التمس رضا الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضا الناس بسخط الله وكله الله الى الناس والسلام عليك **حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة انها كتبت الى معاوية فذكر الحديث بمعناه ولم يرفعه **باب ماجاء في شان الحساب والقصاص** **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن خيثمة عن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من رجل الا سيكلمه ربه يوم القيمة وليس بينه وبينه ترجمان ثم ينظر ايمن منه فلا يرى شيئا الا شيئا قدمه ثم ينظر اشأم منه فلا يرى شيئا الا شيئا قدمه ثم ينظر تلقاء وجهه فتستقبله النار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع منكم ان يقي وجهه النار ولو بشق تمرة فليفعل **حدثنا** ابو السائب نا وكيع يوما بهذا الحديث عن الاعمش فلما فرغ وكيع من هذا الحديث قال من كان ههنا من اهل خراسان فليحتسب في اظهار هذا الحديث بخراسان **قال** ابو عيسى لان الجهمية ينكرون هذا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا حصين بن نمير ابو محصن نا حسين بن قيس الرحبي نا عطاء بن ابي رباح عن ابن عمر عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزول قدما ابن ادم يوم القيمة من عند ربه حتى يسأل عن خمس عن عمره فيما افناه وعن شبابه فيما ابلاه وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وماذا عمل فيما علم هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم

سلام علیک اما بعد مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی رضا لوگون کے غصے مین چاہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو لوگون کی سختی سے کافی ہوتا ہے اور جو کوئی لوگون کی رضا اللہ تعالیٰ کے غصے مین چاہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو لوگون کے سپرد کرتا ہے والسلام علیک حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ اُسنے معاویہ کی طرف لکھا پس اُسنے حدیث کو اُسکے بالمعنی ذکر کیا اور اُسکو مرفوع نہین کیا **باب حساب اور قصاص کے بیان مین** حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے خثیمہ سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اُس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہین ہوگا یعنی دو بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا۔ پھر نظر کرے گا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا پھر اپنے آگے نظر کرے گا تو اُسکے سامنے آگ آئے گی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے یہ طاقت[1] رکھتا ہے کہ اپنے مُنھ کو آگ سے بچائے اگرچہ ساتھ آدھی کھجور کے ہو تو چاہیئے کہ کرے حدیث کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ایک دن یہ حدیث اعمش سے پس جب وکیع اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہنے لگا جو کوئی شخص اسجگہ اہل خراسان سے ہو تو چاہیئے کہ وہ اس حدیث کو خراسان مین ظاہر کرنے کو ثواب جانے کہا ابو عیسی نے یہ اسلیئے کہ جہمیہ اس حدیث کا انکار کرتے ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر یعنی ابو محصن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن قیس رحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء بن ابی رباح نے ابن عمر سے اُس نے ابن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کے پانون اپنے رب سے قیامت کے دن دور نہین ہونگے یہانتک کہ پانچ چیزون سے سوال نہ کیا جاوے یعنے جبتک پانچ چیزون کا جواب نہ دے لے گا تب تک رب کے سامنے سے دور نہین ہوگا ایک عمر سے کہ کس مین اُسنے اُسکو برباد کیا اور جوانی سے کہ کس مین اُسکو پرانا کیا یعنی قوت کو کہان صرف کیا اور مال سے کہ کہان سے اُسکو حاصل کیا اور کس چیز مین اُسکو خرچ کیا اور کیا عمل کیا اس مین کہ اُسکو سیکھا یعنی علم حاصل کرکے کیا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو بواسطہ ابن مسعودؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] یعنی ایسا سخت وقت کہ ہر ایک مسلمان کے سامنے آنیوالا ہو کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوگی پھر حضرت نے اُس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو تُجاری مین ہو کہ اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات سے مسلمانون کے دل کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچالینے کی بڑی تاثیر ہے ۱۲

الا من حديث حسين بن قيس وحسين يضعف فی الحديث وفی الباب عن ابی برزة وابی سعيد حدثنا عبد الله بن
عبد الرحمٰن نا الاسود بن عامر نا ابوبكر بن عياش عن الاعمش عن سعيد بن عبد الله بن جريج عن ابی برزة الاسلمی
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد حتی يسأل عن عمره فيما افناه وعن علمه فيما فعل وعن ماله من
اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه هٰذا حديث حسن صحيح وسعيد بن عبد الله بن جريج هو مولی ابی برزة
الاسلمی وابو برزة الاسلمی اسمه نضلة بن عبيد حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه
عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فينا يا رسول الله من لا درهم
له ولا متاع قال رسول الله صلی الله عليه وسلم المفلس من امتی من ياتی يوم القيمة بصلوٰة وصيام وزكوٰة ويأتی
قد شتم هٰذا وقذف هٰذا واكل مال هٰذا وسفك دم هٰذا وضرب هٰذا فيقعد فيقتص هٰذا من حسناته وهٰذا
من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقتص ما عليه من الخطايا اخذ من خطاياهم فطرح عليه ثم طرح فی
النار هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد ونصر بن عبد الرحمٰن الكوفی قالا نا المحاربی عن ابی خالد يزيد بن
عبد الرحمٰن عن زيد بن ابی انيسة عن سعيد المقبری عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم رحم الله
عبدا كانت لاخيه عنده مظلمة فی عرض او مال فجاءه فاستحله قبل ان يؤخذ وليس ثم دينار ولا درهم

مگر طریق حسین بن قیس سے اور حسین حدیث مین ضعیف ہی - اور اس باب مین روایت ہی ابی برزہ اور ابی سعیدؓ سے حدیث کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے اُسنے سعید بن عبد اللہ
بن جریج سے اُسنے ابی برزہ اسلمی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دور ہونگے پانوٗن بندے کے یہان تک کہ سوال
کیا جاوے اپنی عمر سے کہ کس چیز مین اُسکو برباد کیا اور اپنے علم سے کہ کس چیز مین اُسکو خرچ کیا اور مال سے کہ کہان سے اُسکو حاصل کیا
اور کس چیز مین اُسکو خرچ کیا اور جسم سے کہ کس چیز مین اُسکو پُرانا کیا - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج وہ مولی ابی برزہ
اسلمی کا ہی اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہی حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم
مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درہم ہی نہ اسباب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مفلس میری اُمت سے حقیقت مین وہ ہے جو قیامت
کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لے کر اور آوے اس حالت مین کہ کسی کو گالی دی اور کسی کو حرام کاری کا عیب لگایا اور کسی کا
مال کھایا اور کسی کی خونریزی کی اور کسی کو مارا پس وہ شخص بٹھلایا جاویگا اور اُسکی نیکیون سے اُس مظلوم کو دلایا جائیگا اور دوسرے
مظلوم کو دلایا جائیگا سو اگر اس قصاص کے ادا ہونے سے پہلے جو اُسپر اُسکا گناہ ہے اُسکی نیکیان فنا ہوگئین تو ان مظلومون کے گناہ
لئے جاوینگے اور اُسپر ڈالے جائینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جائیگا - یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہم سے ہناد اور نصر بن
عبد الرحمٰن کوفی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محاربی نے ابی خالد یعنی یزید بن عبد الرحمٰن سے اُس نے زید بن ابی انیسہ
سے اُسنے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس بندے
پر کہ جسکے بھائی کے اُسکے پاس ظلم ہون عزت یا مال مین پھر وہ اُسکے پاس آوے اور پکڑنے سے پہلے اُن کو حلال کرائے اور نہین
ہے اسجگہ یعنی قیامت مین دینار اور نہ درم

ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے دی جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو
جب نیکیان چھن گئین لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد
اور ظلم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ۱۲ ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ اُس آدمی پر رحمت کرے کہ جسکے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چیزین ظلم سے
حاصل کی ہون یا اُسپر اور قسم کا ظلم کیا ہوا ہو تو اُسکے پاس جاکر ماخوذ ہونے سے پہلے یعنے قیامت کے حساب سے پہلے اُسکی معافی کرائی ہو کیونکہ وہان دینار اور درم
تو نہین ہین جو کام آوین اگر اُسنے معافی نہ چاہی ہوگی تو اُسکی نیکیان لے کر دوسرے کو دیجاوینگی ورنہ ظالم پر اُس کی بُرائیون کا بوجھ ڈالا جائیگا ۱۲

فان كانت له حسنات اخذ من حسناته وان لم تكن له حسنات حملوا عليه من سيئاتهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى مالك بن انس عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن الحقوق الى اهلها حتى تقاد الشاة الجلحاء من الشاة القرناء وفى الباب عن ابى ذر وعبد الله بن انيس حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح **باب حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثنى سليم بن عامر نا المقداد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان يوم القيمة ادنيت الشمس من العباد حتى يكون قيد ميل او اثنتين قال سليم بن عامر لا ادرى اى الميلين عنى مسافة الارض ام الميل الذى يكحل به العين قال فتصهرهم الشمس فيكونون فى العرق بقدر اعمالهم فمنهم من ياخذه الى عقبيه ومنهم من ياخذه الى ركبتيه ومنهم من ياخذه الى حقويه ومنهم من يلجمه الجاما فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشير بيده الى فيه اى يلجمه الجاما وفى الباب عن ابى سعيد وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو زكريا يحيى بن درست البصرى نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد وهو عندنا مرفوع يوم يقوم الناس لرب العالمين قال يقومون فى الرشح الى انصاف اذانهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا عيسى بن يونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ماجاء فى شان الحشر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيرى نا سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا

پس اگر اسکی نیکیاں ہونگی تو اسکی نیکیاں پکڑی جاوینگی اور اگر اسکی نیکیاں نہ ہونگی تو اسپر انکی برائیوں کا بوجھ رکھا جاویگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علا ابن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور پورے دیے جاوینگے حقوق اُنکے اہل کی طرف یہانتک کہ بلا سینگ بکری کا قصاص[عہ] لیا جاویگا بکری سینگ والی سے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ذر اور عبد اللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے کہا حدیث کی مجھے سلیم بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے مقداد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب قیامت کا دن ہوگا تو آفتاب بندونکے نزدیک کیا جاویگا یہانتک کہ ایک میل یا دو میل کے برابر ہوگا۔ کہا سلیم بن عامر نے مین نہین جانتا کہ آپکی میل سے کیا مراد ہے کیا زمین کی مسافت یا وہ میل مراد ہے جس سے آنکھ مین سرمہ لگاتے ہین پس پگھلائیگا اُنکو آفتاب سو وہ موافق اپنے اپنے عملوں کے پسینے مین غرق ہونگے سو بعض کو تو اُسنے ٹخنون تک پکڑا ہوگا اور کسیکو گھٹنوں تک پکڑا ہوگا اور کسیکو کمر تک پکڑا ہوگا اور کسیکو اُسنے لگام دی ہوگی یعنی مُنھ تک پہونچا ہوگا راوی کہتا ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست مبارک سے اپنے منھ مبارک کیطرف اشارت کرتے تھے یعنی مُنھ کو اپنے ہاتھ سے لگام دیتے تھے یعنی بیان فرماتے تھے کہ اس طرح سے اُسکے مُنھ کو پسینے کی لگام دیجاویگی۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو زکریا یعنی یحیی بن درست بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا حماد نے یہ ہمارے نزدیک مرفوع ہے جسدن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے پسینے مین نصف کانون تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بیان مین حشر کی شان کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مغیرہ بن نعمان سے اُس نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی قیامت کے دن ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ اُٹھائے جاوینگے

عہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن چار پائے جمع کئے جاوینگے جسطرح سے کہ اہل تکلیف یعنی بنی آدم اور اُنکے اطفال اور وہ شخص جسکو دعوت اسلام نہین پہونچی ہے اور جنات [illegible]

كما خلقوا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى من الخلائق ابراهيم ويؤخذ من اصحابي برجال ذات اليمين وذات الشمال فاقول يا رب اصحابي فيقال انك لا تدرى ما احدثوا بعدك انهم لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن المغيرة بن النعمان فذكر نحوه **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم تحشرون رجالا وركبانا وتجرون على وجوهكم وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن **باب ما جاء في العرض** **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن علي بن علي عن الحسن عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض الناس يوم القيمة ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذير واما العرضة الثالثة فعند ذلك تطير الصحف في الايدى فاخذ بيمينه واخذ بشماله ولا يصح هذا الحديث من قبل ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة وقد رواه بعضهم عن علي بن علي وهو الرفاعي عن الحسن عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب منه** **حدثنا** سويد نا ابن المبارك عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نوقش الحساب هلك قلت يا رسول الله ان الله يقول فاما من اوتي كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا قال ذاك العرض

جیساکہ پہلے پیدا کئے گئے ہیں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدانا اول خلق الخ یعنی جیساکہ پیدا کیا ہمنے پہلے پیدائش دوبارہ پیدا کرینگے ہم اُسکو وعدہ ہی ہمپر تحقیق ہم ہیں کرنیوالے - اور تمام پیدائش سے پہلے لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جاویگا[1] - اور میرے صحابہ میں سے کئی آدمی داہنی طرف اور بائیں طرف کو پکڑے جاوینگے سو میں کہونگا ای رب میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں تو کہا جاویگا تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اُنھوں نے کیا بدعات نکالے ہیں یہ لوگ ہمیشہ ہی اپنی ایڑیوں پر پھرتے رہے جبکہ تونے اُنکی مفارقت کی ہی پس میں کہونگا جیساکہ بندے صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہی ان تعذبھم الخ یعنی اگر تو اُن کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُنکے لئے بخشش کرے تو تو غالب حکمت والا ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ رض سے اُسنے مغیرہ بن نعمان رض سے پس اُسنے مثل اسکے ذکر کیا حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تم اسحالت میں اُٹھائے جاؤگے کہ کئی تم میں سے پیادہ ہونگے اور کئی سوار اور کئی اپنے منھوں کے بل گھسیٹے جاوینگے - اور اس باب میں روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے - یہ حدیث حسن ہی **باب** پیش ہونے کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے علی بن علی سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگ تین بار پیش ہونگے سو دو بار پیش ہونا تو جھگڑا ہی اور عذر[2] - اور تیسری بار پیش ہونے میں صحیفے اُڑکر ہاتھوں میں آئینگے سو کوئی تو داہنے ہاتھ میں پکڑنیوالا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں پکڑنیوالا ہوگا - اور یہ حدیث صحیح نہیں اسوجہ سے کہ حسن نے ابی ہریرہ رض سے سُنا نہیں ہی اور بعض نے اسکو روایت کیا ہی علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہی اُسنے حسن سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عثمان بن اسود سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُس نے عائشہ رض سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جسکے حساب میں جھگڑا پڑا تو وہ ہلاک ہوا عائشہ رض کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ تو فرماتا ہے فامامن وتی کتابہ الخ یعنی پھر جو کوئی دیا گیا کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں تو وہ قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا حساب آسان فرمایا آپ نے وہ پیش[3] کرنا ہے -

---

[1] کیونکہ وہ دنیا میں اللہ تعالی کی راہ میں آگ میں ڈالنے کے وقت کافروں کے ہاتھ سے ننگے کئے گئے تھے اسکے عوض میں سب سے پہلے انھیں کو لباس پہنایا جاویگا اور یہ صحابی وہ ہیں جو مسیلمہ اور اسود کے لوگ آنحضرت کے ساتھ ایماندار تھے بعد کو مرتد ہو گئے ۱۲ [2] یعنی تین بار لوگ رب کے سامنے پیش ہونگے پہلی بار تو جھگڑا ہی یعنی رسولوں کے رسالت کے پہونچانیکا انکار کرینگے اور کہینگے کہ ہمارے پاس اُنکی صداقت ثابت نہیں ہوئی دوسری بار عذر کرینگے یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اپنے آپ کو سہو و نسیان کی طرف منسوب کرینگے تیسری بار یہ ہی کہ حق ظاہر ہو جائیگا اور صحیفے یعنی اعمال نامے اُڑکر ہر ایک کے ہاتھوں میں پہونچ جاوینگے سو بعض کو تو داہنے ہاتھ میں ملیں گے یعنی نیک بختوں کو اور بعض کو بائیں ہاتھ میں یعنی بدوں کو ۱۲ [3] یعنی نیکوں کو صرف اُنکے اعمال دکھلائے جاوینگے اُنسے کچھ پوچھا نہیں جائیگا مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی یہ پوچھا گیا کہ فلانا کام تو نے کیوں کیا اور فلانا کام کیوں نہ کیا تو وہ ضرور عذاب میں گرفتار ہوا آدمی کا بال بال گنہگار ہی کیا طاقت ہی کہ جواب دہی کر سکے الٰہی بحق حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حساب میں نہ پکڑ محض اپنے فضل و کرم سے پار لگا تو آمین ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح و رواه ايوب ايضاً عن ابن ابی مليكة **باب** منه **حدثنا** سويد نا ابن المبارك نا اسمٰعيل بن مسلم عن الحسن و قتادة عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال يجاء بابن ادم يوم القيمة كانه بذج فيوقف بين يدی الله تعالیٰ فيقول الله اعطيتك و خولتك و انعمت عليك فماذا صنعت فيقول يارب جمعته و ثمرته و تركته اكثر ما كان فارجعنی اٰتك به كله فيقول له ارنی ما قدمت فيقول يارب جمعته و ثمرته فتركته اكثر ما كان فارجعنی اٰتك به كله فاذا عبد لم يقدم خيرا فيمضی به الی النار **قال** ابو عيسیٰ و قد روی هٰذا الحديث غير واحد عن الحسن قوله و لم يسندوه و اسمٰعيل بن مسلم يضعف فی الحديث و فی الباب عن ابی هريرة و ابی سعيد الخدری **حدثنا** عبدالله بن محمد الزهری البصری نا مالك بن سعير ابو محمد الكوفی التميمی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة و عن ابی سعيد قالا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يؤتی بالعبد يوم القيمة فيقول له الم اجعل لك سمعا و بصرا و مالا و ولدا و سخرت لك الانعام والحرث و تركتك تراس و تربع فكنت تظن انك ملاقی يومك هٰذا فيقول لا فيقول له اليوم انساك كما نسيتنی هٰذا حديث صحيح غريب و معنی قوله اليوم انساك كما نسيتنی اليوم اتركك فی العذاب و كذا فسر بعض اهل العلم هٰذه الاٰية فاليوم ننساهم قالوا معناه اليوم نتركهم فی العذاب **باب** منه **حدثنا** سويد بن نصر نا عبدالله نا سعيد بن ابی ايوب نا يحيیٰ بن ابی سليمان عن سعيد المقبری عن ابی هريرة قال قرأ رسول الله صلی الله عليه وسلم يومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون ما اخبارها قالوا الله و رسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد علی كل عبد و امة بما عمل علی ظهرها ان تقول عمل كذا و كذا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے **باب** اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن مسلم نے حسن اور قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اُس نے ابن آدم حاضر کیا جائیگا گویا کہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا جائیگا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا مین نے تجھے دیا اور تجھے نعمت دی اور تجھ پر انعام کیا سو تو نے کیا کیا ہے پس وہ کہیگا مین نے اس مال کو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا مین نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا سو تو مجھے یا اللہ واپس بھیج کہ مین تمام مال لیکر تیرے پاس حاضر ہون پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا مجھے دکھلا کہ تو نے آگے کیا بھیجا ہے وہ کہے گا اے میرے رب مین نے اسکو جمع کیا اور اسکو بڑھایا اور چھوڑا مین نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا سو تو مجھے واپس بھیج کہ مین تیرے پاس تمام مال لے کر حاضر ہون پس دیکھے گا کہ اس بندے نے کوئی نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو وہ آگ کی طرف بھیجا جاویگا۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور اس حدیث کو کئی ایک نے حسن سے اسکا قول روایت کیا ہے اور اسکو اُنھون نے مستند نہین کہا۔ اور اسمٰعیل بن مسلم حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما حدیث کی ہمسے عبداللہ بن محمد زہری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن سعیر یعنی ابو محمد کوفی تمیمی نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ سے کہا دونون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائیگا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا کیا مین نے تیرے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہین بنائی اور تیرے لئے چارپائے اور کھیتی کو مسخر نہین کیا اور چھوڑا مین نے تجھ کو اسحالتمین کہ تو سردار بنایا گیا اور چوتھائی مال کی لیتا تھا یعنی تجھے سردار بنایا اور لوگون سے چوتھائی مال کی بسبب سرداری کے وصول کرتا تھا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی سو تو اُسدن کی ملاقات کا گمان کرتا تھا وہ کہیگا کہ نہین پس اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا آج کے دن مین تجھے بھول جاؤنگا جیسا کہ تو نے مجھے بھولا دیا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور معنی قولہ الیوم انساک کما نسیتنی کے یہ ہین کہ آج کے دن مین تجھے عذاب مین چھوڑ دونگا۔ اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس آیت کی تفسیر کی ہے فالیوم ننساہم کہا اُنھون نے معنے اسکے یہ ہین کہ آج کے دن چھوڑینگے ہم تجھ کو عذاب مین **باب** اُسی قسم سے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ابی سلیمان نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یومئذٍ تحدث اخبارہا یعنی اُسدن بیان کرے خبرین اپنی فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اسکی یعنی زمین کی خبرین کیا ہین کہا لوگون نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا اُسکی خبرین یہ ہین کہ ہر ایک مرد اور عورت پر گواہی دیگی ساتھ اُس چیز کے کہ جو کچھ اُسنے اُسکی پیٹھ پر عمل کیا ہے یہ کہے گی اُس نے فلان فلان عمل کیا ہے فلان فلان

فی یوم كذا وكذا قال بهٰذا امرها هٰذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء فی الصور **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا سليمان التيمی عن اسلم العجلی عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله عليه وسلم فقال ما الصور قال قرن ينفخ فيه هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير واحد عن سليمان التيمی ولا نعرفه الا من حديثه **حدثنا** سويد نا عبد الله نا خالد ابو العلاء عن عطية عن ابی سعيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم وكيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متی يؤمر بالنفخ فينفخ فكان ذلك ثقل علی اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم فقال لهم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل علی الله توكلنا هٰذا حديث حسن وقد روی من غير وجه هٰذا الحديث عن عطية عن ابی سعيد عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه **باب** ماجاء فی شان الصراط **حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسهر عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم شعار المؤمنين علی الصراط رب سلم سلم هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمٰن بن اسحٰق **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمی نا بدل بن المحبر نا حرب بن ميمون الانصاری ابو الخطاب نا النضر بن انس بن مالك عن ابيه قال سألت النبی صلی الله عليه وسلم ان يشفع لی يوم القيٰمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين اطلبك قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القك علی الصراط قال فاطلبنی عند الميزان قلت فان لم القك عند الميزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطی هٰذه الثلاث المواطن هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه

باب ماجاء فی الشفاعة **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا ابو حيان التيمی

دن ہین فرمایا آپنے ساتھ اُسی کی اللہ نے اسکو حکم دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** صور یعنی قرنا کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اسلم عجلی سے اُسنے بشیر بن شغاف سے اُسنے عبد اللہ بن عمروؓ بن عاص سے کہا اُسنے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا صور کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک سینگ ہے اُسمین پھونکا جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسکے طریق سے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد یعنی ابو العلاء نے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کس طرح خوشی کر سکتا ہون حالانکہ صور کے صاحب یعنی اسرافیل نے صور کو لقمہ بنایا ہے یعنی مُنھ مین ڈالے ہوئے ہے اور کان حکم الٰہی سُننے کو لگائے ہوئے ہے کہ کب پھونکنے کا حکم کیا جاتا ہے کہ پھونکے گویا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گران گذری پس اُنکو آنحضرت نے فرمایا کہ کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی کافی ہے ہمکو اللہ اور ہے وہ کارساز اللہ پر ہمنے توکل کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے عطیہؓ سے مروی ہے اُسنے روایت کی ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** پل صراط کے حال مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمٰن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت مومنین کی پل صراط پر یہ ہوگی اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمٰن بن اسحاق سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے بدل بن محبر نے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن میمون انصاری یعنی ابو الخطاب نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن انس بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریے پس فرمایا آپنے مین کرنیوالا ہون مین نے کہا یا رسول اللہ سو مین آپکو کہان تلاش کرون فرمایا آپنے پہلے پہل مجھے طلب کرنا ہو تو پل صراط پر کرنا مین نے کہا سو اگر مین آپ کو پل صراط پر نہ ملون فرمایا آپنے پھر مجھے میزانؑ کے پاس طلب کر مین نے کہا سو اگر مین میزان کے پاس بھی نہ پاؤن تو فرمایا آپ نے حوض کوثر کے پاس تلاش کر سو مین ان تین جگہ سے نہ خطا کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** شفاعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حیان تیمی نے

ع۵ اس حدیث مین اور جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ قیامت کے دن اپنے اہل کو یاد فرمائینگے تو آپنے جواب دیا کہ تین مقام مین کوئی کسی کو یاد نہ کریگا منجملہ اُنکے ایک میزان ہے۔ تعارض ہے اس تعارض کا دفعیہ اسطرح ہے کہ جو جواب آپنے عائشہؓ کو دیا تھا اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ حرم رسول اللہ صلعم ہونے پر توکل نہ کرلین اور انسؓ کو حضور صلعم کا جواب اسوجہ سے تھا کہ وہ مایوس نہ ہوجائین کذا ذکرہ السید فی حاشیة المشکوٰة ۱۲ ابو سعید بندوی

فهذا اخبارها

عن ابی زرعة بن عمرو عن ابی هريرة قال اتی رسول الله صلی الله عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع فاكله وكان يعجبه فنهش
منه نهشة ثم قال انا سيد الناس يوم القيمة هل تدرون لم ذلك يجمع الله الناس الاولين والاخرين فی صعيد واحد فيسمعهم
الداعی وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا يتحملون فيقول الناس بعضهم
لبعض الا ترون ما قد بلغكم الا تنظرون من يشفع لكم الی ربكم فيقول الناس بعضهم لبعض عليكم بادم فياتون ادم فيقولون
انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملئكة فسجدوا لك اشفع لنا الی ربك اما تری ما نحن فيه الا تری
ما قد بلغنا فيقول لهم ادم ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد نهانی عن
الشجرة فعصيته نفسی نفسی اذهبوا الی غيری اذهبوا الی نوح فياتون نوحا فيقولون يا نوح انت اول الرسل الی
اهل الارض وقد سماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فيه الا تری ما قد بلغنا فيقول لهم نوح ان ربی
قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لی دعوة دعوتها علی قومی نفسی نفسی
نفسی اذهبوا الی غيری اذهبوا الی ابراهيم فياتون ابراهيم فيقولون يا ابراهيم انت نبی الله وخليله من اهل الارض
فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فيه فيقول ان ربی قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله
وانی قد كذبت ثلاث كذبات فذكرهن ابو حيان فی الحديث نفسی نفسی نفسی اذهبوا الی غيری

الا

ابی زرعہ بن عمرو سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلعم کے پاس گوشت آیا اور آپ کی طرف ایک ران بھیجی گئی پس آپ نے اُس کو
کھایا اور گوشت آپ کو پسند آتا تھا سو آپ نے اس سے دانتون سے کاٹ کر کھایا پھر فرمایا مین سردار لوگون کا ہون دن قیامت کے کیا
تم جانتے ہو کہ اسکا سبب کیا ہی (پھر آپ نے خود بیان فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ تمام لوگون پہلون اور پچھلون کو صاف زمین مین جمع کریگا پس سنائی
دیگا اُن کو پکارنیوالا اور نفوذ کر جائیگی اُنسے آنکھ یعنی پکارنیوالے کی آواز تمام کو سُنائی دیگی اور نظر نفوذ کر جائے گی اور آفتاب اُنکے قریب ہوگا
پس لوگ بباعث غم اور سختی کے اس حد کو پہونچ جائینگے کہ اسکی طاقت نہ رکھین گے اور نہ اسکی برداشت کر سکین گے پھر لوگ ایک دوسرے
سے کہین گے کیا تم نہین دیکھتے کہ کیا تم کو تکلیف پہونچی ہے کیا تم نہین تلاش کرتے ایسے شخص کی کہ جو تمھاری سفارش تمھارے
رب کے پاس کرے پھر لوگ ایک دوسرے کو کہین گے لازم پکڑو آدم علیہ السلام کو پھر حضرت آدم کے پاس آئین گے اور کہین گے
آپ تمام آدمیون کے باپ ہین اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہی اور آپ مین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو
اُنھون نے آپکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین کیا آپ نہین
دیکھتے کہ ہمکو کیا تکلیف پہونچی ہی پس حضرت آدم علیہ السلام اُن سے کہین گے کہ میرا رب آج کے دن ایسا غضب مین آیا ہی کہ اسطرح اس سے
پہلے کبھی غضب مین نہین آیا اور نہ کبھی بعد اُسکے ایسا غضب مین آئیگا اور اُس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا سو مین نے اُسکی نافرمانی کی تھی
نفسی نفسی یعنی خود میرا نفس کسی اور سے سفارش کے لائق ہی مین کسی کی کیا سفارش کرون تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام
کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہین گے اے نوح آپ زمین والون کی طرف پہلے رسول ہین اور آپ کا
نام اللہ تعالےٰ نے بندہ شکرگزار رکھا ہی آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین
کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کو کیا تکلیف پہونچی ہی پس اُن سے حضرت نوح کہین گے میرا رب آج کے دن ایسا غضب مین آیا ہی کہ اسطرح
اس سے پہلے کبھی غضب مین نہین آیا- اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب مین آئیگا- اور میرے لیئے ایک دعا تھی (یعنے میرے لیئے حکم تھا کہ
تمھاری ایک دعا ہم ضرور قبول کرینگے خواہ جونسی تم مانگو جیسے کہ ہر ایک نبی کیواسطے یہ حکم ہی) مین نے وہ دعا اپنی قوم پر کی ہی یعنی دعا سے اُنکو ہلاک
کرایا ہی- نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئینگے اور کہین گے اے ابراہیم آپ اللہ تعالیٰ
کے نبی ہین اور اُسکے خلیل ہین اہل زمین مین سے سو آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہم کس مصیبت مین ہین
وہ کہین گے آجکے دن میرا رب ایسا غضب مین آیا ہی کہ اُس سے پہلے کبھی ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ کبھی بعد اُس کے ایسا غضب
مین آئے گا- اور مین نے تین جھوٹ بولے ہین سو ابو حیان نے اُنکو حدیث مین ذکر کیا ہی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ-

دست

برسالته

اذهبوا الیٰ موسیٰ فیاتون موسیٰ فیقولون یا موسیٰ انت رسول الله فضلك الله برسالاته وکلامه علی الناس اشفع لنا الیٰ ربك الا ترىٰ ما نحن فیه فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله وانی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسی نفسی اذهبوا الیٰ غیری اذهبوا الیٰ عیسیٰ فیاتون عیسیٰ فیقولون یا عیسیٰ انت رسول الله وکلمته القاها الیٰ مریم وروح منه وکلمت الناس فی المهد اشفع لنا الیٰ ربك الا ترىٰ ما نحن فیه فیقول عیسیٰ ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ولم یذکر ذنبا نفسی نفسی اذهبوا الیٰ غیری اذهبوا الیٰ محمد صلی الله علیه وسلم فیاتون محمدا صلی الله علیه وسلم فیقولون یا محمد انت رسول الله وخاتم الانبیاء وغفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الیٰ ربك الا ترىٰ ما نحن فیه فانطلق فاتی تحت العرش فاخر ساجدا لربی ثم یفتح الله علیّ من محامده وحسن الثناء علیه شیئا لم یفتحه علیٰ احد قبلی ثم یقال یا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسی فاقول یا رب امتی یا رب امتی یا رب امتی فیقول یا محمد ادخل من امتك من لا حساب علیه من الباب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سویٰ ذلك من الابواب ثم قال والذی نفسی بیده ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنة کما بین مکة وهجر وکما بین مکة وبصریٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ تمام لوگوں پر فضیلت دی ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں وہ کہینگے آج کے دن میرا رب ایسا غضب میں آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب میں نہیں آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب میں آئیگا۔ اور میں نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے کہ اُسکے قتل کرنیکا مجھے حکم نہیں تھا نفسی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آوینگے اور کہینگے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور کلمہ ہیں کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا۔ یعنے خدا کے کلام سے پیدا ہوئے ہیں یعنی صرف لفظ کن سے اور روح ہے اُسکی طرف سے اور آپ نے لوگوں سے مہد میں کلام کیا ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں حضرت عیسیٰ کہیں گے آج کے دن میرا رب ایسا غضب میں آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب میں نہیں آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب میں آلے گا اور انکا کوئی گناہ ذکر نہیں کیا گیا نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آوینگے اور کہینگے اے محمد آپ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم اور اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے آپ کے تمام گناہ بخش دیے ہیں آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں حضرت فرماتے ہیں پس میں چلونگا اور عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدے میں گر پڑونگا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور نیک ثنا کے واسطے ایسی بات کھولیگا کہ کسی اور پر اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اُسکو نہیں کھولا یعنی اللہ تعالےٰ مجھے وہاں ایسی صفت بتائے گا جو آج تک کسی پیغمبر کو بتلائی نہیں گئی۔ پھر کہا جائیگا اے محمد اپنا سر اُٹھا لے مانگ دیا جائیگا سفارش کر کہ تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اُٹھاؤنگا اور کہونگا یا رب اُمتی یا رب اُمتی پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا اے محمد اپنی اُمت سے اُن لوگوں کو داخل کر کہ جنپر حساب نہیں ہے داہنے دروازے سے بہشت کے دروازوں سے۔ اور وہ لوگوں کے شریک ماسوائے اسکے اور دروازوں میں بھی ہونگے یعنی یہ دروازہ خاص اُمت محمدی کے لئے ہے اور اُمت محمدی باقی لوگوں کے ساتھ اور دروازوں میں بھی شریک ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے فرق درمیان دو چوکھٹ بازوؤں کے جنت کی چوکھٹوں سے اسقدر ہے جیسا کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہے (ہجر نام ہے گاؤں کا مدینہ کے متعلقات سے یا بحرین کے) اور جیسا کہ درمیان مکہ اور بصریٰ کے ہے

لہ معلوم ہوا کہ حشر میں سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی بھول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگاروں کو اس قہر کے مقام سے بچاوینگے۔ اُس وقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعتِ کبریٰ کہتے ہیں ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اسمیں کچھ دخل نہیں پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوائے حضرت محمد کے اور کسیکو ایسا رتبہ نہیں ہرچند انبیا اور اولیا اور علمار کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے نہ کلی۔ اول اس میدان میں ہمارے حضرت کے سوا اور کوئی قدم نہ اُٹھائے گا۔ پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا تو ہر ایک شخص اپنی قدر کے موافق شفاعت کریگا۔

وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وانس وعقبۃ بن عامر وابی سعید هٰذا حدیث حسن صحیح **باب منه حدثنا** العباس العنبری نا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وفی الباب عن جابر هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی قال محمد بن علی فقال لی جابر یا محمد من لم یکن من اهل الکبائر فماله وللشفاعة هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد الالهانی قال سمعت ابا امامة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لاحساب علیهم ولاعذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو کریب نا اسمٰعیل بن ابراهیم عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق قال کنت مع رهط بایلیاء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول الله سواک قال سوای فلما قام قلت من هٰذا قالوا هٰذا ابن ابی الجدعاء هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وابن ابی الجدعاء هو عبد الله وانما یعرف له هٰذا الحدیث الواحد **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسٰی عن زکریا بن ابی زائدة عن عطیة عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنهم من یشفع للقبیلة ومنهم من یشفع للعصبة ومنهم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنة

اور اس باب میں روایت ہے حضرت ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب اسی قسم سے** حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت[۵] میری میری اُمت میں سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے محمد بن ثابت بنانی سے اُسنے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میری اُمت سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ کہا محمد بن علی نے کہ کہا مجھے جابر نے اے محمد جو کوئی اہل کبائر سے نہ ہو اُسکو شفاعت کی کیا حاجت ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے محمد بن زیاد الہانی سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے میرے ساتھ میرے رب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت سے ستر ہزار آدمی ایسے جنت میں داخل کرے گا کہ اُن پر حساب اور عذاب نہیں ہے ساتھ ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہوگا اور تین[۶] مٹھی ہونگی میرے رب کی مٹھیوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے خالد حذار سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اُس نے میں ایلیا (بیت المقدس کا ایک شہر ہے) میں ایک گروہ کے ساتھ تھا پس ایک مرد نے اُن میں سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے میری اُمت میں سے ایک مرد کی شفاعت کے ساتھ بنی تمیم قبیلہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ کے سوا فرمایا آپ نے میرے سوائے پھر جب وہ شخص کھڑا ہوا میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابی الجذعار کا بیٹا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابی الجذعار کا بیٹا وہ عبد اللہ ہے اور اس سے یہی ایک حدیث معلوم ہوئی ہے۔ حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُس نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید رض سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ میری اُمت سے ایک جماعت کی لوگوں میں سے شفاعت کرینگے بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ ایک قبیلہ کی شفاعت کریگا بعض ان میں سے ایک کم جماعت کی جو دس سے چالیس تک ہوگی بعض ان میں سے ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہانتک کہ تمام اُمت جنت میں داخل ہوگی۔

[۵] اہل کبائر کیلیے تو بُرائیاں بخشوانے کے لئے ہے اور پرہیزگاروں کیلیے درجات بڑھانیکے لئے یہ مسئلہ اہلسنت میں متفق علیہ ہے ۱۲ ع [۶] اس سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ اور مٹھی وغیرہ سے منزہ

هٰذا حديث حسن حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن ابی المليح عن عوف بن مالك الاشجعی قال
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتانی اٰت من عند ربی فخيرنی بين ان يدخل نصف امتی الجنة وبين الشفاعة
فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لا يشرك بالله شيئا وقد روی عن ابی المليح عن رجل اٰخر من اصحاب النبی صلی الله
عليه وسلم عن النبی صلی الله عليه وسلم ولم يذكر عن عوف بن مالك **باب** ماجاء فی صفة الحوض حدثنا
محمد بن يحيیٰ نا بشر بن شعيب بن ابی حمزة ثنی ابی عن الزهری اخبرنی انس بن مالك ان رسول الله صلی الله عليه
وسلم قال ان فی حوضی من الاباريق بعدد نجوم السماء هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه حدثنا
احمد بن محمد بن نيزك البغدادی نا محمد بن بكار الدمشقی نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول
الله صلی الله عليه وسلم ان لكل نبی حوضا وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة وانی ارجوان اكون اكثرهم واردة هٰذا حديث
حسن غريب وقد روی الاشعث بن عبد الملك هٰذا الحديث عن الحسن عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه
سمرة وهو اصح **باب** ماجاء فی صفة اوانی الحوض حدثنا محمد بن اسمٰعيل نا يحيیٰ بن صالح نا محمد بن مهاجر عن العباس عن
ابی سلام الحبشی قال بعث الی عمر بن عبد العزيز فحملت علی البريد فلما دخل عليه قال يا امير المؤمنين لقد شق علی مركبی البريد
فقال يا ابا سلام ما اردت ان اشق عليك ولكن بلغنی عنك حديث تحدثه عن ثوبان عن النبی صلی الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی الملیح سے اُسنے عوف بن مالک اشجعی
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رب سے ایک آنیوالا میرے پاس آیا یعنی جبرئیل علیہ السلام یا کوئی اور فرشتہ
اور اُسنے مجھے نصف اُمت کو جنت مین داخل کرنے کی اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا یعنی یا تو نصف اُمت جنت مین داخل کرالو
یا شفاعت لے لو سو مین نے شفاعت کو اختیار کیا ہے اور یہ اُس شخص کے لئے ہوگی جو اس حالت مین مرا کہ اُسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ
کسی کو شریک نہین بنایا۔ اور مروی ہے ابی الملیح سے اُسنے روایت کی ایک اور مرد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسنے عوف بن مالک کا ذکر نہین کیا **باب** حوض کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے
کہا حدیث کی ہمسے بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے زہری سے کہا خبر دی مجھے انس رضی بن مالک نے
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر لوٹے آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق ہین۔ یہ حدیث اس وجہ
سے حسن صحیح غریب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد بن نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بکار دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے
سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کے واسطے ایک
حوض ہے[1] اور وہ آپسمین فخر کرتے ہین کہ کون زیادہ ہے وارد ہونے مین یعنی کس کے حوض پر زیادہ لوگ جمع ہونگے۔ اور مین اُمید رکھتا ہون
کہ مین ہی سب سے زیادہ وارد ہونے مین ہونگا یعنی میرے حوض پر ہی سب سے زیادہ لوگ آئینگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور
روایت کیا ہے اشعث بن عبد الملک نے اس حدیث کو حسن سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُسنے اسمین سمرہ کا ذکر نہین کیا۔
اور یہ بہت صحیح ہے **باب** حوض کے برتنون کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن صالح
نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مہاجر نے عباس سے اُسنے ابی سلام حبشی سے کہا اُسنے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی میری
طرف بھیجا پس مین خچر پر سوار کیا گیا پھر جب اُس پر داخل ہوا تو کہا اے امیر المؤمنین مجھے میری اس سواری خچر نے نہایت
تکلیف دی ہے پس کہا اُسنے اے ابا سلام میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہین تھا۔ لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہونچی ہے
کہ آپ اسکو بواسطہ ثوبان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] کہا طیبی نے اسمین دو احتمال ہو سکتے ہین ایک یہ کہ اسکو ظاہر پر حمل کیا جائے یا مراد اس سے علم اور ہدایت ہو صاحب لمعات نے دوسرے احتمال پر اعتراض
کیا ہے کہ جب تک کوئی مانع ظاہر پر حمل کرنے سے نہ ہو تب تک وہ لفظ ظاہر پر ہی حمل ہوتا ہے اور اس جگہ بھی کوئی مانع نہین ہے جو ظاہر پر حمل کرنے سے مانع ہو
پس ظاہر پر ہی حمل کرنا چاہیے یعنی جائز ہے کہ ہر ایک نبی کے لئے حوض ہو ۱۲

حدثنا محمد بن یزید الرفاعی قال حدثنا ابن ابی حسان عن الحسن البصری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیشفع عثمان رضی اللہ عنہ یوم القیامۃ بمثل ربیعۃ ومضر
کذا فی مختصر الشیخ ۱۲

فی الحوض فاحببت ان تشافهنی به قال ابو سلام حدثنی ثوبان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابه عدد نجوم السماء من شرب منه شربة لم یظمأ بعدها ابدا اول الناس ورودا علیه فقراء المهاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لهم السدد قال عمر لکنی نکحت المتنعمات وفتحت لی السدد نکحت فاطمة بنت عبد الملک لا جرم انی لا اغسل رأسی حتی یشعث ولا اغسل ثوبی الذی یلی جسدی حتی یتسخ هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه وقد روی هٰذا الحدیث عن معدان بن ابی طلحة عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم وابو سلام الحبشی اسمه ممطور حدثنا محمد بن بشار نا ابو عبد الصمد العمی عبد العزیز بن عبد الصمد نا ابو عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قلت یا رسول الله ما آنیة الحوض قال والذی نفسی بیده لآنیته اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبها فی لیلة مظلمة مصحیة من آنیة الجنة من شرب منها لم یظمأ آخر ما علیه عرضه مثل طوله ما بین عمان الی ایلة ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل هٰذا حدیث حسن صحیح غریب وفی الباب عن حذیفة بن الیمان وعبد الله بن عمرو وابی برزة الاسلمی وابن عمر وحارثة بن وهب والمستورد بن شداد وروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال حوضی کما بین الکوفة الی الحجر الاسود

باب حدثنا ابو حصین عبد الله بن احمد بن یونس نا عبثر بن القاسم عن حصین وهو ابن عبد الرحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما اسری بالنبی صلی الله علیه وسلم جعل یمر بالنبی والنبیین ومعهم القوم والنبی والنبیین ومعهم الرهط

حوض کے بارے مین روایت کرتے ہین سو مجھے یہ پسند ہوا کہ آپ بالمشافہہ مجھے روایت کرین کہا ابو سلام نے حدیث کی مجھے ثوبان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض عدن سے عمان بلقاء تک ہے یہ تینون شہرون کے نام ہین پانی اسکا سفیدی مین دودھ سے زیادہ ہے اور شہد سے میٹھا ہے کوزے اُسکے آسمان کے ستارون کے برابر ہین جو کوئی ایک بار پی لیگا بعد اسکے کبھی اسکو پیاس نہ لگے گی۔ سب سے پہلے اسپر مہاجر فقیر وارد ہونگے جو پراگندہ سر ہین میلے کپڑون والے ہین نہین نکاح کرتے نعمت[1] والی عورتون سے اور نہین کھولے جاتے اُن کے لئے دروازے۔ کہا عمر نے لیکن مین نے نعمت والی عورتون سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہین مین نے فاطمہ بنت عبد الملک سے نکاح کیا ہے ضرور مین اپنے سر کو نہین دھوؤنگا یہانتک کہ پراگندہ ہو نہ اور نہ اُن کپڑون کو دھوؤنگا جو میرے جسم سے ملے ہوئے ہین یہانتک کہ میلے ہولین یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے اُنسے روایت کی ثوبان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو سلام کا نام ممطور ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبد الصمد عمی یعنی عبد العزیز بن عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے عبد اللہ بن صامت سے اُس نے ابی ذر سے کہا اُنہے مین نے کہا یا رسول اللہ کس قدر ہین برتن حوض کے فرمایا آپ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ برتن اُسکے آسمان کے اُن ستارون اور کواکب سے زیادہ ہین جو ایسی اندھیری رات مین ہون جو بادل سے صاف ہو وہ برتن جنت کے برتنون سے ہین جو کوئی اس سے پئے گا تو آخر اُس مدت تک جو اسپر ہے پیاسا نہ ہوگا۔ عرض اس کا مثل اسکے طول کے ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے سفیدی مین زیادہ ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے حذیفہ بن یمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے **باب** حدیث کی ہمسے ابو حصین یعنی عبد اللہ بن احمد بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن قاسم نے حصین سے جو عبد الرحمٰن کا بیٹا ہے اُسنے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباس سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آنحضرت ایک نبی اور کئی نبیون سے گذرنے لگے اور اُنکے ساتھ قوم تھی اور اور نبی اور کئی نبی اور اُن کے ساتھ گروہ تھا

[1] یعنی بسبب پراگندہ ہونے حال کے کوئی اُنسے مالدار عورت نکاح نہین کرتی اور نہ اُنکے لئے دروازے کھولے جاتے ہین یعنی کوئی اُنکو اپنے گھر دنیا مین نے نہین دیتا۔

والنبی والنبیین ولیس معہم احد حتی مر لبسواد عظیم فقلت من ھٰذا اقیل موسیٰ وقومہ ولکن ارفع راسک فانظر قال فاذا ھو سواد عظیم قد سد الافق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقیل ھٰؤلاء امتک وسوی ھٰؤلاء من امتک سبعون الفا ید خلون الجنۃ بغیر حساب فدخل ولم یسالوہ ولم یفسر لہم فقالوا نحن ھم وقال قائلون ھم ابناء الذین ولدوا علی الفطرۃ والاسلام فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھم الذین لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون فقام عکاشۃ بن محصن فقال انا منہم یا رسول اللہ قال نعم ثم جاءہ اٰخر فقال انا منہم فقال سبقک بہا عکاشۃ وفی الباب عن ابن مسعود وابی ھریرۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن بزیع البصری نا زیاد بن الربیع نا ابو عمران الجونی عن انس بن مالک قال ما اعرف شیئا مما کنا علیہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت این الصلوٰۃ قال ولم تصنعوا فی صلوتکم ما قد علمتم ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی من غیر وجہ عن انس **حدثنا** محمد بن یحییٰ الازدی البصری نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ھاشم بن سعید الکوفی ثنی زید الخثعمی عن اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال وبئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سہی ولہی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتا وطغی ونسی المبتدا والمنتہی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبہات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ

اور اور نبی اور کئی نبی اور اُنکے ساتھ کوئی بھی نہ تھا یہانتک کہ آپ ایک بڑی جماعت سے گذرے آنحضرت فرماتے ہین مین نے کہا یہ کون ہی کہا گیا یہ موسیٰ ہین اور قوم اُنکی لیکن آپ سر کو اُٹھائیے اور دیکھیے فرمایا آپنے دیکھا تو اتنی بڑی جماعت ہی کہ اُسنے آسمان کے کنارے اس جانب ور اُس جانب سے یعنی یمین اور شمال اُسنے بند کردیے ہین پس مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہی۔ اور سوائے اُنکے ستر ہزار آپ کی اُمت سے بغیر حساب کے جنت مین داخل ہونگے راوی کہتا ہی یہ حدیث آنحضرت فرماکر گھر مین داخل ہوگئے اور لوگون نے آپ سے دریافت نہ کیا اور نہ خود آپنے اُنسے بیان کیا سو کہا لوگون نے وہ لوگ (جو جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے) ہم ہین۔ اور بعض کہنے والونے کہا وہ لوگ وہ ہین جو فطرت اور اسلام پر پیدا ہوئے ہین پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا وہ لوگ وہ ہین جو نہین داغ[1] لگواتے اور نہین منتر کراتے اور نہین فالین لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین پس عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین اُنسے ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہان پھر آپکے پاس ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا مین اُن سے ہون فرمایا آپنے سبقت لیگیا ہے تجھسے عکاشہ۔ اور اس باب مین روایت ہی ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے انس رضؓ بن مالک سے کہا اُسنے مین کوئی چیز نہین پہچانتا اس سے کہ جسپر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھے یعنی تمام چیزون مین تغیر واقع ہوگیا ہی مین نے کہا نماز کہان ہے کہا اُسنے کیا تم نے نماز مین نہین کیا جو تم جانتے ہو کہ وقت اور ارکان وغیرہ کا کچھ لحاظ نہین کرتے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور یہ غیر اسوجہ سے بھی انس رضؓ سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ ازدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہم سے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی مجھے زید خثعمی نے اسماء بنت عمیس خثعمیہ سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بُرا بندہ وہ ہی جو اپنے آپکو بہتر خیال کرے اور تکبر کرے اور اللہ تعالیٰ بڑے بلند کو بھولجائے اور بُرا بندہ وہ ہی جو جبر کرے اور ظلم کرے اور جبار اعلیٰ کو بھولجائے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو طاعت الٰہی سے غافل ہو اور لایعنی مین مشغول ہو اور بھولجائے قبرونکو اور کپڑے پُرانے کو بُرا بندہ وہ ہے جو تکبر کرے اور شرارت مین اندازے سے تجاوز کرے۔ اور مبدا[2] اور منتہیٰ کو بھولجائے۔ بُرا بندہ وہ ہی جو دنیا کو دین کے ساتھ طلب کرے بُرا بندہ وہ ہی جو دین کو شبہونکے ساتھ طلب کرے۔ بُرا بندہ وہ ہی جسکو طمع کھینچتی ہی بُرا بندہ وہ ہی جسکو حرص گمراہ کردے۔ بُرا بندہ وہ ہی جسکو خواہش ذلیل کردے

[1] یعنی وہ لوگ وہ ہین جو اسباب دنیاوی پر خیال نہین کرتے مثلاً بیماری مین داغ نہین لگواتے اور دم درود منتر وغیرہ نہین کراتے اور نہ فالین نکلواتے ہین غرضکہ دوائی وغیرہ کیطرف توجہ نہین کرتے یہ صفت اولیاء اللہ مین سے بھی بعض بعض مین پائی جاتی ہی دوائی کرنا منع نہین یہ بھی احادیث سے ثابت ہی مگر پروردگار پر توکل کرنا نہایت اعلیٰ درجہ کا وصف ہی ۱۲ع امام نووی ؒ نے فرمایا کہ مازری نے کہا کہ اس حدیث سے بعض لوگون نے حجت پکڑی ہی کہ دوا کرنا مکروہ ہی لیکن معظم اولیاء اللہ اسکے بالکل خلاف ہین اور انھون نے احادیث سے جو منافع ادویہ مین وارد ہین حجت پکڑی ہی ۱۲ ابندوی ع [2] یعنی اپنی ابتدائے خلقت کہ وہ نطفہ ہی

اور انتہا اسکی یہ حال ہے کہ مٹی ہوجائیگا ۱۲ مجمع بحار الانوار

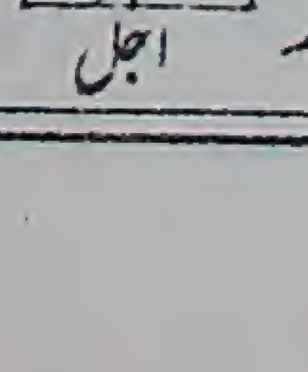
هٰذا حديث لانعرفه الا من هٰذا الوجه وليس اسناده بالقوی حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت
سفيان الثوری نا ابو الجارود الاعمٰی واسمه زياد بن المنذر الهمدانی عن عطية العوفی عن ابی سعيد الخدری قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم ايما مؤمن اطعم مؤمنا علی جوع اطعمه الله يوم القيٰمة من ثمار الجنة وايما مؤمن سقی
مؤمنا علی ظمأ سقاه الله يوم القيٰمة من الرحيق المختوم وايما مؤمن كسا مؤمنا علی عری كساه الله من خضر الجنة هٰذا
حديث غريب وقد روی هٰذا عن عطية عن ابی سعيد الخدری موقوفا وهو اصح عندنا واشبه حدثنا ابو بكر بن
ابی النضر نا ابو النضر نا ابو عقيل الثقفی نا ابو فروة يزيد بن سنان التميمی ثنی بكير بن فيروز قال سمعت ابا هريرة يقول
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية الا ان سلعة الله الجنة
هٰذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من حديث ابی النضر حدثنا ابو بكر بن ابی النضر نا ابو النضر ثنی ابو عقيل عبد الله
بن عقيل نا عبد الله بن يزيد ثنی ربيعة بن يزيد وعطية بن قيس عن عطية السعدی وكان من اصحاب النبی صلی الله
عليه وسلم قال قال النبی صلی الله عليه وسلم لايبلغ العبد ان يكون من المتقين حتی يدع ما لاباس به حذرا
لما به بأس هٰذا حديث حسن غريب لانعرفه الا من هٰذا الوجه حدثنا عباس العنبری نا ابو داؤد نا عمران القطان
عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن حنظلة الاسيدی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لو انكم
تكونون كما تكونون عندی لاظلتكم الملٰئكة باجنحتها هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه وقد روی هٰذا
الحديث من غير هٰذا الوجه ايضا عن حنظلة الاسيدی وفی الباب عن ابی هريرة حدثنا يوسف بن سلمان
ابو عمرو البصری نا حاتم بن اسمٰعيل عن محمد بن عجلان

اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے حدیث کی ہمسے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہمسے عمار
بن محمد بن اُخت سفیان ثوری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الجارود اعمیٰ نے اور نام اسکا زیاد بن منذر ہمدانی ہے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابی سعید خدری رضی
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مومن کسی مومن کو بھوک پر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن جنت کے
میووں سے کھلائیگا۔ اور جو کوئی مومن کسی مومن کو پیاس پر پانی پلائے اللہ تعالےٰ اُسکو قیامت کے دن شراب خالص مُہر کی ہوئی
سے پلائیگا۔ اور جو کوئی مومن کسی مومن ننگے کو کپڑا پہنائے اللہ تعالےٰ اسکو جنت کے سبز لباس سے کپڑا پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ اور یہ مروی ہے بواسطہ عطیہ کے ابی سعید خدری سے موقوف۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور عمدہ ہے حدیث کی ہمسے
ابوبکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عقیل ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو فروہ یعنی یزید بن سنان تمیمی
نے کہا حدیث کی مجھے بکیر بن فیروز نے کہا سنا میں نے ابا ہریرہؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے خوف کیا وہ اول رات
چلا اور جو کوئی اول رات کو چلا وہ منزل پر پہونچ گیا خبردار اللہ تعالیٰ کا اسباب گران قیمت ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا اسباب جنت ہے
یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی النضر سے حدیث کی ہمسے ابوبکر بن ابی النضر نے کہا حدیث کی مجھے ابو عقیل یعنی
عبد اللہ بن عقیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی مجھے ربیعہ بن یزید اور عطیہ بن قیس نے عطیہ سعدی رضی
سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھا کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ پرہیزگاری کو نہیں پہونچ سکتا
جبتک کہ ایسی چیزوں کو بھی ترک نہ کرے کہ جنسے خوف نہیں ہے اس خوف سے کہ ان میں بھی خوف ہے یعنی اس خوف سے ترک کرے
کہ ان کے کرنے میں اگرچہ گناہ نہیں ہے مگر کرنا انکا بہتر نہیں پرہیزگاری کے خلاف ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے
حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے
اُسنے حنظلہ اُسیدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم (ہر حالت میں) اسطرح سے ہوتے جیساکہ تم میرے پاس ہوتے
ہو تو تمکو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے رہتے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی حنظلہ اُسیدی سے مروی ہے اور اس
باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے حدیث کی ہمسے یوسف بن سلمان یعنی ابو عمرو بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم اسمٰعیل نے محمد بن عجلان سے

ب ثنی

عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شئ شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبہا
سدد وقارب فارجوہ وان اشیر الیہ بالاصابع فلا تعدوہ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب من ھٰذا الوجہ وقد روی
عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بحسب امرء من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من
عصمہ اللہ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن ابیہ عن ابی یعلی عن الربیع بن خثیم عن عبد اللہ بن
مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط فی وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط خطا و
حول الذی فی الوسط خطوطا فقال ھٰذا ابن اٰدم وھٰذا اجلہ محیط بہ وھٰذا الذی فی الوسط الانسان وھٰذہ الخطوط
عروضہ ان نجا منہ ینہشہ ھٰذا والخط الخارج الامل ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن اٰدم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا**
ابو ھریرۃ محمد بن فراس البصری نا ابو قتیبۃ سلم بن قتیبۃ نا ابو العوام وھو عمران القطان عن قتادۃ عن مطرف بن
عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن اٰدم والی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان
اخطاتہ المنایا وقع فی الھرم ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا قبیصۃ عن سفیان عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل
عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب ثلث اللیل قام فقال یا ایھا الناس
اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ قال ابی فقلت یا رسول اللہ

اُس نے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ ہر ایک چیز کیواسطے نشاط ہی اور ہر ایک نشاط کے
واسطے سستی ہی پس اگر صاحب اسکا سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو مین اسکی بہتری کی اُمید رکھتا ہون۔ اور اگر اسکی طرف انگلیون سے
اشارت کی جائے تو تم اُسکو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہی۔ اور مروی ہی بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپنے کافی ہی آدمی کو بُرائی سے یہی بات ہی کہ اسکی طرف انگلیون سے دین یا دنیا مین اشارت کیجائے مگر جسکو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی یعلی سے اُسنے ربیع بن خثیم سے اُسنے عبد اللہ
بن مسعود رضؓ سے کہا اُسنے ہمارے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور درمیان خط کے ایک خط کھینچا اور باہر خط کے
بھی ایک خط کھینچا اور اس خط کے گرد سے جو وسط خط مین ہی کئی خط کھینچے اور فرمایا یہ ابن آدم ہی اور یہ موت اُسکی ہی جو اسکو احاطہ کئے ہوئے ہی اور
یہ خط جو وسط مین ہی انسان ہی اور یہ خطوط اُسکے حوادثات ہین یعنی امراض وغیرہ اگر اس نے انمین سے نجات پائی تو وہ اُسکو کاٹتا ہی اور وہ خط جو
باہر ہی وہ امید اُس کی ہی۔ یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن آدم بوڑھا ہوتا ہی اور دو چیزین اس سے جوان ہوتی ہین ایک حرص مال پر دوسری حرص عمر پر
یہ حدیث۔ یہ حدیث صحیح ہی حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ یعنی محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو العوام نے اور وہ عمران بن قطان ہی قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ابن آدم ایسا کہ اسکے پہلو مین ننانوے مصیبتین ہین اگر مصیبتین اس سے خطا کر جائین یعنی مصیبتون سے
بچ جائے تو بڑھاپے مین واقع ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے صفوان
سے اُسنے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے طفیل بن ابی بن کعب سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب دو تہائیان رات کی گذر جاتین تو (تہجد) کے لئے کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اے لوگو اللہ کو یاد کرو آگیا ہی
پہلا نفخہ تابع ہوگا اُسکے دوسرا نفخہ آئی ہی موت ساتھ اس چیز کے جو اس مین ہی احوال قبر اور قیامت سے۔ کہا میرے باپ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ

ف۱ یعنی جو کوئی افراط اور تفریط کے درمیان چلے تو مجھے اُسکی بہتری کی اُمید ہی اور اگر لوگ اسکی طرف اشارت کرین کہ فلان شخص نہایت خوبی کا آدمی ہی تو تم اُسکو اچھا شمار نہ
مت کرو یعنی تم لوگون کے اعتقاد کی طرف جو اُسکے حق مین ہی کچھ التفات نکرو ۱۲ ف۲ 

یہ مثال اُس نقشہ کی ہے جو آنحضرت نے فرمایا ہے۔ ف۳ یعنی انسان کی
پیدائش مصیبتون سے خالی نہین اگر بالفرض مصیبتون سے بچ جائے تو پھر آخری ایسی مصیبت مین واقع ہوتا ہی کہ اس سے چارہ نہین اور وہ بڑھاپا ہی ۱۲

انی اکثر الصلوٰة علیک فکم اجعل لک من صلوتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فھو خیر قلت فالنصف (فالثلثین)
قال ما شئت وان زدت فھو خیر قلت فثلثی قال ما شئت فان زدت فھو خیر قلت اجعل لک صلوتی کلھا قال اذا تکفی
ھمک ویغفر ذنبک ھذا حدیث حسن **حدثنا** یحیی بن موسیٰ نا محمد بن عبید عن ابان بن اسحٰق عن الصباح بن
محمد عن مرة الھمدانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحیوا من اللہ حق الحیاء قلنا (ذاک)
یا نبی اللہ انا لنستحیی والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن الاستحیاء من اللہ حق الحیاء ان تحفظ الراس وما وعی وتحفظ
البطن وما حوی وتتذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرة ترک زینة الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی یعنی من اللہ حق
الحیاء ھذا حدیث غریب انما نعرفه من ھذا الوجه من حدیث ابان بن اسحاق عن الصباح بن محمد **حدثنا** سفیان بن
وکیع نا عیسیٰ بن یونس عن ابی بکر بن ابی مریم ح وثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عون نا ابن المبارک عن ابی بکر
بن ابی مریم عن ضمرة بن حبیب عن شداد بن اوس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه ھواھا وتمنی علی اللہ ھذا حدیث حسن ومعنی قوله من دان نفسه یقول یحاسب نفسه فی الدنیا
قبل ان یحاسب یوم القیمة ویروی عن عمر بن الخطاب قال حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وتزینوا للعرض الاکبر وانما یخف
الحساب یوم القیمة علی من حاسب نفسه فی الدنیا ویروی عن میمون بن مھران قال لا یکون العبد تقیا حتی یحاسب نفسه
کما یحاسب شریکه من این مطعمه وملبسه **حدثنا** محمد بن احمد وھو ابن مدویة نا القاسم بن

مین آپ پر بہت درود بھیجتا ہون پس مین اپنی نماز سے کسقدر حصہ آپ کے لئے مقرر کردون فرمایا آپ نے جسقدر تو چاہتا ہے مین نے کہا چوتھائی فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہے اگر تو زیادہ کریگا تو وہ تیرے حق مین بہتر ہے مین نے کہا نصف فرمایا آپ نے تو جو چاہتا ہے اور اگر تو زیادہ کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہے مین نے کہا دو تہائی فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہے اگر تو زیادہ کرے تو وہ بہتر ہے مین نے کہا مین اپنی تمام نماز آپ کے لئے کردون فرمایا آپ نے اسوقت تو اپنی فکر سے کفایت کیا جائیگا اور تیرے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے ابان بن اسحاق سے اُنسے صباح بن محمد سے اُنسے مرہ ہمدانی سے اُنسے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرو پوری حیا کرنا کہا ہم نے اے نبی اللہ کے ہم تو حیا کرتے ہین اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے اُسکی توفیق دینے پر کہ ہمکو اُسنے حیا کی توفیق دی ہے فرمایا آپ نے یہ حیا نہین لیکن پوری حیا اللہ تعالیٰ سے یہ ہے کہ تو نگاہ رکھے اپنے سر کو اور اسکو جسکو وہ سر شامل ہے ناک کان آنکھ سے یعنی جہان اللہ کی مرضی نہین وہان اُنکو استعمال نہ کرے اور نگاہ رکھے تو پیٹ کو اور جسکو وہ حاوی ہے۔ اور یاد کرے تو موت کو اور پرانا ہونے کو۔ اور جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے سو جسنے یہ کیا تو اُسنے اللہ تعالےٰ سے پوری حیا کی۔ یہ حدیث غریب ہے ہمتو اسکو صرف اسی طریق سے یعنی طریق ابان بن اسحاق سے ہی پہچانتے ہین جو راوی ہے صباح بن محمد سے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے ابی بکر بن ابی مریم سے۔ ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی بکر بن ابی مریم سے اُنسے ضمرہ بن حبیب سے اُنسے شداد بن اوس رضؓ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے عاقل وہ شخص ہے جو تیار کرے نفس اپنے کو اور مابعد موت کے واسطے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشون کے پیچھے لگائے اور اللہ تعالیٰ پر اُمیدین رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور معنی قوله من دان نفسه کے یہ ہین کہ اپنے نفس کا دُنیا مین ہی محاسبہ کرے قبل اسکے کہ قیامت کے روز اُسکا محاسبہ ہوگا۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا اُنھون نے حساب کرو اپنے نفسون کا پہلے اس سے کہ حساب کئے جاؤ اور بڑے میدان کے واسطے تیار ہو جاؤ۔ اور بیشک حساب قیامت کے روز اُسی پر آسان ہوگا جو دُنیا مین اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا۔ اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہ کہا اُنسے کوئی بندہ تیار نہین ہوتا جب تک کہ نفس کا حساب نہ کرے جیسا کہ اپنے شریک سے حساب کرتا ہے کہ کہان سے اُسنے کھانا اور لباس حاصل کیا حدیث کی ہمسے محمد بن احمد نے اور وہ مدویہ کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن

۱؎ یعنی اگر تو تمام وقت اپنی دعا کا بہر درود بھیجنے مین صرف کریگا تو تجھے تمام مرادین اور دنیا کی حاصل ہونگی ۱۲

الحلم العرنی نا عبيد الله بن الوليد الوصافی عن عطية عن ابی سعيد قال دخل رسول الله صلی الله عليه وسلم مصلاه فرای ناسا كانهم يكتشرون قال اما انكم لو اكثرتم ذكر هاذم اللذات لشغلكم عما اری فاكثروا من ذكر هاذم اللذات الموت فانه لم يات علی القبر يوم الا تكلم فيقول انا بيت الغربة انا بيت الوحدة وانا بيت التراب وانا بيت الدود فاذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت لاحب من يمشی علی ظهری الی فاذ وليتك اليوم وصرت الی فستری صنيعی بك فيتسع له مد بصره ويفتح له باب الی الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان كنت لابغض من يمشی علی ظهری الی فاذ وليتك اليوم وصرت الی فستری صنيعی بك قال فيلتام عليه حتی يلتقی عليه وتختلف اضلاعه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم باصابعه فادخل بعضها فی جوف بعض قال ويقيض له سبعين تنينا لو ان واحدا منها نفخ فی الارض ما انبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهشنه ويخدشنه حتی يفضی به الی الحساب قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله بن ابی ثور قال سمعت ابن عباس يقول اخبرنی عمر بن الخطاب قال دخلت علی رسول الله صلی الله عليه وسلم فاذا هو متكئ علی رمل حصير فرأيت اثره فی جنبه وفی الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن معمر ويونس عن الزهری ان عروة بن الزبير اخبره ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف بنی عامر بن لوی وكان شهد بدرا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم

حلم عرفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ولید وصافی نے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز مین داخل ہوئے اور کئی لوگو نکو دیکھا کہ گویا وہ ہنس رہے ہین فرمایا آپنے خبردار اگر تم لذتون کی قطع کرنے والی کو بہت یاد کرتے تو البتہ تمکو وہ ذکر اُس چیز سے کہ مین دیکھتا ہون شغل مین رکھتا سو تم لذتون کی کاٹنے والی یعنی موت کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ کوئی دن قبر پر نہین آتا مگر کہ کلام کرتی ہے اور کہتی ہے مین غربت کا گھر ہون مین وحدت کا گھر ہون مین مٹی کا گھر ہون مین کیڑون کا گھر ہون پس جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اُسکو قبر کہتی ہے تجھے مبارک ہو اور تو اہل مین آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ پسند تھا اُن لوگون سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو جب مین آج کے دن تیری والی ہوئی ہون اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھ لے گا پس وہ قبر نظر کی درازی تک اُسکے لئے فراخ ہو گی اور اُسکے واسطے جنت کی طرف دروازہ کھولا جائیگا ۔ اور جب بندہ فاجر دفن کیا جائیگا تو اُس سے قبر کہے گی نہ تجھے مبارک ہو اور نہ تو اہل مین آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ ناخوش تھا اُن لوگون سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو جب مین تیری آج والی ہوئی ہون اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھ لیگا ۔ کہا راوی نے پس وہ قبر اسپر سمٹ جائے گی یہانتک کہ اُسپر مل جائے گی اور اُسکی پسلیان مختلف ہو جائینگی کہا راوی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلیون سے اور بعض کو بعض کے جوف مین داخل کیا یعنی اس طور سے ملجائینگی فرمایا آپنے اور اُسکے واسطے ستر سانپ مقرر کئے جائینگے اگر ایک بھی ان مین سے زمین پر پھونک مارے تو زمین جب تک باقی ہے کوئی چیز نہ اُگائے ۔ پس وہ سانپ اُسکو کاٹتے ہین اور چھیلتے ہین یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُسکو حساب تک کھڑا کریگا ۔ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر جنت کے باغون سے ایک باغ ہے یا آگ کے گڑھاؤن سے ایک گڑھا ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اُسی طریق سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمیدؒ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور سے کہا اُسنے سنا مین نے ابن عباس سے کہ کہتا خبر دی مجھے عمر بن خطابؓ نے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا دیکھا کہ آپ کھجور کے بوریے پر تکیہ لگائے ہوئے ہین سو مین نے اُسکے نشان آپکے پہلوئے مبارک مین دیکھے اور اس حدیث مین لمبا قصہ ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے معمر اور یونس سے اُنھون نے زہری سے یہ کہ عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے اسکو یہ کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی ہے اُسکو یہ کہ عمرو بن عوف نے (جو کہ ہم سوگند بنی عامر بن لوی کا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر مین حاضر ہوا تھا)

اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث اباعبیدة بن الجراح فقدم بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدة فوافوا صلوٰة الفجر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم حین راٰهم ثم قال اظنکم سمعتم ان اباعبیدة قدم بشیٔ قالوا اجل یا رسول الله قال فابشروا واملوا ما یسرکم فوالله ما الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوها کما تنافسوها فتهلککم کما اهلکتهم هٰذا حدیث صحیح **اخبرنا** سوید نا عبد الله عن یونس عن الزهری عن عروة بن الزبیر وابن المسیب ان حکیم بن حزام قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعطانی ثم سألته فاعطانی ثم سألته فاعطانی ثم قال یا حکیم ان هٰذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فیه ومن اخذه باشراف نفس لم یبارك له فیه وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقال حکیم فقلت یا رسول الله والذی بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شیئا حتی افارق الدنیا فکان ابوبکر یدعو حکیما الی العطاء فیابی ان یقبله ثم ان عمر دعاه لیعطیه فابی ان یقبل منه شیئا فقال عمر انی اشهدکم یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیه حقه من هٰذا الفیٔ فیابی ان یأخذه فلم یرزأ حکیم احدا من الناس شیئا بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی توفی هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبة نا ابوصفوان عن یونس عن الزهری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن عبد الرحمٰن بن عوف قال ابتلینا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلینا

خبر دی ہے اُسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اباعبیدہ بن جراح رضؓ کو بحرین کی طرف بھیجا سو وہ بحرین سے مال لیکر آیا۔ اور انصار نے ابی عبیدہ کے آنیکی خبر سُنی اور آنحضرت کے ساتھ فجر کی نماز مین شامل ہوئے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو لوگونکی طرف مُنھ پھیر کر بیٹھے سو وہ انصار آپکے سامنے آئے پس آپ اُنکو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ تم نے سُنا ہے کہ اباعُبیدہ کچھ مال لایا ہی کہا اُنھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا آپنے خوش ہو اور اُمید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی پس قسم ہی خدا کی مجھ کو محتاجی کا تمپر ڈر نہین۔ لیکن مین تمپر دنیا کی کشائش اور بہتایت کا خوف کھاتا ہون جیسے کہ اگلی اُمتون پر کشائش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے کہ اُنھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے کہ اُنکو ہلاک کیا یہ حدیث صحیح ہی خبر دی ہمکو سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر اور ابن مسیب سے یہ کہ حکیم بن حزام نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا سو آپ نے مجھے دیا پھر مین نے آپ سے مانگا پھر مجھے آپ نے دیا پھر مین نے آپ سے مانگا پھر آپ نے مجھے دیا پھر فرمایا اے حکیم البتہ یہ مال سر سبز اور شیرین ہے یعنے بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے تو اُسکے واسطے اس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اُسکو ہرگز برکت نہ ہوگی۔ اور اُس کا حال اُس شخص کا سا ہوگا کہ کھاتا ہے اور اُس کا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے[1] نیچے کے ہاتھ سے پس کہا حکیم نے مین نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے آپکو حق دے کر بھیجا ہی مین بعد آپ کے کسی کا مال کم نہ کرونگا یہانتک کہ مین دنیا سے مفارقت کرون یعنے مرتے وقت تک کسی سے بھی کچھ نہ لونگا۔ پھر حضرت ابوبکر صدّیق رضؓ حکیم کو دینے کے واسطے بلاتے تھے سو وہ مال کے قبول کرنے سے انکار کرتے رہے پھر اُنکو حضرت عمر رضؓ نے دینے کے لئے بلایا سو اُن سے بھی لینے سے انکار کیا پس کہا حضرت عمر رضؓ نے اے گروہ مسلمانون کے مین تمکو حکیم پہ گواہ کرتا ہون کہ مین نے اس غنیمت سے اُسکا حق اُسپر پیش کیا سو اُسنے لینے سے انکار کیا ہی سو بعد آنحضرت کے حکیم نے لوگون مین سے کسی کے مال کو کم نہین کیا یہانتک کہ وہ فوت ہوا یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوصفوان نے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا اُس نے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ مصیبتون سے آزمائش کئے گئے پس ہمنے صبر کیا

[1] یعنی دینے والا جو ہاتھ اُٹھا کر دیتا ہی افضل ہی مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی۔ حضرت نے حکیم سے تیسری بار کے بعد فرمایا کہ سخی اور قناعت والیکے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والیکے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اُسکو ملے اُسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری مع الاکتنا ہی کھاوے اُسکو سیری نہین ہوگی بعد اُسکے اُس شخص کو اسقدر قناعت ہو گئی کہ اپنا حصہ بھی بیت المال سے اُسنے کبھی نہ لیا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اپنی خلافت مین بُلا بُلا کر دیتے تھے اور یہ انکار کرتے رہے۱۲

بعده بالسراء فلم نصبر هٰذا حديث حسن حدثنا هناد نا وكيع عن الربيع بن صبيح عن يزيد بن ابان وهو الرقاشي عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت الاخرة همه جعل الله غناه في قلبه وجمع له شمله واتته الدنيا وهي راغمة ومن كانت الدنيا همه جعل الله فقره بين عينيه وفرق عليه شمله ولم يأته من الدنيا الا ما قدر له حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن عمران بن زائدة بن نشيط عن ابيه عن ابي خالد الوالبي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله يقول يا ابن ادم تفرغ لعبادتي املأ صدرك غنى واسد فقرك وان لا تفعل ملأت يديك شغلا ولم اسد فقرك هٰذا حديث حسن غريب وابو خالد الوالبي اسمه هرمز **باب** حدثنا هناد اخبرنا ابو معاوية عن داؤد بن ابي هند عن عزرة عن حميد بن عبد الرحمٰن الحميري عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان لنا قرام ستر فيه تماثيل على بابي فراٰه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انزعيه فانه يذكرني الدنيا قالت وكان لنا سمل قطيفة علمها حرير كنا نلبسها قال ابو عيسىٰ هٰذا حديث حسن حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت وسادة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي يضطجع عليها من ادم حشوها ليف هٰذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيىٰ بن سعيد عن سفيان عن ابي اسحٰق عن ابي ميسرة عن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير كتفها هٰذا حديث صحيح وابو ميسرة هو الهمداني اسمه عمرو بن شرجبيل حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ان كنا اٰل محمد

پھر بعد آپ کے آرام سے آزمائش کئے گئے تو ہمنے صبر نہ کیا یعنی تکلیفوں کے وقت تو ہم تکلیفیں اُٹھاکر صبر کرتے رہے اور فراخی اور نعمت کا ہمسے صبر نہ ہو سکا بلکہ تکبر کیا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے ربیع بن صبیح سے اُسنے یزید بن ابان سے اور وہ رقاشی ہے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو فکر آخرت کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ غنا اُسکے دل مین کر دیتا ہے اور اُسکے کامون کو جمع کر دیتا ہے اور اُسکے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور جسکو دنیا ہی کی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ فقر اُسکے آگے کر دیتا ہے اور اُسکے کامونکو اُسپر متفرق کر دیتا ہے۔ اور اُسکو دنیا سے نہین حاصل ہوتا مگر جو کچھ اُسکے لئے مقرر ہو چکا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے عمران بن زائدہ بن نشیط سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی خالد والبی سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے میری عبادت کے واسطے فارغ ہو مین تیرے سینے کو غنا سے پُر کر دونگا اور تیرے فقر کو بند کر دونگا۔ اور اگر تو یون نہ کریگا تو تیرے دونون ہاتھونکو شغل سے پر کر دونگا اور تیرے فقر کو بند نہ کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عزرہ سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے اُسنے سعید بن ہشام سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے ہمارے پاس ایک باریک سا پردہ دروازے پر لٹکا ہوا تھا اُسمین تصویرین تھین سو اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا اسکو اُتار دے کیونکہ یہ مجھے دنیا یاد کراتا ہے۔ کہا حضرت عائشہ رضؓ نے اور ہمارے پاس ایک پُرانی چادر تھی دامن اُسکا حریر کا تھا ہم اُسکو اوڑھا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے تکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جسپر آپ لیٹتے تھے چمڑے کا تھا بیچ اُسکے کھجور کے درخت کا پوست تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی میسرہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے یہ کہ اُنھون نے یعنے ہم گھر والون نے ایک بکری ذبح کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کیا باقی رہ گیا ہے حضرت عائشہ رضؓ نے کہا اُس سے باقی کچھ نہین رہا مگر کاندھے اُسکے فرمایا آپ نے سوائے کاندھون کے اور سب باقی رہا ہے یعنے جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین دیا گیا وہی تو باقی رہا اور جو خود کھانے مین آیا تو وہ باقی نہین رہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو میسرہ وہ ہمدانی ہے نام اُسکا عمرو بن شرجبیل ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے ہملوگ یعنی آل محمد صلعم کی

حسن صحیح غریب من هذا الوجه

نمکث شهرا ما نستوقد نارا ان هو الا الماء والتمر هٰذا حدیث صحیح حدثنا هناد نا ابو معاویة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعندنا شطر من شعیر فاکلنا منه ما شاء الله ثم قلت للجاریة کیلیه فکالته فلم یلبث ان فنی قالت فلو کنا ترکناه لاکلنا منه اکثر من ذٰلك هٰذا حدیث صحیح شطر یعنی شیئا من شعیر حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا روح بن اسلم ابو حاتم البصری نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد اخفت فی الله وما یخاف احد ولقد اوذیت فی الله ولم یوذ احد ولقد اتت علی ثلاثون من بین یوم ولیلة ومالی ولبلال طعام یاکله ذو کبد الا شیٔ یواریه ابط بلال هٰذا حدیث حسن صحیح ومعنی هٰذا الحدیث حین خرج النبی صلی الله علیه وسلم هاربا من مکة ومعه بلال انما کان مع بلال من الطعام ما یحمل تحت ابطه حدثنا هناد نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق ثنی یزید بن زیاد عن محمد بن کعب القرظی قال ثنی من سمع علی بن ابی طالب یقول خرجت فی یوم شات من بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد اخذت اهابا معطونا فجوبت وسطه فادخلته عنقی وشددت وسطی فحزمته بخوص النخل وانی لشدید الجوع ولو کان فی بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم طعام لطعمت منه فخرجت التمس شیئا فمررت بیهودی فی مال له وهو یسقی ببکرة له فاطلعت علیه من ثلمة فی الحائط فقال مالك یا اعرابی هل لك فی دلو بتمرة فقلت نعم فافتح الباب حتی ادخل ففتح فدخلت فاعطانی دلوه فکلما نزعت دلوا اعطانی تمرة حتی اذا امتلأت کفی ارسلت دلوه

ایک ایک مہینہ ٹھہرے رہتے تھے کہ آگ روشن نہین کرتے تھے نہین تھا مگر پانی اور کھجورین۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اُس حالتمین کہ ہمارے پاس تھوڑے سے جو تھے سو ہم اُن سے جسقدر کہ اللہ نے چاہا کھاتے رہے پھر مین نے لونڈی سے کہا اُن کو ناپ پس اُس نے اُنکو ناپا۔ کہا عائشہ رضؓ نے پس تھوڑے ہی دن گذرے کہ کچھ نہ رہے یعنی ختم ہوگئے کہا عائشہ رضؓ نے اگر ہم اُنکو چھوڑ دیتے یعنی اُنکو نہ ناپتے تو اس سے بھی زیادہ اُنکو کھاتے رہتے یہ حدیث صحیح ہے شطر سے یہ مراد ہے کہ تھوڑے سے جو باقی رہے تھے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی مجھے روح بن اسلم یعنی ابو حاتم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت نے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ مین خوف پہونچا ہی کہ اسقدر کسی کو نہین پہونچا اور مین اللہ تعالیٰ کی راہ مین ایذا دیا گیا ہون کہ اسقدر کسی کو ایذا نہین دی گئی اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گذرے ہین کہ میرے اور بلال کے پاس اسقدر کھانا نہین تھا کہ اُسکو کوئی صاحب جگر کھائے مگر اسقدر کہ بلال کی بغل اُسکو چھپاتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے نکلے تھے اُس حالت مین کہ آپکے ساتھ بلال تھے تو اُسوقت بلال کے پاس اسقدر کھانا تھا کہ وہ اُسکو بغل کے نیچے اُٹھائے ہوئے تھے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا حدیث کی مجھے اُس شخص نے کہ سُنا اُسنے علی بن ابی طالب رضؓ سے کہ فرماتے مین ایک دن سردی کے دنون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا اور ایک چمڑا جوف دار پکڑ لیا اور اُسکو درمیان سے پھاڑ ڈالا اور اُسکو اپنی گردن مین ڈال لیا اور اپنی کمر کو مضبوط کر لیا اور اُسکو کھجور کے پتون سے محکم کیا اور مجھے سخت بھوکھ لگی ہوئی تھی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین کچھ کھانا ہوتا تو وہان سے کھانا کھا لیتا سو مین کوئی چیز تلاش کرتا ہوا نکلا اور ایک یہودی کے پاس اُسکے مال مین گذرا۔ اور وہ ایک گراری سے پانی پلا رہا تھا۔ پس مین نے اُسپر ایک سوراخ سے جو دیوار مین تھے جھانکا سو کہا مالک نے اے اعرابی کیا تجھے کھجورون کے بدلے ڈول نکالنے کی خواہش ہے یعنی کھجورون کے بدلے ڈول کنوین سے کھینچے گا مین نے کہا کہ ہان سو تو دروازہ کھولدے تاکہ مین داخل ہو جاؤن پس اُسنے دروازہ کھولا اور مین داخل ہوا پھر اُسنے مجھے ڈول دیا سو جب مین ایک ڈول کھینچ لیتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہانتک کہ جب میرا ہاتھ پُر ہو گیا تو مین نے اُسکا ڈول چھوڑ دیا۔

ف۱ یعنی ہمارا یہ حال تھا کہ ہمکو کھانے کے واسطے سوئے کھجورون و پانی کے اور کوئی چیز نہ ملتی تھی مہینہ مہینہ تک آگ نہین جلاتے تھے پکانیکو ملے تو آگ جلائین نہ ملے تو کیون جلائین ۱۲ ف۲ یہ قصہ ہجرت کیوقت کا نہین بلکہ اس سے پہلے کا ہی کہ جب آنحضرت ابتداء اسلام مین مکہ سے ہجرت کر کے کلال کی طرف جو طائف مین رہتا تھا گئے تھے اور یہ شخص طائف کا سردار تھا آنحضرت کا یہ ارادہ تھا کہ اُس سے مدد لیکر احکام الٰہی اچھے طور سے پہونچاؤن اور کفار مکہ کی اذیت سے بچون مگر اس بیحیا نے لڑکون کو آنحضرت پر برانگیختہ کیا یہانتک کہ اُنھون نے آنحضرت کے ٹخنے مبارک زخمی کئے مگر اُسوقت آپکے ساتھ زید بن حارثہ تھا نہ کہ بلال ۱۲ کذا فی اللمعات

وقلت حسبی فاکلتها ثم جرعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه هذا حديث حسن غريب حدثنا ابو حفص عمرو بن على نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عباس الجريری قال سمعت ابا عثمان النهدی يحدث عن ابی هريرة انهم اصابهم جوع فاعطاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرة تمرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن ثلث مائة نحمل زادنا على رقابنا ففنی زادنا حتى كانت تكون للرجل منا كل يوم تمرة فقيل له يا ابا عبد الله واين كانت تقع التمرة من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حين فقدناها فاتينا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاكلنا منه ثمانية عشر يوما ما احببنا هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق ثنی يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظی ثنی من سمع على بن ابی طالب يقول انا لجلوس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المسجد اذ طلع علينا مصعب بن عمير ما عليه الا بردة له مرقوعة بفرو فلما راه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى للذی كان فيه من النعمة والذی هو فيه اليوم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذا غدا احدكم فی حلة وراح فی حلة ووضعت بين يديه صحفة ورفعت اخرى وسترتم بيوتكم كما تستر الكعبة قالوا يا رسول الله نحن يومئذ خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانتم اليوم خير منكم يومئذ هذا حديث حسن غريب ويزيد بن زياد هذا هو مدينی قد روى عنه مالك بن انس وغير واحد من اهل العلم ويزيد بن زياد الدمشقی الذی روى عن الزهری روى عنه وكيع ومروان بن معاوية

میں نے کہا اب مجھے یہ کافی ہیں سو میں نے اُنکو کھا لیا پھر میں نے پانی پیالے سے لیا اور اُسکو پی لیا پھر میں مسجد میں آیا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عباس جریری سے کہا سنا میں نے ابا عثمان نہدی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ رضی سے یہ کہ اُنکو یعنے صحابہ کو بھوکھ پہونچی سو اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور دی۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے وہب بن کیسان سے اُسنے جابر بن عبد اللہ رضی سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر بھیجا اور ہم تین سو آدمی تھے ہم اپنی خوراک اپنی گردنوں پر اُٹھائے ہوئے تھے سو ہماری خوراک تمام ہو چکی یہانتک کہ ایک ایک مرد کے حصے میں روز ایک ایک کھجور آتی تھی پس اُن سے کہا گیا ای ابا عبد اللہ اور ایک کھجور مرد کے واسطے کیا کفایت کرتی تھی کہا اُسنے ہمنے اُسکے گم ہونیکو بھی معلوم کر لیا جب کہ وہ بھی ہمسے جاتی رہی یعنی جب ایک ایک کھجور بھی حصّہ میں آنے سے ہو چکی تو ہمنے اُسکے عدم حصول سے اُسکا فائدہ معلوم کر لیا کہ بیشک ایک کھجور کچھ فائدہ دیتی تھی پھر ہم دریا پر آئے دیکھا تو ایک مچھلی ہے کہ اُسکو دریا نے کنارے پر ڈالا ہے سو ہمنے اُس سے اٹھارہ روز کھایا جب تک کہ ہمنے پسند کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا حدیث کی مجھے اُسنے کہ سُنا اُسنے علی بن ابی طالب رضی سے کہ فرماتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ مصعب بن عمیر آیا اُسپر سوائے ایک چادر کے کہ اُسکو ٹکڑا پوستین کا لگا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا پس جب اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آنحضرت اُسکی آسائش کی حالت اور اس حالت کو کہ جسمیں وہ آج کے دن ہے یاد کرکے روپڑے ع پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح حال ہے تمھارا اس حالت میں کہ جب کوئی علی الصباح ایک لباس پہنے اور دوسرے وقت اور لباس اور اُسکے آگے ایک برتن رکھا جائے اور دوسرا اُٹھایا جائے یعنے کھانے اسقدر ایک وقت میں آتے ہوں کہ ایک اُٹھایا جائے اور دوسرا رکھنے کو موجود ہو اور تم اپنے گھروں کو ڈھانپو جیسا کہ کعبہ ڈھانپا جاتا ہے۔ کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ ہم اُن دنوں میں آج کے دن سے بہتر ہونگے کہ عبادت کیواسطے فارغ ہونگے اور تکلیف سے بچے ہوئے ہونگے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم آج کے دن بہتر ہو اُس دن سے یہ حدیث غریب ہے اور یہ یزید بن زیاد مدنی ہے اس سے مالک بن انس اور کئی ایک نے اہل علم سے روایت کی ہے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جسنے زہری سے روایت کی ہے اس سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے

ع۔ حضرت مصعب رضی کا باپ نہایت ہی ذی ثروت اور دولتمند تھا اپنے لڑکے مصعب رضی کو ہر قسم کی نعمت اور لباس فاخرہ سے آراستہ رکھتا تھا لیکن وہ کافر تھا جب حضرت مصعب رضی مشرف باسلام ہوئے تو اُسنے سب آرائش کے سامان رد کر دئے اسلئے حضرت مصعب رضی کی پہلی حالت بدل گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی پہلی حالت کو یاد کرکے رو پڑے ۱۲ ابو سعید عفا اللہ عنہ

ويزيد بن ابى زياد كوفى روى عنه سفيان وشعبة وابن عيينة وغير واحد من الائمة حدثنا هناد نا يونس بن بكير ثنى عمر بن ذر نا مجاهد عن ابى هريرة قال كان اهل الصفة اضياف اهل الاسلام لا يأوون على اهل ولا مال والله الذى لا اله الا هو ان كنت لاعتمد بكبدى على الارض من الجوع واشد الحجر على بطنى من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم الذى يخرجون فيه فمر بى ابوبكر فسألته عن اية من كتاب الله ما سألته الا ليستتبعنى فمر ولم يفعل ثم مر عمر فسألته عن آية من كتاب الله ما سألته الا ان يستتبعنى فمر ولم يفعل ثم مر ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فتبسم حين رانى وقال ابو هريرة قلت لبيك يا رسول الله قال الحق ومضى فاتبعته ودخل منزله فاستأذنت فاذن لى فوجد قدحا من اللبن قال من اين هذا اللبن لكم قيل اهداه لنا فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اباهريرة قلت لبيك قال الحق الى اهل الصفة فادعهم وهم اضياف اهل الاسلام لا يأوون على اهل ولا مال اذا اتته الصدقة بعث بها اليهم ولم يتناول منها شيئا واذا اتته هدية ارسل اليهم فاصاب منها واشركهم فيها فساءنى ذلك وقلت ما هذا القدح بين اهل الصفة وانا رسوله اليهم فسيأمرنى ان اديره عليهم فما عسى ان يصيبنى منه وقد كنت ارجو ان اصيب منه ما يغنينى ولم يك بد من طاعة الله وطاعة رسوله فاتيتهم فدعوتهم فلما دخلوا عليه فاخذوا مجالسهم قال اباهريرة خذ القدح فاعطهم فاخذت القدح فجعلت اناوله الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرده فاناوله الآخر حتى انتهيت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد روى القوم كلهم

اور یزید بن ابی زیاد کوفی سے سفیان اور شعبہ اور ابن عیینہ نے اور کئی ایک نے اماموں سے روایت کی ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی مجھ سے عمر بن ذر نے کہا حدیث کی مجھ سے مجاہد نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُنہوں نے صفہ والے لوگ اہل اسلام کے مہمان تھے اور وہ لوگ اہل اور مال پر جگہ نہ پکڑتے تھے یعنے اُن کے پاس اہل اور مال نہ تھا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں میں اپنے جگر کے ساتھ زمین پر بھوکھ کے مارے تکیہ لگاتا تھا اور بھوکھ کے مارے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا اور میں ایک روز اُس راستہ پر بیٹھ رہا جہاں سے لوگ نکلتے تھے پس میرے پاس حضرت ابوبکر صدیقؓ گذرے سو اُنسے میں نے ایک آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھی میں نے اس لئے سوال کیا تھا کہ مجھے آپ[ل] اپنے پیچھے لگالے سو وہ گذر گئے اور اُنھوں نے یہ کام نہ کیا یعنی اپنے ساتھ نہ لیگئے پھر حضرت عمرؓ گذرے اور اُنسے بھی ایک آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھی میں نے صرف اسلئے پوچھی تھی تاکہ مجھے اپنے پیچھے لگالیں سو وہ بھی گذر گئے اور یہ کام نہ کیا پھر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور مجھے دیکھتے ہی مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ ہی کہا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا آ اپنے میرے ساتھ آ اور آپ چلے پس میں آپکے پیچھے چلا اور آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے پھر میں نے بھی اذن طلب کیا اور آپ نے مجھے اذن دیا اور آپ نے ایک پیالہ دودھ کا پایا فرمایا آپ نے گھر والوں سے یہ دودھ تمھارے لیئے کہاں سے آیا ہی کہا گیا کہ فلاں شخص نے ہماری طرف ہدیہ بھیجا ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اباہریرہ میں نے کہا حاضر ہوں فرمایا آپ نے صفہ والے لوگوں کی طرف جا اور اُن کو بلالا اور وہ لوگ اہل اسلام کے مہمان تھے اہل اور مال پر جگہ نہ پکڑتے تھے - جب آپکے پاس صدقہ آتا تو وہ صدقہ آپ اُنکی طرف بھیجتے اور آپ اُس سے کچھ بھی نہ لیتے اور جب آپ کے پاس کچھ ہدیہ آتا تو اُنکی طرف بھی بھیجتے اور اپنے لئے بھی اُس سے رکھتے اور اُنکو اُسمیں شریک کرتے پس یہ بات مجھے بُری لگی یعنی آپ کا یہ فرمانا کہ اُن کو بُلالا اور میں نے کہا یہ ایک پیالہ صفہ والے لوگوں کیا چیز ہی اور مجھے آپنے اُنکی طرف بُلانے کو بھیجا ہی اور مجھے ہی حکم دینگے کہ اُنپر اُسکا دوران چلاؤں یعنی مجھے ہی حکم دینگے کہ پہلے اُنکو پلاؤ پھر اُمید تو نہیں کہ مجھے اس سے کچھ پہونچے اور میں اُمید کرتا تھا کہ مجھے اسقدر ملتا کہ میری بھوکھ کو بند کرے - اور اللہ اور رسول کی اطاعت سے بھی چارہ نہیں تھا پس میں اُن کے پاس آیا اور اُنکو بلالایا - سو جب وہ آپ کے پاس آئے اور ہر ایک آدمی نے اپنی جگہ بیٹھنے کی پکڑ لی تو فرمایا آپ نے اے اباہریرہ پیالہ کو پکڑلے اور اُنکو دے پس میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک مرد کو دینے لگا پس وہ پی لیتا یہانتک کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ واپس کرتا اور میں دوسرے کو دیتا تھا یہانتک کہ میں اُسکے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور تمام قوم سیراب ہو چکی -

[ل] یعنی وہ تو حقیقت میں مجھے آتی تھی مگر اُنسے اسلئے دریافت کی تھی کہ وہ میرا حال دیکھ کر مجھے اپنے پیچھے لگا کر گھر کو لیجاویں اور کھانا کھلاویں ۱۲

فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدح فوضعہ علی یدہ ثم رفع راسہ فتبسم وقال اباہریرۃ اشرب فشربت ثم قال اشرب فلم ازل اشرب ویقول اشرب ثم قلت والذی بعثک بالحق ما اجد لہ مسلکا فاخذ القدح فحمد اللہ وسمی وشرب ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن حمید الرازی نا عبدالعزیز بن عبداللہ القرشی ثنی یحیی البکاء عن ابن عمر قال تجشا رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف عنا جشاءک فان اکثرھم شبعا فی الدنیا اطولھم جوعا یوم القیمۃ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وفی الباب عن ابی جحیفۃ حدثنا قتیبۃ نا ابوعوانۃ عن قتادۃ عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ قال یا بنی لو رأیتنا ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصابتنا السماء لحسبت ان ریحنا ریح الضان ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی ھذا الحدیث انہ کان ثیابھم الصوف فکان اذا اصابھم المطر یجیئ من ثیابھم ریح الضان حدثنا عباس الدوری نا عبداللہ بن یزید المقری نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عبدالرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک اللباس تواضعا للہ وھو یقدر علیہ دعاہ اللہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسھا حدثنا محمد بن حمید الرازی نا زافر بن سلیمان عن اسرائیل عن شبیب بن بشیر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ ھذا حدیث غریب ھکذا قال محمد بن حمید شبیب بن بشیر وانما ھو شبیب بن بشر حدثنا علی بن حجر نا شریک عن ابی اسحٰق عن حارثۃ بن مضرب قال اتینا خبابا نعودہ وقد اکتوی سبع کیات فقال لقد تطاول مرضی

سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اور اپنے دست مبارک پر رکھا پھر آپ نے سر مبارک کو اُٹھایا اور مسکرائے اور فرمایا اے ابا ہریرہ پی سو مین نے پی لیا پھر فرمایا اور پی سو مین بہت دیر تک پیتا رہا اور آپ فرماتے پی پھر مین نے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے اب مین اسکے لئے کچھ جگہ نہین پاتا پس آپ نے وہ پیالہ لے لیا اور اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھی اور پی لیا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ قرشی نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بکاء نے ابن عمر سے کہا اُسنے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ڈکار لی پس فرمایا آپنے اپنی ڈکار کو ہمارے پاس سے دور رکھ اسلئے کہ بہت سیر ہونے والے دنیا مین قیامت کے دن زیادہ بھوکھ والے ہونگے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور اُس باب مین روایت ہے ابی جحیفہ سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے ابی بردہ بن موسیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے اے میرے بیٹے اگر تو ہمکو اس حالت مین دیکھتا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم پر مینھ برستا تو البتہ تو گمان کرتا کہ ہماری بو بھیڑون کی سی بو ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ کپڑے اُنکے صوف کے تھے سو جب اُن پر مینھ برستا تھا تو اُنکے کپڑون سے بھیڑون کی سی بو آتی تھی۔ حدیث کی ہمسے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنی عبدالرحیم بن میمون سے اُسنے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تواضع کے واسطے لباس زینت کا ترک کرے حالانکہ وہ اُسپر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن خلقت کے سرون پر بلائیگا یہانتک کہ اُسکو اختیار دیگا کہ اہل ایمان کے لباس سے جس قسم کا لباس چاہے پہنے حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اُسنے شبیب بن بشیر سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ مین ہے سوائے عمارت کے اس مین بھلائی نہین ہے[1]۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی کہا ہے محمد بن حمید نے کہ شبیب بن بشیر ہے اور حالانکہ وہ شبیب بن بشر ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے حارثہ بن مضرب سے کہا اُس نے ہم خباب کے پاس اسکی عیادت کے واسطے آئے اور اُسنے سات داغ لگوائے تھے سو کہا اُس نے میری بیماری بڑی ہوگئی ہے

[1] اس عمارت مین بھلائی نہین کہ جسکی حاجت نہ ہو اور نہ اُسمین غرض دینی ہو ۱۲

ولولا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تمنوا الموت لتمنیته وقال یوجر الرجل فی نفقته الا التراب او قال فی التراب هٰذا حدیث صحیح حدثنا الجارود نا الفضل بن موسیٰ عن سفیان الثوری عن ابی حمزة عن ابراهیم قال کل بناء وبال علیك قلت ارایت مالا بد منه قال لا اجر ولا وزر حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا خالد بن طهمان ابو العلاء نا حصین قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس للسائل اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال وتصوم رمضان قال نعم قال سألت وللسائل حق انه لحق علینا ان نصلك فاعطاه ثوبا ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مامن مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ الله مادام منه علیه خرقة هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی ویحیی بن سعید عن عوف بن ابی جمیلة عن زرارة بن اوفی عن عبد الله بن سلام قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی المدینة انجفل الناس الیه وقیل قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئت فی الناس لانظر الیه فلما استبنت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم عرفت ان وجهه لیس بوجه کذاب وکان اول شئ تکلم به ان قال یا ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخل الجنة بسلام هٰذا حدیث صحیح حدثنا الحسین بن الحسن المروزی بمکة نا ابن ابی عدی نا حمید عن انس قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة اتاه المهاجرون فقالوا یا رسول الله ما رأینا قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساة من قلیل من قوم نزلنا بین اظهرهم لقد کفونا المؤنة واشرکونا فی المهناء حتی لقد خفنا ان یذهبوا بالاجر کله فقال النبی صلی الله علیه وسلم

اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قول نہ سُنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو اُس کی آرزو کرتا اور فرمایا آپ نے مرد اپنے تمام خرچ میں اجر دیا جاتا ہے سوائے مٹی کے یا فرمایا آپ نے مٹی میں معنی واحد۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے جارود نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے کہا اُسنے تمام عمارت تجھ پر وبال ہے میں نے کہا خبر دے اُس عمارت کی کہ جسکی حاجت ہے کہا اُسنے نہ اسمیں ثواب ہے اور نہ گناہ حدیث کی ہمسے محمود نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن طہمان یعنی ابو العلاء نے کہا حدیث کی مجھے حصین نے کہا اُسنے ایک سوالی آیا اور اُسنے ابن عباس رضؓ سے سوال کیا پس ابن عباس رضؓ نے سائل سے کہا کیا تو شہادت دیتا ہے اُسکی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں کہا اُسنے ہاں کہا ابن عباس رضؓ نے کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے کہا اُسنے ہاں کہا ابن عباس رضؓ نے تو روزے رمضان کے رکھتا ہے کہا اُسنے ہاں کہا ابن عباس نے تو نے سوال کیا ہے اور سائل کے واسطے حق ہے ہمپر واجب ہے کہ ہم تیرے ساتھ مواصلت کریں پس اُنھوں نے اُسکو کپڑا دیا پھر کہا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جبتک اُس پر اس کپڑے سے ایک ٹکڑا بھی رہے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید نے اُنھوں نے روایت کی عوف بن ابی جمیلہ سے اُس نے زرارہ بن اوفی سے اُسنے عبد اللہ بن سلام رضؓ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ آپکی طرف دوڑ کر آئے اور شہر میں مشہور ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں سو میں بھی لوگوں میں آپکے دیکھنے کے واسطے آیا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ظاہر ہوا تو میں نے پہچان لیا کہ آپکا چہرہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہے اور پہلی بات جو آپ نے فرمائی تھی وہ یہ فرمائی تھی کہ اے لوگو افشا کرو سلام کو اور کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو اُس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں داخل ہوگے تم جنت میں ساتھ سلامتی کے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسین بن حسن مروزی نے مکہ میں کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے انس سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپکے پاس مہاجرین آئے اور کہا اُنھوں نے یارسول اللہ ہمنے کوئی قوم نہ دیکھی بہت سے زیادہ خرچ کرنے والی اور تھوڑے مال سے زیادہ معاونت کرنے والی اُس قوم سے کہ جنکے درمیان ہم اترے ہوئے ہیں ہمکو تکلیف سے بچاتے ہیں اور معاش میں شریک کرتے ہیں حتیٰ کہ ہمکو خوف ہوا ہے کہ تمام ثواب یہی نہ لیجائیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لاما دعوتم الله لهم واثنيتم عليهم هٰذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصارى نا محمد بن معن المدينى الغفارى ثنى ابى عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسىٰ بن عقبة عن عبد الله بن عمرو الاودى عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم عليه النار على كل قريب هين سهل هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا وكيع عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد قال قلت يا عائشة اى شىء كان النبى صلى الله عليه وسلم يصنع اذا دخل بيته قالت كان يكون فى مهنة اهله فاذا حضرت الصلوٰة قام فصلى هٰذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك عن عمران بن زيد التغلبى عن زيد العمى عن انس بن مالك قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا استقبله الرجل فصافحه لا ينزع يده من يده حتى يكون الرجل ينزع ولا يصرف وجهه عن وجهه حتى يكون الرجل هو يصرفه ولم ير مقدما ركبتيه بين يدى جليس له هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خرج رجل ممن كان قبلكم فى حلة له يختال فيها فامر الله الارض فاخذته فهو يتجلجل او قال يتلجلج فيها الى يوم القيٰمة **قال** ابو عيسىٰ هٰذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن محمد بن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يحشر المتكبرون يوم القيٰمة امثال الذر فى صور الرجال يغشاهم الذل من كل مكان

یہ بات نہیں ہوگی جبتک کہ تم اللہ تعالےٰ سے اُنکے لئے دعا مانگتے رہوگے اور اُنکی صفت کرتے رہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن معن مدنی غفاری نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھانا کھاکر شکر[1] کرنے والا بمنزلۂ صائم صابر کے ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے موسیٰ بن عقبہ سے اُس نے عبد اللہ بن عمرو اودی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم کو خبر نہ دون اُس شخص کی جو آگ پر حرام ہے اور جسپر آگ حرام ہے۔ ہر قریب تسکین والے آرام والے پر یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے حکم سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود بن یزید سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا اے عائشہ کیا کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے جبکہ اپنے گھر مین داخل ہوتے تھے کہا اُنھون نے اپنی عیال کی محنت مین ہوتے تھے پس جب نماز حاضر ہوتی تو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عمران بن زید تغلبی سے اُسنے زید عمی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی مرد آتا اور آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اُس سے اپنا دست مبارک نہ کھینچتے جب تک کہ وہ اپنے ہاتھ کو نہ کھینچتا اور نہ پھیرتے مُنھ اپنے کو اُسکے مُنھ سے یہانتک کہ وہ خود مرد ہی اپنے منھ کو پھیرتا اور آپ اپنے ہمنشین کے آگے گھٹنے مقدّم کئے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد تم سے پہلے کا ایک لباس مین فخر کرتا ہوا نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا پس اُسنے اُسکو پکڑ لیا۔ پس وہ حرکت کرتا ہے یا فرمایا آپ نے (شک راوی) وہ زمین مین قیامت تک نیچے چلا جاوے گا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے محمد بن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن متکبر لوگ کیڑون کی طرح آدمیون کی صورت مین اُٹھائے جاوین گے اُنکو ذلت ہر طرف سے ڈھانپ لیگی۔

[1] یعنی جو کھانا کھاکر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے وہ ایسا ہے جیسا کہ آدمی روزہ دار صبر کرنے والا ۱۲ ع بعض علماء نے فرمایا کہ وہ روزہ دار ہے اور بعض نے کہا کہ اسکے علاوہ دوسرا ہے ۱۲ مصحح

يساقون الى سجن فى جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الانيار يسقون من عصارة اهل النار طينة الخبال هٰذا حديث حسن **حدثنا** عبد بن حميد وعباس بن محمد الدوري قالا نا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن ابي ايوب ثني ابو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق حتى يخيره فى اى الحور شاء هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** سلمة بن شبيب نا عبد الله بن ابراهيم الغفاري المديني ثني ابى عن ابى بكر بن المنكدر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كن فيه نشر الله عليه كنفه وادخله الجنة رفق بالضعيف والشفقة على الوالدين والاحسان الى المملوك هٰذا حديث غريب **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ليث عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمٰن بن غنم عن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل يا عبادى كلكم ضال الا من هديت فسلونى الهدى اهدكم وكلكم فقير الا من اغنيت فسلونى ارزقكم وكلكم مذنب الا من عافيت فمن علم منكم انى ذو قدرة على المغفرة فاستغفرلى غفرت له ولا ابالى ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادى ما زاد ذٰلك فى ملكى جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادى ما نقص ذٰلك من ملكى جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وجنكم وانسكم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا فى صعيد واحد فسال كل انسان منكم ما بلغت امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما سأل ما نقص ذٰلك من ملكى الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة

وہ دوزخ کی طرف کہ جسکا نام بولس ہے چلائے جاوینگے اُنپر شعلہ کی آگ بلند ہوگی۔ وہ دوزخیون کا نچوڑ یعنے لہو پیپ وغیرہ پلائے جاوینگے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید اور عباس بن محمد دوری نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم یعنی عبد الرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص غصہ کو روک رکھے اُس حالت مین کہ وہ اُسکے جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالےٰ اُسکو تمام خلقت کے سر پر بُلا دیگا یہانتک کہ اُسکو اختیار دیگا جس حور پر کہ اُسکی مرضی ہو یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابراہیم غفاری مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ابی بکر بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین جس شخص مین ہون اللہ تعالےٰ اُسپر اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور اُسکو جنت مین داخل کرتا ہے ضعیف کے ساتھ نرمی کرنی اور والدین پر شفقت کرنی اور غلامون کے ساتھ احسان کرنا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے لیث سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمٰن بن غنم سے اُسنے ابی ذرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ اور غالب اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مجھ سے تم ہدایت کا سوال کرو مین تمکو ہدایت کرونگا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جسکو مین غنی کردون سو مجھ سے تم سوال کرو مین تم کو رزق دونگا۔ اور تم سب کے سب گنہگار ہو مگر جسکو مین معاف کردون سو جو کوئی تم مین سے یہ بات جانتا ہے کہ مین بخشش مانگنے پر قادر ہون تو وہ مجھ سے بخشش مانگے مین اُسکے لئے بخشش کرونگا اور مین کچھ پرواہ نہین کرتا۔ اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندون مین سے کسی بندے متقی کے دل پر جمع ہون یعنی اگر تمام جہان پرہیزگار ہو جائے تو یہ بات میری بادشاہی مین مچھر کے پر کے برابر بھی زیادتی نہین کرتی۔ اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندون مین کسی بندے بدبخت کے دل پر جمع ہو جائین یعنی اگر تمام جہان بدبخت ہو جاوے تو یہ بات میری بادشاہی مین مچھر کے پر کے برابر نقصان نہین کرتی اور اگر تمھارے پہلے اور پچھلے جن اور انسان اور زندے اور مردے اور تر اور خشک ایک زمین مین جمع ہون اور ہر ایک انسان تم مین سے اپنی آرزو کے موافق مانگے اور مین ہر ایک سائل کو جو کچھ اُسنے مانگا ہو دیدون تو یہ بات میری بادشاہی سے کچھ نقصان نہین کرتی مگر جیساکہ کوئی تم مین سے دریا مین گذرا اور اُسنے اُس دریا مین سوئی کو ڈبویا

ثم رد فعها اليه ذٰلك باني جواد واجد ماجد افعل ما اريد عطائی كلام وعذابی كلام انما امری لشیٔ اذا اردت ان اقول له كن فيكون هٰذا حديث حسن وروی بعضهم هٰذا الحديث عن شهر بن حوشب عن معد يكرب عن ابی ذر عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا الاعمش عن عبد الله بن عبد الله عن سعد مولیٰ طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يحدث حديثا لو لم اسمعه الا مرة او مرتين حتی عد سبع مرات ولكنی سمعته اكثر من ذلك سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول كان الكفل من بنی اسرائيل لا يتورع من ذنب عمله فاتته امرأة فاعطاها ستين دينارا علی ان يطاها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته ارعدت وبكت فقال ما يبكيك اكرهتك قالت لا ولكنه عمل ما عملته قط وما حملنی عليه الا الحاجة فقال تفعلين انت هٰذا وما فعلته اذهبی فهی لك وقال لا والله لا اعصی الله بعدها ابدا فمات من ليلته فاصبح مكتوب علی بابه ان الله قد غفر الكفل هٰذا حديث حسن وقد رواه شيبان وغير واحد عن الاعمش ورفعوه ورواه بعضهم عن الاعمش ولم يرفعه وروی ابو بكر بن عياش هٰذا الحديث عن الاعمش فاخطأ فيه وقال عن عبد الله بن عبد الله عن سعيد بن جبير عن ابن عمر وهو غير محفوظ وعبد الله بن عبد الله الرازی هو كوفی كانت جدته سرية لعلی بن ابی طالب وقد روی عن عبد الله بن عبد الله الرازی عبيدة الضبی والحجاج بن ارطاة وغير واحد حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن الحارث بن سويد ثنا عبد الله بحديثين احدهما عن نفسه

پھر اُسکو اپنی طرف اُٹھا لیا یہ اسواسطے ہو کہ مین سخی ہون پانے والا یعنی جو چیز مین چاہتا ہون حاصل کر لیتا ہون مجھ سے کوئی چیز فوت نہین ہوتی عزت والا۔ مین کرتا ہون جو ارادہ کرتا ہون۔ میری بخشش کلام ہو اور میرا عذاب کلام کیونکہ میرا حکم کسی چیز کے واسطے جب مین ارادہ کرتا ہون یہ ہے کہ مین اُس کو کہتا ہون کُن یعنی ہو جا تو وہ ہو جاتی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو شہر بن حوشب سے اُسنے معدی کرب سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے حدیث کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے سعد سے جو طلحہ کا غلام ہے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے اگر مین نے ایک بار یا دو بار حتی کہ سات بار تک بھی سُنی ہوتی تو مین بیان نہ کرتا لیکن مین نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک شخص کفل نامی بنی اسرائیل مین سے کسی گناہ کے کرنے سے پرہیز نہ کرتا تھا سو اُسکے پاس ایک عورت آئی اور اُسنے اُسکو ساٹھ دینار زنا کرنے کی شرط پر دیے پس جب وہ مرد اُسکے پاس اسجگہ بیٹھا کہ جہان مرد اپنی عورت کے پاس بیٹھتا ہو تو وہ عورت کانپ گئی اور رو پڑی پس کہا اُس مرد نے کس چیز نے تجھے رولایا ہے کیا مین نے تجھ پر جبر کیا ہو کہا اُس عورت نے کہ نہین لیکن یہ ایسا کام ہو کہ مین نے اُسکو آج تک کبھی نہین کیا اور مجھے اس کام پر نہین برانگیختہ کیا مگر حاجت نے یعنی مین اب ایک حاجت ضروری کے مارے اس کام کو کرنے لگی ہون پس کہا اُس مرد نے تو یہ کام حاجت کے لیے کرتی ہے اور تو نے آگے نہین کیا سو یہ دینار تیرے لئے ہین اور کہا اُس مرد نے قسم ہے اللہ کی مین بعد اُسکے کبھی اللہ کی نافرمانی نہین کرونگا پس وہ مرد اُسی رات کو مرگیا تو صبح کو اسکے دروازے پر یہ بات لکھی گئی کہ اللہ تعالے نے کفل کو بخشدیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہو۔ اور روایت کیا ہو اسکو شیبان اور کئی ایک نے اعمش سے اور اُنھون نے اُسکو مرفوع کیا ہو اور بعض نے اُسکو اعمش سے روایت کیا ہو اور اُسکو مرفوع نہین کیا۔ اور روایت کیا ہو ابو بکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے پس اُسنے اسمین خطا کی ہو اور کہا ہو کہ یہ روایت ہو عبد اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اور یہ محفوظ نہین۔ اور عبد اللہ بن عبد اللہ رازی وہ کوفی ہے اور اُسکی دادی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھی اور روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی ایک نے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمارہ بن عمیر سے اُسنے حارث بن سوید سے کہا اُسنے ہمسے عبد اللہ نے دو حدیثین بیان کی ہین ایک تو اپنی طرف سے

۱؎ یعنی اگر کوئی سوئی کو دریا مین ڈبو کر نکالے تو کیا اس سوئی نے اس دریا سے کچھ پانی کم کر دیا ہو یعنی کچھ بھی کم نہین کیا اسی طرح سے پروردگار کی بخشش کرنے سے اُسکی بادشاہی سے کوئی چیز کم نہین ہوتی ۱۲

والآخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ فی اصل جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب وقع علی انفہ قال بہ ھکذا فطار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ افرح بتوبۃ احدکم من رجل بارض فلاۃ دویۃ مھلکۃ معہ راحلتہ علیھا زادہ وطعامہ وشرابہ ومایصلحہ فاضلھا فخرج فی طلبھا حتی اذا ادرکہ الموت قال ارجع الی مکانی الذی اضللتھا فیہ فاموت فیہ فرجع الی مکانہ فغلبتہ عینہ فاستیقظ فاذا راحلتہ عند رأسہ علیھا طعامہ وشرابہ ومایصلحہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وفیہ عن ابی ھریرۃ والنعمان بن بشیر وانس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** احمد بن منیع نا زید بن حباب نا علی بن مسعدۃ الباھلی نا قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث علی بن مسعدۃ عن قتادۃ **باب حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک عن معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت ھذا حدیث صحیح وفی الباب عن عائشۃ وانس وابی شریح الکعبی وھو العدوی واسمہ خویلد بن عمرو **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن یزید بن عمرو عن ابی عبد الرحمٰن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث ابن لھیعۃ **باب حدثنا** ابراھیم بن سعید الجوھری نا ابو اسامۃ ثنی برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ

اور دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عبد اللہ نے بیشک مومن اپنے گناہوں کو اس طرح سے دیکھتا ہے کہ گویا پہاڑ کی جڑ مین ہین اپنے اوپر گرنے کا خوف کرتا ہے اور فاجر اپنے گناہون کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے کہ اُسکی ناک پر گرے تو اُسنے اسطرح سے اشارت کی اور وہ اُڑ گئی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ کے ساتھ اس مرد سے بھی زیادہ تر فرحناک ہوتا ہے جو چٹیل میدان ہلاکی کے مکان مین ہے اُسکے ساتھ اُسکی سواری ہے کہ جسپر اُسکا کھانا اور پانی تھا اور جو چیز اسکے لائق تھی سو اُسنے اسکو گم پایا اور وہ اُسکی تلاش مین نکلا یہانتک کہ جب اسکو موت نے پالیا تو دل مین کہنے لگا مین پلٹ چلتا ہون اُس مکان کی طرف جہان سے مین نے اُسکو گم کیا ہے سو اسی مین مین مرتا ہون پس وہ اپنے مکان کی طرف پلٹ آیا پھر اُس کو نیند نے غلبہ کیا پھر جاگا تو دیکھا کہ اُس کی سواری اُس کے سر کے پاس کھڑی ہے۔ اسپر اس کا کھانا اور پینا پڑا ہے۔ اور جو چیز جو اُس کے لائق ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسمین روایت ہے ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے انھون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسعدہ باہلی نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہر ایک بنی آدم گنہگار ہے اور نیک گنہگارون کے توبہ کرنیوالے ہین یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق علی بن مسعدہ سے وہ راوی ہے قتادہ سے **باب حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے اُس نے زہری سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ اپنے مہمان[۱] کا اکرام کرے اور جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نیک بات کرے یا چپ رہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عائشہؓ اور انسؓ اور ابی شریح کعبی سے اور یہ عدوی ہے۔ اور نام اُس کا خویلد بن عمرو ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن عمرو سے اُس نے ابی عبد الرحمٰن حبلی سے اُس نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چپ کی اُس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق ابن لہیعہ سے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی مجھے یزید بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسےٰ سے

---

[۱] مہمان کا اکرام یہ ہے کہ اُسکو مکان مین اُتارے اگر ہو سکے تو عمدہ کھانا کھلائے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے۔ مہمان نوازی کا تین دن حق ہے اگر آگے کرے گا تو ثواب پائیگا۔ اس حدیث کا آخر فقرہ اسپر دال ہے کہ واہی تواہی قصے کہانیاں جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اُنکا کہنا اور سننا منع ہے ۱۲

قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى المسلمين افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده هذا حديث صحيح غريب من حديث ابى موسى حدثنا احمد بن منيع نا محمد بن الحسن بن ابى يزيد الهمدانى عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله قال احمد قالوا من ذنب قد تاب منه هذا حديث حسن غريب وليس اسناده بمتصل خالد بن معدان لم يدرك معاذ بن جبل وروى عن خالد بن معدان انه ادرك سبعين من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم **باب** حدثنا عمر بن اسمعيل بن مجالد بن سعيد الهمدانى نا حفص بن غياث ح وثنا سلمة بن شبيب نا امية بن القاسم قال نا حفص بن غياث عن برد بن سنان عن مكحول عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك هذا حديث غريب ومكحول قد سمع من واثلة بن الاسقع وانس بن مالك وابى هند الدارى ويقال انه لم يسمع من احد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم الا من هؤلاء الثلثة ومكحول الشامى يكنى اباعبد الله وكان عبدا فاعتق ومكحول الازدى بصرى سمع من عبد الله بن عمرو ويروى عنه عمارة بن زاذان حدثنا على بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن تميم عن عطية قال كثيرا ما كنت اسمع مكحولا يسأل فيقول ندانم **باب** حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن على بن الاقمر عن ابى حذيفة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احب انى حكيت احدا وان لى كذا وكذا هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى

کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپ نے جسکی زبان[1] اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے طریق ابی موسےٰ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے ثور بن یزید سے اُس نے خالد بن معدان سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کا عیب لگائے وہ نہیں مرتا جب تک کہ وہ اس فعل کو خود نہ کرلے ۔ کہا امام احمد بن حنبل نے لوگوں نے کہا ہے اس گناہ سے کہ جس سے اُس نے توبہ[2] کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا ۔ اور مروی ہے خالد بن معدان سے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ سے ملاقات کی ہے **باب حدیث** کی ہم سے عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے ح اور حدیث کی ہم سے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن قاسم نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے برد بن سنان سے اُس نے مکحول سے اُس نے واثلہ بن اسقع سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کر شاید اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور تجھے اس میں مبتلا کرے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ اور مکحول نے سُنا ہے واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور کہا گیا ہے کہ اُسنے سوائے ان تینوں کے اور کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے نہیں سنا اور مکحول شامی کی کنیت اباعبد اللہ ہے ۔ اور یہ غلام تھا پھر آزاد کیا گیا اور مکحول ازدی وہ بصری ہے ۔ عبد اللہ بن عمرو سے اس کا سماع ہے اور اس سے عمارہ بن زاذان روایت کرتا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے تمیم سے اُس نے عطیہ سے کہا اس نے میں بہت مرتبہ مکحول سے سنا کرتا تھا کہ اس سے سوال ہوتا تو وہ کہتا میں نہیں جانتا[3] **باب حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُس نے علی بن اقمر سے اُس نے ابی حذیفہ سے اُس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کسی کے عیب کی بات کرنے کو پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھے بسبب اس کے بہت دنیا ملے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ

ف۱ یعنی جس نے ادائے حقوق الٰہی کے ساتھ حقوق العباد بھی پورے طور سے ادا کئے ۔ اور وجہ تخصیص زبان اور ہاتھ کی یہ ہے کہ اکثر قسم ایذا کی انہیں دونوں سے سرزد ہوتی ہیں ۱۲ ف۲ امام احمد نے فرمایا ہے کہ لوگوں نے اس حدیث کے یہ معنی کہے ہیں کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کو ایسے گناہ کا عیب لگائے کہ جس سے اسنے توبہ کرلی ہے تو پھر وہ شخص عیب لگانیوالا مرتا نہیں جبتک کہ وہ خود اس فعل کا مرتکب نہولے ف۳ غرض اس سے یہ ہے کہ مکحول ثقہ آدمی تھا اپنے دل سے مسائل بنا کر بیان نہیں کرتا تھا جو مسئلہ کہ یاد ہوا تو وہ بیان کیا اور جو نہ آیا وہ صاف کہدیا کہ مجھے نہیں آتا

بن سعید وعبد الرحمٰن قالا نا سفیان عن علی بن الاقمر عن ابی حذیفة وکان من اصحاب عبد اللہ بن مسعود عن عائشة قالت حکیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فقال ما یسرنی انی حکیت رجلا وان لی کذا وکذا قالت فقلت یا رسول اللہ ان صفیة امرأة وقالت بیدھا ھکذا کانھا تعنی قصیرة فقال لقد مزجت بکلمة لو مزج بھا ماء البحر لمزج **باب حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سلیمٰن الاعمش عن یحییٰ بن وثاب عن شیخ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا کان یخالط الناس ویصبر علی اذاھم خیر من المسلم الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم قال ابن ابی عدی کان شعبة یری انه ابن عمر **حدثنا** ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم البغدادی نا معلی بن منصور نا عبد اللہ بن جعفر المخرمی ھو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمٰن بن محمد الاخنسی عن سعید المقبری عن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانھا الحالقة **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث صحیح غریب من ھذا الوجه وسوء ذات البین انما یعنی به العداوة والبغضاء وقوله الحالقة انھا تحلق الدین **حدثنا** ھناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلوٰة والصدقة قالوا بلیٰ قال صلاح ذات البین فان فساد ذات البین ھی الحالقة ھذا حدیث صحیح ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ھی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الرحمٰن بن مھدی

بن سعید اور عبد الرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے علی بن اقمر سے اُسنے ابی حذیفہ سے اور یہ عبد اللہ بن مسعود کے شاگردوں سے تھا اُس نے روایت کی عائشہؓ سے کہا اُنھوں نے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کے غیب کی بات کی پس فرمایا آپ نے مجھے یہ بات پسند نہین آتی کہ کسی کی بات کیا جاؤن اگرچہ مجھے اسقدر دنیا ملے کہا عائشہؓ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ صفیہ ایسی عورت اور حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسطور سے اشارت کی گویا مراد اُن کی اُس سے یہ تھی کہ وہ چھوٹے قد کی ہے پس فرمایا آپ نے تو نے ایسی بات کے ساتھ خلط ملط کیا ہے کہ اگر اسکے ساتھ دریا کا پانی خلط ملط کیا جاوے تو وہ بھی متغیر ہوجاوے **باب حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُس نے سلیمان اعمش سے اُس نے یحییٰ بن وثاب سے اُس نے ایک شیخ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھا مین گمان کرتا ہون کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے وہ مسلمان جو لوگون سے میل جول کرے اور اُن کی ایذا پر صبر کرے بہتر ہے اُس مسلمان سے جو لوگون سے میل جول نہ کرے اور نہ اُن کی ایذا پر صبر کرے - کہا ابن ابی عدی نے گویا شعبہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ شیخ ابن عمرؓ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو یحییٰ یعنی محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے معلے بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے یہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہے اس نے عثمان بن محمد اخنسی سے اُس نے سعید مقبری سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم درمیان کی برائی سے یعنے عداوت سے اس لئے کہ وہ مونڈنے والی ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث اسوجہ سے صحیح غریب ہے اور درمیان کی برائی سے مراد عداوت اور بغض ہے اور مونڈنے کے یہ معنی ہین کہ وہ دین کو مونڈتی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے عمرو بن مرہ سے اُس نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ام الدرداءؓ سے اُس نے ابی الدرداءؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تم کو خبر نہ دون اُس چیز کی جو روزے اور نماز اور صدقے کے درجے سے افضل ہے کہا لوگون نے نہین فرمایا آپ نے درمیان[1] کی اصلاح کرنی اسلیئے کہ درمیان کا فساد مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے یہ مونڈنے والی ہے مین یہ نہین کہتا کہ بالون کو مونڈتی ہے لیکن دین کو مونڈتی ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے

[1] یعنے ایک دوسرے سے اسطرح برتاؤ کرنا جس سے آپسمین محبت اور الفت پیدا ہو اور بغض اور کینے دور ہوجائین بیشک ایسے کام مین مشغول ہونا اور اُسکے اسباب پیدا کرنا نماز اور روزے اور صدقے سے افضل ہے اسلئے کہ تمام پیغمبر بعد سکھلانے توحید کے اسی فعل مین مشغول رہکر لوگونکی عادات رذیلہ کو دور کرتے رہے ایمان کا اعلیٰ جزو یہی ہے کہ انسان بُرے اخلاق ترک کرے اور نیک کو اختیار کرے

عن حرب بن شداد عن یحییٰ بن ابی کثیر عن یعیش بن الولید ان مولیٰ للزبیر حدثه ان الزبیر بن العوام حدثه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا انبئکم بما یثبت ذلک لکم افشوا السلام بینکم

باب حدثنا علی بن حجر نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن عیینة بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب اجدر ان یعجل اللہ لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع ما یدخر له فی الاخرة من البغی وقطیعة الرحم هذا حدیث صحیح **حدثنا** سوید نا عبد اللہ عن المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن جدہ عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خصلتان من کانتا فیه کتبه اللہ شاکرا صابرا ومن لم تکونا فیه لم یکتبه اللہ شاکرا ولا صابرا من نظر فی دینه الیٰ من هو فوقه فاقتدی به ومن نظر فی دنیاہ الیٰ من هو دونه فحمد اللہ علیٰ ما فضله به علیه کتبه اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینه الیٰ من هو دونه ونظر فی دنیاہ الیٰ من هو فوقه فاسف علی ما فاته منه لم یکتبه اللہ شاکرا ولا صابرا **حدثنا** موسیٰ بن حزام نا علی بن اسحٰق نا عبد اللہ نا المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ هذا حدیث غریب ولم یذکر سوید عن ابیه فی حدیثه **حدثنا** ابو کریب نا ابو معاویة ووکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا الیٰ من هو اسفل منکم ولا تنظروا الیٰ من هو فوقکم فانه اجدر

حرب بن شداد سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسنے یعیش بن ولید سے یہ کہ زبیر کے غلام نے اُسکو حدیث کی ہی یہ کہ زبیر بن عوام نے اسکو حدیث کی ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری طرف پہلی اُمتون کی بیماری چلی ہی یعنی حسد اور بغض وہ مونڈنے والا ہے مین یہ نہین کہتا کہ بالون کو مونڈتا ہے لیکن دین کو مونڈتا ہے۔ اور قسم ہی اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم جنت مین داخل نہین ہوگے جبتک ایمان نہ لاؤ۔ اور تم مومن نہین ہوگے جبتک کہ آپس مین محبت نہ رکھو کیا مین تمکو خبر نہ دون اس چیز کی جو اُسکو تمہارے واسطے مضبوط رکھے (وہ یہ ہی) آپس مین ایک دوسرے سے السلام علیک بہت کیا کرو۔ **باب حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے عیینہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بکرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ اسکے لائق نہین[ا] کہ اللہ تعالےٰ اُسکے کرنے والے کو دنیا مین عذاب دینے کی جلدی کرے باوجودیکہ اُسکے واسطے آخرت مین بھی ذخیرہ رکھے سوائے سرکشی اور قطع رحم کے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے مثنی بن صباح سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے دو خصلتین جس شخص مین ہون اللہ تعالیٰ اُسکو صابر و شاکر لکھتا ہی اور جس مین وہ دونون نہ ہون اللہ تعالےٰ اُسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر جو کوئی اپنے دین مین اُسکی طرف دیکھے جو اُس سے اعلیٰ ہے پھر اُسکی پیروی کرے اور جو دنیا کی بابت اُسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہو پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اُسپر کہ اللہ تعالےٰ نے اسکو اُسپر یعنی کم درجہ والے پر فضیلت دی ہے تو اللہ تعالےٰ اُسکو شاکر و صابر لکھتا ہے۔ اور جو کوئی اپنے دین مین اُسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہے اور دنیا مین نظر کرے اُسکی طرف جو اُس سے اعلیٰ درجے کا ہے پھر وہ اُس چیز پر جو اُس سے فوت ہوئی ہے یعنے اُسکو حاصل نہین ہوئی غم کھائے تو اللہ تعالیٰ اُسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن حزام نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث غریب ہی اور سوید نے اپنے باپ کا ذکر حدیث مین نہین کیا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کرو تم اُس کی طرف جو تمسے ادنیٰ درجے کا ہو اور نہ دیکھا کرو اُسکی طرف جو تمسے اعلیٰ درجہ کا ہو اسلئے کہ یہ بہت لائق ہے اسکے

[ا] سوائے سرکشی اور قطع رحمی کے اور کوئی ایسا گناہ نہین کہ جسکے بدلے عذاب دینے مین اللہ تعالیٰ جلدی کرے باوجودیکہ آخرت مین بھی اُسکے عذاب کا ذخیرہ رکھے ۱۲

ان لا تزدروا نعمة الله عليكم هذا حديث صحيح باب حدثنا بشر بن هلال البصري نا جعفر بن سليمان عن الجريري ح وثنا هارون بن عبد الله البزاز نا سيار نا جعفر بن سليمان عن سعيد الجريري والمعنى واحد عن ابي عثمن عن حنظلة الاسيدي وكان من كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه مر بابي بكر وهو يبكي فقال مالك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا ابابكر نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا راى عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فوالله انا كذلك انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقنا فلما راه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مالك يا حنظلة قال نافق حنظلة يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة حتى كانا راى عين فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضيعة ونسينا كثيرا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تدومون على الحال التي تقومون بها من عندي لصافحتكم الملائكة في مجالسكم وعلى فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح حدثنا سويد نا عبد الله عن شعبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه هذا حديث صحيح حدثنا احمد بن محمد بن موسى نا عبد الله بن المبارك نا ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو الوليد نا الليث بن سعد ثني قيس بن الحجاج المعنى واحد عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال كنت خلف النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام اني اعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذا سألت فاسال الله واذا استعنت فاستعن بالله

کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتون کو حقیر نہ جانو۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے بشر بن ہلال بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے جریری سے ح اور حدیث کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے کہا حدیث کی ہم سے سیار نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے سعید جریری سے اور معنے واحد ہین اُس نے ابی عثمان سے اُس نے حنظلہ اسیدی سے اور یہ آنحضرت کے ہمنشینون سے تھا یہ کہ وہ یعنے حنظلہ روتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گذرا پس کہا حضرت ابو بکر نے اے حنظلہ تجھے کیا ہوا ہے کہا اُس نے اے ابا بکر حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ ہم جب رسول اللہ صلعم کے پاس ہوتے ہین اور ہمکو دوزخ اور بہشت یاد دلاتے ہین تو ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ ہمارے سامنے ہین اور جب ہم آپ سے رجوع کرتے ہین اور بیبیون اور اسباب سے ملتے ہین تو بہت کچھ بھلا دیتے ہین کہا حضرت ابو بکرؓ نے سو قسم ہے اللہ کی مین بھی اسی طرح ہون چل ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلین پس ہم چلے سو جب ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا اے حنظلہ تجھے کیا ہوا کہا حنظلہ منافق ہو گیا ہے یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہین اور آپ دوزخ اور بہشت یاد کراتے ہین تو ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ دونون ہمارے سامنے ہین پس جب ہم آپکے پاس سے چلے آتے ہین اور بیبیون اور اسباب سے ملتے ہین تو بہت کچھ بھلا دیتے ہین کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو جسپر کہ تم میرے پاس سے اُٹھتے ہو تو تم کو فرشتے مجلسون اور فرشون اور راستون مین مصافحہ کرین لیکن اے حنظلہ یہ حال ایک گھڑی کا ہے۔ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی شخص تم مین سے مومن[1] نہین ہوگا جبتک کہ دوست نہ رکھے اپنے بھائی کے لئے جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لئے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسے نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور ابن لہیعہ نے انھون نے قیس بن حجاج سے کہا ترمذی نے اور حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے قیس بن حجاج نے معنے دونون کے واحد ہین اُس نے حنش صنعانی سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے مین ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا سو فرمایا آپ نے اے لڑکے مین تجھے چند باتین سکھلاتا ہون۔ اللہ تعالےٰ کو یاد رکھ اللہ تعالےٰ تجھے یاد رکھے گا اُسکو تو اپنے سامنے پائیگا جب تو کوئی سوال کرے تو اللہ تعالےٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالےٰ سے مدد مانگ

[1] یعنی کمال ایمان کا اسی صورت مین ہے کہ ہر ایک آدمی کو اپنا بھائی جانے اور اُس کے واسطے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشئ لم ينفعوك الا بشئ قد كتبه الله لك وان اجتمعوا على ان يضروك بشئ لم يضروك الا بشئ قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو حفص عمرو بن على ثنى يحيى بن سعيد القطان نا المغيرة بن ابى قرة السدوسى قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله اعقلها واتوكل او اطلقها واتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن على قال يحيى وهذا عندى حديث منكر قال ابو عيسى وهذا حديث غريب من حديث انس لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روى عن عمرو بن امية الضمرى عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا** ابو موسى الانصارى نا عبد الله بن ادريس نا شعبة عن بريد بن ابى مريم عن ابى الحوراء السعدى قال قلت للحسن بن على ما حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك الى ما لا يريبك فان الصدق طمانينة وان الكذب ريبة وفى الحديث قصة هذا حديث صحيح وابو الحوراء السعدى اسمه ربيعة بن شيبان **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن بريد نحوه **حدثنا** زيد بن اخزم الطائى البصرى نا ابراهيم بن ابى الوزير نا عبد الله بن جعفر المخرمى عن محمد بن عبد الرحمن بن نبيه عن محمد بن المنكدر عن جابر قال ذكر رجل عند النبى صلى الله عليه وسلم بعبادة واجتهاد وذكر اخر برعة فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا يعدل بالرعة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** هناد وابو زرعة وغير واحد قالوا نا قبيصة عن اسرائيل عن هلال بن مقلاص الصيرفى

اور جان لے یہ بات کہ اگر تمام امت اسپر جمع ہو کہ تجھے کچھ نفع پہونچائے تو تجھے کچھ نفع نہ پہونچا سکے گی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھا ہے اور اگر اس بات پر جمع ہو کہ تجھے کچھ نقصان پہونچائے تو تجھے کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق مین لکھا ہے قلمین[1] اٹھائی گئی ہین اور صحیفے خشک ہو گئے ہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی نے کہا سنا مین نے انس بن مالک سے کہتا کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا مین اونٹ[2] باندھوں اور توکل کروں یا اُسکو کھول دوں اور توکل کروں فرمایا آپ نے اُسکو باندھ اور توکل کر کہا عمرو بن علی نے کہ کہا یحیی نے اور یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔ کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث طریق انس سے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور مروی ہے بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ انصاری نے کہا اُسنے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے برید بن ابی مریم سے اُسنے ابی الحوراء سعدی سے کہا اُسنے مین نے حسن بن علی سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا چیز یاد رکھتے ہو کہا انھون نے مین آنحضرت سے یہ حدیث یاد رکھتا ہون کہ چھوڑ دے وہ چیز کہ تجھے شک[3] مین ڈالے اُسکی طرف جو تجھے شک مین نہ ڈالے اسلیئے کہ صدق طمانینت ہے اور کذب شک کی چیز ہے اور اس حدیث مین بہت بڑا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الحوراء سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے برید سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے محمد بن عبد الرحمن بن بنیہ سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے ایک مرد[4] کی عبادت اور مشقت کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا گیا۔ اور دوسرے پرہیزگار کا ذکر کیا گیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پرہیزگار کے برابر نہین ہو سکتا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور ابو زرعہ اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے قبیصہ نے اسرائیل سے اُس نے ہلال بن مقلاص صیرفی سے

[1] غرض یہ کہ جو کچھ ہونا تھا وہ سب کچھ ہو چکا ہے اب تغیر و تبدل تقدیر مین نہین ہے لہذا اسی ذات پاک کا ہی پورا توکل کرنا چاہیئے ۱۲ [2] ایک شخص نے آنحضرت سے سوال کیا کہ توکل کسطرح ہوتا ہے کیا اپنے اونٹ کو باندھ رکھون اور پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرون یا صرف اسی پر بھروسا کرون اور اسباب کو کام مین نہ لاؤن فرمایا توکل کے یہ معنی ہین کہ اسباب کو کام مین لایا جائے اور پھر بھروسا اُسی پر کرے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہین ؎ بر توکل زانوے اُشتر بہ بند ۱۲ [3] یعنی جب دل متردد ہوا اور ایک طرف یعنی حل یا حرمت کیطرف قرار نہ پکڑے تو شکی امر کو ڈالدینا چاہیئے اور قطعی امر کو اختیار کرنا چاہیئے یہ حکم انھین صورتون مین ہے کہ جنکی بابت کوئی قطعی فیصلہ شرعیت مین نہین ہوا اسلیئے صدق اور حق ایسی چیز ہے کہ اس سے دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کذب اور باطل مین دل بیقرار رہتا ہے ۱۲ [4] آنحضرت کے پاس دو آدمیون کا ذکر ہوا ایک کا یہ کہ عبادت مین بڑی جفاکشی کرتا ہے اور دوسرا پرہیزگار ہے یعنی گناہوں سے بچتا ہے اور عبادت میں کم مصروف رہتا ہے ۱۲

عن ابی بشیر عن ابی وائل عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیبا وعمل فی سنة
وامن الناس بوائقه دخل الجنة فقال رجل یا رسول اللہ ان هذا الیوم فی الناس لکثیر قال فسیکون فی قرون بعدی
هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث اسرائیل **حدثنا** عباس بن محمد نا یحیی بن ابی بکیر عن اسرائیل عن
هلال بن مقلاص نحو حدیث قبیصة عن اسرائیل **حدثنا** عباس الدوری نا عبد اللہ بن یزید نا سعید بن ابی ایوب عن
ابی مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سهل بن معاذ الجهنی عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی للہ ومنع للہ — ن حسن
واحب للہ وابغض للہ وانکح للہ فقد استکمل ایمانه هذا حدیث منکر **ابواب صفة الجنة** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب ما جاء فی صفة شجر الجنة **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا عبید اللہ بن موسی عن شیبان عن فراس عن عطیة عن
ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام لا یقطعها قال وذلک الظل
الممدود **حدثنا** قتیبة بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انه قال ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام وفی الباب عن انس وابی سعید هذا حدیث صحیح **حدثنا**
ابو سعید الاشج نا زیاد بن الحسن بن الفرات القزاز عن ابیه عن جده عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما فی الجنة شجرة الا وساقها من ذهب هذا حدیث غریب حسن **باب** ما جاء فی صفة الجنة ونعیمها **حدثنا**
ابو کریب نا محمد بن فضیل عن حمزة الزیات عن زیاد الطائی عن ابی هریرة قال قلنا یا رسول اللہ ما لنا اذا کنا عندک رقت قلوبنا وزهدنا

اُس نے ابی بشیر سے اُس نے ابی وائل سے اُس نے ابی سعید خدری سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پاک کھانا
کھائے اور سنت کے موافق عمل کرے اور اُس کی شرارت سے لوگ امن مین رہین تو وہ جنت مین داخل ہوگا پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ
آج کے دن لوگون مین البتہ بہت ہین فرمایا آپ نے میرے بعد بھی زمانون مین ہون گے یعنے اس قسم کے لوگ اس زمانہ سے خاص نہین بلکہ
تمام زمانون مین ہوتے جائینگے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُس کو مگر اسی وجہ سے یعنے طریق اسرائیل سے **حدیث** کی ہمسے عباس
بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی بکیر نے اسرائیل سے اُس نے ہلال بن مقلاص سے مثل حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے ہے
حدیث کی ہم سے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنے
عبد الرحیم بن میمون سے اُس نے سہل بن معاذ جہنی سے اُس نے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالے
کے واسطے دے اور اللہ کے واسطے منع کرے اور اللہ کے واسطے محبت کرے اور اللہ کے واسطے دشمنی کرے اور اللہ کے واسطے
نکاح کرے تو اُس نے اپنے ایمان کو پورا کر لیا - یہ حدیث منکر ہے **ابواب** جنت کی صفت مین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم — ن حسن
سے مروی ہین **باب** جنت کے درختون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے
عبید اللہ بن موسیٰ نے شیبان سے اُس نے فراس سے اُس نے عطیہ سے اُس نے ابی سعید خدری رض سے اُس نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین درخت ہے کہ سوار اُس کے سایہ مین سو سال تک سیر کرنے مین اُس کو قطع نہین کر سکتا
فرمایا آپ نے اور یہی ہے سایہ دراز یعنے خدا نے جو فرمایا ہے کہ بہشت مین سایہ دراز ہے اس سے یہی سایہ مراد ہے **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ رض سے اُسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین ایک درخت ہے سوار اُس کے سایہ مین سو برس تک سیر کر سکتا ہے۔
اور اس باب مین روایت ہے انس رض اور ابی سعید رض سے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن حسن بن فرات
قزاز نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے ابی حازم سے اُس نے ابی ہریرہ رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو درخت کہ جنت مین ہے اُس کی ساق سونے سے ہے یہ حدیث غریب حسن ہے **باب** جنت اور نعمتون کی صفت کے بیان مین
حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے حمزہ زیات سے اُس نے زیاد طائی سے اُس نے ابی ہریرہ رض
سے کہا اُس نے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمکو کیا ہے کہ جب ہم آپکے پاس ہوتے ہین تو ہمارے دل نرم ہوتے ہین اور زہد کرتے ہین۔

وكنا من اهل الآخرة فاذا خرجنا من عندك فانسنا اهالينا وشممنا الاولاد انكرنا انفسنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو انكم تكونون اذا خرجتم من عندي كنتم على حالكم ذلك لزارتكم الملائكة في بيوتكم ولو لم تذنبوا لجاء الله بخلق جديد كي يذنبوا فيغفر لهم قال قلت يا رسول الله مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنة ما بناؤها قال لبنة من فضة ولبنة من ذهب وملاطها المسك الاذفر وحصباؤها اللؤلؤ والياقوت وتربتها الزعفران من يدخلها ينعم لا يباس ويخلد لا يموت ولا تبلى ثيابهم ولا يفنى شبابهم ثم قال ثلث لا يرد دعوتهم الامام العادل والصائم حين يفطر ودعوة المظلوم يرفعها فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب تبارك وتعالى وعزتي لانصرنك ولو بعد حين هذا حديث ليس اسناده بذلك القوي وليس هو عندي بمتصل وقد روى هذا الحديث باسناد آخر عن ابي هريرة **باب** ما جاء في صفة غرف الجنة **حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لغرفا يرى ظهورها من بطونها وبطونها من ظهورها فقام اليه اعرابي فقال لمن هي يا نبي الله قال هي لمن اطاب الكلام واطعم الطعام وادام الصيام وصلى لله بالليل والناس نيام هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد الرحمن بن اسحاق هذا من قبل حفظه وهو كوفي وعبد الرحمن بن اسحق القرشي مديني وهو اثبت من هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد العزيز بن عبد الصمد العمي عن ابي عمران الجوني عن ابي بكر بن عبد الله بن قيس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة جنتين من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتين من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم

اولادنا

آنیتهما

اور اہل آخرت سے ہوتے ہین۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے نکلتے ہین اور اپنے اہل وعیال سے موانست کرتے ہین اور اولاد سے ملتے ہین تو دل ہمارے (اس طرف سے) منکر ہوتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو کہ جس حالت پر تم میرے پاس سے نکلتے ہو تو فرشتے تمھاری زیارت تمھارے گھرون مین کرین۔ اور اگر تم گناہ نہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ نئی پیدائش لائے تاکہ وہ گناہ کرین اور اُنکو وہ بخشے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو کس چیز سے پیدا کیا ہے فرمایا آپ نے پانی سے مین نے کہا جنت کی بنا کس سے ہے فرمایا آپ نے ایک اینٹ اسکی چاندی سے ہے اور ایک اینٹ سونے سے اور گارا اُس کا نہایت خوشبودار مشک کا ہے۔ اور کنکر اُس کے موتی اور یاقوت کے ہین اور مٹی اس کی زعفران کی جو کوئی اس مین داخل ہوگا منعم ہوگا محتاج نہ ہوگا اور ہمیشہ رہے گا مریگا نہین اور نہ اُن کے کپڑے پرانے ہون گے اور نہ اُن کے کپڑے پھٹین گے پھر فرمایا آپنے تین شخص ہین اُن کی دعا رد نہین ہوتی ایک بادشاہ عادل دوسرا روزہ دار جبکہ روزہ افطار کرے اور تیسرے دعا مظلوم کی اٹھاتا ہے اللہ اُس کو اوپر بادلون کے (مراد یہ کہ جلدی قبول کرتا ہے) اور کھولتا ہے اُس کے واسطے دروازے آسمانون کے اور فرماتا ہے پروردگار تبارک وتعالیٰ قسم ہے میری عزت کی ضرور مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد کچھ مدت کے ہو یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد قوی نہین اور نہ یہ میرے نزدیک متصل ہے اور یہ حدیث دوسری اسناد سے بھی ابی ہریرہؓ سے مروی ہے **باب** جنت کے جھروکھے کی صفت مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُسنے نعمان بن سعد سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ایسے جھروکھے ہین کہ انکے باہر کیطرف انکے اندر سے نظر آتی ہے اور اُنکے اندر کی طرف انکے باہر سے پس ایک اعرابی آپ کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کس کے لئے ہین اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے وہ اس شخص کے واسطے ہین جو کلام نرم کرے اور کھانا کھلائے اور روزون پر مداومت کرے اور رات مین اللہ تعالےٰ کے واسطے نماز پڑھے اس حالت مین کہ لوگ سوئے ہوئے ہون یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین نے اس عبد الرحمن بن اسحاق کے حق مین کلام کیا ہے اسکے حافظہ کی وجہ سے۔ اور یہ کوفی ہے اور عبد الرحمن بن اسحاق قرشی وہ مدینی ہے اور وہ اس کی نسبت ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد الصمد عمی نے ابی عمران جونی سے اُس نے ابی بکر بن عبد اللہ بن قیس سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین دو باغ ہین چاندی سے ہین برتن انکے اور جو کچھ کہ انمین ہے اور دو باغ ہین سونے کے ہین برتن انکے اور جو کچھ انمین ہے۔ اور درمیان لوگون کے

وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه فى جنة عدن وبهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم
قال ان فى الجنة لخيمة من درة مجوفة عرضها ستون ميلا فى كل زاوية منها اهل لا يرون الاخرين يطوف عليهم المؤمن
هذا حديث صحيح وابو عمران الجونى اسمه عبد الملك بن حبيب وابوبكر بن ابى موسى قال احمد بن حنبل لا يعرف اسمه وابو موسى
الاشعرى اسمه عبد الله بن قيس **باب** ماجاء فى صفة درجات الجنة **حدثنا** عباس العنبرى نا يزيد بن هارون نا شريك
عن محمد بن جحادة عن عطاء عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين
مائة عام هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة واحمد بن عبدة الضبى قالا نا عبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن عطاء
بن يسار عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان وصلى الصلوة وحج البيت لا ادرى اذكر
الزكوة ام لا الا كان حقا على الله ان يغفر له ان هاجر فى سبيل الله او مكث بارضه التى ولد بها قال معاذ الا اخبر بها الناس فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذر الناس يعملون فان فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس
اعلى الجنة واوسطها وفوق ذلك عرش الرحمن ومنها تفجر انهار الجنة فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس هكذا روى هذا
الحديث عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل وهذا عندى اصح من حديث همام عن
زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت وعطاء لم يدرك معاذ بن جبل ومعاذ قديم الموت مات فى خلافة
عمر **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا يزيد بن هارون انا همام عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس اعلاها درجة

اور اُنکے رب کے کوئی پردہ نہین ہوگا سوائے چادر کبریا کے جو کہ اُسکے مُنہ پر ہوگی جنت عدن مین اور ساتھ اس اسناد کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے جنت مین ایک خیمہ ہے موتی جوف دار سے عرض اُسکا ساٹھ میل کا ہے اُسکے ہر ایک زاویہ مین لوگ ہونگے
کہ دوسرون کو نہ دیکھین گے اُنکے پاس مومن آیئن جائین گے ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن
ابی موسیٰ کے حق مین امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ اس کا نام معلوم نہین ۔ اور ابو موسیٰ اشعری کا نام عبد اللہ بن قیس ہے ۔ **باب**
جنت کے درجات کے بیان مین حدیث کی ہمسے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے
شریک نے محمد بن جحادہ سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین سو درجہ
ہین ہر ایک درجہ مین سو سال کا فاصلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے کہا دونون نے
حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے معاذ بن جبلؓ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی رمضان کے روزے رکھے اور نماز پڑھے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے (راوی کہتا ہے مین نہین جانتا کہ آپ نے زکوۃ کا ذکر کیا ہے
یا نہین) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسکو بخشدیگا خواہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین ہجرت کرے یا اُس زمین مین کہ جس مین وہ پیدا ہوا ہے ٹھہرا رہے کہا
معاذ نے کیا مین اسکی لوگون کو خبر نہ دون پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے لوگون کو کہ عمل کرین کیونکہ جنت مین سو درجے
ہین ہر ایک درجہ مین اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور فردوس تمام جنت سے اعلیٰ ہے اور اسکے اوسط مین ہے
اور اوپر اُسکے اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہرین جاری ہوتی ہین پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو تو اُس سے فردوس
طلب کرو ایسے ہی یہ حدیث مروی ہے ہشام بن سعد سے اُسنے روایت کی زید بن اسلم سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے معاذ بن جبل سے
اور یہ میرے نزدیک بہت صحیح ہے حدیث ہشام سے جو مروی ہے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عطاء بن یسار سے اُسنے عبادہ بن
صامتؓ سے ۔ اور عطاء نے معاذ بن جبل کو نہین پایا ۔ اور معاذ قدیم الموت ہے یعنی مدت کا فوت ہو چکا ہے حضرت عمرؓ کی خلافت مین فوت
ہوا ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے زید بن اسلم سے اُسنے
عطاء بن یسار سے اُسنے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین سو درجے ہین درمیان ہر ایک
درجے کے اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ۔ اور فردوس سب سے اعلیٰ درجے مین ہے،

ومنها تفجر انهار الجنة الاربعة ومن فوقها يكون العرش فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا همام عن زيد بن اسلم نحوه **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان فى الجنة مائة درجة لو ان العالمين اجتمعوا فى احداهن لوسعتهم هذا حديث غريب **باب** ماجاء فى صفة نساء اهل الجنة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا فروة بن ابى المغراء نا عبيدة بن حميد عن عطاء بن السائب عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان المرأة من نساء اهل الجنة ليرى بياض ساقها من وراء سبعين حلة حتى يرى مخها وذلك بان الله تعالى يقول كانهن الياقوت والمرجان فاما الياقوت فانه حجر لو ادخلت فيه سلكا ثم استصفيته لاريته من ورائه **حدثنا** هناد نا عبيدة بن حميد عن عطاء بن السائب عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود نحوه بمعناه ولم يرفعه وهذا اصح من حديث عبيدة بن حميد وهكذا روى جرير وغير واحد عن عطاء بن السائب ولم يرفعوه **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابى عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان اول زمرة يدخلون الجنة يوم القيمة على مثل ضوء القمر ليلة البدر والزمرة الثانية على مثل احسن كوكب درى فى السماء لكل رجل منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من ورائها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** العباس بن محمد نا عبيد الله بن موسى نا شيبان عن فراس عن عطية عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والثانية على لون احسن كوكب درى فى السماء

اور اُس سے چاروں نہریں جنت کی چلتی ہیں اور اوپر اُسکے عرش ہے سو جب تم اللہ تعالے سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے زید بن اسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین سو درجے ہین اگر تمام جہان ایک درجے مین جمع ہو تو وہ اُنکو کافی ہو جائے یہ حدیث غریب ہے **باب** اہل جنت کی عورتون کے بیانمین حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے فروہ بن ابی المغراء نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے عطاء بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اہل جنت کی عورتون کی پنڈلی کی سفیدی ستر لباس کے اندر سے نظر آتی ہے حتی کہ اُنکا گودا دکھائی دیتا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کانہن الیاقوت والمرجان یعنی گویا وہ عورتین یاقوت اور مونگا ہین پس بہر حال یاقوت تو وہ پتھر ہے اگر تو اُسمین تاگا داخل کرے پھر اسکو صاف کرے تو ضرور تو اُس تاگے کو اُسکے اندر سے دیکھیگا حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے عطاء بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے عطاء بن سائب سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے مثل اسکے بالمعنے اور اُسنے اسکو مرفوع نہین کیا اور یہ صحیح ہے حدیث عبیدہ بن حمید سے اور ایسا ہی روایت کیا ہے جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے اور اُنھون نے اُسکو مرفوع نہین کیا حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہؓ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پہلا گروہ جو قیامت کے دن جنت مین داخل ہوگا وہ چودھوین رات کے چاند کی روشنی کے مانند ہوگا اور دوسرا گروہ مانند نہایت روشن ستارے آسمان کے - ان مین سے ہر ایک مرد کے واسطے دو عورتین ہونگی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے - اُن کی پنڈلیون کا گودا اس لباس کے اندر سے دکھائی دیگا - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید خدریؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پہلا گروہ جو جنت مین داخل ہوگا چودھوین رات کے چاند کے مانند ہوگا - اور دوسرا مانند نہایت روشن ستارے آسمان کے

لکل رجل منہم زوجتان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یبدو مخ ساقہا من ورائہا ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی صفۃ جماع اھل الجنۃ **حدثنا** محمود بن غیلان و محمد بن بشار قالا نا ابوداؤد الطیالسی عن عمران القطان عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع قیل یارسول اللہ او یطیق ذٰلک قال یعطی قوۃ مائۃ وفی الباب عن زید بن ارقم ھٰذا حدیث صحیح غریب لانعرفہ من حدیث قتادۃ عن انس الا من حدیث عمران القطان **باب** ماجاء فی صفۃ اھل الجنۃ **حدثنا** سوید بن نصر انا ابن المبارک انا معمر عن ھمام بن منبہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورتہم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لایبصقون ولا یتمخطون ولا یتغوطون اٰنیتہم فیہا من الذھب وامشاطہم من الذھب والفضۃ ومجامرہم من الالوۃ ورشحہم المسک ولکل واحد منہم زوجتان یریٰ مخ سوقہما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباغض قلوبہم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** سوید بن نصر نا عبداللہ بن المبارک نا ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان مایقل ظفر مما فی الجنۃ بدا لتزخرفت لہ مابین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اھل الجنۃ اطلع فبدا اساورہ لطمس ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم ھٰذا حدیث غریب لانعرفہ بھٰذا الاسناد الا من حدیث ابن لھیعۃ وقد روی یحیی بن ایوب ھٰذا الحدیث عن یزید بن ابی حبیب وقال عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان میں سے ہر ایک مرد کے لئے دو عورتیں ہوں گی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے انکی پنڈلیوں کا گودا انکے اندر سے ظاہر ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اہل جنت کے جماع کی صفت میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور محمد بن بشار نے کہا اُن دونوں نے حدیث کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے عمران قطان سے اُس نے قتادہ سے اُس نے انس رضؓ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر ایک مؤمن جنت میں اتنی اتنی قوت جماع کی دیا جائیگا [1] کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا فرمایا آپ نے سو کی قوت دیا جائے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ارقم سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہے انس سے مگر طریق عمران قطان سے **باب** اہل جنت کی صفت میں **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا صورت ان کی مثل صورت چودھویں رات کے چاند کے ہوگی۔ نہ ان کو تھوک آئیگا اور نہ رینٹ اور نہ پیخانہ۔ برتن ان کے اس میں سونے سے ہوں گے۔ اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی سے اور بخور انکے عود سے اور پسینہ ان کا مشک ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے واسطے دو عورتیں ہوں گی ان کی پنڈلیوں کا گودا بسبب حسن کے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان میں کچھ اختلاف اور بغض نہ ہوگا۔ دل اُن کے ایک مرد کے دل کی طرح ہونگے صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر برابر اس چیز کے کہ جس کو ناخن اُٹھاتے ہیں ظاہر ہو جائے ان چیزوں سے کہ جنت میں ہیں تو روشن کر دے اس چیز کو جو درمیان اطراف آسمانوں اور زمین کے ہے۔ اور اگر ایک مرد بھی اہل جنت سے جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہوں تو آفتاب کی روشنی کو مٹا دیں جیسا کہ آفتاب ستاروں کی روشنی کو مٹاتا ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُس کو ساتھ اس اسناد کے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن ایوب نے اس حدیث کو یزید بن ابی حبیب سے اور کہا یہ روایت ہے بواسطہ عمر بن سعد بن ابی وقاصؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ وہ مثلا بیس اور تیس عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی قوت دیا جائیگا یا مراد یہ ہے کہ وہ اتنی بار جماع کرنے کی قوت دیا جائے گا ۱۲

باب ماجاء فی صفة ثیاب اهل الجنة **حدثنا** محمد بن بشار وابو هشام الرفاعی قالا نا معاذ بن هشام عن ابیه عن عامر الاحول عن شهر بن حوشب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة جرد مرد کحلی لا یفنی شبابهم ولا تبلی ثیابهم هذا حدیث غریب **حدثنا** ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قوله وفرش مرفوعة قال ارتفاعها کما بین السماء والارض مسیرة خمسمائة عام هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد وقال بعض اهل العلم فی تفسیر هذا الحدیث معناه ان الفرش فی الدرجات وبین الدرجات کما بین السماء والارض **باب** ماجاء فی صفة ثمار الجنة **حدثنا** ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحٰق عن یحییٰ بن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن ابیه عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکر سدرة المنتهی قال یسیر الراکب فی ظل الفنن منها مائة سنة او یستظل بظلها مائة راکب شك یحییٰ فیها فراش الذهب کان ثمرها القلال هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی صفة طیر الجنة **حدثنا** عبد بن حمید نا عبد الله بن مسلمة عن محمد بن عبد الله بن مسلم عن ابیه عن انس بن مالك قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ما الکوثر قال ذاك نهر اعطانیه الله یعنی فی الجنة اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیه طیر اعناقها کاعناق الجزر قال عمر ان هذه لناعمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکلتها انعم منها هذا حدیث حسن ومحمد بن عبد الله بن مسلم هو ابن اخی بن شهاب الزهری **باب** ماجاء فی صفة خیل الجنة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عاصم بن علی نا المسعودی عن علقمة بن مرثد عن سلیمان

باب اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور ابو ہشام رفاعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے عامر احول سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کے بدن اور منھ پر بال نہونگے آنکھین انکی سیاہ ہونگی۔ اُنکی جوانی فنا نہوگی اور نہ اُن کے کپڑے پرانے ہون گے یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُس نے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین وفرش مرفوعة فرمایا آپ نے بلندی انکی اسقدر ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے مسافت پانسو سال کی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر مین معنے اس کے یہ ہین کہ فراش بیچ درجون کے ہین اور بعد درمیان درجون کے مثل اسکے ہے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے **باب** جنت کے میوون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُس نے محمد بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اسمار بنت ابی بکر صدیق رضؓ سے کہا اُس نے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سدرة المنتہی کا ذکر کیا گیا فرمایا آپ نے سوار اسکی شاخون کے سایہ مین سو سال سیر کر سکتا ہے یا فرمایا آپ نے سو سوار اس کے سایہ مین بیٹھ سکتے ہین۔ شک کیا یحیی نے۔ اس مین سونے کی ٹڈیان ہین گویا پھل اس کے مٹکے ہین یعنے پھل اُس کا مٹکون کے برابر ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** جنت کے جانورون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے محمد بن عبد اللہ بن مسلم سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُس نے رسول اللہ صلعم سوال کئے گئے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ نہر ہے مجھے اللہ تعالےٰ نے دی ہے یعنی جنت مین زیادہ سفیدی مین ہی دودھ سے اور بہت میٹھی ہے شہد سے اس مین جانور ہین گردنین انکی مثل گردنین اونٹون کے ہین کہا حضرت عمر رضؓ نے یہ جانور نہایت خوش نصیب ہین کیونکہ معیشت انکی کوثر مین ہے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کھانے والے اُنکے اُنسے بھی خوش نصیب ہین یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم وہ ابن شہاب زہری کا بھتیجا ہے **باب** جنت کے گھوڑون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان

بن بريدة عن ابيه ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هل في الجنة من خيل قال ان الله ادخلك الجنة فلا تشاء ان تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء تطير بك في الجنة حيث شئت قال وسأله رجل فقال يا رسول الله هل في الجنة من ابل قال فلم يقل له ما قال لصاحبه فقال ان يدخلك الله الجنة يكن لك فيها ما اشتهت نفسك ولذت عينك **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن عبد الرحمن بن سابط عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه وهذا اصح من حديث المسعودي **حدثنا** محمد بن اسمعيل بن سمرة الاحمسي نا ابو معاوية عن واصل بن السائب عن ابي سورة عن ابي ايوب قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله اني احب الخيل افي الجنة خيل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادخلت الجنة اتيت بفرس من ياقوتة له جناحان فحملت عليه ثم طار بك حيث شئت هذا حديث ليس اسناده بالقوي ولا نعرفه من حديث ابي ايوب الا من هذا الوجه وابو سورة هو ابن اخي ابي ايوب يضعف في الحديث ضعفه يحيى بن معين جدا وسمعت محمد بن اسمعيل يقول ابو سورة هذا منكر الحديث يروي مناكير عن ابي ايوب لا يتابع عليها **باب** ماجاء في سن اهل الجنة **حدثنا** ابو هريرة محمد بن فراس البصري نا ابو داود نا عمران ابو العوام عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يدخل اهل الجنة الجنة جردا مردا مكحلين ابناء ثلثين او ثلاث وثلاثين سنة هذا حديث حسن غريب وبعض اصحاب قتادة رووا هذا عن قتادة مرسلا ولم يسندوه **باب** ماجاء في كم صف اهل الجنة

بن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا سو کہا اُس نے یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا اور اُس میں یاقوت سُرخ کے جس گھوڑے پر تو نے سوار ہونا چاہا اور جہاں کہیں تیری مرضی ہوئی کہ جنت میں لے کر اُڑے تو تجھے لیجائے گا۔ اور کہا راوی نے اور ایک مرد نے آپ سے سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ کیا جنت میں اونٹ ہونگے کہا راوی نے پس آپ نے اُسکو وہ جواب نہ دیا جو کہ اُسکے صاحب کو دیا تھا اور فرمایا اگر تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں داخل کیا تو تیرے لئے جنت میں جو کچھ تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھیں لذت پکڑیں موجود ہوگا۔ حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے عبد الرحمن بن سابط سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے بالمعنے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث مسعودی سے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل بن سمرہ احمسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے واصل بن سائب سے اُسنے ابی سورہ سے اُس نے ابی ایوب سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں گھوڑوں کو دوست رکھتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تو جنت میں داخل ہوا تو تیرے پاس گھوڑا یاقوت کا لایا جائے گا اس کے دو پر ہونگے پھر تو اُسپر سوار کیا جائے گا۔ پھر جہاں تیری مرضی ہوگی تجھے لے کر اُڑے گا۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی ایوب سے مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو سورہ وہ ابی ایوب کا بھتیجا ہے حدیث میں ضعیف ہے بہت ضعیف کیا اُسکو یحییٰ بن معین نے اور سُنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہے یہ ابو ایوب سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے اُنپر کوئی اسکا متابع نہیں ہوتا۔ **باب** اہل جنت کی عمر کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ یعنی محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے عمران یعنی ابو العوام نے قتادہ سے اُس نے شہر بن حوشب سے اُسنے عبد الرحمن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے جنت میں داخل ہونگے ایسی حالت میں کہ اُنکے بدن اور مُنھ پر کوئی بال نہ ہوگا آنکھیں سُرمگین ہونگی تیس یا تینتیس برس کے ہونگے یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض شاگرد قتادہ نے اسکو قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اور اُسکو مسند نہیں کیا۔ **باب** اس بیان میں کہ اہل جنت کی کتنی صفیں ہونگی۔

لہ مشتی اکثر نسخہائے ترمذی میں مذکور نہیں لیکن مشکوۃ میں ترمذی کی روایت سے موجود ہے حاصل مطلب کا یہ ہے کہ جس چیز کو دل جنت میں چاہے گا وہ وہاں موجود ہوگی ۱۲

حدثنا حسين بن يزيد الطحان الكوفى نا محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم هذا حديث حسن وقد روى هذا الحديث عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلاً ومنهم من قال سليمان بن بريدة عن ابيه وحديث ابى سنان عن محارب بن دثار حسن وابو سنان اسمه ضرار بن مرة وابو سنان الشيبانى اسمه سعيد بن سنان وهو بصرى وابو سنان الشامى اسمه عيسى بن سنان هو القسملى **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن ابى اسحٰق قال سمعت عمرو بن ميمون يحدث عن عبد الله بن مسعود قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى قبة نحو من اربعين فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اترضون ان تكونوا ربع اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا شطر اهل الجنة ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة ما انتم فى الشرك الا كالشعرة البيضاء فى جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء فى جلد الثور الاحمر هذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن عمران بن حصين وابى سعيد الخدرى **باب** ماجاء فى صفة ابواب الجنة **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادى نا معن بن عيسى القزاز عن خالد بن ابى بكر عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے حسین بن یزید طحان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ضرار بن مرہ سے اُسنے محارب بن دثار سے اُس نے ابن بریدہ سے اُس نے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی ایک سو بیس[۱۲] صفین[ف۱] ہون گی اسّی تو اس امت سے ہون گی اور چالیس باقی امتون سے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث علقمہ بن مرثد سے اُس نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور بعض نے ان مین سے کہا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سلیمان بن بریدہ کے اس کے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی جو محارب بن دثار سے ہے حسن ہے اور ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور یہ بصری ہے۔ اور ابو سنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے وہ قسملی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا مین نے عمرو بن میمون سے کہ حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُس نے ہم تقریبًا چالیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ مین موجود تھے سو کہا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو کہا اُنھون نے ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو کہا اُنھون نے ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے آدھے[ف۲] ہو سبب اسکا یہ ہے کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے اور کوئی داخل نہین ہوگا اور نہین ہو تم شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال بیل سیاہ کی کھال مین۔ یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما۔ **باب** جنت کے دروازون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسیٰ قزاز نے خالد بن ابی بکر سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف۱۔ بریدہ کی حدیث مین مذکور ہے کہ اسّی صفین امت محمدی سے جنت مین داخل ہونگی اور چالیس اور امتون سے اور ابن مسعود کی حدیث مین ہے کہ امت محمدی نصف اہل جنت کی ہوگی صورت مطابقت کی دونون مین یہ ہے کہ اولاً حدیث بریدہ کی ابن مسعود کی حدیث کا مقابلہ نہین کرسکتی دوسرا جواب یہ ہے کہ ابن مسعود کی حدیث مین دوسرے طریق سے لفظ ارجو کا آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو پہلے امید اسی قدر ہوگی پھر آپکو اللہ تعالی کی جانب سے زیادتی کی بشارت دی گئی ہو تیسرا جواب یہ ہے کہ جائز ہے کہ اسّی اور چالیس صفون کے آدمی تعداد مین یکسان ہون اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے جو تیسرے جواب کو رد کیا ہے کہ حضرت کے قول (کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صف ہوگی) سے معلوم ہوتا ہے کہ تعداد ہر ایک صف کی برابر ہوگی یہ جواب شیخ صاحب کا ٹھیک نہین کیونکہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ستر ہزار میری امت سے بلا حساب جنت مین داخل ہونگے رواہ البخاری اگر اسیقدر کے موافق تمام صفین ہونگی تو جنت مین داخل ہونیوالے آدمی بہت ہی کم ہونگے حالانکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کلمہ گو ہے وہ جنت مین داخل ہوگا بموجب اس حدیث کے اور بموجب حدیث بخاری کے جسمین تعداد کا ذکر ہے ایک ہی زمانہ مین اسقدر آدمی جنتی موجود ہو جاتے ہین کہ اسّی صفین ہو جائین بلکہ ایک ملک کے اسقدر آدمی جنتی موجود ہونگے اور ایک صحیح حدیث مین آیا ہے کہ پہلی جماعت جو جنت مین داخل ہوگی اُنکے منھ چودھوین رات کے چاند کے مثل روشن ہونگے دوسری کے مثل نہایت ستارے روشن کے اس حدیث سے بھی التزامًا نکلتا ہے کہ تمام صفین برابر نہین ہونگی پس ثابت ہوا کہ تعداد صفون کی مختلف ہوگی وہو المراد ۱۲ ف۲ حضرت نے پہلے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر

باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضه مسيرة الراكب المجود ثلاثا ثم انهم ليضغطون عليه حتى تكاد مناكبهم تزول
هذا حديث غريب وسألت محمدا عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال لخالد بن ابی بكر مناكير عن سالم بن عبد الله **باب** ماجاء
فی سوق الجنة **حدثنا** محمد بن اسمٰعيل نا هشام بن عمار نا عبد الحميد بن حبيب بن ابی العشرين نا الاوزاعی ثنا حسان بن
عطية عن سعيد بن المسيب انه لقی ابا هريرة فقال ابو هريرة اسأل الله ان يجمع بينی وبينك فی سوق الجنة فقال سعيد افيها
سوق قال نعم اخبرنی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فيها بفضل اعمالهم ثم يؤذن فی
مقدار يوم الجمعة من ايام الدنيا فيزورون ربهم ويبرز لهم عرشه ويتبدى لهم فی روضة من رياض الجنة فتوضع لهم
منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ويجلس ادناهم و
مافيهم من دنی على كثبان المسك والكافور مايرون ان اصحاب الكراسی بافضل منهم مجلسا قال ابو هريرة قلت يا رسول
الله وهل نرى ربنا قال نعم هل تتمارون فی رؤية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا لا قال كذلك لا تتمارون فی رؤية مِنْ
ربكم ولا يبقى فی ذلك المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة حتى يقول للرجل منهم يا فلان بن فلان اتذكر يوم قلت
كذا وكذا فيذكره ببعض غدراته فی الدنيا فيقول يا رب افلم تغفر لی فيقول بلى فبسعة مغفرتی بلغت منزلتك هذه
فبيناهم على ذلك غشيتهم سحابة من فوقهم فامطرت عليهم طيبا لم يجدوا مثل ريحه شيئا قط ويقول ربنا قوموا الى
ما اعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتم فناتی سوقا قد حفت به الملٰئكة فيه مالم تنظر العيون الى مثله ولم تسمع الاذان

دروازہ میری امت کا کہ جس سے جنت مین داخل ہوگی غرض اس کا مثل مسافت تین دن سوار تیز رو کے ہے پھر وہ اسپر مزدحم ہو جائین گے
یعنے یک دفعہ گر پڑین گے یہانتک کہ قریب ہوگا کہ اُن کے کاندھے دور ہو جائین یعنی پھر اُن کا اتنا انبوہ ہوگا کہ ایک دوسرے سے ملکر ان کے
کاندھے دور ہو جانے کو پہونچ جائین گے یہ حدیث غریب ہے اور مین نے محمد سے اس حدیث کے بابت سوال کیا تو اُس نے اس کو نہ
پہچانا اور کہنے لگا کہ خالد بن ابی بکر کی منکر روایتین ہین سالم بن عبد اللہ سے ۔ **باب** جنت کی بازار کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے
محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عمار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نے کہا حدیث کی
ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے حسان بن عطیہ نے سعید بن مسیب سے یہ کہ وہ ابو ہریرہ رضؓ سے ملا پس کہا ابو ہریرہ نے مین اللہ تعالیٰ
سے سوال کرتا ہون کہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار مین جمع کرے سو کہا سعید نے کیا اُس مین بازار ہے کہا اُس نے ہان خبر دی ہے مجھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جب اہل جنت اس مین داخل ہون گے تو اس مین موافق اپنے اپنے اعمال کے نازل ہون گے یعنے
ہر ایک کو موافق اس کے عمل کے درجہ بیٹھنے کا ملیگا پھر برابر دن جمعہ کے ایام دنیا سے آواز دیجائیگی تو اپنے رب کی زیارت کرین گے اور
ان کے لئے رب کا عرش ظاہر ہوگا اور خود پروردگار انکے واسطے ایک باغ مین جنت کے باغون سے ظاہر ہوگا ۔ اور انکے واسطے نور اور موتی
اور یاقوت اور زبرجد اور سونے اور چاندی کی منبرین رکھی جائین گی اور کمتر درجہ کا ان مین سے مشک کے تودے پر بیٹھے گا اور ان مین
سے کوئی خسیس نہین ہے ۔ اور انکو یہ توہم نہ ہوگا کہ کرسیون والے ان مین مجلس مین سے افضل ہین ۔ کہا ابو ہریرہ رضؓ نے مین نے کہا یا رسول اللہ
اور کیا ہم اپنے رب کو دیکھین گے فرمایا آپ نے ہان کیا تم آفتاب مین اور چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کہا
ہم نے کہ نہین فرمایا آپ نے اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے مین شک نہ کروگے اور اس مجلس مین کوئی شخص نہ رہے گا مگر اللہ تعالیٰ
اس سے خود بالمشافہہ کلام کرے گا حتیٰ کہ ان مین سے ایک مرد کو کہیگا اے فلان بن فلان کیا تو فلان دن کو یاد رکھتا ہے کہ تو نے
فلان فلان بات کہی تھی اور اس کو بعض گناہ اس کے جو کہ اُس نے دنیا مین کئے تھے یاد کرائیگا پھر وہ مرد کہے گا اے رب میرے کیا تو نے
مجھے نہین بخشا سو وہ کہے گا کیون نہین پس بسبب میری بخشش ہی کے تو اس مرتبہ کو پہونچا ہے سو وہ اُسی حالت مین ہی ہونگے کہ انکو بادل
انکے اوپر سے ڈھانپ لے گا اور اُنپر ایسی خوشبو برسائیگا کہ اُنھون نے آگے کبھی ایسی خوشبو پائی نہین ہوگی اور ہمارا رب کہے گا کھڑے
ہو جاؤ اس کی طرف جو مین نے تمھارے لئے عزت دار چیزین تیار کی ہین سو تم جو کچھ چاہو پس ہم ایک ایسی بازار مین آئین گے
کہ اس کو فرشتون نے پر کیا ہوگا ۔ اس مین ایسی چیزین ہونگی کہ نہ تو آنکھون نے ایسی دیکھی ہین اور نہ کانون نے سُنی ہین ۔

ولم يخطر على القلوب فيحمل الينا ما اشتهينا ليس يباع فيها ولا يشترى وفى ذلك السوق يلقى اهل الجنة بعضهم بعضا قال فيقبل الرجل
ذو المنزلة المرتفعة فيلقى من هو دونه وما فيهم دنى فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضى آخر حديثه حتى يتخيل عليه
ما هو احسن منه وذلك انه لا ينبغى لاحد ان يحزن فيها ثم ننصرف الى منازلنا فتتلقانا ازواجنا فيقلن مرحبا واهلا لقد جئت
وان لك من الجمال افضل مما فارقتنا عليه فنقول انا جالسنا اليوم ربنا الجبار ويحقنا ان ننقلب بمثل ما انقلبنا هذا حديث
غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن منيع وهناد قالا نا ابو معاوية نا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد
عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى الجنة لسوقا ما فيها شرى ولا بيع الا الصور من الرجال والنساء فاذا
اشتهى الرجل صورة دخل فيها هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء فى رؤية الرب تبارك وتعالى **حدثنا** هناد نا
وكيع عن اسمعيل بن ابى خالد عن قيس بن ابى حازم عن جرير بن عبد الله البجلى قال كنا جلوسا عند النبى صلى الله عليه وسلم
فنظر الى القمر ليلة البدر فقال انكم ستعرضون على ربكم فترونه كما ترون هذا القمر لا تضامون فى رؤيته فان استطعتم ان
لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبها فافعلوا ثم قرأ فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب
هذا حديث صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانى عن عبد الرحمن بن
ابى ليلى عن صهيب عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله للذين احسنوا الحسنى وزيادة قال اذا دخل اهل الجنة الجنة
نادى منادى ان لكم عند الله موعدا قالوا الم يبيض وجوهنا وينجنا من النار ويدخلنا الجنة قالوا بلى

اور نہ دلوں میں گذری ہیں پس ہماری طرف اُٹھایا جائیگا جو کچھ ہم چاہیں گے نہ اُسمیں خرید ہوگی اور نہ فروخت۔ اور اس بازار میں اہل جنت بعض بعض کو ملینگے سو ایک مرد صاحب مرتبے بلند کا آئیگا اور اپنے کمتر کے مرتبے والے سے ملاقات کریگا (اور اُنمیں خسیس کوئی نہیں ہوگا) اور اسکو لباس اس شخص کا جو اس پر وہ دیکھے گا بُرا معلوم ہوگا پس انکی بات ابھی تمام نہ ہوئی ہوگی کہ اسکو معلوم ہو جائیگا کہ اسکا لباس مجھ سے اچھا ہے۔ اور سبب اسکا یہ ہے کہ کسی کو لائق نہیں کہ اسمیں مغموم ہو۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف واپس آئینگے اور اپنی بیویوں سے ملاقات کرینگے سو وہ ہمسے کہینگی مرحبا و اہلاً یعنی مبارک ہو تمکو اور تم اپنے گھر میں آئے ہو اور تم آئے ہو ایسی حالت میں کہ تمہاری خوبصورتی زیادہ ہوگئی ہے اسوقت سے کہ جبسے آپنے ہمسے مفارقت کی تھی پس ہم کہینگے ہم آج کے دن اپنے رب جبار کے پاس بیٹھے ہیں اور لائق ہے کہ ہماری یہی صورت ہو جائے کہ جیسے ہم ہو گئے ہیں (جمالِ ہمنشین در من اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم) یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علی رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک بازار ہے نہ اُسمیں خرید ہے اور نہ فروخت مگر تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پس جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کریگا تو اُسمیں داخل ہو جائیگا یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اللہ تبارک و تعالیٰ کے دیدار کے بیان میں حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ بجلی رض سے کہا اُسنے ہم نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس آپنے چودھویں رات کے چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا بیشک اپنے رب کے روبرو پیش کیے جاؤگے اور تم اُسکو ایسا دیکھوگے جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو تم اُسکے دیکھنے میں کچھ شک نہ کروگے سو تم اگر یہ بات کر سکو کہ تم طلوع آفتاب سے پہلے نماز پڑھو اور اُسکے غروب سے پہلے نماز پڑھو مغلوب نہ ہو جاؤ تو کیا کرو یعنی یہ نماز ترک نہ کیا کرو پھر آپنے یہ آیت پڑھی فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب یعنی تسبیح کر ساتھ حمد رب اپنے کے پہلے چڑھنے آفتاب کے اور پہلے غروب کے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت بن بنانی سے اسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے صہیب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ فرمایا آپنے جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائینگے تو آوازہ دینے والا یہ آواز دیگا کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک وعدہ ہے کہینگے کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے منھوں کو سفید نہیں کیا اور آگ سے نجات نہیں دی اور جنت میں داخل نہیں کیا کہینگے فرشتے کیوں نہیں (یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے

لہ غرض یہ ہے کہ جب کوئی آدمی دوسرے کی ملاقات کو آیا اور دیکھا کہ اُسکا لباس میرے لباس سے اچھا نہیں ہے تو اتنے میں ہی اُسکا لباس اُس سے بہتر ہو جائیگا یا یہ معنی ہیں کہ اگر کمتر درجہ والے کے دل میں گذرا کہ اس شخص کا لباس میرے لباس سے بہتر ہے تو باتوں باتوں ہی میں اسکا لباس بھی اُسکے لباس سے بہتر ہو جائیگا ۱۲

عہ آنحضرت صلعم نے ان دو نمازوں کی تخصیص اس وجہ سے کی کہ ان دونوں وقتوں میں راحت اور نیند کی طرف نفس کا میلان ہوتا ہے اور عصر کے وقت لوگ معاملات اور بازار وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اس لیے ان میں سستی ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

فیکشف الحجاب قال فواللہ ما اعطاھم شیئا احب الیھم من النظر الیہ ھذا حدیث انما اسندہ حماد بن سلمۃ ورفعہ وروی سلیمان بن المغیرۃ ھذا الحدیث عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قولہ **حدثنا** عبد بن حمید اخبرنی شبابۃ بن سوار عن اسرائیل عن ثویر قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وزوجاتہ ونعیمہ وخدامہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن اسرائیل عن ثویر عن ابن عمر مرفوعا ورواہ عبد الملک بن ابجر عن ثویر عن ابن عمر موقوفا ورواہ عبید اللہ الاشجعی عن سفیان عن ثویر عن مجاھد عن ابن عمر قولہ ولم یرفعہ **حدثنا** بذلک ابو کریب محمد بن العلاء نا عبید اللہ الاشجعی عن سفیان عن ثویر عن مجاھد عن ابن عمر نحوہ ولم یرفعہ **حدثنا** محمد بن طریف الکوفی نا جابر بن نوح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تضامون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر ھل تضامون فی رؤیۃ الشمس قالوا لا قال فانکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رویتہ ھذا حدیث حسن غریب وھکذا روی یحیی بن عیسی الرملی وغیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عبد اللہ بن ادریس عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابن ادریس عن الاعمش غیر محفوظ وحدیث ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصح وھکذا رواہ سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ مثل ھذا الحدیث

تم پر بہت احسان کیا ہے مگر اسکی ابھی ایک نعمت باقی ہے جسکے حق مین فرمایا ہے کہ مین زیادہ دونگا وہ زیادتی یہ ہے) پس پردہ اُٹھایا جائیگا فرمایا آنحضرت نے پس قسم ہے اللہ کی کوئی چیز اللہ تعالی نے انکو نہین دی جو انکو اسکی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو- اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے- اور روایت کیا ہے سلیمان بن مغیرہ نے اس حدیث کو ثابت بنانی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے قول اسکا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے شبابہ بن سوار نے اسرائیل سے اُس نے ثویر سے کہا اُسنے سنا مین نے ابن عمرؓ سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت مین سے کمتر مرتبے والا وہ شخص ہے جو اپنے باغون اور بیویون اور نعمتون اور خادمون کی کیطرف ہزار برس کے فاصلہ سے دیکھیگا- اور بہت عزت والا اللہ تعالے کے نزدیک وہ شخص ہے جو اس کے مُنھ کی طرف صبح اور شام دیکھے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہٌ یومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے بہت مُنھ تروتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہونگے- اور یہ حدیث کئی وجہ سے مرفوعًا مروی ہے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ثویر سے اُسنے ابن عمرؓ سے اور روایت کیا ہے اسکو عبد الملک بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے موقوفًا- اور روایت کیا اسکو عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُس نے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اسنے ابن عمر سے قول اُسکا اور اسکو مرفوع نہین کیا- **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے ابو کریب یعنے محمد بن علا نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن نوح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کیا تم آفتاب کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کہا انھون نے کہ نہین فرمایا آپ نے بیشک تم رب کو دیکھو گے جیسا کہ چودھوین رات کے چاند کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے مین کچھ شک نہین کرتے- یہ حدیث حسن غریب ہے- اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحیی بن عیسے رملی وغیرہ نے اعمش سے اُس نے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے- اور روایت کیا ہے عبد اللہ بن ادریس نے اعمش سے اسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے- اور حدیث ابن ادریس کی جو اعمش سے ہے محفوظ نہین ہے اور حدیث ابی صالح کی جو بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بہت صحیح ہے- اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے- اور بواسطہ ابی سعیدؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر اس وجہ سے بھی مثل اس حدیث کے مروی ہے،

وهو حديث صحيح ايضاً **باب** حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن
يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا
وسعديك فيقول هل رضيتم فيقولون ما لنا لا نرضى وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول انا اعطيكم افضل من
ذلك قالوا واي شيء افضل من ذلك قال احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم ابدا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء
في ترائي اهل الجنة في الغرف حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله نا فليح بن سليمان عن هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراؤن في الغرفة كما يتراؤن الكوكب الشرقي او الكوكب الغربي الغارب
في الافق او الطالع في تفاضل الدرجات فقالوا يا رسول الله اولئك النبيون قال بلى والذي نفسي بيده واقوام امنوا بالله ورسوله
وصدقوا المرسلين هذا حديث صحيح **باب** ما جاء في خلود اهل الجنة واهل النار حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء
بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يجمع الله الناس يوم القيمة في صعيد واحد
ثم يطلع عليهم رب العلمين فيقول الا يتبع كل انسان ما كانوا يعبدون فيمثل لصاحب الصليب صليبه ولصاحب التصاوير
تصاويره ولصاحب النار ناره فيتبعون ما كانوا يعبدون ويبقى المسلمون فيطلع عليهم رب العلمين فيقول الا تتبعون الناس
فيقولون نعوذ بالله منك ونعوذ بالله منك الله ربنا وهذا مكاننا حتى نرى ربنا وهو يامرهم ويثبتهم ثم يتوارى ثم يطلع
فيقول الا تتبعون الناس فيقولون نعوذ بالله منك نعوذ بالله منك الله ربنا وهذا مكاننا حتى نرى ربنا وهو يامرهم

اور وہ حدیث بھی صحیح ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے
زید بن اسلم سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرمائے گا
بہشتی لوگون سے کہ اے بہشتیو سو وہ کہین گے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین پھر خدا فرمائیگا کہ کیا تم راضی ہوئے وہ کہین گے کیون نہ ہم راضی ہون
حالانکہ تونے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسی کو نہین دیا پھر خدا فرمائیگا مین تمکو اس سے بھی عمدہ چیز دیتا ہون وہ کہین گے بہشت سے عمدہ چیز کیا ہی خدا فرمائیگا
اب مین نے آتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد مین تمپر کبھی غصہ نہ کرونگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل جنت کا جھروکھون مین آپسمین
دیکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے اُسنے عطار بن یسار سے اُس نے
ابی ہریرہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک اہل جنت ایک دوسرے کو آپسمین دیکھین گے جیسا کہ دیکھتے ہین لوگ
ستارے شرقی کو یا ستارے غربی کو جو کنارے مین غروب ہونیوالا ہو یا طلوع کرنیوالا ہو درجات[1] کی زیادتی مین پس کہا لوگون نے یا رسول اللہ
وہ تو نبی ہونگے فرمایا آپ نے ہان قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اور وہ قومین بھی ہون گی جو اللہ اور رسول کے ساتھ
ایمان لائی ہین اور پیغمبرون کو سچ جانا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** اہل جنت اور اہل نار کے خلود کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علار بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگون کو قیامت کے دن ایک زمین مین جمع کریگا پھر اُنپر رب العالمین جھانکے گا اور کہیگا کیون نہین تابع ہوتا ہر ایک
انسان جسکی وہ عبادت کرتا تھا۔ پھر صاحب صلیب کے لئے صلیب کی تصویر بنائی جائیگی اور صاحب تصویر کے لئے تصویر کی اور صاحب
آگ کے لئے آگ کی یعنی جسکی جو پرستش کرتا تھا اسکی صورت اسکے سامنے لائی جائیگی سو وہ جسکی عبادت کرتے تھے اسی کے تابع ہوجائینگے
اور مسلمان باقی رہین گے پھر اُنپر رب العالمین جھانکے گا اور کہیگا تم کیون لوگون کے پیچھے نہین لگتے پس وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ چاہتے ہین
ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ چاہتے ہین۔ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور یہ ہمارا مکان ہے یہانتک کہ ہم اپنے رب کو دیکھین یعنی جبتک ہم اسکو دیکھینگے
نہین یہان ہی ٹھہرے رہین گے اور وہی انکو حکم دے رہا ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنی خود ہی پروردگار انکو حکم دے رہا ہے کہ لوگونکے پیچھے لگو اور خود ہی
اُنکے دلونکو مستحکم کر رہا ہے کہ پھرنے نہین دیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوشیدہ ہوگا پھر اُنپر جھانکیگا اور کہیگا تم کیون لوگونکے پیچھے نہین لگتے وہ کہینگے ہم اللہ کے
ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہین۔ اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہمارا مکان ہے یہانتک کہ ہم اپنے رب کو دیکھین اور وہی انکو حکم دے رہا ہے

[1] یعنی بعض کا بعض سے اسقدر درجہ بلند ہوگا کہ جیسے ستارہ کنارے غربی یا شرقی مین آسمان مین دور سے نظر آتا ہے ۱۲

ويثبتهم قالوا وهل نراه يا رسول الله قال وهل تضارون فی رؤية القمر ليلة البدر قالوا لا يا رسول الله قال فانكم لا تضارون فی رؤيته تلك الساعة ثم يتوارى ثم يطلع فيعرفهم نفسه ثم يقول انا ربكم فاتبعونی فيقوم المسلمون ويوضع الصراط فيمرون عليه مثل جياد الخيل والركاب وقولهم عليه سلم سلم ويبقى اهل النار فيطرح منهم فيها فوج فيقال هل امتلأت فتقول هل من مزيد ثم يطرح فيها فوج فيقال هل امتلأت فتقول هل من مزيد حتى اذا اوعبوا فيها وضع الرحمن قدمه فيها وازوى بعضها الى بعض ثم قال قط قالت قط قط فاذا ادخل الله تعالى اهل الجنة الجنة واهل النار النار اتى بالموت ملببا فيوقف على السور الذی بين اهل الجنة واهل النار ثم يقال يا اهل الجنة فيطلعون خائفين ثم يقال يا اهل النار فيطلعون مستبشرين يرجون الشفاعة فيقال لاهل الجنة ولاهل النار هل تعرفون هذا فيقولون هؤلاء وهؤلاء قد عرفناه هو الموت الذی وكل بنا فيضجع فيذبح ذبحا على السور ثم يقال يا اهل الجنة خلود لا موت ويا اهل النار خلود لا موت هذا حديث حسن صحيح

حدثنا سفيان بن وكيع نا ابی عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابی سعيد يرفعه قال اذا كان يوم القيمة اتی بالموت كالكبش الاملح فيوقف بين الجنة والنار فيذبح وهم ينظرون فلو ان احدا مات فرحا لمات اهل الجنة ولو ان احدا مات حزنا لمات اهل النار هذا حديث حسن وقد روی عن النبی صلى الله عليه وسلم روايات كثيرة مثل هذا ما يذكر فيه امر الرؤية ان الناس يرون ربهم وذكر القدم وما اشبه هذه الاشياء والمذهب فی هذا عند اهل العلم من الائمة مثل سفيان الثوری ومالك بن انس وسفيان بن عيينة وابن المبارك ووكيع وغيرهم انهم رووا هذه الاشياء وقالوا نروی هذه الاحاديث ونؤمن بها ولا يقال كيف وهذا الذی اختاره اهل الحديث ان يرووا هذه الاشياء كما جاءت ويؤمن بها ولا تفسر ولا يتوهم ولا يقال كيف

اور وہی انکو ثابت رکھتا ہے کہا صحابہ نے اور کیا ہم اسکو دیکھیں گے یا رسول اللہ۔ فرمایا آپنے اور کیا تم چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین شک کرتے ہو کہا اُنھون نے کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا آپنے سو تم اسکے دیدار مین بھی اس گھڑی شک نہ کروگے پھر پوشیدہ ہو جائیگا پھر جھانکیگا اور انکو اپنے آپ ظاہر کریگا پھر فرمائیگا مین تمھارا رب ہون سو تم میرے پیچھے لگو پھر مسلمان کھڑے ہو جائین گے۔ اور پل صراط رکھا جائے گا اور لوگ اسپر مثل تیز رو گھوڑے اور اونٹ کے گذرینگے اور قول انکا اسپر یہ ہوگا سلم سلم یعنے الٰہی ہمکو سلامت رکھ سلامت رکھ۔ اور دوزخ والے باقی رہینگے سو انمین سے ایک فوج اسمین ڈالی جائیگی اور اس دوزخ سے کہا جائیگا کیا تو پر ہو گئی ہے وہ کہے گی ہل من مزید یعنی ہر کچھ زیادتی۔ پھر ایک فوج اسمین ڈالی جاوے گی اور کہا جائیگا کیا تو پر ہو گئی ہے وہ کہے گی ہل من مزید یہانتک کہ جب وہ تمام اسمین ڈالے جائینگے تو خدا تعالی اپنا قدم مبارک اسمین رکھے گا اور بعض اسکا بعض کیطرف سمٹ جائیگا پھر پروردگار فرمائیگا کہ بس وہ کہے گی بس بس۔ پھر جب اللہ تعالے جنت والون کو جنت مین داخل کرلیگا اور دوزخیون کو دوزخ مین تو موت گریبان پکڑ کر لائی جائیگی اور اس دیوار پر کھڑی کی جائیگی جو بہشتیون اور دوزخیون کے درمیان ہے۔ پھر کہا جائیگا اے اہل جنت سو وہ ڈرتے ہوے جھانکین گے پھر کہا جائیگا اے اہل نار تو وہ خوشی کی حالت مین شفاعت کی اُمید رکھتے ہوے جھانکین گے پھر اہل جنت اور اہل نار سے کہا جائیگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو تو وہ اور یہ کہینگے ہم اسکو پہچانتے ہین یہ وہ موت ہے جو ہمارے ساتھ موکل تھی پھر اس کو لٹایا جائیگا اور اسی دیوار پر ذبح کیا جائیگا پھر کہا جائیگا اے اہل جنت اب اسمین ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہین اور اے اہل نار اب اسمین ہمیشہ رہنا ہے مرنا نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپنے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو موت کو مثل دنبہ ابلق کے لایا جائیگا اور درمیان جنت اور دوزخ کے کھڑا کیا جائیگا پھر اسکو لوگون کے دیکھتے ہوئے ذبح کیا جائیگا سو اگر کوئی خوشی سے مرتا تو اہل جنت مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مرجاتے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین مروی ہین مثل اسکے کہ جنمین امر دیدار الٰہی کا ذکر ہے یہ کہ لوگ اپنے رب کو دیکھین گے اور جنمین کہ ذکر قدم کا ہی اور جو چیز کہ انکے مشابہ ہی۔ اور مذہب اس بارہ مین اہل علم کا اماموں سے مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عینیہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہ کا یہ ہی کہ وہ ان حدیثون کو روایت کرتے ہین اور کہتے ہین یہ حدیثین روایت کی جاوین اور ہم انکے ساتھ ایمان لاتے ہین اور نہ کہا جاوے کہ یہ کسطرح ہے اور یہی مذہب ہے کہ جسکو محدثین نے پسند کیا ہے کہ ان حدیثون کی روایت کرتے ہین اور کہتے ہین یہ حدیثین روایت کیجاوین اور تفسیر نہ کی جاوے اور نہ کہا جاوے کہ کس طرح ہین

وهذا امر اهل العلم الذى اختاروا و ذهبوا اليه ومعنى قوله فى الحديث فيعرفهم نفسه يعنى يتجلى لهم **باب** ماجاء حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمٰن نا عمرو بن عاصم انا حماد بن سلمة عن حميد وثابت عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات هٰذا حديث حسن غريب صحيح من هٰذا الوجه **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنة والنار ارسل جبرئيل الى الجنة فقال انظر اليها والى ما اعددت لاهلها فيها قال فجاءها فنظر اليها والى ما اعد الله لاهلها فيها قال فرجع اليه قال فوعزتك لا يسمع بها احد الا دخلها فامر بها فحفت بالمكاره فقال رجع اليها فانظر الى ما اعددت لاهلها فيها قال فرجع اليها فاذا هى قد حفت بالمكاره فرجع اليه فقال فوعزتك لقد خفت ان لا يدخلها احد قال اذهب الى النار فانظر اليها والى ما اعددت لاهلها فيها فاذا هى يركب بعضها بعضا فرجع اليه فقال فوعزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فامر بها فحفت بالشهوات فقال ارجع اليها فرجع اليها فقال فوعزتك لقد خشيت ان لا ينجو منها احد الا دخلها هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى احتجاج الجنة والنار **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة والنار فقالت الجنة يدخلنى الضعفاء والمساكين وقالت النار يدخلنى الجبارون

اور یہ امر اہل علم کا ہے کہ جسکو اُنھون نے اختیار کیا ہے اور جسکی طرف گئے ہین۔ اور معنی اس قول کے جو حدیث مین مذکور ہے فیعرفہم نفسہ یہ ہین کہ پروردگار انکے لئے ظاہر ہوگا **باب** گھیری گئی بہشت ساتھ تکلیفات کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ خواہشات نفسانی کے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے حمید اور ثابت سے اُنھون نے انس رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت[لہ] مشقت اور تکلیفات سے اور گھیری گئی دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہؓ سے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا اس کی طرف دیکھ اور اس کی طرف کہ جو کچھ مین نے اس مین اس کے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے سو جبرئیل علیہ السلام آئے اور اسکی طرف دیکھا اور اس کی طرف کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہی فرمایا آپنے پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف آکر کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی جو کوئی اُسکو سنے گا اسمین داخل ہو جائیگا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالےٰ نے اسکی طرف جا اور اسکی طرف دیکھ کہ جو مین نے اسمین اسکے اہلون کیواسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے پس جبرئیل علیہ السلام اسکی طرف گئے دیکھا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی ہے پھر جبرئیل علیہ السلام واپس ہو کر اللہ تعالیٰ کیطرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی مجھے خوف ہوا ہے کہ اب اسمین کوئی بھی داخل نہین ہوگا کیونکہ اب تکلیفات اُٹھا کر اسمین داخل ہونا پڑیگا اور یہ امر لوگون کو گوارا نہین ہوگا فرمایا اللہ نے دوزخ کیطرف جا۔ اور اسکی طرف دیکھ اور اسکی طرف کہ جو کچھ مین نے اسمین اسکے اہلون کے واسطے تیار کیا ہے دیکھا تو بعض اسکا بعض پر سوار ہو رہا ہے یعنی بعض بعض کو کھا رہا ہے پس جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کیطرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی اسکو کوئی سنکر داخل نہین ہوگا پس حکم دیا گیا تو وہ خواہشات نفسانی سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکی طرف جا تو وہ گئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ مجھے خوف ہوا ہے اب اس سے کوئی نجات نہین پائیگا سب اسی مین داخل ہونگے کیونکہ تمام لوگ خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑینگے اور وہی اسکے باعث ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنت اور دوزخ کے جھگڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ نے جھگڑا[عہ] کیا سو کہا جنت مین مجھ مین ضعیف لوگ اور مسکین داخل ہونگے اور کہا دوزخ نے مجھ مین سرکش

لہ یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی۔

عہ علامہ طیبی نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ کا جھگڑا حقیقۃً مراد ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ قادر ہے کہ ان مین یہ قدرت پیدا کر دے یا بطور تمثیل کے آپ نے فرمایا واللہ اعلم۔ منہ

والمتکبرون فقال للنار انت عذابی انتقم بک ممن شئت وقال للجنة انت رحمتی ارحم بک من شئت هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ما لادنی اهل الجنة من الکرامة **حدثنا** سوید بن نصر نا ابن المبارک نا رشدین بن سعد ثنی عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادنی اهل الجنة الذی له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد ویاقوت کما بین الجابیة الی صنعاء وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغیر او کبیر یردون بنی ثلاثین فی الجنة لایزیدون علیها ابدا وکذلک اهل النار وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان علیهم التیجان ان ادنی لؤلؤة منها لتضئ ما بین المشرق والمغرب هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد **حدثنا** ابوبکر محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن عامر الاحول عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن اذا اشتهی الولد فی الجنة کان حمله ووضعه وسنه فی ساعة کما یشتهی هٰذا حدیث حسن غریب وقد اختلف اهل العلم فی هٰذا فقال بعضهم فی الجنة جماع ولا یکون ولد هکذا روی عن طاؤس ومجاهد وابراهیم النخعی وقال محمد قال اسحٰق بن ابراهیم فی حدیث النبی صلی الله علیه وسلم اذا اشتهی المؤمن الولد فی الجنة کان فی ساعة کما یشتهی ولکن لایشتهی قال محمد وقد روی عن ابی رزین العقیلی عن النبی صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة لایکون لهم فیها ولد وابو صدیق الناجی اسمه بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس **باب** ماجاء فی کلام الحور العین **حدثنا**

اور متکبر داخل ہونگے پس اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے کہا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جس شخص سے چاہوں انتقام لوں اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ جس کو چاہوں رحمت کروں[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو کچھ کمتر درجہ والے بہشتی کیواسطے عزت ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کمتر اہل جنت کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ شخص ہوگا کہ جسکے لئے اسّی ہزار خادم اور بہتّر بیویاں ہونگی۔ اور اسکے واسطے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے اسقدر کھڑا کیا جائیگا جسقدر کہ فاصلہ الجابیہ سے صنعا تک ہے (الجابیہ شام میں شہر ہے اور صنعا یمن میں) اور ساتھ اس اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے جو کوئی جنتی چھوٹا یا بڑا مرتا ہے تو وہ جنت میں تیس برس کا ہوکر داخل ہوگا اسپر کبھی وہ زیادہ نہیں ہونگے اور ایسا ہی دوزخیوں کا حال ہے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ اُنپر ایسے تاج ہونگے کہ کمتر درجے کا موتی انمیں سے مابین مشرق اور مغرب کو روشن کردیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر یعنے محمّد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپنے عامر احول سے اُسنے ابی صدیق ناجی سے اُسنے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو حمل اسکا اور جننا اسکا اور سن اسکا (جو کہ جنتیوں کے لئے ہوگا) ایک ساعت میں ہوگا جیسا کہ وہ خواہش کریگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض نے جنت میں جماع ہوگا اور اولاد نہوگی ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے کہ کہا[2] اسحاق بن ابراہیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں کہ (مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو اولاد ایک ساعت میں ہوجائے گی جیسا کہ وہ خواہش کرے گا) لیکن وہ خواہش نہیں کریگا۔ کہا محمدؐ نے اور مروی ہے بواسطہ ابی زرین عقیلی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے واسطے جنت میں اولاد نہ ہوگی۔ اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے بکر بن قیس **باب** حورین فراخ چشم کے کلام کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے

[1] یعنی یہ کام میری مشیت اور میرے اختیار میں ہے ایک کو میں نے سبب رحمت کا بنادیا اور دوسرے کو سبب عذاب کا میں جسطرح چاہوں کروں میرے کام میں کوئی علت نہیں اُٹھا سکتا تمھارے یہ جھگڑے بیفائدہ ہیں ۱۲ [2] اسحاق بن ابراہیم نے کہا ہے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو اسکی خواہش کے موافق فی الفور اولاد ہوجائے گی اس سے مراد یہ ہے کہ بالفرض اگر اس کی خواہش ہوئی تو ہوگی مگر اسکی خواہش ہونی نہیں ۱۲

هناد واحمد بن منيع قالا نا ابو معاوية نا عبد الرحمن بن اسحٰق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان فی الجنة لمجتمعا للحور العين يرفعن باصوات لم يسمع الخلائق مثلها يقلن نحن الخالدات فلا نبيد ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضيات فلا نسخط طوبی لمن كان لنا وكنا له وفی الباب عن ابی هريرة وابی سعيد وانس حديث علی حديث غريب **باب** ماجاء فی صفة انهار الجنة **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا الجريری عن حكيم بن معاوية عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ان فی الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانهار بعد هذا حديث حسن صحيح وحكيم بن معاوية هو والد بهز **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن بريد بن ابی مريم عن انس بن مالك قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من سأل الله الجنة ثلث مرات قالت الجنة اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من النار هكذا روی يونس عن ابی اسحٰق هذا الحديث عن بريد بن ابی مريم عن انس عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه وقد روی عن ابی اسحٰق عن بريد بن ابی مريم عن انس بن مالك قوله **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن ابی اليقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ثلاثة علی كثبان المسك اراه قال يوم القيمة يغبطهم الاولون والاخرون رجل ينادی بالصلوات الخمس فی كل يوم وليلة ورجل يؤم قوما وهم به راضون وعبد ادی حق الله وحق مواليه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا عن سفيان الثوری وابو اليقظان اسمه عثمان بن عمير

ہناد اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علیؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین حورین فراخ چشم کے واسطے ایک مقام ہے کہ وہان جمع ہوتی ہین وہ اسمین ایسی بلند آواز کرتی ہین کہ اسکے مثل خلقت نے سنا نہین کہتی ہین ہم ہمیشہ رہنے والی ہین سو ہلاک نہ ہون گی اور ہم ناز پروردہ ہین سو محتاج نہونگی اور ہم راضی ہین سو غصے نہ ہونگی خوشی ہے اسکے لئے جو ہمارے لئے ہوا اور ہم اسکے لئے ہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث علی کی غریب ہے **باب** جنت کی نہرون کی صفت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر بعد[1] اسکے نہرین پھٹین گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حکیم بن معاویہ وہ والد بہز کا ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے برید بن ابی مریم سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار طلب کرے تو جنت[2] کہتی ہے اے اللہ اس کو جنت مین داخل کر اور جو کوئی دوزخ سے تین بار پناہ چاہے تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ اسکو دوزخ سے پناہ دے ایسا ہی روایت کیا ہے یونس نے ابی اسحاق سے اس حدیث کو اُس نے برید بن ابی مریم سے اُس نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔ اور مروی ہے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی برید بن ابی مریم سے اُسنے انس بن مالک سے قول اسکا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی یقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے تودے پر ہونگے راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپنے یہ لفظ بھی کہے ہین دن قیامت کے یعنے قیامت کے دن وہ مشک کے تودون پر ہون گے۔ پہلے اور پچھلے لوگ انکا غبطہ کرین گے یعنے یہ چاہین گے کہ کاشکے ہم بھی انکی طرح ہوتے۔ ایک وہ مرد جو پانچ نمازون کی اذان دے ہر دن رات مین۔ اور دوسرا وہ مرد جو کہ قوم کی امامت کرائے حالانکہ وہ قوم اس سے راضی ہو۔ اور تیسرا وہ غلام جو حق اللہ کا اور حق اپنے مالک کا ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان ثوری سے اور ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔

[1] یعنے جب جنت مین لوگ داخل ہون گے تو اُن چارون دریاؤن سے نہرین پھٹ کر ہر ایک مکان کی طرف جاوین گی ۱۲ [2] جنت اور دوزخ کا قول ممکن ہے کہ حقیقۃً ہو جیسا کہ قول اللہ تعالےٰ کا ہل من مزید ہے اور جائز ہے کہ استعارہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ قول دربانان جنت اور دوزخ کا ہو تو اسوقت حقیقی قول ہوگا واللہ اعلم ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

ویقال ابن قیس حدثنا ابوکریب نا یحییٰ بن آدم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن منصور عن ربعی عن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثة یحبہم اللہ عزوجل رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ و رجل تصدق صدقة بیمینه یخفیها قال اراہ من شماله و رجل کان فی سریة فانہزم اصحابه فاستقبل العدو ھذا حدیث غریب غیر محفوظ والصحیح ما روی شعبة وغیرہ عن منصور عن ربعی بن حراش عن زید بن ظبیان عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وابوبکر بن عیاش کثیر الغلط حدثنا ابوسعید الاشج ناعقبة بن خالد ناعبید اللہ بن عمر عن خبیب بن عبد الرحمن عن جدہ حفص بن عاصم عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوشك الفرات یحسر عن کنز من الذهب فمن حضرہ فلا یأخذ منه شیئا ھذا حدیث صحیح حدثنا ابوسعید الاشج ناعقبة بن خالد ناعبید اللہ بن عمر عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مثله الا انه قال یحسر عن جبل من ذهب ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر ناشعبة عن منصور بن المعتمر قال سمعت ربعی بن حراش یحدث عن زید بن ظبیان رفعه الی ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ثلثة یحبهم اللہ وثلثة یبغضهم اللہ فاما الذین یحبهم اللہ فرجل اتی قوما فسألهم باللہ ولم یسألهم لقرابة بینه وبینهم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانهم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیته الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتهم حتی اذا کان النوم احب الیهم مما یعدل به فوضعوا رؤسهم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی

اور کہا گیا ہے ابن قیس حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُس نے اعمش سے اُسنے منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تین شخص ہیں انکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے ایک وہ مرد جو رات کو کھڑا ہو کر یعنے تہجد ون مین اللہ کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور دوسرا وہ کہ جسنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیا چھپا تا ہے اس کو (راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے کہا ہے۔) بائین ہاتھ سے یعنے بائین ہاتھ سے چھپا کر دیتا ہے چہ جائیکہ کوئی دوسرا آدمی اسپر مطلع ہو۔ تیسرا وہ مرد جو لشکر مین ہو اور اسکے اصحاب بھاگ جائین اور وہ دشمن کے سامنے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے محفوظ نہین۔ اور صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ نے منصور سے روایت کی ہے اُسنے ربعی بن حراش سے اُس نے زید بن ظبیان سے اُس نے ابی ذر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے حدیث کی ہم سے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے خبیب بن عبد الرحمن سے اُس نے اپنے دادا حفص بن عاصم سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی ہے کہ فرات سونے کے خزانون سے ظاہر ہوگا سو جو کوئی اسکے پاس ہو تو چاہیئے کہ اس سے کچھ نہ پکڑے[1]۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اُسنے یہ کہا ہے ظاہر ہوگا پہاڑ سونے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن مثنی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے منصور بن معتمر سے کہا سنا مین نے ربعی بن حراش سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ظبیان سے وہ اسکو ابوذرؓ کی طرف مرفوع کرتا تھا اُس نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین شخص ہین انکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہین اُنسے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے لیکن وہ لوگ کہ جن کو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے سو ایک تو وہ شخص ہے کہ ایک مرد ایک قوم کے پاس آیا سو اُس نے اُن سے اللہ کے نام کا کچھ مانگا اور اُسنے اُنسے بسبب قرابت کے نہین مانگا جو درمیان اسکے اور انکے تھی پس اُنھون نے اسکو منع کیا یعنے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص انھین سے نکلا اور اسکو اسطرح سے کچھ پوشیدہ دیا کہ اسکے دینے کو سوائے اللہ کے اور اس شخص کے کہ جسکو اُسنے دیا ہے کوئی نہین جانتا۔ اور دوسرے وہ قوم کہ رات کو انھون نے سفر کیا یہانتک کہ جب نیند انکو زیادہ پسند ہوئی اس سے کہ جو اسکا مقابلہ کرسکتی ہے تو اُنھون نے سر رکھدیا یعنی سو گئے اور ایک مرد کھڑا ہو کر مجھ سے دعائین مانگنے لگا اور میری آیتین پڑھنے لگا

[1] کیونکہ اپنے آپ کو ہلاکت مین ڈالنا ہے اسلئے کہ خلقت بہت اسپر گر پڑے گی اور ایک دوسرے کو مار کر مر جائیگی چنانچہ مسلم مین آیا ہے انکسو مین سے ایک بچیگا۔

ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فهزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح له والثلاثۃ الذین یبغضهم الله الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم حدثنا محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل عن شعبۃ نحوہ هذا حدیث صحیح وهکذا روی شیبان عن منصور نحو هذا وهذا اصح من حدیث ابی بکر بن عیاش بسم الله الرحمٰن الرحیم ابواب صفۃ جهنم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم باب ماجاء فی صفۃ النار حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن العلاء بن خالد الکاهلی عن شقیق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤتی بجهنم یومئذ لها سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونها قال عبد الله بن عبد الرحمٰن والثوری لا یرفعه حدثنا عبد بن حمید نا عبد الملک بن عمرو ابو عامر العقدی عن سفیان عن العلاء بن خالد بهذا الاسناد نحوہ ولم یرفعه حدثنا عبد الله بن معاویۃ الجمحی نا عبد العزیز بن مسلم عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج عنق من النار یوم القیمۃ له عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلاثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا مع الله الٰها اٰخر وبالمصورین هذا حدیث حسن صحیح غریب باب ماجاء فی صفۃ قعر جهنم حدثنا عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی عن فضیل بن عیاض عن هشام بن حسان عن الحسن قال قال عتبۃ بن غزوان علی منبرنا هذا منبر البصرۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الصخرۃ العظیمۃ لتلقی من شفیر جهنم فتهوی فیها سبعین عاما ما تفضی الی قرارها قال وکان عمر یقول اکثروا ذکر النار فان حرها شدید وان قعرها بعید وان مقامعها حدید لا نعرف للحسن سماعا عن عتبۃ بن غزوان وانما قدم عتبۃ بن غزوان البصرۃ فی زمن عمر وولد الحسن

اور تیسرا وہ مرد جو لشکر میں تھا اور دشمن سے ملا سو اسکے ساتھی بھاگ گئے اور اُسنے اپنے سینے کو سامنے رکھا یہانتک کہ شہید ہوا یا اسکے لئے فتح ہوئی۔ اور تین وہ شخص کہ جنسے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے وہ ایک تو وہ ہے جو بوڑھا ہو کر زنا کرے دوسرا فقیر ہو کر تکبر کرے تیسرا دولتمند ہو کر ظلم کرے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے شیبان نے منصور سے مثل اسکے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث ابی بکر بن عیاش سے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ابواب دوزخ کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں باب دوزخ کے بیان میں حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے علاء بن خالد کاہلی سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس ؏ دن دوزخ کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کو ستر ہزار لگام ہوگی ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے وہ اسکو کھینچتے ہونگے۔ کہا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے ثوری اسکو مرفوع نہیں کرتا حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمرو یعنی ابو عامر عقدی نے سفیان سے اُسنے علاء بن خالد سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مسلم نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ایک گردن دوزخ سے نکلے گی اسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھتی ہوئی اور دو کان سنتے ہوے اور زبان بولتی ہوئی وہ کہے گی میں تین شخصوں کی موکل ہوئی ہوں ایک ہر ایک جبار سرکش کی دوسرا ہر وہ شخص کہ جنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کو پکارا ہو تیسرے مصوروں کی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باب دوزخ کے قعر کے بیان میں حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے فضیل بن عیاض سے اُسنے ہشام بن حسان سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے کہ کہا عتبہ بن غزوان نے بصرہ کے اس منبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر بڑا پتھر دوزخ کے کناروں سے ڈالا جائے اور وہ ستر برس نیچے چلا جاوے تو بھی اس کے قرار کی جگہ کو نہیں پہونچتا۔ کہا راوی نے اور حضرت عمرؓ کہتے تھے دوزخ کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی بہت سخت ہے اور قعر اسکا دور ہے اور چابک اس کے لوہے کے ہیں۔ ہم نہیں پہچانتے کہ حسن کا سماع عتبہ بن غزوان سے ہو اور عتبہ بن غزوان تو بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آیا ہے اور حسن اسوقت پیدا ہوا ہی

؏ یعنے قیامت کے دن اور اس پر قول اللہ تعالیٰ کا وجیئ یومئذ بجہنم دلالت کرتا ہے کیونکہ یومئذ سے قیامت کا دن مراد ہے واللہ اعلم ۱۲ مصحح

لسنتين بقيتا من خلافة عمر حدثنا عبد بن حميد نا حسن بن موسىٰ عن ابن لهيعة عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه الكافر سبعين خريفا و يهوى فيه كذلك ابدا هٰذا حديث غريب لانعرفه مرفوعا الا من حديث ابن لهيعة **باب** ماجاء فى عظم اهل النار **حدثنا** على بن حجر نا محمد بن عمار حدثنى جدى محمد بن عمار و صالح مولى التوأمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر يوم القيٰمة مثل احد و فخذه مثل البيضاء و مقعده من النار مسيرة ثلاث مثل الربذة قوله مثل الربذة يعنى كما بين المدينة والربذة والبيضاء جبل هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** ابو كريب نا مصعب بن المقدام عن فضيل بن غزوان عن ابى حازم عن ابى هريرة رفعه قال ضرس الكافر مثل احد هٰذا حديث حسن و ابو حازم هو الاشجعى واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **حدثنا** هناد نا على بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن ابى المخارق عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الكافر ليسحب لسانه الفرسخ والفرسخين يتوطاه الناس هٰذا حديث انما نعرفه من هٰذا الوجه والفضل بن يزيد كوفى قد روى عنه غير واحد من الائمة و ابو المخارق ليس بمعروف **حدثنا** العباس بن محمد الدورى نا عبيد الله بن موسىٰ نا شيبان عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان غلظ جلد الكافر اثنتان واربعون ذراعا و ان ضرسه مثل احد و ان مجلسه من جهنم مابين مكة والمدينة هٰذا حديث حسن غريب صحيح من حديث الاعمش **باب** ماجاء فى صفة شراب اهل النار **حدثنا** ابو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله كالمهل قال كعكر الزيت

کہ حضرت عمر کی خلافت سے دو برس باقی رہے تھے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن موسیٰ نے ابن لہیعہ سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے صعود کہ جس کا ذکر کلام اللہ مین آیا ہے وہ آگ کا پہاڑ ہے اُسپر کافر کو ستّر برس چڑھایا جاویگا اور اسی طرح اسمین گرایا جاویگا ہمیشہ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ **باب** اس بیان مین کہ دوزخیون کے قد بڑے ہونگے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمار نے کہا حدیث کی مجھے میرے دادا محمد بن عمار نے اور صالح نے جو مولی توأمہ کا ہے اُنھون نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن مثل احد کے ہوگی اور جو تڑ اُسکے مثل بیضا کے اور مقعد اُسکی دوزخ مین تین رات کا فاصلہ ہوگا مثل ربذہ کے مراد اس سے یہ ہے کہ جیساکہ مدینہ اور ربذہ مین تین رات کی مسافت ہے ویساہی اُسکی مقعد تین رات کے فاصلہ پر بڑی ہوگی اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے (جیساکہ اُحد) یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے فضیل بن غزوان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے فرمایا آپنے ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے نام اُسکا سلمان ہے مولی ہے عزہ اشجعیہ کا۔ حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے ابی المخارق سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک کافر کی زبان کھنچی جاوے گی ایک فرسنگ اور دو فرسنگ تک اُسکو آدمی روندینگے اس حدیث کو ہم فقط اسی طریق سے ہی پہچانتے ہین۔ اور فضل بن یزید کوفی ہے اس سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے۔ اور ابو المخارق معروف نہین ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کے چمڑے کی غلظت بیالیس گز ہوگی اور ڈاڑھ اُسکی مثل احد کے۔ اور جگہ بیٹھنے اُسکے کی دوزخ مین مکّہ سے مدینہ تک۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے طریق اعمش سے **باب** دوزخیون کے پینے کی صفت مین۔ حدیث کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُس نے دراج سے اُس نے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین کالمھل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے ہے۔

فاذا قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هذا حديث لا نعرفه الا من حديث رشدين بن سعد و رشدين قد تكلم فيه من قبل حفظه **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا سعيد بن يزيد عن ابى السمح عن ابن حجيرة عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان الحميم ليصب على رؤسهم فينفذ الحميم حتى يخلص الى جوفه فيسلت ما فى جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر ثم يعاد كما كان ابن حجيرة هو عبد الرحمن بن حجيرة المصرى هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا صفوان بن عمرو عن عبيد الله بن بسر عن ابى امامة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله ويسقى من ماء صديد يتجرعه قال يقرب الى فيه فيكرهه فاذا ادنى منه شوى وجهه ووقعت فروة رأسه فاذا شربه قطع امعاءه حتى يخرج عن دبره يقول الله تبارك وتعالى وسقوا ماء حميما فقطع امعاءهم ويقول وان يستغيثوا يغاثوا بماء كالمهل يشوى الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا هذا حديث غريب هكذا قال محمد بن اسمعيل عن عبيد الله بن بسر ولا يعرف عبيد الله بن بسر الا فى هذا الحديث وقد روى صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بسر صاحب النبى صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث وعبد الله بن بسر له اخ قد سمع من النبى صلى الله عليه وسلم واخته قد سمعت من النبى صلى الله عليه وسلم وعبيد الله بن بسر الذى روى عنه صفوان بن عمرو حديث ابى امامة لعله ان يكون اخا عبد الله بن بسر **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا رشدين بن سعد ثنى عمرو بن الحارث عن دراج عن ابى الهيثم عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كالمهل قال كعكر الزيت فاذا قرب اليه سقطت فروة وجهه فيه وبهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لسرادق النار اربعة جدر كثف كل جدار مسيرة اربعين سنة

سو جب وہ اسکو اپنے منہ کے قریب کریگا تو اُسکے منہ کی کھال اُس مین گر پڑیگی اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے سوائے طریق رشدین بن سعد کے اور رشدین کے حق مین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہی **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سعد بن یزید نے ابی السمح سے اُسنے ابن حجیرہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی گرم اُن کے سر پر گرایا جاویگا سو وہ پانی جاری ہوگا یہانتک کہ اُسکے پیٹ تک پہونچیگا اور کاٹ دیگا اس چیز کو جو اُسکے پیٹ مین ہوگی یہانتک کہ وہ قدمون سے نکل جائیگا اس حالت مین کہ وہ گرم ہی ہوگا پھر اسی طرح وہ پھیرا جائیگا اور ابن حجیرہ وہ عبد الرحمان بن حجیرہ مصری ہی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عمرو نے عبید اللہ بن بسر سے اُسنے ابی امامہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین ویسقی من ماء صدید یتجرعہ یعنی وہ کافر گرم پانی پلایا جائیگا کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پیے گا فرمایا آپنے وہ پانی اُسکے منہ کی طرف کیا جائیگا پس وہ اُسکو مکروہ جانیگا سو جب اُسکے قریب کیا جائیگا تو وہ پانی اُسکے منہ کو جلا دیگا اور اُسکے منہ کی کھال گر پڑے گی پھر جب اُسکو پی لیگا تو وہ اُسکی آنتون کو کاٹ دیگا یہانتک کہ وہ اُسکی دبر سے نکلیگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم یعنی وہ پانی گرم پلائے جائین گے سو وہ اُنکی آنتونکو کاٹ دیگا اور فرماتا ہی پروردگار وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا یعنی اگر وہ فریاد رسی چاہین گے تو فریاد رسی اُن کی ایسے پانی گرم سے ہوگی کہ جلادے گا منھون کو بُرا ہے پینا اور بُری ہے جگہ نرمی کی۔ یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمعیل نے کہ روایت کی اُسنے عبید اللہ بن بسر سے اور عبید اللہ بن بسر پہچانا نہین گیا سوائے اس حدیث کے۔ اور روایت کی ہی صفوان بن عمر نے عبد اللہ بن بسر سے جو صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے سوائے اس حدیث کے اور عبد اللہ بن بسر کا ایک بھائی ہی کہ اُسنے نبی صلعم سے سُنا ہے اور بہن اُسکی نے بھی نبی صلعم سے سُنا ہے اور عبید اللہ بن بسر کہ جس سے صفوان بن عمر نے حدیث ابی امامہ کی روایت کی ہی شاید وہ عبد اللہ بن بسر کا بھائی ہوگا **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کالمہل کی تفسیر مین فرمایا آپنے وہ چیز مثل میل تیل کے ہے سو جب وہ اُسکی طرف قریب کی جائیگی تو اُسکے منہ کی کھال اُسمین گر پڑے گی۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ کے خیمے کی چار دیوارین ہین موٹائی ہر ایک دیوار کی چالیس برس کی مسافت ہی

وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو ان دلوا من غساق یهراق فی الدنیا لا نتن اهل الدنیا هذا احدیث انما نعرفه من حدیث رشدین بن سعد وفی رشدین بن سعد مقال **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ هذه الآیة اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان قطرة من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اهل الدنیا معائشهم فکیف بمن یکون طعامه هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی صفة طعام اهل النار **حدثنا** عبدالله بن عبدالرحمن نا عاصم بن یوسف نا قطبة بن عبدالعزیز عن الاعمش عن شمر بن عطیة عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یلقی علی اهل النار الجوع فیعدل ما هم فیه من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصة فیذکرون انهم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیدفع الیهم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوههم شوت وجوههم فاذا دخلت بطونهم قطعت ما فی بطونهم فیقولون ادعوا خزنة جهنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبهم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائهم و بین اجابة مالک ایاهم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین

اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر ایک ڈول دوزخیوں کی پیپ سے زمین میں گرایا جائے تو تمام دنیا والے بدبودار ہو جائیں۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق رشدین بن سعد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور رشدین بن سعد کے حق میں کلام ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنی ڈرو اللہ سے حق اُسکے ڈرنیکا اور نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بالفرض ایک قطرہ تھوہڑ سے مقام دنیا میں گر پڑے تو اہل دنیا کی معیشت کی چیزوں کو خراب کر دے پس کسطرح حال ہے اُس شخص کا کہ جسکا یہ کھانا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دوزخیوں کے کھانے کی صفت کے بیان میں حدیث کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عاصم بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے قطبہ بن عبدالعزیز نے اعمش سے اُسنے شمر بن عطیہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے اُم الدرداء سے اُسنے ابی الدرداء سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں پر اس قدر بھوک ڈالی جائیگی کہ وہ اُس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ ہونگے پھر وہ فریادرسی چاہیں گے تو اُنکی فریادرسی ضریع کے کھانے سے کیجائیگی کہ نہ وہ کھانا موٹا کرتا ہے اور نہ کفایت کرتا ہے بھوک سے پھر وہ فریادرسی چاہیں گے ساتھ کھانے کے سو وہ فریادرسی کیئے جاوینگے ساتھ کھانے گلے میں پھندنے والے کے پھر وہ یاد کرینگے کہ دنیا میں ہم گلے میں پھندنے والی چیزوں کو ساتھ پانی کے دفع کرتے تھے سو وہ پانی چاہیں گے پس اُنکی طرف پانی گرم ساتھ لوہے کے کانٹوں کے دفع کیا جائیگا سو جب وہ اُنکے منہوں کے قریب ہوگا تو اُنکے منہوں کو جلا دیگا اور جب وہ اُنکے پیٹوں میں داخل ہوگا تو کاٹ ڈالیگا اُس چیز کو جو اُنکے پیٹوں میں ہوگی پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو[1] دوزخ کے دربانوں کو سو وہ کہیں گے کیا تمھارے پاس رسول دلائل نہ لائے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے فرشتے پس پکارو اور نہیں پکار کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے یعنی تمھاری پکار کا اب کوئی فائدہ نہیں پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو مالک کو (جو کہ تمام دربانوں کا افسر ہے) سو وہ کہیں گے اے مالک چاہیے کہ ہمپر تیرا رب موت بھیجے فرمایا آپنے سو وہ اُن کو جواب دیگا کہ تم اب یہاں ہی ٹھہرنے والے ہو کہا اعمش نے مجھے خبر ملی ہے کہ درمیان اُن کی پکار کے اور مالک کے جواب دینے میں ہزار برس ہے یعنی ہزار برس تک پکارتے رہیں گے تو مالک اُن کو یہ جواب دیگا کہ تم یہاں ہی ٹھہرے رہو گے فرمایا آپنے پھر کہینگے اپنے رب کو پکارو سو کوئی شخص تمھارے رب سے بہتر نہیں سو وہ کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہوئی ہم پر بدبختی ہماری اور ہم قوم گمراہ تھے۔

[1] پہلے پہل دوزخی تمام دربانوں کو پکارینگے کہ شاید اُنکے وسیلے سے عذاب رفع ہو جب اُنسے نا اُمید ہونگے تو اُنکے افسر مالک کو پکارینگے جب اُس سے بھی نا اُمید ہونگے تو پروردگار کو پکارینگے جب اُس سے بھی نا اُمید ہونگے تو پھر واویلا اور حسرت میں رہینگے ۱۲

ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون قال فيجيبهم اخسئوا فيها ولا تكلمون قال فعند ذلك يئسوا من كل خير وعند ذلك يأخذون فى الزفير والحسرة والويل قال عبد الله بن عبد الرحمن والناس لا يرفعون هذا الحديث قال وانما روى هذا الحديث عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابى الدرداء قوله وليس بمرفوع وقطبة بن عبد العزيز هو ثقة عند اهل الحديث **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابى شجاع عن ابى السمح عن ابى الهيثم عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال وهم فيها كالحون قال تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ وسط رأسه وتسترخى شفته السفلى حتى تضرب سرته هذا حديث حسن صحيح غريب وابو الهيثم اسمه سليمان بن عمرو بن عبد العتوارى وكان يتيما فى حجر ابى سعيد **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله انا سعيد بن يزيد عن ابى السمح عن عيسى بن هلال الصدفى عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رصاصة مثل هذه واشار الى مثل الجمجمة ارسلت من السماء الى الارض وهى مسيرة خمسمائة سنة لبلغت الارض قبل الليل ولو انها ارسلت من رأس السلسلة لسارت اربعين خريفا الليل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او قعرها هذا حديث اسناده حسن صحيح **باب** ما جاء ان ناركم هذه جزء من سبعين جزء من نار جهنم **حدثنا** سويد بن نصر انا عبد الله بن المبارك انا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه التى يوقد بنو آدم جزء واحد من سبعين جزء من حر جهنم قالوا والله ان كانت لكافية يا رسول الله قال فانها فضلت بتسعة وستين جزأ كلهن مثل حرها هذا حديث حسن صحيح وهمام بن منبه هو اخو وهب بن منبه وقد روى عنه وهب **باب** منه **حدثنا** عباس بن محمد الدورى انا

اے رب ہمارے نکال ہمکو اس سے پس اگر پھر ہم عود کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں فرمایا آپ نے سو اللہ تعالیٰ اُنکو یہ جواب دیگا دور ہو جاؤ تم اسی میں اور مجھسے مت بولو فرمایا آپنے پس اُسوقت وہ ہر نیکی سے ناامید ہونگے اور اُسوقت وہ واویلا اور حسرت اور رونے میں شروع ہونگے۔ کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اور لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے اُنسے روایت کی شمر بن عطیہ سے اُنسے شہر بن حوشب سے اُنسے ام الدرداء سے اُنسے ابی الدرداءؓ سے قول اُنکا اور مرفوع نہیں۔ اور قطبہ بن عبد العزیز محدّثین کے نزدیک ثقہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے سعید بن یزید ابی شجاع سے اُنسے ابی السمح سے اُنسے ابی الہیثم سے اُنسے ابی سعید خدری سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون یعنی وہ اسمیں ترش رو ہونگے فرمایا آپنے جلا دیگی اُنکو آگ پس اُن کا اوپر کا ہونٹ ایسا منقبض ہوگا کہ درمیان سر کو پہونچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ ایسا ڈھیلا ہوگا کہ ناف کو پہونچ جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور یہ یتیم تھا ابی سعید کی گود میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن یزید نے ابی السمح سے اُنسے عیسیٰ بن ہلال صدفی سے اُنسے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ٹکڑا رصاص کا مثل اسکے (اور اشارت کی آپنے طرف مثل پیالہ کے[۱]) آسمان سے زمین کی طرف بھیجا جاوے حالانکہ وہ پانسو برس کا راستہ ہے تو زمین پر رات سے پہلے پہونچ جائے اور اگر وہ زنجیر (جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے) کے اوپر سے بھیجا جاوے تو رات دن چالیس برس چلتا رہے پہلے اس سے کہ اسکی جڑ اور قعر تک پہونچے۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسناد اسکی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ دنیا کی آگ ستروان حصہ ہے دوزخ کی آگ سے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُنسے ابی ہریرہؓ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمھاری یہ آگ کہ جس سے بنی آدم جلاتے ہیں ستروان حصہ ہے دوزخ کی حرارت سے کہا لوگوں نے قسم ہے اللہ کی یہی کافی تھی یا رسول اللہ فرمایا آپنے وہ تو ننانوے حصے اسپر زیادہ کی گئی ہے ہر ایک حصہ اسکا مثل اسکی حرارت کے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ وہ بھائی وہب بن منبہ کا ہے اور اس سے وہب نے روایت کی ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا خبر دی ہمکو

[۱] غرض یہ کہ پیالہ کے برابر کوئی بوجھ والی چیز آسمان سے زمین کی طرف پھینکی جاوے تو زمین پر ایک رات میں پہونچ جائے برخلاف اسکے کہ اگر وہ چیز زنجیر سے (جو دوزخ میں ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا) نیچے کو پھینکی جاوے تو چالیس برس میں بھی دوزخ کے قعر کو نہ پہونچے ۱۲ع۔ ابو حامد امام غزالیؒ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کو جہنم کی آگ سے کوئی مناسبت نہیں ہے لیکن چونکہ دنیا کی آگ دُنیا میں اشد ترین عذاب سے ہے اسلئے عذاب جہنم کا اس سے پہچانا گیا ۱۲ بندہ وحیدی عفا اللہ عنہ

عبيدالله بن موسیٰ انا شيبان عن فراس عن عطية عن ابی سعيد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ناركم هٰذه جزء من سبعين جزأ من نار جهنم لكل جزء منها حرها هٰذا حديث حسن غريب عن حديث ابی سعيد **حدثنا** عباس بن محمد الدوری البغدادی نا يحيیٰ بن ابی بكير نا شريك عن عاصم عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اوقد علی النار الف سنة حتیٰ احمرت ثم اوقد عليها الف سنة حتی ابيضت ثم اوقد عليها الف سنة حتیٰ اسودت فهی سوداء مظلمة **حدثنا** سويد بن نصر نا عبدالله عن شريك عن عاصم عن ابی صالح او رجل آخر عن ابی هريرة نحوه ولم يرفعه وحديث ابی هريرة فی هٰذا موقوف اصح ولا اعلم احدا رفعه غير يحيیٰ بن ابی بكير عن شريك **باب** ما جاء ان للنار نفسين وما ذكر من يخرج من النار من اهل التوحيد **حدثنا** محمد بن عمر بن الوليد الكندی الكوفی نا المفضل بن صالح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اشتكت النار الیٰ ربها وقالت اكل بعضی بعضا فجعل لها نفسين نفسا فی الشتاء ونفسا فی الصيف فاما نفسها فی الشتاء فزمهرير واما نفسها فی الصيف فسموم هٰذا حديث حسن صحيح وقد روی عن ابی هريرة من غير وجه والمفضل بن صالح ليس عند اهل الحديث بذاك الحافظ **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة وهشام عن قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال قال هشام يخرج من النار وقال شعبة اخرجوا من النار من قال لا اله الا الله وكان فی قلبه من الخير ما يزن شعيرة اخرجوا من النار من قال لا اله الا الله وكان فی قلبه من الخير ما يزن برة اخرجوا من النار من قال لا اله الا الله وكان فی قلبه ما يزن ذرة وقال شعبة ما يزن ذرة مخففة وفی الباب عن جابر وعمران بن حصين هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا ابو داؤد عن مبارك بن فضالة عن عبيد الله بن ابی بكر بن انس

عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو شیبان نے فراس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعیدؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تمہاری یہ آگ یعنی دُنیا کی ستروان حصّہ ہے دوزخ کی آگ سے اُسکے ہر ایک جزء کے واسطے اسکی حرارت ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابی سعیدؓ سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ مین ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسپر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اُسپر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب نہایت سیاہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ نے شریک سے اُسنے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے مثل اسکے اور اُسکو مرفوع نہین کیا۔ اور حدیث ابوہریرہؓ کی اس باب مین موقوف ہی صحیح ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہی سوائے یحییٰ بن ابی بکیر کے جو راوی ہی شریک سے۔ **باب** اس بیان مین کہ آگ کیواسطے دو سانس ہین اور اس بیان مین کہ جو کوئی اہل توحید مین سے آگ سے نکالا جاویگا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ولید کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے مفضل بن صالح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ نے اپنے رب کے پاس شکوہ کیا اور کہا کہ میرے بعض نے بعض کو کھالیا ہی پس اللہ تعالےٰ نے اُسکے واسطے دو سانس مقرر کیے ایک سانس سرما مین اور دوسرا سانس گرمی مین پس اس کا وہ سانس جو سردی مین ہی وہ زمہریر ہی اور اسکا وہ سانس جو گرما مین ہی وہ گرمی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ اور ابوہریرہؓ سے اور وجہ سے بھی مروی ہی۔ اور مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہین ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہشام نے اُنھون نے قتادہ سے اُسنے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہا ہشام نے نکلے گا آگ سے اور کہا شعبہ نے نکالو آگ سے اُس شخص کو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور اُسکے دل مین ایمان جو کے برابر ہو نکالو آگ سے اُس شخص کو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور اُسکے دل مین گیہون کے برابر ایمان ہو۔ نکالو اُس شخص کو جو کہے لا الٰہ الا اللہ اور اُسکے دل مین ذرہ کے برابر ایمان ہو۔ اور کہا شعبہ نے اور اُسکے دل مین جوار کے برابر ایمان ہو اور اس باب مین روایت ہی جابر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے مبارک بن فضالہ سے اُسنے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس سے

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا عرف اخر اھل النار خروجا رجل یخرج منھا زحفا فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال له انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذھب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال له اتذکر الزمان الذی کنت فیه فیقول نعم فیقال له تمن قال فیتمنی فیقال له فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخربی وانت الملک قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا عرف اخر اھل النار خروجا من النار واخر اھل الجنۃ دخول الجنۃ یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبه واخبؤا کبارھا فیقال له عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال له فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یارب لقد عملت اشیاء ما اراھا ھٰھنا قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھناد نا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اھل التوحید فی النار حتی یکونوا فیھا حمما ثم تدرکھم الرحمۃ فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنۃ قال

اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فرمائیگا اللہ تعالیٰ نکالو آگ سے اُسکو کہ جسنے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہے یا کسی جگہ مین مجھ سے ڈرا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے۔ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین پہچانتا ہون دوزخیون مین سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا وہ ایسا مرد ہوگا کہ گھٹنون کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا پس کہے گا اے رب میرے لوگون نے تو مقام لئے ہین فرمایا آپنے سو اس سے کہا جائیگا بہشت کی طرف چل اور بہشت مین داخل ہو فرمایا آپ نے وہ داخل ہونے کے واسطے جائیگا پس پائیگا کہ لوگون نے تمام جگہ پکڑلی ہے سو وہ لوٹ آئیگا اور کہے گا اے رب میرے لوگون نے تو تمام مقام لیلیا ہی فرمایا آپنے پس اس سے کہا جائیگا کیا تو یاد رکھتا ہے اس زمانے کو کہ جس مین تو تھا سو وہ کہے گا کہ ہان سو اس سے کہا جائیگا کہ مانگ۔ فرمایا آپنے سو وہ اپنی خواہش کے موافق مانگے گا پھر اس سے کہا جائیگا پس تیرے واسطے ہے جو تو نے خواہش کی ہے اور دس گنے دُنیا کے فرمایا آپنے سو وہ کہنے لگا کیا تو مجھ سے ٹھٹھلی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے کہا راوی نے سو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہنس پڑے یہانتک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُس نے معرور بن سوید سے اُسنے ابی ذرؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین پہچانتا ہون دوزخیون مین سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلیگا اور بہشتیون مین سے جو سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا۔ ایک مرد لایا جائیگا سو پروردگار فرمائیگا سوال کرو اس سے اُسکے چھوٹے گناہون کی بابت اور چھپاؤ اُسکے کبیرے گناہون کو سو اس سے کہا جائیگا تو نے فلان فلان کام فلان فلان دن مین کیا ہے اور فلان فلان کام فلان فلان دن مین فرمایا آپ نے پس اس سے کہا جائیگا سو تیرے واسطے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہے گا اے رب میرے مین نے تو ایسے عمل کئے ہین کہ مین اُن کو اس جگہ نہین دیکھتا کہا راوی نے پس مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسکرائے۔ یہانتک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی سفیان سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل توحید کو دوزخ مین عذاب دیا جائیگا یہانتک کہ وہ اس مین کوئلہ ہو جائین گے پھر اُنکو رحمت پہونچ جائیگی سو وہ نکالے جائینگے اور جنت کے دروازون پر ڈالے جائینگے فرمایا آپنے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسلمان گناہون کے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و بیجا ہے آدمی کے خیال مین

فيرش عليهم اهل الجنة الماء فينبتون كما ينبت الغثاء فى حمالة السيل ثم يدخلون الجنة هذا حديث حسن صحيح قد روى من غير وجه عن جابر حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الرزاق نا معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابى سعيد الخدرى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار من كان فى قلبه مثقال ذرة من الايمان قال ابو سعيد فمن شك فليقرأ ان الله لا يظلم مثقال ذرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا سويد بن نصر انا ابن المبارك نا رشدين بن سعد قال ثنى ابن انعم عن ابى عثمان انه حدثه عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان رجلين ممن دخلا النار اشتد صياحهما فقال الرب تبارك وتعالى اخرجوهما فلما اخرجا قال لهما لاى شئ اشتد صياحكما قالا فعلنا ذلك لترحمنا قال رحمتى لكما ان تنطلقا فتلقيا انفسكما حيث كنتما من النار فينطلقان فيلقى احدهما نفسه فيجعلها عليه بردا وسلاما ويقوم الاخر فلا يلقى نفسه فيقول له الرب تبارك وتعالى ما منعك ان تلقى نفسك كما القى صاحبك فيقول يا رب انى لارجوان لا تعيدنى فيها بعد ما اخرجتنى فيقول له الرب تبارك وتعالى لك رجاؤك فيدخلان الجنة جميعا برحمة الله اسناد هذا الحديث ضعيف لانه عن رشدين بن سعد ورشدين بن سعد هو ضعيف عند اهل الحديث يروى عن ابن انعم وهو الافريقى والافريقى ضعيف عند اهل الحديث حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا الحسن بن ذكوان عن ابى رجاء العطاردى عن عمران بن حصين عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ليخرجن قوم من امتى من النار بشفاعتى يسمون الجهنميين هذا حديث حسن صحيح وابو رجاء العطاردى اسمه عمران بن تيم ويقال ابن ملحان حدثنا سويد بن نصر انا ابن المبارك عن يحيى بن عبيد الله عن ابيه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

پس اہل جنت انپر پانی ڈالینگے سو اُگینگے جیسا کہ اُگتا ہے دانہ کوڑے والا رو کے کوڑے سے پھر جنت مین داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی وجہ سے جابر سے مروی ہے حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زید بن اسلم سے اُسنے عطا بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا آگ سے وہ شخص کہ جسکے دل مین ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابو سعید نے سو جس کسی کو شک ہو تو چاہیے کہ یہ آیت پڑھے اِنّ اللہ لایظلم مثقال ذرۃ یعنی اللہ تعالےٰ ذرہ کے برابر بھی ظلم نہین کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے ابن انعم نے ابی عثمان سے یہ کہ حدیث کی اُسنے اسکو ابی ہریرہؓ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دو آدمیون کا رونا پیٹنا اُن لوگون سے کہ دوزخ مین داخل ہونگے بہت سخت ہوگا پس رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ نکالو ان دونون کو سو جب وہ نکالے جاوینگے تو اللہ تعالےٰ اُن سے فرمائیگا کس لئے تمھارا رونا چلّانا بہت سخت تھا وہ کہینگے ہمنے یہ کام اسلئے کیا ہے کہ تو ہمپر رحمت کرے فرمائیگا پروردگار رحمت میری تمھارے لئے اُسوقت ہے کہ اگر تم چلو اور اپنی جانونکو ڈالدو جہان کہ تم پہلے تھے آگ سے سو وہ چلین گے پس ایک تو انمین سے اپنی جان کو اسمین ڈالدیگا سو اللہ تعالیٰ اس آگ کو انپر ٹھنڈک اور سلامت کریگا اور دوسرا کھڑا رہیگا اور وہ اپنی جان کو نہ ڈالیگا پس رب تبارک وتعالیٰ اس سے کہیگا کس چیز نے تجھے اپنی جان کے ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے ڈالی تھی وہ کہیگا اے رب میرے مین اُمید کرتا ہون کہ تو مجھے بعد نکالنے کے پھر اسمین واپس نہ کریگا پس رب تبارک وتعالیٰ اس سے کہیگا تیرے واسطے تیری اُمید ہے یعنی تیری اُمید کا پھل تجھے ملجائیگا پس وہ دونون اللہ کی رحمت سے جنت مین اکٹھا داخل ہونگے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے اسلئے کہ رشدین بن سعد سے ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے ابن انعم سے اور وہ افریقی ہے اور افریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن ذکوان نے ابی رجار عطاردی سے اُسنے عمران بن حصینؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ ایک قوم میری اُمت مین سے میری شفاعت سے نکلے گی نام ان کا جہنمیین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو رجار عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور کہا گیا ہے ابن ملحان حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یحیے بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا ھٰذا حدیث انما نعرفہ من حدیث یحییٰ بن عبید اللہ و یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف عند اھل الحدیث تکلم فیہ شعبۃ **باب** ما جاء ان اکثر اھل النار النساء **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم نا ایوب عن ابی رجاء العطاردی قال سمعت ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اھلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اھلہا النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابی عدی و محمد بن جعفر و عبد الوھاب قالوا نا عوف عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی النار فرأیت اکثر اھلہا النساء واطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اھلہا الفقراء ھٰذا حدیث حسن صحیح ھٰکذا یقول عوف عن ابی رجاء عن عمران بن حصین و یقول ایوب عن ابی رجاء عن ابن عباس وکلا الاسنادین لیس فیہما مقال و یحتمل ان یکون ابو رجاء سمع منہما جمیعًا وقد روی غیر عوف ایضًا ھٰذا الحدیث عن ابی رجاء عن عمران بن حصین **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا وھب بن جریر عن شعبۃ عن ابی اسحٰق عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھون اھل النار عذابا رجل فی اخمص قدمیہ جمرتان یغلی منہما دماغہ ھٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی ھریرۃ و عباس بن عبد المطلب و ابی سعید **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو نعیم نا سفیان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثۃ بن وھب الخزاعی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا اخبرکم باھل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرہ الا اخبرکم باھل النار کل عتل جواظ متکبر

مین نے کوئی چیز مثل آگ کے نہین دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سورہا ہو اور نہ مثل جنت کے کہ اسکا طالب سورہا ہو۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق یحییٰ بن عبید اللہ سے ہی پہچانتے ہین اور یحییٰ بن عبید اللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہی اسکے حق مین شعبہ نے کلام کیا ہی **باب** اس بیان مین کہ زیادہ دوزخ مین عورتین ہونگی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے ابی رجاء عطاردی سے کہا سُنا مین نے ابن عباس رض سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا مین نے جنت مین سو مین نے دیکھا اکثر اہل اُس کے فقیر لوگ۔ اور جھانکا مین نے آگ مین سو دیکھا مین نے اکثر اہل اسکی عورتین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور عبد الوہاب نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عوف نے ابی رجاء عطاردی سے اُسنے عمران بن حصین رض سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا مین نے دوزخ مین سو دیکھا مین نے اکثر اہل اسکی عورتین اور جھانکا مین نے جنت مین سو دیکھا مین نے اکثر اہل اُسکے فقیر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ ایسا ہی کہتا ہے عوف بواسطہ ابی رجاء کے عمران بن حصین سے اور اسی طرح کہتا ہی ایوب بواسطہ ابی رجاء کے ابن عباس سے۔ اور ان دونون سندون مین کلام نہین ہی اور احتمال ہی کہ دونون سے اکٹھا سُنا ہو۔ اور غیر عوف نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابی رجاء کے عمران بن حصین سے روایت کی ہی **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے شعبہ سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے نعمان بن بشیر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیون مین کمتر عذاب والا وہ مرد ہوگا کہ جسکے پانوٗن کے تلوون مین آگ کے دو[1] چنگارے ہونگے جنسے اُسکا بھیجا اُبلے گا ہانڈی کی طرح یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سعید بن خالد سے کہا سُنا مین نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتا سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارے غریب ہین لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے۔ ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو کش حرام خور گھمنڈ والے ہین[2]

[1] الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب ایسا ہی کہ جس سے دماغ ہانڈی کیطرح جوش کریگا سخت عذاب کیسا ہوگا مراد اس حدیث سے یہ ہی کہ یہ شخص ابو طالب ہی جنسے آنحضرت صلعم کو پرورش کیا تھا جیسا کہ بخاری مین آیا ہی کہ لوگون نے آپ سے سوال کیا کہ ابو طالب نے آپکی پرورش کی ہی اُسکو آپ سے کیا فائدہ پہونچیگا فرمایا آپنے اگر وہ میری پرورش نہ کرتا تو وہ دوزخ کے گڑھے مین ہوتا بالفعل اسکو آگ کی دو جوتیان پہنائی جائینگی جس سے اُسکا دماغ اُبلے گا ہانڈی کی طرح [2] یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہی اور دوزخ بد خلق ظالم زبردست کا مکان ہی جو بہشت کا طالب دوزخ سے ڈرتا ہی وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے [3] نڈر خدا سے ہو کر گناہ کرتا ہی اور نخانون کیا ۱۲

هٰذا حديث حسن صحيح **ابواب الايمان** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله **حدثنا** هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا منى دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله وفى الباب عن جابر وابى سعيد وابن عمر هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهرى اخبرنى عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابى هريرة قال لما توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابوبكر بعده كفر من كفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابى بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله ومن قال لا اله الا الله عصم منى ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابوبكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوٰة والزكوٰة فان الزكوٰة حق المال والله لو منعونى عقالا كانوا يؤدونه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ماهو الا ان رأيت ان الله قد شرح صدر ابى بكر للقتال فعرفت انه الحق هٰذا حديث حسن صحيح وهكذا روى شعيب بن ابى حمزة عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابى هريرة وروى عمران القطان هٰذا الحديث عن معمر عن الزهرى عن انس بن مالك عن ابى بكر وهو حديث خطاء وقد خولف عمران فى روايته عن معمر

یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب ایمان کے** جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ لوگون سے اسوقت تک جنگ کرون کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لوگون سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہین سو جب انھون نے لا آلہ الا اللہ کہا تو انھون نے مجھسے اپنی جانؔ اور مال بچا یا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اُنکا حساب اللہ کے ذمے ہے ۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوے اور حضرت ابوبکر صدیق آپ کے بعد خلیفہ ہوے تو کافر ہوا جو کافر ہوا عرب سے پس کہا حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے آپ کس طرح لوگون سے جنگ کرسکتے ہین حالانکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو لوگون سے لڑنیکا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہین سو جسنے کہا لا آلہ الا اللہ کہا تو اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اسکا حساب خدا کے ذمے ہے پس کہا ابوبکر صدیقؓ نے قسم ہے اللہ کی البتہ مین جنگ کرونگا اُس شخص سے جو درمیان نماز اور زکوۃ کے فرق کرے اسلئے کہ زکوۃ حق مال کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ادا کرتے تھے تو مین اُنسے اسکے منع کرنے پر لڑائی کرونگا پس کہا حضرت عمر بن خطابؓ نے سو قسم ہے اللہ کی دیکھا مین نے کہ اللہ تعالے نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سینہ لڑائی کے واسطے کھولدیا ہے پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہی حق ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کیا ہے عمران القطان نے اس حدیث کو معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے اُس نے ابی بکر سے ۔ اور یہ حدیث خطا ہے اور خلاف کیا گیا ہے عمران اپنی روایت مین معمر سے

حسن صحیح

ف۱ یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اسکی جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جاویگا ۔ اور اگر وہ خوف سے مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اس سے خدا حساب کرلیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حکم قاضی اور حاکم کو نہین ۱۲ ف۲ بعد آنحضرت کے وہ آدمی کہ جنپر مرتد کا اطلاق آیا ہے دو قسم کے ہوگئے تھے ایک تو وہ تھے جو بالکل منکر ہوکر مسیلمہ کذاب وغیرہ سے مل گئے اور دوسرے وہ لوگ تھے جو ایمان سے تو مرتد نہ ہوئے تھے مگر انھون نے فرضیت زکوۃ کا انکار کیا اور کہا کہ یہ خاص حق آنحضرت کا تھا جب وہ فوت ہوگئے تو یہ حق بھی جاتا رہا جب حضرت ابوبکرؓ نے ان دونون گروہ سے لڑائی کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ نے دوسری قسم کے گروہ کے بارمین کہا کہ اُنسے لڑنا کیونکر درست ہے حالانکہ یہ لا آلہ الا اللہ کہتے ہین حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جیسے نماز حق ہے بدنکا ویسا ہی زکوۃ حق ہے مال کا جیساکہ نماز کے منکر سے لڑائی کرنا درست ہے ویسا ہی زکوۃ کے منکر سے پس اسی پر تمام صحابہ حضرت ابوبکرؓ کی راے کے متفق ہوے ۔ اسی سے ثابت ہوا کہ اب جو کوئی کسی رکن ایمان کا منکر ہوگا تو وہ بالاجماع کافر ہے اور یہ جو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ہے کہ اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ذرا سی بھی حق الٰہی کو منع کرینگے تو مین ان سے لڑونگا ۱۲

باب ماجاء امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله ويقيموا الصلوٰة **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقانی نا ابن المبارك نا حميد الطويل عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان يستقبلوا قبلتنا ويأكلوا ذبيحتنا وان يصلوا صلاتنا فاذا فعلوا ذلك حرمت علينا دماءهم واموالهم الا بحقها لهم ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين وفي الباب عن معاذ بن جبل وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه يحيى بن ايوب عن حميد عن انس نحوه **باب** ماجاء بني الاسلام على خمس **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن سعير بن الخمس التميمي عن حبيب بن ابي ثابت عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة وصوم رمضان وحج البيت وفي الباب عن جرير بن عبد الله هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وسعير بن الخمس ثقة عند اهل الحديث **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن حنظلة بن ابي سفيان الجمحي عن عكرمة بن خالد المخزومي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في ما وصف جبرئيل للنبي صلى الله عليه وسلم الايمان والاسلام **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث الخزاعي نا وكيع عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر قال اول من تكلم في القدر معبد الجهني قال خرجت انا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حتى اتينا المدينة فقلنا لو لقينا رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسألناه عما احدث هؤلاء القوم فلقيناه يعني عبد الله بن عمر وهو خارج من المسجد قال فاكتنفته انا وصاحبي فقلت يا ابا عبد الرحمن ان قوما يقرءون القرآن

باب اس بیان مین کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگون سے لڑون یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہین اور نماز کو قائم کرین **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس بن مالکؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگون سے لڑون یہانتک کہ گواہی دین اس بات کی کہ نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد اس کا بندہ ہے اور رسول اسکا اور یہ کہ قبلے کی طرف منھ کرین اور ہمارے ذبیحہ کو کھائین اور یہ کہ ہماری طرح نماز پڑھین سو جب انھون نے یہ کرلیا تو ہمپر انکی جانین اور مال حرام ہوگئے مگر ساتھ حق تلفی دین کے۔ واسطے انکے وہ فائدہ ہے جو واسطے تمام مسلمانون کے ہے اور انکے ذمے وہ حق ہے جو تمام مسلمانون پر ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے معاذ بن جبلؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے اور روایت کیا ہے اسکو یحیی بن ایوب نے حمید سے اُسنے انس سے مثل اسکے **باب** اس بیان مین کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے سعیر بن خمس تمیمی سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد اسلام کی پانچ چیزون پر ہے شہادت اس بات پر کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین اور یہ کہ محمد اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے روزون پر اور بیت اللہ کے حج پر۔ اور اس باب مین روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی بواسطۂ ابن عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے۔ اور سعیر بن خمس محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی سے اُسنے عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان اور اسلام کے وصف بیان کئے ہین **حدیث** کی ہمسے ابوعمار یعنے حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہمس بن حسن سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے یحیی بن یعمر سے کہا اُسنے سب سے پہلے جسنے تقدیر کے بارے مین کلام کیا ہے وہ معبد جہنی ہے کہا اُسنے مین اور حمید بن عبد الرحمن حمیری نکلے یہانتک کہ ہم مدینے مین آئے پس ہمنے کہا کہ اگر ہم کسی ایسے مرد سے ملاقات کرین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو اور اُس سے اس بات کی بابت دریافت کرین کہ جو اس قوم نے نئی بات نکالی ہے (تو بہتر ہو) سو ہم عبد اللہ بن عمرؓ سے ملے اس حالت مین کہ وہ مسجد کے باہر تھا۔ کہا اُسنے پس مین نے اور میرے ساتھی نے احاطہ کرلیا پھر مینے کہا اے ابا عبد الرحمن (کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہے) یہ قوم قرآن پڑھتی ہے

ویتفقدون العلم ویزعمون ان لاقدر وان الامر انف قال فاذا لقیت اولئك فاخبرهم انی منهم بریء وانهم منی براء والذی
یحلف به عبد الله لو ان احدهم انفق مثل احد ذهبا ما قبل ذلك منه حتی یؤمن بالقدر خیره وشره قال ثم انشاء یحدث
فقال قال عمر بن الخطاب کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری
علیه اثر السفر ولا یعرفه منا احد حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فالزق رکبته برکبته ثم قال یا محمد ما الایمان قال ان تؤمن بالله
وملائکته وکتبه ورسله والیوم الاخر والقدر خیره وشره قال فما الاسلام قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده و
رسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وحج البیت وصوم رمضان قال فما الاحسان قال ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه
فانه یراك قال فی کل ذلك یقول له صدقت قال فتعجبنا منه یسأله ویصدقه قال فمتی الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل
قال فما اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان تری الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال عمر فلقینی النبی ذاك
صلی الله علیه وسلم بعد ذلك بثلاث فقال یا عمر هل تدری من السائل ذاك جبرئیل اتاکم یعلمکم امر دینکم حدثنا احمد
بن محمد نا ابن المبارك نا کهمس بن الحسن بهذا الاسناد نحوه بمعناه حدثنا محمد بن المثنی نا معاذ بن هشام عن کهمس بهذا
الاسناد نحوه بمعناه وفی الباب عن طلحة بن عبید الله وانس بن مالك وابی هریرة هذا حدیث صحیح حسن وقد روی
من غیر وجه نحو هذا وقد روی هذا الحدیث عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور علم سیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اور امر مستانف ہے یعنے پہلے تقدیر مین کچھ ہو نہین چکا بلکہ بعد کام کرنے لوگون کے لکھے جاتے ہین کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے سو جب تو اس قوم سے ملے تو انکو خبر دیدے کہ مین اُنسے بری ہون اور وہ مجھسے بری ہین - اور جسکے ساتھ عبد اللہ قسم کھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی انہین سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو اس سے قبول نہ ہوگا یہانتک کہ وہ ایمان لائے ساتھ تقدیر اچھی اور بری کے کہا اُسنے پھر عبد اللہ نے حدیث بیان کرنی شروع کی سو کہا عبد اللہ نے کہ کہا عمرؓ بن خطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے کمال سیاہ بال والا - کہ اسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ ہم مین سے کوئی اسکو پہچانتا تھا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا زانو حضرت کے زانو سے ملایا پھر کہا اُسنے اے محمد ایمان کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایمان یہ ہے کہ تو مانے اللہ کو اور اُسکے فرشتونکو اور اسکی کتابونکو اور اُسکے رسولونکو اور دن پچھلے کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو بھلی اسکی کو اور بُری اسکی کو کہا اُسنے اسلام کیا چیز ہے فرمایا آپ نے شہادت اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش کے نہین اور یہ کہ محمد اسکا بندہ ہے اور رسول اسکا اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا - کہا اُسنے احسان کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ تو اُسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے - کہا راوی نے وہ شخص ہر بارے مین کہتا تھا کہ آپ نے سچ کہا ہے کہا حضرت عمرؓ نے پس ہم اس سے متعجب ہوے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی اسکی تصدیق کرتا ہے یعنے خود ہی دریافت کرتا ہے اور خود جانتا بھی ہے - کہا اُسنے سو قیامت کب ہے فرمایا آپنے جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو زیادہ تر نہین جانتا - کہا اُسنے اسکی علامتین کیا ہین فرمایا آپنے یہ کہ لونڈی؎ اپنے مالک اور مربی کو جنے - اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والونکو بڑائیان مارینگے عمارت مین یعنے کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہون بڑی بڑی عمارتین بناکر فخر کرین کہا حضرت عمرؓ نے پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد تین روز کے ملے اور فرمایا اے عمر تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے وہ تم کو دین سکھلانے کے واسطے آئے تھے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے کہمس بن حسن نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہمس سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے - اور اس باب مین روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی مثل اسکے مروی ہے اور یہ حدیث بواسطہ ابن عمر کے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

؎ مراد اس سے یہ ہے کہ لونڈیان بہت ہونگی اور اولاد بمنزلہ مولی ہوگی کیونکہ اولاد حسب نسب مین مثل باپ کے ہے یا یہ کہ لونڈیان بادشاہ سے جنین گی اور خود بمنزلہ رعایا کے ہونگی یا مراد یہ کہ زمانہ خراب ہوجائے گا کہ اولاد والدہ کے ساتھ معاملہ سرداری کا کریگی یعنی نافرمان ہوگی ۱۲

والصحیح ھو عن ابن عمر عن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان **حدثنا** قتیبۃ نا عباد بن عباد المھلبی عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا ھذا الحی من ربیعۃ ولسنا نصل الیک الا فی الشھر الحرام فمرنا بشیٔ ناخذہ عنک وندعوا الیہ من وراءنا فقال اٰمرکم باربع الایمان باللہ ثم فسرھا لھم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم **حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن زید عن ابی جمرۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ھذا حدیث حسن صحیح وابو جمرۃ الضبعی اسمہ نصر بن عمران وقد روی شعبۃ عن ابی جمرۃ ایضا وزاد فیہ اتدرون ما الایمان شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فذکر الحدیث سمعت قتیبۃ بن سعید یقول ما رأیت مثل ھؤلاء الفقھاء الاشراف الاربعۃ مالک بن انس واللیث بن سعد وعباد بن عباد المھلبی وعبد الوھاب الثقفی قال قتیبۃ وکنا نرضی ان نرجع کل یوم من عند عباد بن عباد بحدیثین وعباد بن عباد ھو من ولد المھلب بن ابی صفرۃ **باب** فی استکمال الایمان والزیادۃ والنقصان **حدثنا** احمد بن منیع البغدادی نا اسمٰعیل بن علیۃ نا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وانس بن مالک ھذا حدیث حسن ولا نعرف لابی قلابۃ سماعا من عائشۃ وقد روی ابو قلابۃ عن عبد اللہ بن یزید رضیع لعائشۃ عن عائشۃ غیر ھذا الحدیث وابو قلابۃ اسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی **حدثنا**

اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے بواسطہ حضرت عمرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** بیان مین اضافت فرائض کی طرف ایمان کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عباد مہلبی نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہا اُسنے قبیلہ عبد القیس کے قاصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم جو یہ گروہ ہین قوم ربیعہ سے ہین اور ہم آپ تک نہین پہونچ سکتے مگر حرام[۱] کے مہینون مین سو ہمکو آپ کوئی چیز تبلائیے کہ ہم اسکو آپ سے سیکھ لین اور ہمارے پیچھے لوگ ہین انکو اسکی طرف بلائین یعنی انکو اس بات کی ہدایت کرین پس فرمایا آپ نے مین تمکو چار چیزونکا حکم دیتا ہون ایمان لانا ساتھ اللہ کے پھر آپنے اسکی تفسیر کر کے انکو تعلیم کیا کہ ایمان یہ ہی کہ گواہی دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہین اور مین اللہ کا رسول ہون دوسرا حکم قائم کرنا نماز کا تیسرا دینا زکوۃ کا چوتھا غنیمت سے پانچوان حصہ ادا کرنا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے بھی ابی جمرہ سے اور اُسنے اسمین زیادہ کیا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا چیز ہے شہادت دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہین اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون۔ پھر اُسنے اسطرح ذکر کیا۔ سنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتا مین نے کوئی شخص مثل ان چار فقیہون اشراف کے نہین دیکھا۔ مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی۔ کہا قتیبہ نے ہم راضی ہوتے تھے اس بات پر کہ ہر روز عباد بن عباد کے پاس سے دو حدیثین پڑھ کر واپس ہون۔ اور عباد بن عباد وہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہے۔ **باب** ایمان کے کامل کرنے مین اور زیادتی اور نقصان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذا نے ابی قلابہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنون سے ایمانمین وہ شخص ہے جو اچھا ہے خلق مین اور بہت مہربان ہے ساتھ اپنی عیال کے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے۔ اور ہم ابی قلابہ کا سماع عائشہؓ سے نہین پہچانتے[۲] اور روایت کیا ہے ابو قلابہ نے عبد اللہ بن یزید سے جو رضاعی بھائی حضرت عائشہ کا ہے اُسنے عائشہؓ سے غیر اس حدیث کو۔ اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے **حدیث** کی ہم سے

---

[۱] حرام کے مہینے ذو القعدہ اور ذوالحج اور محرم اور رجب ہین ان مہینون مین تمام ملک عرب کے کفار لڑنا مارنا حرام جانتے تھے اور ملک مین لوٹ سے امن رہتا تھا اسیواسطے یہ لوگ کہنے لگے کہ سوائے ان مہینون کے ہم آپ تک نہین پہونچ سکتے کیونکہ درمیان ہمارے اور آپکے قوم مضر رہتی ہے اور وہ لوٹ لیتی ہے ۱۲ [۲] غرض اس سے یہ ہے کہ ابو قلابہ کا سماع حضرت عائشہ سے ثابت نہین ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو قلابہ بواسطہ عبد اللہ بن یزید کے حضرت عائشہ سے روایت کرتا ہے نہ بلا واسطہ ۱۲

ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة قال ذکر ایوب السختیانی ابا قلابة فقال کان واللہ من الفقہاء ذوی الالباب **حدثنا**
ابو عبد اللہ هریم بن مسعر الازدی الترمذی نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خطب الناس فوعظهم ثم قال یا معشر النساء تصدقن فانکن اکثر اهل النار فقالت امرأة منهن
ولم ذاک یا رسول اللہ قال لکثرة لعنکن یعنی وکفرکن العشیر وقال ما رأیت من ناقصات عقل ودین اغلب لذوی الالباب
وذوی الرأی منکن قالت امرأة منهن وما نقصان عقلها ودینها قال شهادة امرأتین منکن بشهادة رجل ونقصان دینکن
الحیضة فتمکث احداکن الثلاث والاربع لا تصلی وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب
نا وکیع عن سفیان عن سهیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم الایمان بضع وسبعون بابا فادناها اماطة الاذی عن الطریق وارفعها قول لا اله الا اللہ هذا حدیث حسن
صحیح وهکذا روی سهیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة وروی عمارة بن غزیة هذا الحدیث
عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الایمان اربعة وستون بابا **حدثنا** بذلک قتیبة نا بکر
بن مضر عن عمارة بن غزیة عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **باب** ما جاء الحیاء من
الایمان **حدثنا** ابن ابی عمر واحمد بن منیع المعنی واحد قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه ان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مر برجل وهو یعظ اخاه فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الحیاء من الایمان

ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا اُسنے ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا پھر کہا قسم ہے اللہ کی وہ نہایت عقلمند فقیہوں سے
تھا **حدیث** کی ہم سے ابو عبد اللہ یعنے ہریم بن مسعر ازدی ترمذی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور انکو نصیحت کی پھر فرمایا
اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اسلئے کہ تم میں سے بہت دوزخ میں جانے والی ہیں پس ایک عورت نے انہیں سے کہا اور یہ کسواسطے
ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے بسبب بہت لعنت کرنے تمہاری کے یعنے بسبب ناشکری کرنے خاوندوں کے۔ فرمایا آپ نے
میں نے کوئی چیز ناقص عقل اور ناقص دین نہیں دیکھی کہ تم سے زیادہ غالب ہو عقلمندوں اور داناؤں پر کہا ایک عورت نے
انہیں سے ہماری عقل اور دین کا کیا نقصان ہے فرمایا آپ نے شہادت دو عورتوں کی تم میں سے ایک مرد کی شہادت کے برابر
ہے اور نقصان دین تمہارے کا حیض ہے کہ ہر ایک تم میں سے تین یا چار دن ٹھہری رہتی ہے نماز نہیں پڑھتی۔ اور اس باب میں
روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا
حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابی صالح
سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے ستر اور چند دروازے ہیں پس کمتر اُنسے یہ ہے کہ رستہ
سے پلیدی وغیرہ کا دور کرنا اور اعلی تر یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے سہیل بن ابی صالح
نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے عمارہ بن غزیہ نے اس حدیث کو ابی صالح
سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں **حدیث** کی ہم سے
ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے۔ **باب** اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور احمد بن منیع نے معنے دونوں کے واحد
ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سالم سے اُس نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گذرے کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارمیں نصیحت کر رہا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے حیا ایمان سے ہے

ف یعنی ایمان بمنزلہ گھر کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے حلم صبر شجاعت سخاوت زہد قناعت شوق عبادت یہ سب اسکے دروازے ہیں اور حیا ان میں بڑا عمدہ دروازہ ہے اسواسطے کہ شرع میں حیا اس حالت کو کہتے ہیں جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کردے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ایمان کے ستر اور چند دروازے ہیں مراد اس سے کثرت ہے اسواسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد نہیں ۱۲

قال احمد بن منیع فی حدیثه ان النبی صلی الله علیه وسلم سمع رجلا یعظ اخاه هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی هریرة **باب** ماجاء فی حرمة الصلوٰة **حدثنا** ابن عمر نا عبدالله بن معاذ الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فاصبحت یوما قریبا منه ونحن نسیر فقلت یارسول الله اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی عن النار قال لقد سالتنی عن عظیم وانه لیسیر علی من یسره الله علیه تعبد الله ولا تشرك به شیئا وتقیم الصلوٰة وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلك علی ابواب الخیر الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطیئة کما یطفئ الماء النار وصلوٰة الرجل من جوف اللیل قال ثم تلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم حتی بلغ یعملون ثم قال الا اخبرك برأس الامر کله وعموده وذروة سنامه قلت بلی یارسول الله قال رأس الامر الاسلام وعموده الصلوٰة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك کله قلت بلی یارسول الله قال فاخذ بلسانه قال کف علیك هٰذا فقلت یانبی الله وانا لمؤاخذون بما نتکلم به فقال ثکلتك امك یامعاذ وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمح عن ابی الهیثم عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان الله یقول انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاٰخر واقام الصلوٰة واٰتی الزکوٰة الاٰیة هٰذا حدیث حسن غریب

کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے **باب** نماز کی تعظیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن معاذ صنعانی نے معمر سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے معاذ بن جبل رضؓ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین۔ سو ایک دن مین آپ کے قریب ہوا اس حالت مین کہ چل رہے تھے پس مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی عمل بتلائیے کہ جنت مین داخل کرے۔ اور دوزخ سے دور رکھے فرمایا آپ نے تو نے بڑے کام سے سوال کیا ہے حالانکہ وہ آسان ہے اس شخص پر کہ جسپر اللہ تعالےٰ آسان کرے۔ اللہ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک مت بنا اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر پھر فرمایا آپنے ہان مین تجھے نیکی کے دروازے بتلاتا ہون روزہ ڈھال ہے یعنے گناہون سے بچاتا ہے۔ اور صدقہ بجھاتا ہے گناہون کو جیسے پانی بجھاتا ہے آگ کو۔ اور آدمی کی نماز پڑھنی درمیان رات کے کہا راوی نے پھر آپنے یہ آیت پڑھی تتجافی جنوبہم عن المضاجع[۱] یعنے دور رہتی ہین کروٹین اُنکی خوابگاہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو یہانتک کہ آپنے یعلمون تک پڑھی پھر فرمایا آپ نے ہان مین بتلاتا ہون تجھکو تمام عملون کا سردار اور ستون انکا اور بلندی کو ہان انکے کی مین نے کہا ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا آپنے تمام عملون کا سردار اسلام ہے اور ستون انکا نماز ہے اور بلندی انکی کوہان کی جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپنے ہان مین تمکو خبر دیتا ہون ساتھ ایسی چیز کے کہ جس سے سب کا استحکام ہے مین نے کہا ہان یا رسول اللہ کہا راوی نے پھر آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسکو اوپر اپنے بند رکھ پھر مین نے کہا اے نبی اللہ کے اور کیا ہمکو مواخذہ ہوگا ساتھ اسکے کہ ہم کلام کرتے ہین پس فرمایا آپ نے پیٹے تجھے ہان تیری اے معاذ لوگون کو منھ کے بل یا فرمایا آپنے ناک کے بل آگ مین تو زبانون کا کاٹا ہی ڈالے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج یعنے ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ مسجد کی خدمت کرتا ہے تو اسکے واسطے ایمان کی شہادت دو اسلئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ الخ یعنے بیشک اللہ تعالےٰ کی مسجدون کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور قائم کرتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوٰۃ کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

[۱] غرض آپ کی اس آیت سے یہ تھی کہ اس میری بات کی تصدیق کلام اللہ مین موجود ہے ۱۲ [۲] یعنے منھ سے جو لوگ عموماً بکواس کرتے رہتے ہین یعنی گالی گلوچ شکوے شکایت کرتے رہتے ہین انھین سبب سے کتنے لوگ دوزخ مین گرینگے ۱۲

باب ما جاء فی ترك الصلوٰة **حدثنا** قتيبة نا جرير وابو معاوية عن الاعمش عن ابی سفيان عن جابر ان النبی صلی الله
عليه وسلم قال بين الكفر والايمان ترك الصلوٰة **حدثنا** هناد نا اسباط بن محمد عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه
قال بين العبد وبين الشرك او الكفر ترك الصلوٰة هٰذا حديث حسن صحيح وابو سفيان اسمه طلحة بن نافع **حدثنا**
هناد نا وكيع عن سفيان عن ابی الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك
الصلوٰة هٰذا حديث حسن صحيح وابو الزبير اسمه محمد بن مسلم بن تدرس **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث ويوسف
بن عيسیٰ قالا نا الفضل بن موسیٰ عن الحسين بن واقد ح وثنا ابو عمار ومحمود بن غيلان قالا نا علی بن الحسين
بن واقد عن ابيه ح وثنا محمد بن علی بن الحسن الشقيقی ومحمود بن غيلان قالا نا علی بن الحسين بن شقيق عن
الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم العهد الذی بيننا وبينهم
الصلوٰة فمن تركها فقد كفر وفی الباب عن انس وابن عباس هٰذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** قتيبة نا بشر بن
المفضل عن الجريری عن عبد الله بن شقيق العقيلی قال كان اصحاب محمد صلی الله عليه وسلم لا يرون شيئا من الاعمال
تركه كفر غير الصلوٰة **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث عن عامر بن سعد
عن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ذاق طعم الايمان من رضی بالله ربا[1] و
بالاسلام دينا وبمحمد نبيا هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابی عمر نا عبد الوهاب الثقفی عن ايوب

باب نماز کے ترک کرنیکے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر اور ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے ابی سفیان سے اُس نے
جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان کفر اور ایمان کے نماز کا ترک کرنا ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے
اسباط بن محمد نے اعمش سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے فرمایا آپ نے درمیان بندے اور شرک کے یا کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے
ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان بندے اور کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث اور یوسف
بن عیسی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے ح اور حدیث کی ہم سے ابو عمار اور محمود بن غیلان
نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن علی بن حسن شقیقی اور
محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے حسین بن واقد سے اُس نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے
اپنے باپ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان انکے یعنے کفار کے
ہے وہ نماز ہے سو جو کوئی اُسکو ترک کریگا تو وہ کافر ہوا۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہما۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے جریری سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق
عقیلی سے کہا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی اعمال کے ترک کرنے کو کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے **باب حدیث** کی
ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن الہاد سے اُسنے محمد بن ابراہیم بن حارث سے اُسنے عامر بن سعد سے اُسنے عباس
بن عبد المطلب سے یہ کہ سنا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اُس نے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی[1]
پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث
کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے

[1] خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اسکی قضا و قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اسکا گلہ شکوہ نہ کرے۔ اور دین اسلام پر راضی ہونیکی
یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جائے کفر کے رسومات کے گرد نہ بھٹکے۔ اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور
بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہین اُسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین ۱۲

عن ابی قلابة عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلاث من کن فیه وجد بهن طعم الایمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یکره ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذه الله منه کما یکره ان یقذف فی النار هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب لا یزنی الزانی وهو مؤمن **حدثنا** احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق السارق وهو مؤمن ولکن التوبة معروضة وفی الباب عن ابن عباس وعائشة وعبد الله بن ابی اوفی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زنی العبد خرج منه الایمان فکان فوق رأسه کالظلة فاذا خرج من ذلك العمل عاد الیه الایمان وروی عن ابی جعفر محمد بن علی انه قال فی هذا خروج عن الایمان الی الاسلام وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الزنا والسرقة من اصاب من ذلك شیئا فاقیم علیه الحد فهو کفارة ذنبه ومن اصاب من ذلك شیئا فستره الله علیه فهو الی الله تعالی ان شاء عذبه یوم القیمة وان شاء غفر له روی ذلك علی بن ابی طالب وعبادة بن الصامت وخزیمة بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابو عبیدة بن ابی السفر نا احمد بن عبد الله الهمدانی نا الحجاج بن محمد عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق الهمدانی عن ابی جحیفة عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبته فی الدنیا

اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ہیں کہ جسمیں وہ ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص کہ جسکے نزدیک اللہ اور اُسکا رسولؐ تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نہ چاہتا ہو اسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہ ہو تیسرے یہ کہ بُرا جانے کفر مین پھر پلٹ جانیکو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو بُرا لگتا ہے آگ مین ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور روایت کیا ہے اسکو قتادہ نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** زانی ایمان کی حالت مین زنا نہین کرتا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی ایمان کی حالت مین زنا نہین کرتا - اور نہ چور ایمان کی حالت مین چوری کرتا ہے لیکن توبہ پیش کیجائے - اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور عائشہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے رضی اللہ عنہم - حدیث ابی ہریرہؓ کی اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے - اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب بندہ زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل جاتا ہے پس گویا اس کے سر پر مثل سایہ کے ہوتا ہے پھر جب وہ بندہ اس عمل سے نکلتا ہے - تو ایمان اسکی طرف پھر آتا ہے اور مروی ہے ابی جعفر یعنے محمد بن علی سے کہ کہا اُسنے اس حالت مین ایمانؒ سے اسلام کی طرف نکلنا ہےؑ - اور غیر اس وجہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے زنا اور چوری کے حق مین کہ جو کوئی انمین سے کسی کو پہونچا اور اسپر حد قائم کی گئی تو وہ حد اسکے گناہ کا کفارہ ہے - اور جو کوئی انمین سے کسی کو پہونچا اور اسپر اللہ تعالی نے پردہ کیا یعنے اسکا گناہ ظاہر نہ کیا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اگر چاہے تو قیامت کے دن اسکو عذاب دے اور اگر چاہے تو اُس کو بخشدے - روایت کیا ہے اسکو علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن عبد اللہ ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے یونس بن ابی اسحق سے اُسنے ابی اسحاق ہمدانی سے اُسنے ابی جحیفہ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی شخص کسی حد کو پہونچا اور دنیا مین اس کے عذاب کی جلدی کی گئی -

ع یعنی زانی اس حالت مین مؤمن نہین ہوتا بلکہ مسلم ہوتا ہے ایمان تو نام ہے دل سے یقین کرنا خدا کی وحدانیت کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا - اور اسلام نام ہے زبان سے اقرار کرنیکا چونکہ ایمان اسکا نکل گیا پس اسلام سے اسکی تعبیر ہوگی **مترجم** اگر غور کیا جاوے تو اس رائے کا عکس قریب صواب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسلام نام تھا ظاہری احکام کے بجا لانیکا پس جب اُسنے ظاہری اطاعت کو ترک کیا تو مسلم کہاں رہا - ٹھیک اور درست رائے وہی ہے جو مؤلف نے خود آگے بیان کی ہے اور بخاری نے بھی کہ کوئی آدمی کبیرہ

فالله اعدل من ان يثني على عبده العقوبة في الآخرة ومن اصاب حدا فستره الله عليه وعفى عنه فالله أكرم من ان يعود في شئ قد عفى عنه هذا حديث حسن غريب وهذا قول اهل العلم لا نعلم احدا أكفر احدا بالزنا والسرقة وشرب الخمر **باب** ماجاء المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس على دمائهم واموالهم ويروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل اي المسلمين افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده **حدثنا** بذلك ابراهيم بن سعيد الجوهري نا ابواسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى الاشعري ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل اي المسلمين افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده هذا حديث صحيح غريب من حديث ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن جابر وابي موسى وعبد الله بن عمرو وحديث ابي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا **حدثنا** ابوكريب نا حفص بن غياث عن الاعمش عن ابي اسحق عن ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا كما بدأ فطوبى للغرباء وفي الباب عن سعد وابن عمر وجابر وانس وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث ابن مسعود وانما نعرفه من حديث حفص بن غياث عن الاعمش وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمي تفرد به حفص **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا اسمعيل بن ابي اويس نني كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف بن زيد بن ملحة عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

پس اللہ تعالیٰ بہت عادل ہے اس بات سے کہ اپنے بندے پر عذاب آخرت میں دوبارہ روا رکھے۔ اور جو کوئی کسی حد کو پہونچا اور اللہ تعالیٰ نے اسپر پردہ کیا اور اس سے معاف کیا تو اللہ تعالیٰ بہت کریم ہے اس سے کہ اعادہ کرے اس چیز میں کہ اسے وہ معاف کر چکا ہو یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہی قول ہے اہل علم کا۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے کسی کو زنا اور چوری اور شراب پینے سے نسبت کفر کی ہو **باب** اس بیان میں کہ مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور[1] ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور مؤمن کامل وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے خون اور مال پر امن میں رہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپنے وہ شخص کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں یعنے زبان سے گالی گلوج نہ دے اور ہاتھ سے کسی کو مارے نہیں **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ اشعریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپنے وہ شخص کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے طریق ابی موسیٰ اشعری سے جو راوی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی موسیٰ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ اسلام شروع ہوا ہے غریب[2] اور ہو جائے گا غریب **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اعمش سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی الاحوص سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام شروع ہوا ہے غریب اور ہو جائیگا غریب جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابن مسعود سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم فقط اسکو طریق حفص بن غیاث سے ہی پہچانتے ہیں جو روایت کرتا ہے اعمش سے اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے حفص **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

[2] مطلب یہ کہ اسلام پہلے پہل بہت کم تھا کوئی اسکا یار و مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام تمام عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے کہ پہلے تھا اسوقت کے مسلمان مسافروں کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا کہ اسوقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے کوئی اُسکی نہیں سنتا کافر تو ایک طرف کلمہ گو اسکو ہنستے ہیں پس حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط رہا اسکو خوشی ہو جو بہشت کی "

[1] زبان اور ہاتھ کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ اکثر ایذا انہیں دونوں سے ہوتی ہے۔ زبان سے ایذا مثلاً گالی گلوچ لعن طعن غیبت بہتان چغلی وغیرہ وغیرہ اور ہاتھ سے ایذا اور تکلیف دینا مثلاً ضرب، قتل اور کتابت باطل وغیرہ " واللہ اعلم " محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ولیعقلن الدین فی الحجاز معقل الاروية من رأس الجبل ان الدین بدأ غریبا ویرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی هٰذا حدیث حسن **باب فی علامة المنافق** **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن محمد بن قیس عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اٰیة المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان وهٰذا حدیث حسن غریب من حدیث العلاء وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وجابر **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سهیل بن مالك عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وابو سهیل هو عم مالك بن انس واسمه نافع بن مالك بن ابی عامر الخولانی الاصبحی **حدثنا** محمود بن غیلان نا عبید الله بن موسیٰ عن سفیان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اربع من کن فیه کان منافقا وان کانت فیه خصلة منهن کانت فیه خصلة من النفاق حتی یدعها من اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر واذا عاهد غدر هٰذا حدیث حسن صحیح وانما معنی هٰذا عند اهل العلم نفاق العمل وانما کان نفاق التکذیب علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰکذا روی عن الحسن البصری شیء من هٰذا **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الله بن نمیر عن الاعمش عن عبد الله بن مرة بهٰذا الاسناد نحوه هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا ابراهیم بن طهمان عن علی بن عبد الاعلیٰ عن ابی النعمان عن ابی وقاص عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وعد الرجل وینوی ان یفی به فلم یف به

بیشک دین البتہ پناہ پکڑیگا طرف حجاز کے جیسا کہ پناہ پکڑتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے۔ اور ضرور پناہ پکڑیگا دین حجاز مین مثل پناہ پکڑنے بکری کے چوٹی پہاڑ کی سے۔ بیشک دین پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو مسافر ہی ہو جائیگا پس خوشی ہو جیوان مسافرون کو جو اصلاح کرتے ہین اس چیز کی جسکو لوگون نے میرے بعد میری سنت سے خراب کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب منافق کی علامت کے بیان مین** حدیث کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن محمد بن قیس نے علا بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علامت منافق کی تین ہین جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھا جاوے تو خیانت کرے۔ اور یہ حدیث طریق علار سے حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور انس اور جابر سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے ابی سہیل بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابو سہیل وہ مالک کا چچا ہے اور نام اسکا نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی اصبحی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چار علامتین جسمین ہون وہ منافق ہوتا ہے اور اگر اسمین انمین سے ایک خصلت پائی جائے تو اسمین ایک خصلت نفاق کی ہوتی ہے یہانتک کہ اسکو ترک کرے۔ وہ شخص کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑے تو گالی دے اور جب عہد کرے فریب کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنے اسکے عالمونکے نزدیک نفاق فی العمل کے ہین یعنے عمل اسکے منافقون کے ہین حقیقی منافق نہین۔ اور نفاق تکذیب کا تو صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہی تھا یعنے وہ نفاق جو ظاہر اسلام کا دعوے ہے اور باطن سے اسکی تکذیب ہے ایسا نفاق فقط آن حضرت کے زمانہ مین ہی تھا بعد اسکے نہین۔ ایسا ہی حسن بصری سے کچھ حصہ اسکا مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن طہمان نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے ابی النعمان سے اُسنے ابی وقاص سے اُسنے زید بن ارقمؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد وعدہ کرے اور نیت دلکی اسکے پورا کرنیکی ہو مگر اسکو پورا نہ کر سکے

فلاجناح علیه هٰذا حدیث غریب ولیس اسناده بالقوی علی بن عبد الاعلیٰ ثقة وابو النعمان مجهول وابو وقاص مجهول **باب** ماجاء سباب المسلم فسوق **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزیع نا عبد الحکیم بن منصور الواسطی عن عبد الملك بن عمیر عن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قتال المسلم اخاه کفر وسبابه فسوق وفی الباب عن سعد وعبد الله بن مغفل حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح وقد روی عن عبد الله بن مسعود من غیر وجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا وکیع عن سفیان عن زبید عن ابی وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** فی من رمی اخاه بکفر **حدثنا** احمد بن منیع نا اسحٰق بن یوسف الازرق عن هشام الدستوائی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملك ولاعن المؤمن کقاتله ومن قذف مؤمنا بکفر فهو کقاتله ومن قتل نفسه بشئ عذبه الله بما قتل به نفسه یوم القیٰمة وفی الباب عن ابی ذر وابن عمر هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة عن مالك بن انس عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** فیمن یموت وهو یشهد ان لا اله الا الله **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن ابن محیریز عن الصنابحی عن عبادة بن الصامت انه قال دخلت علیه وهو فی الموت فبکیت فقال مهلا لم تبکی فوالله لان استشهدت لاشهدن لك ولان شفعت لاشفعن لك ولان استطعت لانفعنك ثم قال والله ما من حدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم

تو اسپر کچھ گناہ نہین ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہین ہے۔ علی بن عبد الاعلیٰ ثقہ ہے۔ اور ابو النعمان مجہول ہے اور ابو وقاص بھی مجہول ہے **باب** اس بیان مین کہ مسلمان کو گالیان دینا فسق ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحکیم بن منصور واسطی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی سے کفر ہے اور گالیان دینا اسکو فسق ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد اور عبد اللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور یہ عبد اللہ بن مسعود سے غیر وجہ سے بھی مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالیان دینا مسلمان کو فسق ہے اور جنگ کرنا اس سے کفر ہے[ع]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس شخص کے بیان مین جو اپنے بھائی کو کفر کی نسبت کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہین ہے آدمی پر نذر اس چیز مین کہ جسکا وہ مالک نہین۔ اور لعنت کرنیوالا مؤمن کا مثل اسکے قاتل کے ہے اور جو کوئی کسی مؤمن کو کفر کی تہمت لگائے تو وہ مثل اسکے قاتل کے ہے۔ اور جو کوئی اپنی جان کو کسی چیز سے قتل کر دے تو اُسکو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن عذاب دیگا اُس چیز کے ساتھ کہ جس سے اُسنے اپنی جان کو ہلاک کیا ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ذرؓ اور ابن عمرؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا پس رجوع[عـه] کر گیا ساتھ اُسکے ایک ان دونون کا۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس شخص کے بیان مین جو مرے اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہین کوئی لائق پرستش کے سوائے اللہ کے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے ابن محیریز سے اُسنے صنابحی سے اُسنے عبادہ بن صامت سے یہ کہ کہا صنابحی نے مین عبادہ بن صامت پر داخل ہوا اس حالت مین کہ وہ موت مین تھا سو مین رو پڑا پس کہا اُسنے ٹھہر تو کیون روتا ہے سو قسم ہے اللہ کی اگر مجھسے شہادت طلب کی گئی تو مین تیرے لئے شہادت دونگا اور اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو مین ضرور تیرے لئے شفاعت کرونگا اور اگر مجھے طاقت ہوئی تو مین ضرور تجھے نفع دونگا پھر کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی جو ایسی حدیث کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے سنی ہے

ع یہ بطور تہدید اور تغلیظ کے فرمایا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص مومن کے قتل کو مباح بلا تاویل سمجھے وہ کافر ہے ۱۲ صحیح عـه اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کو کافر کہا اور حالانکہ وہ واقع مین کافر نہین ہے تو قائل نے کفر کیا واللہ اعلم ۱۲ بندی صحیح

لكم فيه خير لاحد ثتكموه الاحاديث واحدا وساحدثكموه اليوم وقد احيط بنفسى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار وفى الباب عن ابى بكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة وجابر وابن عمرو زيد بن خالد والصنابحى هو عبد الرحمن بن عسيلة ابو عبد الله هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى عن الزهرى انه سئل عن قول النبى صلى الله عليه وسلم من قال لا اله الا الله دخل الجنة فقال انما كان هذا فى اول الاسلام قبل نزول الفرائض والامر والنهى ووجه هذا الحديث عند بعض اهل العلم ان اهل التوحيد سيدخلون الجنة وان عذبوا فى النار بذنوبهم فانهم لا يخلدون فى النار وقد روى عن ابن مسعود وابى ذر وعمران بن حصين وجابر بن عبد الله وابن عباس وابى سعيد الخدرى وانس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال سيخرج قوم من النار من اهل التوحيد ويدخلون الجنة وهكذا روى عن سعيد بن جبير وابراهيم النخعى وغير واحد من التابعين فى تفسير هذه الاية ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين قالوا اذا اخرج اهل التوحيد من النار وادخلوا الجنة يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين **حدثنا** سويد بن نصر انا ابن المبارك عن الليث بن سعد ثنى عامر بن يحيى عن ابى عبد الرحمن المعافرى ثم الحبلى قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله سيخلص رجلا من امتى على رؤس الخلائق يوم القيمة فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتى الحافظون فيقول لا يا رب فيقول افلك عذر فيقول لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات

جسمین تمھارے واسطے اسمین بھلائی ہو وہ تو مین نے تمسے بیان کردی ہے مگر ایک حدیث اور وہ مین آج تمسے بیان کردونگا اور احاطہ کیا گیا ہے ساتھ نفس میرے کے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی گواہی دے اس بات کی کہ نہین کوئی لائق پرستش کے سوا اللہ کے اور یہ کہ محمد رسول اللہ کا ہے تو اللہ تعالےٰ اسپر آگ کو حرام کردیتا ہے - اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد اور صنابحی سے اور یہ عبد الرحمن بن عسیلہ یعنے ابو عبد اللہ ہے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے - اور مروی ہے زہری سے کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بابت سوال ہوا کہ جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت مین داخل ہوگا پس کہا اسنے یہ بات تو ابتدا اسلام مین تھی فرائض اور امر اور نہی کے نزول سے پہلے - اور توجیہ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کی یہ ہے کہ اہل توحید جنت مین داخل ہونگے اگرچہ آگ مین موافق اپنے گناہون کے عذاب دیے جاینگے سو وہ لوگ آگ مین ہمیشہ نہین رہینگے - اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران رضؓ بن حصین اور جابر بن عبد اللہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید خدریؓ اور انسؓ سے انھون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے نکالی جاوے گی اور جنت مین داخل ہوگی - اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی ایک تابعین سے اس آیت کی تفسیر مین ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنی بہت وقت دوست رکھین گے وہ لوگ کہ کافر ہوے کاشکے ہوتے مسلمان کہا انھون نے جب اہل توحید دوزخ سے نکالے جاوینگے اور جنت مین داخل ہونگے تو اسوقت دوست رکھین گے وہ لوگ کہ کافر ہوے کاشکے ہوتے مسلمان حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے لیث بن سعد سے کہا حدیث کی مجھے عامر بن یحییٰ نے ابی عبد الرحمن معافری پھر حبلی سے کہا اسنے سنا مین نے عبد اللہ بن عمروؓ بن عاص سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک اللہ تعالےٰ قیامت کے دن میری امت مین سے تمام خلقت کے سرپر ایک مرد کو علیحدہ کریگا اور اسکے آگے ننانوے ورق کھولیگا ہر ایک ورق مثل درازی نظر کے ہوگا پھر فرمائیگا کیا اس سے کسی بات کا تو انکار کرتا ہے کیا میرے نگہبان کاتبون نے یعنے کراما کاتبین نے تجھپر ظلم کیا ہے وہ کہے گا نہین اے رب میرے پھر فرمائیگا کیا تیرے لئے کوئی عذر ہے وہ کہے گا کہ نہین اے رب میرے - پھر اللہ تعالےٰ فرمائیگا ہان تیرے واسطے ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور بیشک تجھپر آجکے دن کوئی ظلم نہین ہے پھر ایک رقعہ نکالا جائیگا اُس مین یہ ہوگا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله - پس پروردگار فرمائیگا اپنے وزن کے پاس حاضر ہو وہ کہے گا اے رب میرے یہ رقعہ اُن ورقون کیساتھ کیا قدر رکھتا ہے

فقال فانك لا تظلم قال فتوضع السجلات فی كفة والبطاقة فی كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا يثقل مع اسم الله
شئ هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عامر بن يحيى بهٰذا الاسناد نحوه بمعناه والبطاقة القطعة
باب افتراق هٰذه الامة **حدثنا** الحسين بن حريث ابو عمار نا الفضل بن موسیٰ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة
ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال تفرقت اليهود علی احدیٰ وسبعين فرقة او ثنتين وسبعين فرقة والنصاریٰ مثل ذلك
وتفترق امتی علی ثلاث وسبعين فرقة وفی الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك حديث ابی هريرة حديث
حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الحفری عن سفيان عن عبد الرحمٰن بن زياد بن انعم الافريقی عن عبد الله
بن يزيد عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ليأتين علی امتی ما اتی علی بنی اسرائيل حذو النعل بالنعل
حتی ان كان منهم من اتی امه علانية لكان فی امتی من يصنع ذلك وان بنی اسرائيل تفرقت علی ثنتين وسبعين ملة وتفترق
امتی علی ثلاث وسبعين ملة كلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابی هٰذا حديث حسن
غريب مفسر لا نعرفه مثل هٰذا الا من هٰذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعيل بن عياش عن يحيى بن ابی عمرو
السيبانی عن عبد الله بن الديلمی قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ان الله تبارك
وتعالیٰ خلق خلقه فی ظلمة فالقی عليهم من نوره فمن اصابه من ذلك النور اهتدی ومن اخطاه ضل فلذلك اقول جف القلم علی علم
الله هٰذا حديث حسن **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن ميمون عن معاذ بن جبل
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتدری ما حق الله علی العباد فقلت الله ورسوله اعلم قال فان حقه عليهم ان يعبدوه

اللہ تعالیٰ فرمائیگا سو تو ظلم نہ کیا جائیگا فرمایا آنحضرت نے پھر وہ ورق ایک پلے میں رکھے جائینگے اور وہ رقعہ ایک پلہ میں پھر وہ ورق ہلکے ہو جائینگے
اور وہ رقعہ گراں ہو جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کوئی چیز ثقیل نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا
حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عامر بن یحیی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے اور بطاقہ کے معنے رقعہ کے ہیں **باب** اس امت کے افتراق
کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث یعنی ابو عمار نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسے نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے
اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے ہیں یہود اکہتر فرقوں پر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی مثل
اسکے۔ اور میری امت تہتر فرقوں پر متفرق ہو جائیگی۔ اور اس باب میں روایت ہے سعدؓ اور عبد اللہؓ بن عمروؓ اور عوفؓ بن مالکؓ سے
حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُس نے
عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ضرور آئیگا میری امت پر وہ وقت کہ آیا ہے بنی اسرائیل پر جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر ان میں سے اپنی ماں کے
پاس علانیۃ آیا ہوگا تو ضرور میری امت میں سے بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کریگا اور بنی اسرائیل بہتر مذہب پر متفرق ہو گئے ہیں اور
میری امت تہتر مذہب پر متفرق ہوگی سب کے سب آگ میں داخل ہونگے مگر ایک مذہب کہا لوگوں نے وہ مذہب کون ہے یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے جسپر میں ہوں اور میری اصحاب۔ یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی وجہ سے **حدیث**
کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابی عمرو سیبانی سے اُس نے عبد اللہ بن دیلمی سے کہا
اُس نے سنا میں نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلقت
کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر انپر اپنے نور سے کچھ چھڑکا ڈالا پس جس کسی کو اس نور سے کچھ حصہ پہونچ گیا وہ ہدایت پاگیا اور جس کسی کو نہ
پہونچا وہ گمراہ رہا پس اسیواسطے میں کہتا ہوں خشک ہو گیا ہے قلم اوپر علم اللہ کے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے عمرو بن میمون سے اُسنے معاذ بن جبلؓ سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے اے معاذ کہ کیا ہے حق اللہ کا بندوں پر میں نے کہا اللہ اور رسول
اس کا بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں

ولا یشرکوا به شیئا قال فتدری ما حقہم علی اللہ اذا فعلوا ذلک قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ان لا یعذبہم ہذا حدیث حسن صحیح
وقد روی من غیر وجہ عن معاذ بن جبل **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبا نا شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت وعبد العزیز
بن رفیع والاعمش کلہم سمعوا زید بن وہب عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فبشرنی انہ من مات
لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال نعم ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی الدرداء **ابواب العلم**
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** اذا اراد اللہ بعبد خیرا فقہہ فی الدین **حدثنا** علی بن حجر انا اسمعیل بن جعفر
اخبرنی عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند عن ابیہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ
فی الدین وفی الباب عن عمر وابی ہریرۃ ومعاویۃ ہذا حدیث حسن صحیح **باب فضل طلب العلم حدثنا**
محمود بن غیلان نا ابو اسامۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سلک
طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ ہذا حدیث حسن **حدثنا** نصر بن علی نا خالد بن یزید العتکی عن
ابی جعفر الرازی عن الربیع بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فہو فی
سبیل اللہ حتی یرجع ہذا حدیث حسن غریب ورواہ بعضہم فلم یرفعہ **حدثنا** محمد بن حمید الرازی نا محمد بن المعلی
نا زیاد بن خیثمۃ عن ابی داؤد عن عبد اللہ بن سخبرۃ عن سخبرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم کان
کفارۃ لما مضی ہذا حدیث ضعیف الاسناد ابو داؤد اسمہ نفیع الاعمی یضعف فی الحدیث

اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائین فرمایا آپ نے پس کیا تو جانتا ہے کہ کیا ہے حق انکا یعنی بندونکا اللہ پر جبکہ وہ یہ کرین یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ شریک نہ کرین اور اسکی عبادت کرین تو تو جانتا ہے کہ انکا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے کہا اُسنے مین نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا
ہے فرمایا آپنے یہ ہے کہ وہ انکو عذاب نہ دے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور یہ کئی وجہ سے معاذ بن جبل رضؓ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن ابی ثابت اور عبد العزیز بن رفیع اور اعمش سے
ان سبنے سنا ہے زید بن وہب سے اُسنے روایت کی ابی ذر رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور مجھے اس بات کی بشارت دی کہ جو کوئی مریگا اس حالت مین کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو وہ جنت مین داخل ہوگا
مین نے کہا اگرچہ ع۵ زنا کرے اگرچہ چوری کرے فرمایا آپنے ہان - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور اس باب مین روایت ہے ابی الدرداء سے
رضی اللہ عنہ **ابواب علم** کے بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ جب اللہ تعالیٰ کسی
بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دین مین سمجھ دیتا ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے کہا
خبر دی مجھے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے
ساتھ اللہ تعالیٰ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسکو دین مین سمجھ دیتا ہے اور اس باب مین روایت ہے عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے رضی اللہ
عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** طلب علم کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو اسامہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی ایسے راستہ
مین چلا کہ جسمین وہ علم طلب کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے راستہ جنت کی طرف آسان کر دیتا ہے - یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے
نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن یزید عتکی نے ابی جعفر رازی سے اُسنے ربیع بن انس سے اُسنے انس رضؓ بن مالک سے کہا اُسنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی علم کی تلاش مین نکلا وہ اللہ تعالے کے راستہ مین ہے یعنے جہاد مین ہی یہانتک کہ واپس ہو
یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے اور اسکو مرفوع نہین کیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا
حدیث کی ہم سے محمد بن معلے نے کہا حدیث کی ہم سے زیاد بن خیثمہ نے ابی داؤد سے اُسنے عبد اللہ بن سخبرہ سے اُسنے سخبرہ سے
اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے علم طلب کیا تو وہ علم اس کے ماسبق کے واسطے کفارہ ہو جاتا ہے - یہ حدیث
ضعیف الاسناد ہے - ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہی حدیث مین ضعیف ہے،

ع۵ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ مرتکب گناہ کبیرہ سے ایمان مسلوب نہیں ہوتا ۱۲

ولا یعرف لعبداللہ بن سخبرۃ کبیر شیٔ ولا لابیہ **باب** ماجاء فی کتمان العلم **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا عبداللہ بن نمیر عن عمارۃ بن زاذان عن علی بن الحکم عن عطاء عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار وفی الباب عن جابر وعبداللہ بن عمرو وحدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن **باب** ماجاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن ابی ہارون قال کنا ناتی ابا سعید فیقول مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرا قال علی بن عبداللہ قال یحییٰ بن سعید کان شعبۃ یضعف ابا ہارون العبدی قال یحییٰ ومازال ابن عون یروی عن ابی ہارون العبدی حتی مات وابو ہارون اسمہ عمارۃ بن جوین **حدثنا** قتیبۃ نا نوح بن قیس عن ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیکم رجال من قبل المشرق یتعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بہم خیرا قال فکان ابو سعید اذا رانا قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھٰذا حدیث لانعرفہ الا من حدیث ابی ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری **باب** ماجاء فی ذھاب العلم **حدثنا** ہارون بن اسحق الھمدانی نا عبدۃ بن سلیمان عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا وفی الباب عن عائشۃ وزیاد بن لبید ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی

اور عبداللہ بن سخبرہ کے واسطے کوئی زیادہ حدیث نہین معلوم ہوئی اور نہ اُس کے باپ کے واسطے۔ **باب** علم کے چھپانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے عمارہ بن زاذان سے اُسنے علی بن حکم سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ایسا مسئلہ پوچھا گیا کہ وہ اسکو جانتا ہے پھر اُسنے اسکو چھپادیا یعنے اس سے بیان نہ کیا تو وہ قیامت کے دن آگ کی لگام پہنایا جائیگا۔ اور اس باب مین روایت ہے جابر اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے **باب** وصیت کرنے کے بیان مین جو علم طلب کرے **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُسنے ابی ہارون سے کہا اُسنے ہم ابو سعیدؓ کے پاس آتے تھے تو وہ کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ تمھارے تابع ہین اور بہت مرد اطراف زمین سے تمھارے پاس دین مین سمجھ حاصل کرنے کے لئے آئینگے پس جب تمھارے پاس آوین تو اُنکو نیکی کی وصیت کرو۔ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ ابا ہارون عبدی کو ضعیف کرتا تھا۔ کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ ہی ابن عون روایت کرتا رہا ابی ہارون عبدی سے مرنے تک۔ اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے نوح بن قیس نے ابی ہارون عبدی سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مشرق کی طرف سے تمھارے پاس لوگ علم پڑھنے کے واسطے آئینگے پس جب تمھارے پاس آوین۔ تو اُنکو نیکی کی وصیت کرو کہا راوی نے پس ابو سعید جب ہمکو دیکھتا تھا تو کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق ابی ہارون عبدی سے جو راوی ہے ابی سعید خدری سے **باب** علم کے نابود ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ علم کو اس طرح سے نہین قبض کریگا کہ لوگون کے دلوں سے کھینچ لیگا لیکن قبض کریگا علم کو ساتھ قبض کرنے عالمون کے یہان تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلون کو اپنا سردار بنالین گے پھر وہ مسائل پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوے دین گے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگون کو بھی گمراہ کرینگے۔ اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور زیاد بن لبید سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے

هٰذا الحديث الزهرى عن عروة عن عبد الله بن عمرو وعن عروة عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم مثل هٰذا
حدثنا عبد الله بن عبد الرحمٰن انا عبد الله بن صالح ثنى معاوية بن صالح عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير عن ابيه جبير بن
نفير عن ابى الدرداء قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هٰذا اوان يختلس العلم من الناس حتى
لا يقدروا منه على شئ فقال زياد بن لبيد الانصارى كيف يختلس منا وقد قرانا القراٰن فوالله لنقرأنه ولنقرانه نساءنا وابناءنا
قال ثكلتك امك يا زياد ان كنت لاعدك من فقهاء اهل المدينة هٰذه التورٰية والانجيل عند اليهود والنصارى فماذا تغنى عنهم
قال جبير فلقيت عبادة بن الصامت فقلت الا تسمع ما يقول اخوك ابو الدرداء فاخبرته بالذى قال ابو الدرداء قال صدق
ابو الدرداء ان شئت لاحدثنك باول علم يرفع من الناس الخشوع يوشك ان تدخل مسجد الجامع فلا ترى فيه رجلا خاشعا
هٰذا حديث حسن غريب ومعٰوية بن صالح ثقة عند اهل الحديث ولا نعلم احدا تكلم فيه غير يحيى بن سعيد القطان وقد روى
عن معاوية بن صالح نحو هٰذا وروى بعضهم هٰذا الحديث عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك عن
النبى صلى الله عليه وسلم **باب** فيمن يطلب بعلمه الدنيا **حدثنا** ابو الاشعث احمد بن المقدام العجلى البصرى نا امية بن
خالد نا اسحٰق بن يحيىٰ بن طلحة ثنى ابن كعب بن مالك عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب
العلم ليجارى به العلماء او ليمارى به السفهاء ويصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا
من هٰذا الوجه واسحٰق بن يحيىٰ بن طلحة ليس بذاك القوى عندهم

اس حدیث کو زہری نے عروہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اور بواسطہ عروہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھسے معاویہ بن صالح نے عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے اُس نے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُسنے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ نے آنکھ اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگون سے کھینچ لیا جائیگا یہانتک کہ اسمین سے کسی چیز پر قادر نہ ہونگے پس کہا زیاد بن لبید انصاری نے کسطرح علم ہمسے کھینچ لیا جائیگا حالانکہ ہمنے قرآن کو پڑھا ہے سو قسم ہے اللہ کی ہم اسکو ضرور پڑھینگے اور ہم اسکو ضرور پڑھائینگے اپنے عورتون اور بچون کو فرمایا آپنے پیٹے تجھے مان تیری اے زیاد مین تجھے اہل مدینہ کے فقہا سے شمار کرتا تھا۔ یہ ہے تورات اور انجیل یہود اور نصاری کے پاس پس کیا فائدہ دیتی ہین انکو[1] کہا جبیر نے پھر مین عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کیا تو نہین سنتا کہ تیرا بھائی ابو درداء کیا کہتا ہے پس مین نے اسکو اُسکی خبر دی جو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہا اُسنے ابو الدرداء نے سچ کہا ہے اگر تو چاہتا ہے تو مین تجھے خبر دیتا ہون جو سب سے پہلا علم لوگون سے اُٹھایا جائیگا وہ خشوع ہے قریب ہے کہ تو جامع مسجد مین داخل ہوگا تو اسمین کوئی مرد خشوع اور تضرع کرنے والا نہ پائیگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ اور ہم نہین جانتے کہ سوائے یحییٰ بن سعید قطان کے اور کسی نے اسکے حق مین کلام کیا ہو۔ اور معاویہ بن صالح سے مثل اسکے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عوف بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس شخص کے بیان مین جو اپنے علم کے ساتھ دنیا طلب کرے **حدیث** کی ہمسے ابو اللیث یعنی احمد بن مقدام عجلی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ نے کہا حدیث کی مجھے ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُس نے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی علم طلب کرے اسواسطے کہ اسکے ساتھ عالمون سے فخر کرے یا اسکے ساتھ جاہلون سے جھگڑا کرے اور اسکے ساتھ لوگون کے منھونکو اپنی طرف پھیرے یعنی چاہے کہ لوگ میری تعظیم کرین تو اللہ تعالیٰ اُسکو آگ مین داخل کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ انکے نزدیک یعنے محدثین کے نزدیک قوی نہین ہے۔

[1] یعنے باوجودیکہ انکے پاس کتاب ہے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آتے ہین تو بتلا کہ اس کتاب نے انکو کیا فائدہ دیا پس جیسا کہ ان کتابون نے باوجود موجود ہونے کے انکو کچھ فائدہ نہین دیا ویسے ہی تم ہو غرض کہ کتابون کا موجود ہونا کچھ فائدہ نہین دیتا اور نہ علم کا ہونا کچھ فائدہ دیتا ہے جب تک عمل نہ کرے عالم بدون عمل کی مثال خود پروردگار نے فرمادی ہے کہ گدھے پر کتابین لادی ہوئی ہین ۱۲

تکلم فیہ من قبل حفظہ حدثنا نصر بن علی نا محمد بن عباد الهنائی نا علی بن المبارك عن ایوب السختیانی عن خالد بن دریك عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعلم علما لغیر اللہ او اراد بہ غیر اللہ فلیتبوأ مقعدہ من النار باب فی الحث علی تبلیغ السماع حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة اخبرنی عمر بن سلیمان من ولد عمر بن الخطاب قال سمعت عبد الرحمن بن ابان بن عثمان یحدث عن ابیہ قال خرج زید بن ثابت من عند مروان نصف النهار قلنا ما بعث الیہ هذہ الساعة الا لشئ یسألہ عنہ فقمنا فسألناہ فقال نعم سألنا عن اشیاء سمعناها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرء سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ فرب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ورب حامل فقہ لیس بفقیہ وفی الباب عن عبد اللہ بن مسعود ومعاذ بن جبل وجبیر بن مطعم وابی الدرداء وانس حدیث زید بن ثابت حدیث حسن حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبأنا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود یحدث عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرء سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی من سامع هذا حدیث حسن صحیح باب فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابو هشام الرفاعی نا ابو بکر بن عیاش نا عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار حدثنا اسمعیل بن موسی الفزاری بن ابنة السدی نا شریك بن عبد اللہ عن منصور بن المعتمر عن ربعی بن حراش عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکذبوا علی فانہ من کذب علی یلج النار وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعثمان والزبیر وسعید بن زید وعبد اللہ بن عمرو وانس وجابر وابن عباس وابی سعید

اسمین حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد ہنائی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے ایوب سختیانی سے اُسنے خالد بن دریک سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی غیر اللہ کے واسطے علم سیکھے یا اسکے ساتھ غیر اللہ کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ آگ مین بنائے باب سنی ہوئی حدیث کے پہونچانے پر برانگیختہ کرنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عمرو بن سلیمان نے جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہے کہا اُسنے سنا مین نے عبد الرحمن بن ابان بن عثمان سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے زید بن ثابت دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلا ہمنے کہا مروان نے اُسوقت زید بن ثابت کی طرف کسی آدمی کو نہیں بھیجا ہوگا مگر اسلئے کہ اس سے کچھ پوچھے سو ہم کھڑے ہوے اور اس سے ہمنے پوچھا تو کہا اُسنے ہان اُسنے ہمسے کچھ حدیثین پوچھی ہین جو کہ ہمنے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے خوش کرے اللہ تعالے اُس مرد کو جو سنے ہمسے کوئی حدیث پھر اسکو یاد رکھے تاکہ غیر کو پہونچاوے سو بہت ہین اُٹھانے والے فقہ کی طرف اس شخص کے جو زیادہ فقیہ ہے اُس سے اور بہت ہین اُٹھانیوالے فقہ کے جو نہین ہین فقیہ- اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدردا اور انس سے رضی اللہ عنہم- حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے کہا مین نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنا کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے خوش کرے اللہ تعالے اُس مرد کو جو سنے ہمسے کسی حدیث کو پھر اُسکو پہونچائے جیسا کہ اُسنے اسکو سنا ہے سو بہت ہین پہونچائے گئے کہ زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہین سننے والے سے- یہ حدیث حسن صحیح ہے- باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے گناہ کے بیان مین حدیث کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم نے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ وہ جگہ اپنی آگ مین تلاش کرے حدیث کی ہمسے اسمعیل بن موسی فزاری نے جو سدی کا نواسہ ہے کہا حدیث کی ہمسے شریک بن عبد اللہ نے منصور بن معتمر سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے علی بن ابیطالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھپر جھوٹ نہ بولو اسلئے کہ جو کوئی مجھپر جھوٹ بولے گا وہ آگ مین داخل ہوگا- اور اس باب مین روایت ہے ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعید بن زید اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید

وعمرو بن عبسة وعقبة بن عامر ومعوية وبريدة وابی موسی وابی امامة وعبدالله بن عمرو والمنقع واوس الثقفی حدیث علی بن ابی طالب حدیث حسن صحیح قال عبد الرحمٰن بن مهدی منصور بن المعتمر اثبت اهل الکوفة وقال وکیع لم یکذب ربعی بن حراش فی الاسلام کذبة **حدثنا** قتیبة نا اللیث بن سعد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کذب علی حسبت انه قال متعمدا فلیتبوأ بیته من النار هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه من حدیث الزهری عن انس بن مالك وقد روی هٰذا الحدیث من غیر وجه عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** فیمن روی حدیثا وهو یری انه کذب **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن المغیرة بن شعبة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من حدث عنی حدیثا وهو یری انه کذب فهو احد الکاذبین وفی الباب عن علی بن ابی طالب وسمرة هٰذا حدیث حسن صحیح وروی شعبة عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم هٰذا الحدیث وروی الاعمش وابن ابی لیلیٰ عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم وکان حدیث عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن سمرة عند اهل الحدیث اصح **قال** ابو عیسیٰ سألت عبد الله بن عبد الرحمٰن ابا محمد عن حدیث النبی صلی الله علیه وسلم من حدث عنی حدیثا وهو یری انه کذب فهو احد الکاذبین قلت له من روی حدیثا وهو یعلم ان اسناده خطأ یخاف ان یکون قد دخل فی حدیث النبی صلی الله علیه وسلم اذا روی الناس حدیثا مرسلا فاسنده بعضهم او قلب اسناده یکون قد دخل فی هٰذا الحدیث فقال لا انما معنی هٰذا الحدیث اذا روی الرجل الحدیث ولا یعرف لذلك الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم اصل فحدث به فاخاف

اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی سے رضی اللہ عنہم حدیث علی بن ابی طالب کی حسن صحیح ہے۔ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے منصور بن معتمر اہل کوفہ سے بہت قوی ہے۔ اور کہا وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کوئی جھوٹ نہیں بولا حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اسنے انس بن مالک رض سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے۔ راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ کہا آپنے جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ گھر اپنا آگ میں تلاش کرے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے حدیث زہری سے جو کہ انس بن مالک سے ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اس شخص کے بیان میں جو حدیث بیان کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اسنے میمون بن ابی شبیب سے اسنے مغیرہ بن شعبہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کوئی مجھے ایسی حدیث بیان کرے کہ وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ ایک دو جھوٹوں کا ہے یعنے مسیلمہ کذاب کا دوسرا بھائی ہے یا یہ معنے کہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی بن ابیطالب اور سمرہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے حکم سے اسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اسنے سمرہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو اور روایت کیا ہے اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے اسنے عبدالرحمٰن بن ابی لیلے سے اسنے علی رض سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور گویا حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی دختر سے ہے۔ محدثین کے نزدیک بہت صحیح ہے۔ کہا اسنے سوال کیا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن یعنے ابا محمد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے کہ جو کوئی مجھ سے ایسی حدیث بیان کرے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ ایک دو جھوٹوں کا ہے میں نے اس سے کہا جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے کہ جانتا ہو کہ سند اسکی خطا ہے کیا خوف ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں داخل ہو جب لوگ مرسل حدیث روایت کریں اور اسکو بعض نے مسند کیا ہو یا اسکے اسناد کو پھیر دے یعنی آگے کے راوی پیچھے کر دے یا اسکا عکس یا سند ایک کی دوسرے میں ملا دے وہ شخص اس حدیث میں داخل ہو سکتا ہے یعنے وہ اس عذاب کا مستحق ہے پس کہا اسنے کہ نہیں معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب کوئی مرد حدیث بیان کرے اور اس حدیث کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اصل معلوم نہ ہو پھر اسکو بیان کر دے تو میں خوف کرتا ہوں

ان یکون قد دخل فی ھٰذا الحدیث **باب** ما نہی عنه ان یقال عند حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** قتیبة نا سفیان بن عیینة عن محمد بن المنکدر وسالم ابی النضر عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابی رافع وغیرہ رفعه قال لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه امر مما امرت به او نھیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ ھٰذا حدیث حسن وروی بعضھم عن سفیان عن ابن المنکدر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم مرسلا وسالم ابی النضر عن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وکان ابن عیینة اذا روی ھٰذا الحدیث علی الانفراد بین حدیث محمد بن المنکدر من حدیث سالم ابی النضر واذا جمعھما روی ھکذا وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا معٰویة بن صالح عن الحسن بن جابر اللخمی عن المقدام بن معدی کرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا ھل عسی رجل یبلغه الحدیث عنی وھو متکئ علی اریکته فیقول بیننا وبینکم کتاب اللہ فما وجدنا فیه حلالا استحللناہ وما وجدنا فیه حراما حرمناہ وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کما حرم اللہ ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجه **باب** فی کراھیة کتابة العلم **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابن عیینة عن زید بن اسلم عن ابیه عن عطاء بن یسار عن ابی سعید قال استاذنا النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الکتابة فلم یأذن لنا وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر ھٰذا الوجه ایضا عن زید بن اسلم ورواہ ھمام عن زید بن اسلم **باب** فی الرخصة فیه **حدثنا** قتیبة نا اللیث

کہ وہ اس حدیث مین داخل ہوگا - **باب** اس کلام کے بیان مین کہ جسکے کہنے کی ممانعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے آگے کی گئی ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر اور سالم ابی النضر سے اُس نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے ابی رافع سے اور اسکے غیر نے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپنے چاہیئے کہ مین کسی کو اس حالت مین نہ پاؤن کہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے ہو اسکے پاس میرا کوئی ایسا حکم آئے کہ جس کا مین نے حکم کیا ہے یا جس سے مین نے منع کیا ہے تو وہ کہے کہ مین نہین جانتا یعنے مین ایسے حکمون کو نہین مانتا جو کچھ ہم اللہ کی کتاب مین پائین گے ہم اسکی تابعداری کرین گے - یعنی جو مسائل کہ کلام اللہ مین وارد ہین وہ تو ہم مانتے ہین اور جو حدیثون مین وارد ہین انکو ہم نہین مانتے - یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے بعض نے سفیان سے اُسنے ابن منکدر سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور روایت کی ہے سفیان نے سالم ابی النضر سے اُسنے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - اور ابن عیینہ کا یہ حال تھا کہ جب اس حدیث کو منفرد روایت کرتا تھا تو حدیث محمد بن منکدر کو حدیث سالم ابی النضر سے علیحدہ کر دیتا تھا اور جب انکو جمع کرتا تو اسطرح روایت کرتا - اور ابو رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے نام اسکا اسلم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے حسن بن جابر لخمی سے اس نے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار قریب ہے کہ بعض لوگون کو میری حدیث پہونچیگی اس حالت مین کہ وہ اپنی مسند و تکیہ لگائے ہوئے ہوگا وہ کہیگا درمیان ہمارے اور تمھارے کتاب اللہ ہے سو جو کچھ کہ ہم اسمین یعنی کتاب اللہ مین حلال پائینگے اسکو حلال جانین گے اور جسکو اسمین حرام پائینگے اسکو حرام جانینگے - اور بیشک جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے وہ مثل اسکے ہے جو اللہ نے حرام کیا ہے - یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے - **باب** علم کے لکھنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عیینہ نے زید بن اسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعیدؓ سے کہا اُسنے ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لکھنے کے لئے اذن طلب کیا یعنے کیا ہم مسائل لکھتے جائین سو آپنے ہمکو اذن[1] نہ دیا اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی بواسطہ زید بن اسلم کے مروی ہے - اور روایت کیا ہے اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے **باب** اسکے رخصت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے

[1] یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا کہ کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ کا آپسین خلط ملط نہ ہو جائے اور نیز لوگ جب لکھنے کی عادت پکڑینگے اور مسائل کو یاد نہ کرینگے تو اس صورت مین شوق بھی دین کا کم ہو جائیگا جب یہ خوف جاتا رہا تو آپ نے اذن دیدیا جیسا دوسرا باب اسپر دال ہے یا ممانعت کی وجہ کلام اللہ کے ساتھ انھین اوراق مین لکھنے کی ہو جب کلام اللہ کا نزول ہو چکا اور وہ ایک جگہ جمع ہو گیا تو وہ ممانعت جاتی رہی ۱۲

عن الخليل بن مرة عن يحيىٰ بن ابی صالح عن ابی هريرة قال كان رجل من الانصار يجلس الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فيسمع من النبی صلی الله عليه وسلم الحديث فيعجبه ولا يحفظه فشكی ذلك الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انی لاسمع منك الحديث فيعجبنی ولا احفظه فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم استعن بيمينك واومابيده الخط وفی الباب عن عبد الله بن عمرو هٰذا حديث ليس اسناده بذاك القائم وسمعت محمد بن اسمٰعيل يقول الخليل بن مرة منكر الحديث **حدثنا** يحيیٰ بن موسیٰ ومحمود بن غيلان قالا نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعی عن يحيیٰ بن ابی كثير عن ابی سلمة عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم خطب فذكر قصة فی الحديث فقال ابو شاه اكتبوا لی يا رسول الله فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اكتبوا لابی شاه وفی الحديث قصة هٰذا حديث حسن صحيح وقد روی شيبان عن يحيیٰ بن ابی كثير مثل هٰذا **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اخيه وهو همام بن منبه قال سمعت ابا هريرة يقول ليس احد من اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم اكثر حديثا عن رسول الله صلی الله عليه وسلم منی الا عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب وكنت لا اكتب هٰذا حديث حسن صحيح ووهب بن منبه عن اخيه هو همام بن منبه **باب** ما جاء فی الحديث عن بنی اسرائيل **حدثنا** محمد بن يحيیٰ نا محمد بن يوسف عن عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان العائذ الشامی عن حسان بن عطية عن ابی كبشة السلولی عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم بلغوا عنی ولو اٰية وحدثوا عن بنی اسرائيل ولا حرج من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم عن الاوزاعی عن حسان بن عطية عن ابی كبشة السلولی عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه وهٰذا حديث صحيح

خلیل بن مرہ سے اُسنے یحییٰ بن ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے ایک مرد انصار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا تھا اور آنحضرت سے حدیث سنتا تھا پس اسکو وہ حدیثین پسند آتی تھین اور اسکو یاد نہ رہتی تھین تو اُسنے اس بات کا شکوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون اور وہ مجھے پسند آتی ہے اور مجھے یاد نہین رہتی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ سے مدد طلب کر اور آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے خط کی طرف اشارت کی یعنے لکھا جائیو۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے اور سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتا خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ اور محمود بن غیلان نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو اُسنے کہ حدیث مین قصہ ذکر کیا پس کہا ابو شاہ نے یا رسول اللہ مجھے یہ لکھوا دیجئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی شاہ کو لکھ دو۔ اور اس حدیث مین قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ کہا کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے بھائی سے اور وہ ہمام بن منبہ ہے کہا اُسنے سنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ کہتا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے مین زیادہ نہین ہے مگر عبد اللہ بن عمرو کیونکہ وہ لکھتا تھا اور مین نہین لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہے اپنے بھائی سے اسکے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے **باب** بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرنیمین **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عائذ شامی سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی کبشہ سلولی سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجھسے اگرچہ ایک آیت ہی ہو اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور کوئی گناہ نہین اور جو کوئی مجھپر دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیئے کہ جگہ اپنی آگ مین بنائے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اوزاعی سے اُسنے حسان بن عطیہ سے اُسنے ابی کبشہ سلولی سے اُسنے عبد اللہ بن عمروؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے

باب ماجاء ان الدال على الخير كفاعله **حدثنا** نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا احمد بن بشير عن شبيب بن بشر عن انس بن مالك قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل يستحمله فلم يجد عنده ما يحمله فدله على آخر فحمله فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال ان الدال على الخير كفاعله وفي الباب عن ابي مسعود وبريدة هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث انس عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداود انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت اباعمرو الشيباني يحدث عن ابي مسعود البدري ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم يستحمله فقال انه قد ابدع بي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائت فلانا فاتاه فحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل على خير فله مثل اجر فاعله او قال عامله هذا حديث حسن صحيح وابو عمرو الشيباني اسمه سعد بن اياس وابو مسعود البدري اسمه عقبة بن عمرو **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الله بن نمير عن الاعمش عن ابي عمرو الشيباني عن ابي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقال مثل اجر فاعله ولم يشك فيه **حدثنا** محمود بن غيلان والحسن بن علي وغير واحد قالوا نا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشفعوا ولتوجروا وليقضي الله على لسان نبيه ماشاء هذا حديث حسن صحيح وبريد بن عبد الله بن ابي بردة بن ابي موسى قد روى عنه الثوري وسفيان بن عيينة وبريد يكنى ابابردة هو ابن ابي موسى الاشعري **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع وعبد الرزاق عن سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن ادم كفل من دمها ذلك لانه اول من اسن القتل وقال عبد الرزاق سن القتل هذا حديث حسن صحيح

باب اس بیان مین کہ دلالت کرنے والا نیکی پر مثل کرنے والے کے ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر نے شبیب بن بشر سے اُسنے انسؓ بن مالک سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کے واسطے آیا آپ اپنے پاس سواری نہ پائی کہ اُسپر اسکو سوار کرین پس آپنے کسی اور پر دلالت کی یعنے فلان شخص کے پاس جا سو اُسنے اسکو سوار کردیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی پس فرمایا آپنے دلالت کرنے والا نیکی پر مثل اسکے کرنے والے کے ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی مسعودؓ اور بریدہ سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث اس طریق سے یعنی طریق انسؓ سے جو راوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اعمش سے کہا سنا مین نے اباعمرو شیبانی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی مسعود بدریؓ سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کے واسطے آیا اور کہا اُس نے میری سواری ہلاک ہوگئی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا فلانے پاس سو وہ اُسکے پاس آیا اُسنے اسکو سوار کردیا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دلالت کرے نیکی پر پس واسطے اسکے مثل اجر فاعل کے ہے یا کہا مثل اجر عامل کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔ **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اعمش سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے ابی مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا مثل اجر فاعل کے اور اسمین شک نہین ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور حسن بن علی اور کئی ایک نے کہا انھون نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ اشعریؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سفارش کرو تاکہ تم اجر دئے جاؤ اور فیصلہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ہے۔ اس سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کی ہی اور بریدہ کی کنیت ابا بردہ ہے اور وہ ابی موسیٰ اشعری کا بیٹا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع اور عبد الرزاق نے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے عبد اللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص ظلم سے مارا جاوے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر حصہ اسکے خون سے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ پہلا ہے کہ جسنے قتل کا طریق نکالا ہے۔ اور کہا عبد الرزاق نے سن القتل معنی دونو نکے واحد صرف مجرد او مزید کا فرق ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب فی من دعا الیٰ هدی فاتبع **حدثنا** علی بن حجر نا اسمٰعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دعا الیٰ هدی کان له من الاجر مثل اجور من یتبعه لاینقص ذلك من اجورهم شیئًا ومن دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل اٰثام من یتبعه لاینقص ذلك من اٰثامهم شیئًا هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون قال نا المسعودی عن عبد الملك بن عمیر عن ابن جریر بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سن سنة خیر فاتبع علیها فله اجره ومثل اجور من اتبعه غیر منقوص من اجورهم شیئًا ومن سن سنة شر فاتبع علیها کان علیه وزره ومثل اوزار من اتبعه غیر منقوص من اوزارهم شیئًا وفی الباب عن حذیفة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جریر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هٰذا وقد روای هٰذا الحدیث عن المنذر بن جریر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد روی عن عبید الله بن جریر عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم ایضا **باب** الاخذ بالسنة واجتناب البدعة **حدثنا** علی بن حجر نا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریة قال وعظنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما بعد صلوٰة الغداة موعظة بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال رجل ان هٰذه موعظة مودع فماذا تعهد الینا یا رسول الله قال اوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان عبد حبشی فانه من یعش منکم یری اختلافا کثیرا وایاکم ومحدثات الامور فانها ضلالة فمن ادرك ذلك منکم فعلیه بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمٰن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هٰذا

باب اس شخص کے بیان مین کہ جسنے ہدایت کی طرف بلایا پس اسکی تابعداری کی گئی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے کسی کو ہدایت کیطرف بلایا تو ہوگا اسکے واسطے اجر مثل اجر اس شخص کے جو تابعداری کریگا اسکی انکے اجر سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ اور جسنے گمراہی کیطرف بلایا تو اسپر گناہ ہوگا مثل گناہ اس شخص کے جو تابعداری کریگا اُسکی اُنکے گناہونسے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے مسعودی نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن جریر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نیک طریقہ نکالے اور اُسکی تابعداری کی جائے پس اسکے واسطے اجر اسکا ہوگا اور مثل اجر اسکے جو اُسکی تابع ہوگا انکے اجرون سے کچھ کم نہ کیا جائیگا۔ اور اس باب مین روایت ہے حذیفہؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ جریر بن عبد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے اور مروی ہے یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور نیز مروی ہے عبید اللہ بن جریر سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** سنت کو پکڑنا اور بدعت سے کنارہ کرنا **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمکو بعد نماز صبح کے بہت نصیحت کی کہ اُس سے آنکھین جاری ہو گئین اور دل اُس سے ڈر گئے پس کہا ایک مرد نے یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی سی گویا آپ ہمکو رخصت کرتے ہو سو آپ کیا ہمکو وصیت کرتے ہو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے مین تمکو وصیت کرتا ہون ساتھ اللہ کے ڈر کے اور سننے اور اطاعت کرنے کے اگرچہ غلام حبشی ہو یعنے حاکم اگرچہ حبشی غلام بنجائے اسکی بھی اطاعت کرو اور اُسکے حکم کو مانو۔ اس لئے کہ جو کوئی تم مین سے زندہ رہیگا وہ اختلاف دیکھیگا۔ اور بچو تم نئی باتین نکالنے سے یعنے بدعات سے اسلئے کہ وہ گمراہی ہے سو جو کوئی تم مین سے یہ زمانہ پائے تو چاہیئے کہ لازم پکڑے میری سنت اور سنت خلفاء راشدین ہدایت یاب کی دانتون سے اسکو مضبوط پکڑو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے

حدثنا بذلک الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا نا ابو عاصم عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی عن العرباض بن ساریة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ والعرباض بن ساریة یکنی ابا نجیح وقد روی ھٰذا الحدیث عن حجر بن حجر عن عرباض بن ساریة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نا محمد بن عیینة عن مروان بن معٰویة عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال اعلم یا رسول اللہ قال انہ من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی کان لہ من الاجر مثل من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا ومن ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ مثل اٰثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزار الناس شیئا ھٰذا حدیث حسن ومحمد بن عیینة ھذا ھو مصیصی شامی وکثیر بن عبد اللہ وھو ابن عمرو بن عوف المزنی **حدثنا** مسلم بن حاتم الانصاری البصری نا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن ابیہ عن علی بن زید عن سعید بن المسیب قال قال انس بن مالک قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی لیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال لی یا بنی وذلک من سنتی ومن احیا سنتی فقد احیانی ومن احیانی کان معی فی الجنة وفی الحدیث قصة طویلة ھٰذا حدیث حسن غریب من ھٰذا الوجہ ومحمد بن عبد اللہ الانصاری ثقة وابوہ ثقة وعلی بن زید صدوق الا انہ ربما یرفع الشئ الذی یوقفہ غیرہ سمعت محمد بن بشار یقول قال ابو الولید قال شعبة نا علی بن زید وکان رفاعا ولا نعرف لسعید بن المسیب عن انس روایة الا ھٰذا الحدیث بطولہ وقد روی عباد المنقری ھٰذا الحدیث عن علی بن زید عن انس ولم یذکر فیہ عن سعید بن المسیب وذاکرت بہ محمد بن اسمٰعیل فلم یعرفہ ولم یعرف لسعید بن المسیب عن انس ھٰذا الحدیث ولا غیرہ ومات انس بن مالک سنة ثلاث وتسعین ومات سعید بن المسیب بعدہ بسنتین مائة سنة خمس وتسعین

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ثور بن یزید سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابا نجیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حجر بن حجر سے اُسنے روایت کی عرباض بن ساریہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عینیہ نے مروان بن معاویہ سے اُسنے کثیر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن حارث سے کہا خیال کر کہا اُسنے مین خیال کرتا ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنے جو کوئی میرے بعد میری سنتون سے ایک ایسی سنت زندہ کرے جو مر گئی ہو یعنے متروک العمل ہو گئی ہو تو اُسکے واسطے اجر ہوگا مثل اجر اُس شخص کے جو اسکے ساتھ عمل کریگا سوائے اسکے کہ اُنکے عملونسے کوئی چیز کم ہو۔ اور جو کوئی ایسی بدعت گمراہ کرنیوالی ایجاد کرے کہ جس سے اللہ اور اُسکا رسول راضی نہ ہو تو اسپر گناہ ہوگا مثل گناہ اُس شخص کے جو اُسکے ساتھ عمل کریگا لوگونکے گناہ سے کچھ کم نہ کیا جاویگا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ محمد بن عینیہ مصیصی شامی ہے۔ اور کثیر بن عبد اللہ وہ عمرو بن عوف مزنی کا بیٹا ہے **حدیث** کی ہمسے مسلم بن حاتم انصاری بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا اَنس ابن مالک نے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے اگر تو قادر ہو اسپر کہ صبح کرے اور شام کرے اس حالت مین کہ تیرے دل مین کسی کے حق مین فریب نہ ہو تو کر پھر مجھے فرمایا اے بیٹے اور یہ میری سنت ہے اور جس کسی نے میری سنت زندہ کی تو اُسنے مجھے زندہ کیا اور جسنے مجھے زندہ کیا تو وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ اور اس حدیث مین قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث اِس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور محمد بن عبد اللہ انصاری ثقہ ہے اور باپ اسکا بھی ثقہ ہے۔ اور علی بن زید صدوق ہے مگر بہت وقت مرفوع کرتا تھا ایسی حدیثون کو جنکو غیر لوگ موقوف رکھتے تھے۔ اور سنا مین نے محمد بن بشار سے کہ کہتا کہ کہا ابو الولید نے کہ کہا شعبہ نے حدیث کی ہمسے علی بن زید نے اور وہ بہت حدیثین مرفوع کرنیوالا تھا۔ اور ہم سوائے اس حدیث لمبی کے اور کوئی روایت سعید بن مسیب کی انس سے نہین پاتے۔ اور روایت کیا ہے عباد منقری نے اس حدیث کو علی بن زید سے اُسنے انس سے اور اُسنے اسمین سعید بن مسیب کا ذکر نہین کیا۔ اور مؤلف کہتا ہے کہ مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کا مذاکرہ کیا پس اُسنے اس کو نہ پہچانا اور اُسنے سعید بن مسیب کی کوئی روایت انس سے نہ پہچانی نہ یہ حدیث اور نہ کوئی اور۔ اور انس بن مالک ترانوین سال مین فوت ہوا ہے اور سعید بن مسیب بعد اسکے دو سال یعنی پچانوین سال مین

باب فی الانتهاء عمانهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا هناد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اترکونی ما ترکتکم فاذا حدثتکم فخذوا عنی فانما هلك من کان قبلکم بکثرة سوالهم واختلافهم علی انبیائهم هذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی عالم المدینة حدثنا الحسن الصباح البزار واسحق بن موسی الانصاری قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن جریج عن ابی صالح عن ابی هریرة روایة یوشك ان یضرب الناس آکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینة هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث ابن عیینة وقد روی عن ابن عیینة انه قال فی هذا من عالم المدینة انه مالك بن انس قال اسحق بن موسی وسمعت ابن عیینة قال هو العمری الزاهد واسمه عبد العزیز بن عبد الله وسمعت یحیی بن موسی یقول قال عبد الرزاق هو مالك بن انس باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة حدثنا محمد بن اسمعیل نا ابراهیم بن موسی نا الولید هو ابن مسلم نا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقیه اشد علی الشیطان من الف عابد هذا حدیث غریب ولا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الولید بن مسلم حدثنا محمود بن خداش البغدادی نا محمد بن یزید الواسطی نا عاصم بن رجاء بن حیوة عن قیس بن کثیر قال قدم رجل من المدینة علی ابی الدرداء وهو بدمشق فقال ما اقدمك یا اخی قال حدیث بلغنی انك تحدثه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اما جئت لحاجة قال لا قال اما قدمت لتجارة قال لا قال ما جئت الا فی طلب هذا الحدیث قال فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سلك طریقا یبتغی فیه علما سلك

باب باز رہنے مین اس چیز سے کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو مجکو جبتک مین تمکو چھوڑ دون یعنی تم خود مسائل پہلے سے ہی دریافت مت کرو پس جب مین تمسے بیان کرون تو اُسکو پکڑ لو اسلئے کہ ہلاک ہوگئے ہین وہ لوگ جو پہلے تمسے تھے بسبب کثرت سوال کے اپنے نبیون پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب مدینہ کے عالم کے بیان مین حدیث کی ہم سے حسن صباح بزار اور اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے اُسنے ابی الزبیر سے اُس نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے بطور روایت کے یعنے روایت کرتا ہے آن حضرت سے کہ فرمایا آپ نے قریب ہے کہ لوگ علم طلب کرنے کے واسطے اونٹون کے جگرون کو مارینگے یعنے جلدی سیر کرین گے تو کوئی شخص زیادہ علم والا مدینہ کے عالم سے نہ پائین گے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے۔ اور مروی ہے ابن عیینہ سے کہ کہا اُس نے اس بارے مین کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہے۔ کہا اسحاق بن موسےٰ نے اور سُنا مین نے ابن عیینہ سے کہ کہا اُسنے وہ عمری زاہد ہے اور نام اس کا عبد العزیز بن عبد اللہ۔ اور سُنا مین نے یحییٰ بن موسے سے کہ کہتا کہا عبد الرزاق نے وہ امام مالک بن انس ہی باب بیان مین فضیلت فقہ کی عبادت پر حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ولید نے جو بیٹا مسلم کا ہے کہا حدیث کی ہم سے روح بن جناح نے مجاہد سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ بہت سخت ہے شیطان پر ہزار عابد سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے یعنے طریق ولید بن مسلم سے حدیث کی ہم سے محمود بن خداش بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم بن رجاء بن حیوہ نے قیس بن کثیر سے کہا اُس نے ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداءؓ کے پاس آیا اس حالت مین کہ وہ دمشق مین تھا پس کہا ابی الدرداء نے اے بھائی تجھے کون چیز لائی ہے کہا اُسنے مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہو۔ کہا اُسنے کیا تو کسی حاجت کے واسطے نہین آیا کہا اُسنے کہ نہین کہا اُسنے کیا تو تجارت کے واسطے نہین آیا کہا اُسنے کہ نہین کہا اُسنے مین تو صرف اس حدیث کی طلب کیواسطے آیا ہون۔ کہا ابو الدرداءؓ نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے جو کوئی ایسے راستہ مین چلے کہ اُسمین علم طلب کرتا ہو

اللہ به طریقا الی الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتها رضیٰ لطالب العلم وان العالم لیستغفرله من فی السمٰوات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثة الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما انما ورثوا العلم فمن اخذ به فقد اخذ بحظ وافر ولا نعرف هٰذا الحدیث الا من حدیث عاصم بن رجاء بن حیوة ولیس اسناده عندی بمتصل هٰکذا حدثنا محمود بن خداش هٰذا الحدیث وانما یروی هٰذا الحدیث عن عاصم بن رجاء بن حیوة عن داؤد بن جمیل عن کثیر بن قیس عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وهٰذا اصح من حدیث محمود بن خداش **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن ابن اشوع عن یزید بن سلمة الجعفی قال قال یزید بن سلمة یارسول اللہ انی سمعت منك حدیثا کثیرا اخاف ان ینسی اوله اٰخره فحدثنی بکلمة تکون جماعا قال اتق اللہ فیما تعلم هٰذا حدیث لیس اسناده بمتصل هو عندی موسل ولم یدرك عندی ابن اشوع یزید بن سلمة وابن اشوع اسمه سعید بن اشوع **حدثنا** ابو کریب نا خلف بن ایوب عن عوف عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقه فی الدین هٰذا حدیث غریب ولا نعرف هٰذا الحدیث من حدیث عوف الا من حدیث هٰذا الشیخ خلف بن ایوب العامری ولم ار احدا یروی عنه غیر محمد بن العلاء ولا ادری کیف هو **حدثنا** محمد بن عبد الاعلیٰ نا سلمة بن رجاء نا الولید بن جمیل نا القاسم ابو عبد الرحمٰن عن ابی امامة الباهلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجلان احدهما عابد والاٰخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ وملائکته واهل السمٰوات والارضین حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت لیصلون

اُسکو جنت کے راستہ کی طرف چلاتا ہے اللہ اور فرشتے طالب العلم کی رضامندی کے واسطے اپنے پرون کو بچھاتے ہین اور البتہ عالم کے واسطے بخشش مانگتا ہے جو کوئی آسمانون مین ہے اور زمین مین یہانتک کہ پانی مین مچھلیان بھی۔ اور فضیلت عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کے ہے تمام ستارون پر اور عالم وارث انبیاء کے ہین۔ اور انبیاء نے درم اور دینار تو ورثہ نہین چھوڑے فقط اُنھون نے تو علم ہی ورثہ چھوڑا ہے سو جس کسی نے اسکو پکڑا تو اُسنے بہت حصہ پکڑا۔ اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق عاصم بن رجار بن حیوہ سے اور اسناد اُس کی میرے نزدیک متصل نہین ہے۔ ایسا ہی محمود بن خداش نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن رجا بن حیوة سے اُس نے روایت کی داؤد بن جمیل سے اُسنے کثیر بن قیس سے اُسنے ابی وردار سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث محمود بن خداش سے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے ابن اشوع سے اُس نے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا اُسنے کہا یزید بن سلمہ نے یارسول اللہ مین نے آپ سے بہت حدیثین سُنی ہین مین خوف کرتا ہون کہ پہلیون کو آخر کی بھلادینگی پس آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ بتلایئے کہ تمام خیرات کو جامع ہو فرمایا آپنے ڈر اللہ سے اس مین کہ تو جانتا ہے۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہین۔ یہ میرے نزدیک مرسل ہے اور میرے نزدیک ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہین پایا۔ اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے خلف بن ایوب نے عوف سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسی خصلتین ہین جو منافق مین جمع نہین ہوتین نیک قصد اور سمجھ دین مین۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو طریق عوف سے مگر حدیث اس شیخ سے یعنی خلف بن ایوب عامری سے۔ اور مین نہین جانتا کہ سوائے محمد بن علا کے اور کوئی اس سے روایت کرتا ہو۔ اور مین نہین جانتا کہ اس کا حال کیونکر ہے حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے سلمہ بن رجار نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن عبد الرحمٰن نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو مردون کا ذکر ہوا۔ ایک اُن دونون مین عابد تھا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر مثل میری فضیلت کے ہے اوپر کمتر تمھارے کے یعنے جیسے میری فضیلت ہو کلمہ گو مسلمان پر ویسے ہی اُسکی فضیلت ہے عابد پر پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور فرشتے اور اہل آسمانون کے اور زمین کے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ مین اور مچھلی بھی البتہ درود بھیجتی ہین۔

على معلم الناس الخير هذا حديث حسن غريب صحيح سمعت ابا عمار الحسين بن حريث الخزاعی يقول سمعت الفضيل بن عياض يقول عالم عامل معلم يدعى كبيرا فی ملكوت السموات **حدثنا** عمر بن حفص الشيبانی البصری نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهيثم عن ابی سعيد الخدری عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لن يشبع المؤمن من خير يسمعه حتى يكون منتهاه الجنة هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن عمر بن الوليد الكندی نا عبد الله بن نمير عن ابراهيم بن الفضل عن سعيد المقبری عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكلمة الحكمة ضالة المؤمن فحيث وجدها فهو احق بها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهيم بن الفضل المخزومی ضعيف فی الحديث بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب** الاستيذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فی افشاء السلام **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفسی بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا الا ادلكم على امر اذا انتم فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم وفی الباب عن عبد الله بن سلام وشريح بن هانئ عن ابيه وعبد الله بن عمرو والبراء وانس وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر فی فضل السلام **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن والحسين بن محمد الجريری البلخی قالا نا محمد بن كثير عن جعفر بن سليمن الضبعی عن عوف عن ابی رجاء عن عمران بن حصين ان رجلا جاء الى النبی صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبی صلى الله عليه وسلم

لوگون کے نیکی سکھلانے والے پر یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ سنا مین نے ابا عمار یعنی حسین بن حریث خزاعی سے کہ کہتا سنا مین نے فضیل بن عیاض سے کہ کہتا عالم عامل معلم کے واسطے آسمانون کے فرشتون مین بہت دعا کی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین سیر ہوتا مومن اُس نیکی سے کہ جسکو سُنے یہانتک کہ انتہا اُسکا جنت ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن ولید کندی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے ابراہیم بن فضل سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت والا مومن کی گم ہوئی چیز ہے یعنی کلمہ حکمت والا ایسا ہے جیسا کہ کوئی چیز مومن کی گم ہوگئی ہو۔ سو جس جگہ اُسکو پاتا ہے وہی اُسکے لائق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث مین ضعیف ہے۔ **ابواب** اذن طلب کرنے اور آداب کے بیان مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** سلام رائج کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قابو مین میری جان ہے بہشت مین نہ جاؤ گے جبتک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور پورے ایماندار نہ ہو گے جبتک کہ آپس مین محبت نہ پیدا کرو گے کیا مین تم کو نہ بتلاؤن وہ چیز کہ جب اُسکو کرو تو آپس مین دوست بن جاؤ سلام علیک کرنا آپس مین رائج کردو اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے اور شریح بن ہانی سے جو راوی ہے اپنے باپ سے اور عبد اللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سلام کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن اور حسین بن محمد جریری بلخی نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے جعفر بن سلیمان ضبعی سے اُسنے عوف سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم پس فرمایا آپ نے

۱ یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف ہے تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیکم کرنا آپس مین سلام سے اسواسطے محبت ہوتی ہے کہ دعا خیر ہے یعنی خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ و دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ ہی اُس سے محبت کرتا ہے۔ ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی۔ اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک سے ہو سکتا ہے اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ ہوگیا کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیز اُن اُلٹو نکے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی ۱۲

عشر وجاء اٰخر فقال السلام علیکم ورحمة الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم عشرون ثم جاء اٰخر فقال السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فقال النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثون هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه من حدیث عمران بن حصین و فی الباب عن ابی سعید وعلی وسهل بن حنیف **باب** ماجاء فی ان الاستیذان ثلاث **حدثنا** سفیان بن وکیع نا عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال استاذن ابو موسیٰ علیٰ عمر فقال السلام علیکم اادخل فقال عمر واحدة ثم سکت ساعة ثم قال السلام علیکم اادخل فقال عمر ثنتان ثم سکت ساعة فقال السلام علیکم اادخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر للبواب ماصنع قال رجع قال علیّ به فلما جاءه قال ما هٰذا الذی صنعت قال السنة قال السنة والله لتاتینی علی هٰذا ببرهان وبینة اولا فعلن بك قال فاتانا ونحن رفقة من الانصار فقال یامعشر الانصار الستم اعلم الناس بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم الاستیذان ثلاث فان اذن لك والا فارجع فجعل القوم یمازحونه قال ابو سعید ثم رفعت رأسی الیه فقلت ما اصابك فی هٰذا من العقوبة فانا شریکك فاتی عمر فاخبره ذلك قال عمر ماکنت علمت بهٰذا وفی الباب عن علی وام طارق مولاة سعد هٰذا حدیث حسن صحیح والجریری اسمه سعید بن ایاس یکنیٰ ابا مسعود وقد روی هٰذا غیره ایضا عن ابی نضرة وابو نضرة العبدی اسمه المنذر بن مالك بن قطعة

اسکے واسطے دس نیکیان ہین اور دوسرا آدمی آیا اور کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس فرمایا آپنے اسکے واسطے بیس نیکیان ہین پھر اور آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا آپنے اُسکے واسطے تیس[۳۰] نیکیان ہین - یہ حدیث اسوجہ سے یعنی طریق عمران بن حصین سے حسن غریب ہی - اور اس باب مین روایت ہی ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے - **باب** اس بیان مین کہ اذن مانگنا تین بار ہے حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ابو موسیٰ رض نے حضرت عمر رض پر اذن طلب کیا سو کہا السلام علیکم کیا مین داخل ہوجاؤن پس فرمایا حضرت عمر رض نے ایک[۱] بار - پھر وہ ایک گھڑی چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا مین داخل ہوجاؤن پس کہا حضرت عمر رض نے دو بار - پھر وہ ایک ساعت چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا مین داخل ہوجاؤن پس کہا حضرت عمر رض نے تین بار - پھر وہ لوٹ آیا سو کہا حضرت عمر رض نے دربان سے اُسنے کیا کیا کہا دربان نے وہ واپس چلے گئے فرمایا حضرت عمر رض نے اُسکو میرے پاس لاؤ سو جب وہ آپکے پاس آئے تو فرمایا آپنے یہ تونے کیا کیا - کہا اُسنے مین نے سنت کا کام کیا ہی فرمایا حضرت عمر رض نے تونے سنت کا کام کیا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ اس بات پر میرے پاس دلیل اور گواہ لا[۲] یا مین تجھے ملامت کرونگا - کہا ابو سعید نے سو وہ ہمارے پاس آیا اس حالت مین کہ ہم ایک جماعت انصار کی بیٹھے تھے پس کہا اُسنے اے گروہ انصار کے کیا تم سب لوگون سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہین جانتے یعنے تم سب سے زیادہ حدیث آنحضرت ص کی جانتے ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہی سو اگر تیرے لئے اے اذن طلب کرنے والے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہوجا - سو قوم نے اُس کو استہزا کرنا شروع کیا - کہا ابو سعید رض نے پھر مین نے اپنا سر اُسکی طرف اُٹھایا اور کہا تجھے اسباب مین کیا تکلیف پہونچی ہی مین تیرا شریک ہون کہا اُسنے سو وہ حضرت عمر رض کے پاس آیا اور اُنکو اسکی خبر دی کہا حضرت عمر رض نے مین اسکو نہین جانتا تھا اور اس باب مین روایت ہی حضرت علی اور ام طارق یعنی سعد کی لونڈی سے - یہ حدیث حسن صحیح ہی اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے کنیت اسکی ابا سعید ہی - اور اسکو غیر نے بھی ابی نضرہ سے روایت کیا ہے - اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے

۱ یعنی حضرت عمر نے پہلی بار جب اُسنے اذن مانگا تو دل مین کہا کہ ابھی تو پہلی بار ہی دوسری بار کہا یہ دوسری بار ہی تیسری بار کہا یہ تیسری بار ہی غرض آپ کی یہ تھی کہ تین بار اذن مانگنے کا حکم ہی جب تین بار پورے ہوجائین گے تو اذن داخل ہونے کا دونگا مگر حضرت ابو موسیٰ صاحب تیسری بار جب جلدی سے جواب نہ آیا تو فی الفور واپس چلے آئے پھر حضرت عمر نے اُنکے پیچھے آدمی بھیجکر بُلایا - ۲ حضرت عمر نے اس حدیث کو اس واسطے قبول نہین کیا کہ خبر واحد ہے بلکہ حضرت عمر کو یہ خوف ہوا تھا کہ ایسے مشہور واقعہ مین جب یہ حال ہے کہ وہ مجھے معلوم نہین مبادا کہ لوگ آنحضرت ص پر بہتان باندھنے مین دلیری نہ کرجائین جب ایسے بڑے جلیل القدر صحابی کو اس قدر تکلیف دی جاوے گی تو اور لوگ جنکا اقتدار اُسکی نسبت کچھ نہین حدیثین وضعی بیان کرنے سے بچے رہین گے ۱۲

حدثنا محمود بن غیلان نا عمر بن یونس عن عکرمة بن عمار ثنی ابو زمیل ثنی ابن عباس ثنی عمر بن الخطاب قال استأذنت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاذن لی هذا حدیث حسن غریب وابو زمیل اسمه سماك الحنفی وانما انکر عمر عندنا علی ابی موسیٰ حین روی انه قال الاستیذان ثلاث فان اذن لك والا فارجع وقد کان عمر استاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاذن له ولم یکن علم هذا الذی رواه ابو موسیٰ عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فان اذن لك والا فارجع **باب** کیف رد السلام

حدثنا اسحٰق بن منصور نا عبد الله بن نمیر نا عبید الله بن عمر عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم جالس فی ناحیة المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیك ارجع فصل فانك لم تصل فذکر الحدیث بطوله هذا حدیث حسن وروی یحییٰ بن سعید القطان هذا الحدیث عن عبید الله بن عمر عن سعید المقبری فقال عن ابیه عن ابی هریرة وحدیث یحییٰ بن سعید اصح **باب** فی تبلیغ السلام **حدثنا** علی بن المنذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن زکریا بن ابی زائدة عن عامر قال ثنی ابو سلمة عن عائشة حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لها ان جبرئیل یقرئك السلام قالت وعلیه السلام ورحمة الله وبرکاته وفی الباب عن رجل من بنی نمیر عن ابیه عن جده هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه الزهری ایضا عن ابی سلمة عن عائشة **باب** فی فضل الذی یبدأ بالسلام **حدثنا** علی بن حجر نا قران بن تمام الاسدی عن ابی فروة الرهاوی یزید بن سنان عن سلیم بن عامر عن ابی امامة قال قیل یا رسول الله الرجلان یلتقیان ایهما یبدأ بالسلام فقال اولاهما بالله هذا حدیث حسن قال محمد ابو فروة الرهاوی

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے کہا حدیث کی مجھے ابو زمیل نے کہا حدیث کی مجھے ابن عباس نے کہا حدیث کی مجھے عمر بن خطابؓ نے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اذن طلب کیا پس آپنے مجھے اذن دیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ اور حضرت عمر نے جو ابو موسیٰ کی حدیث کا انکار کیا تھا جبکہ اُسنے یہ روایت کی کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہے سو اگر تجھے اذن دیا جاسئے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا۔ حالانکہ حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار اذن طلب کیا تھا اور آپنے اُنکو اذن دیا تھا اور حضرت عمر اس روایت کو جسکو ابو موسیٰ نے آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے نہین جانتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے اگر تجھے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا۔ غرض مؤلف کی اس سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے انکار ابو موسیٰ پر باوجود جاننے کے اسواسطے کیا تھا کہ حضرت عمر کو یہ روایت جسکو ابو موسیٰ نے روایت کیا ہے معلوم نہ تھی۔ **باب** جواب سلام کا کیونکر ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے ایک مرد مسجد مین داخل ہوا اس حالت مین کہ آنحضرت مسجد کے ایک کونے مین بیٹھے تھے سو اُسنے نماز پڑھی پھر وہ آیا اور اُسنے آپکو سلام کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنی تجھپر سلام ہو لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہین ہوئی سو اُسنے بڑی لمبی حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر سے اُسنے سعید مقبری سے پس کہا اُسنے یہ روایت ہے میرے باپ سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ رضؓ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی صحیح ہے **باب** سلام کے پہونچانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے زکریا ابن ابی زائدہ سے اُسنے عامر سے کہا اُسنے حدیث کی مجھسے ابو سلمہ نے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے حدیث کی ہے اُسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام تجھے سلام دیتے ہین کہا حضرت عائشہ رضؓ نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور اس باب مین روایت ہے ایک مرد سے جو بنی نمیر سے ہے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے **باب** اس شخص کی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے قران بن تمام اسدی نے ابی فروہ رہاوی یعنی یزید بن سنان سے اُسنے سلیم بن عامر سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے کسی نے کہا یا رسول اللہ دو آدمی آپسمین ملتے ہین کونسا اُن دونون سے پہلے سلام کرے پس فرمایا آپنے پہلا اُن دونون سے اللہ کی طرف زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یعنے جو شخص پہلے سلام کریگا وہ اللہ کے نزدیک بہ نسبت دوسرے کے مقرب ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا محمد نے ابو فروہ رہاوی

مقارب الحدیث الا ابنه محمد بن یزید روی عنه مناکیر **باب** فی کراهیة اشارة الید فی السلام **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس منا من تشبه بغیرنا لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاری فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارة بالکف هذا حدیث اسناده ضعیف وروی ابن المبارک هذا الحدیث عن ابن لهیعة فلم یرفعه **باب** ماجاء فی التسلیم علی الصبیان **حدثنا** ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری نا ابو عتاب سهل بن حماد نا شعبة عن سیار قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر علی صبیان فسلم علیهم فقال ثابت کنت مع انس فمر علی صبیان فسلم علیهم فقال انس کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فمر علی صبیان فسلم علیهم هذا حدیث صحیح ورواه غیر واحد عن ثابت وروی من غیر وجه عن انس **حدثنا** قتیبة نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **باب** ماجاء فی التسلیم علی النساء **حدثنا** سوید نا عبد الله بن المبارک نا عبد الحمید بن بهرام انه سمع شهر بن حوشب یقول سمعت اسماء بنت یزید تحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر فی المسجد یوما وعصبة من النساء قعود فالوی بیده بالتسلیم واشار عبد الحمید بیده هذا حدیث حسن قال احمد بن حنبل لا بأس بحدیث عبد الحمید بن بهرام عن شهر بن حوشب قال محمد شهر حسن الحدیث وقوی امره وقال انما تکلم فیه ابن عون ثم روی عن هلال بن ابی زینب عن شهر بن حوشب **حدثنا** ابو داؤد نا النضر بن شمیل عن ابن عون قال ان شهرا ترکوه قال ابو داؤد قال النضر ترکوه ای طعنوا فیه **باب** فی التسلیم اذا دخل بیته **حدثنا** ابو حاتم الانصاری البصری مسلم بن حاتم نا محمد بن عبد الله الانصاری عن ابیه عن علی بن زید

مقارب الحدیث ہے مگر اسکا بیٹا محمد بن یزید اس سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے **باب** اس بیان میں کہ سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے۔ نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام یہود کا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور سلام نصاریٰ کا ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور روایت کیا ہے ابن مبارک نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے اور اُس کو مرفوع نہیں کیا **باب** لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عتاب یعنی سہل بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سیار سے کہا اُسنے میں ثابت بنانی کے ساتھ چلا جاتا تھا سو وہ لڑکوں پر گذرا اور اُنپر سلام دیا پس کہا ثابت نے میں انس کے ساتھ تھا سو وہ لڑکوں پر گذرا اور اُنپر سلام دیا پس کہا انسؓ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو آپ لڑکوں پر گذرے اُنکو سلام دیا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے ثابت سے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن بہرام نے یہ کہ سنا اُسنے شہر بن حوشب سے کہ کہتا تھا سنا میں نے اسماء بنت یزید سے کہ حدیث کرتی تھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گئے اور ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی سو آپ نے ساتھ سلام کے دست مبارک جھکایا۔ اور عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارت کی۔ یعنی عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارت کر کے بیان کیا کہ آنحضرت نے اسطرح سے عورتوں کو سلام کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا امام احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کی حدیث کا جو کہ شہر بن حوشب سے ہے کچھ خوف نہیں۔ کہا محمد نے شہر حسن الحدیث ہے اور قوی الحال ہے۔ اور کہا اُسنے اُسکے حق میں ابن عون نے کلام کیا ہے پھر اُسنے روایت کی ہے ہلال بن ابی زینب سے اُسنے شہر بن حوشب سے حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے ابن عون سے کہا اُسنے لوگوں نے شہر کو ترک کر دیا ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہ کہا نضر نے لوگوں نے اُسکے حق میں طعن کیا ہے **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرے حدیث کی ہمسے ابو حاتم انصاری بصری یعنے مسلم بن حاتم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے باپ سے اُسنے علی بن زید سے

ف امام نووی نے کہا ہے کہ ابو داؤد نے جو کہ راوی اس حدیث کا ہے ذکر کیا ہے کہ آپنے ہمکو سلام دیا پس یہ روایت محمول ہوئی اسپر کہ دونوں کو جمع کیا یعنی ہاتھ مبارک سے اشارت کی اور زبان مبارک سے لفظ سلام فرمایا ۱۲ ف امام نووی نے فرمایا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام لوگوں کو سلام کرنا مستحب ہے حتی کہ باتمیز اور ہوشیار لڑکوں کو بھی سلام کرنا مستحب ہے اور اگر ایسی مجلس پر سلام کیا جسمیں مرد اور لڑکے ہیں اور اُنمیں سے لڑکے نے سلام کا جواب دیدیا تو صحیح یہ ہے کہ رد سلام کی فرضیت سبکے ذمہ سے ساقط ہو جائیگی واللہ اعلم

الصواب: [illegible]

عن سعيد بن المسيب قال قال انس قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم يابنی اذا دخلت على اهلك فسلم تكون بركة عليك وعلى اهل بيتك هٰذا حديث حسن صحيح غريب **باب** السلام قبل الكلام **حدثنا** الفضل بن الصباح نا سعيد بن زكريا عن عنبسة بن عبد الرحمٰن عن محمد بن زاذان عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام قبل الكلام وبهٰذا الاسناد عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لا تدعوا احدا الى الطعام حتى يسلم هٰذا حديث منكر لا نعرفه الا من هٰذا الوجه سمعت محمدا يقول عنبسة بن عبد الرحمٰن ضعيف فی الحديث ذاهب ومحمد بن زاذان منكر الحديث **باب** ماجاء فی كراهية التسليم على الذمی **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبدؤا اليهود والنصارىٰ بالسلام فاذا لقيتم احدهم فی طريق فاضطروه الى ضيقه هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفيان عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت ان رهطا من اليهود دخلوا على النبی صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك فقال النبی صلى الله عليه وسلم عليكم فقالت عائشة فقلت عليكم السام واللعنة فقال النبی صلى الله عليه وسلم يا عائشة ان الله يحب الرفق فی الامر كله قالت عائشة الم تسمع ما قالوا قال قد قلت عليكم وفی الباب عن ابی بصرة الغفاری وابن عمر وانس وابی عبد الرحمٰن الجهنی حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی السلام على مجلس فيه المسلمون وغيرهم **حدثنا** يحيى بن موسىٰ نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن عروة ان اسامة بن زيد اخبره ان النبی صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين واليهود فسلم عليهم هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی تسليم الراكب على الماشی **حدثنا** محمد بن المثنى وابراهيم بن يعقوب قالا نا روح بن عبادة عن حبيب بن الشهيد عن الحسن عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم

اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا انس رضؓ نے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے جب تو اپنے عیال پر داخل ہو تو سلام کر تجھپر برکت ہوگی اور تیرے گھر کے لوگوں پر یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے۔ **باب** سلام پہلے کلام کے ہے حدیث کی ہمسے فضل بن صباح نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زکریا نے عنبسہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے محمد بن زاذان سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپنے کسیکو کھانے کیطرف نہ بلاؤ یہانتک کہ وہ سلام دے۔ یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ سنا مین نے محمد سے کہ کہتا عنبسہ بن عبد الرحمٰن حدیث مین ضعیف ہے بھولنے والا ہے۔ اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے **باب** اس بیان مین کہ ذمی کو سلام دینا مکروہ ہے[ع] حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ کو پہلے سلام مت کرو سو جب تم انمین سے کسیکو راستہ مین ملو تو اسکو تنگ راستہ کیطرف مضطر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے ایک گروہ یہود کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا پس کہا اُنھون نے السّام علیک یعنی موت ہو تجھپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنی تمپر ہو۔ سو کہا عائشہ رضؓ نے مین نے کہا علیکم السّام واللعنۃ یعنی تمپر موت ہو اور لعنت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اللہ تعالےٰ تمام کامون مین نرمی کو پسند کرتا ہے۔ کہا عائشہ رضؓ نے کیا آپنے نہین سُنا جو کچھ اُنھون نے کہا ہے فرمایا آپنے مین نے کہدیا ہے کہ تمپر ہی ہو۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبد الرحمٰن جہنی سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے **باب** بیان مین سلام کرنے کے ایسی مجلس پر کہ اُسمین مسلمان اور غیر مسلمان ہون یعنی ہر قسم کے آدمی ہون **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عروہ سے یہ کہ اُسامہ بن زیدؓ نے اُسکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس مین گذرے کہ اسمین مسلمان اور یہود خلط ملط تھے سو آپنے انپر سلام دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ سوار پیادے کو سلام دے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ع۔ طیبیؒ نے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب نے فرمایا کہ کفار کو پہلے سلام کرنا مکروہ ہے حرام نہین ہے لیکن یہ ضعیف ہے کیونکہ نہی تحریم کے لئے ہے اور قاضی عیاض نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ کفار کو ضرورت اور حاجت کیوجہ سے پہلے سلام کرنا جائز ہے اور یہ قول ہے علقمہ اور نخعی کا اور اوزاعی ... رضی اللہ عنہ

قال یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر وزاد ابن المثنی فی حدیثه ویسلم الصغیر علی الکبیر وفی الباب عن عبد الرحمن بن شبل وفضالة بن عبید وجابر هذا حدیث قد روی من غیر وجه عن ابی هریرة وقال ایوب السختیانی و یونس بن عبید وعلی بن زید ان الحسن لم یسمع من ابی هریرة **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله نا حیوة بن شریح اخبرنی ابو هانی الخولانی عن ابی علی الجنبی عن فضالة بن عبید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یسلم الفارس علی الماشی والماشی علی القائم والقلیل علی الکثیر هذا حدیث حسن صحیح وابو علی الجنبی اسمه عمرو بن مالک **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر هذا حدیث حسن صحیح **باب** التسلیم عند القیام والقعود **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا انتهی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا له ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرة هذا حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن ابن عجلان ایضا عن سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** الاستیذان قبالة البیت **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن عبید الله بن ابی جعفر عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کشف سترا فادخل بصره فی البیت قبل ان یؤذن له فرای عورة اهله فقد اتی حدا لا یحل له ان یاتیه لو انه حین ادخل بصره استقبله رجل ففقا عینیه ما غیرت علیه وان مر رجل علی باب لا ستر له غیر مغلق فنظر فلا خطیئة علیه انما الخطیئة علی اهل البیت وفی الباب عن ابی هریرة وابی امامة هذا حدیث

که فرمایا آپ نے سوار پیادے پر سلام دے اور چلنے والا بیٹھنے والے پر۔ اور تھوڑے بہتوں پر۔ اور ابن مثنی نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے کہ چھوٹا بڑے پر۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن شبل اور فضالہ بن عبید اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث کئی وجہ سے ابی ہریرہؓ سے مروی ہے اور کہا ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ کہ حسن نے ابی ہریرہؓ سے سُنا نہیں ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی مجھے ابو ہانی خولانی نے ابی علی جنبی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادہ کو سلام دے اور پیادہ کھڑے ہونے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے چھوٹا بڑے کو سلام دے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کسی مجلس میں پہونچے تو چاہیے کہ سلام دے۔ سو اگر وہاں اُسکے بیٹھنے کی مرضی ہو تو بیٹھے پھر اگر کھڑا ہو تو سلام کرے پس نہیں ہے پہلا زیادہ لائق پچھلے سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نیز یہ حدیث مروی ہے ابن عجلان سے اُسنے روایت کی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ باب اذن طلب کرنا سامنے گھر کے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے اسنے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے ابی ذرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پردہ اٹھائے اور اپنی نظر اذن لینے سے پہلے کسی کے گھر میں داخل کرے اور اُسکے عیال کی جائے پردہ دیکھے تو وہ ایسی حد کا مستحق ہوا کہ اسکو اسکا مستحق ہونا حلال نہیں تھا اگر وہ شخص جبکہ اُسنے نظر داخل کی تھی اُسکے سامنے آئے اور اُس کی آنکھ پھوڑدے تو میں اُسپر کچھ غیرت نہیں کرتا یعنی مجھے اُسکی آنکھ پھوڑدینے پر کچھ غیرت نہیں آتی کہ اس نے یہ کام کیوں کیا بیشک وہ اُسکے مستحق تھا۔ اور اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرا کہ اُسپر پردہ نہیں نہ وہ بند کیا ہوا ہے اور اُسنے نظر ڈالی تو اُسپر کچھ گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث

۵؎ یعنی جیسا کہ پہلا سلام اس بات کی خبر دیتا ہے کہ تم لوگ میری مجلس میں حاضر ہونے سے میری شرارت سے سلامت ہو یعنی میں تمہارے ساتھ اپنی موجودگی کے وقت میں کوئی شرارت نہیں کرونگا ایسا ہی دوسرا سلام بھی خبر دیتا ہے اس بات کی کہ میں غیبت کے وقت بھی تمہارے ساتھ شرارت نہیں کرونگا کذا فی الطیبی ۱۲ ع ۵؎ امام نووی نے فرمایا کہ

غریب لانعرفه مثل هٰذا الامن حدیث ابن لهیعة وابوعبد الرحمٰن الحبلی اسمه عبد الله بن یزید **باب** من اطلع فی دار
قوم بغیر اذنهم **حدثنا** بندار نا عبد الوهاب الثقفی عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی بیته فاطلع علیه
رجل فاهوی الیه بمشقص فتاخر الرجل هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن سهل بن
سعد الساعدی ان رجلا اطلع علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من جحر فی حجرة النبی صلی الله علیه وسلم ومع النبی صلی
الله علیه وسلم مدراة یحك بها راسه فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو علمت انك تنظر لطعنت بها فی عینك انما جعل
الاستیذان من اجل البصر وفی الباب عن ابی هریرة هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** التسلیم قبل الاستیذان **حدثنا**
سفیان بن وکیع نا روح بن عبادة عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان ان عمرو بن عبد الله بن صفوان اخبره
ان کلدة بن حنبل اخبره ان صفوان بن امیة بعثه بلبن ولباء وضغابیس الی النبی صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه
وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیه ولم استاذن ولم اسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل
وذلك بعد ما اسلم صفوان قال عمرو واخبرنی بهٰذا الحدیث امیة بن صفوان ولم یقل سمعته من کلدة هٰذا حدیث حسن
غریب لانعرفه الامن حدیث ابن جریج ورواه ابوعاصم ایضا عن ابن جریج مثل هٰذا **حدثنا** سوید بن نصر انا
عبد الله بن المبارك انا شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر قال استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فی دین کان
علی ابی فقال من هٰذا فقلت انا فقال انا انا کانه کره ذلك هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** فی کراهیة طروق الرجل هله لیلا
حدثنا احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن الاسود بن قیس عن نبیح العنزی عن جابر

غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور ابوعبد الرحمٰن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جسنے
کسی قوم کے گھر میں بغیر اُن کے اذن کے جھانکا۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے حمید سے اُسنے انس سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے سو آپ پر کسی مرد نے جھانکا پس آپ نے اُسکی طرف ایک پھل تیر کا جھکایا سو وہ مرد ہٹ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سہل بن سعد ساعدی سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر آنحضرت کے حجرے کے سوراخ سے جھانکا اور آنحضرت کے پاس لوہے کی کنگھی تھی اس سے اپنے سر مبارک کو کنگھی کر رہے تھے پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو میں یہی تیری آنکھ میں چبھو دیتا بیشک اذن مانگنا نظر کو بچانے کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ اور
اسباب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اذن طلب کرنے سے پہلے سلام کرنا **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے
کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھے عمرو بن ابی سفیان نے یہ کہ عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے اُس کو
خبر دی ہے کہ کلدہ بن حنبل نے اُسکو خبر دی ہے یہ کہ صفوان بن اُمیہ نے اُسکو دودھ اور ریوسی اور چھوٹے چھوٹے کھیرے دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف بھیجا۔ اور آنحضرت اسوقت اعلی وادے میں تھے کہا اُسنے سو میں آپ پر داخل ہوا اور اذن نہ طلب کیا اور نہ سلام دیا پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ جا پھر کہہ السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں اور یہ قصہ بعد اسلام لانے صفوان کے ہوا ہے۔ کہا عمرو نے خبر دی
مجھے ساتھ اس حدیث کے امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا اُسنے سُنا میں نے اسکو کلدہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر طریق ابن جریج سے۔ اور نیز روایت کیا اسکو ابوعاصم نے ابن جریج سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی
ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض کے
بارے میں جو میرے باپ پر تھا اذن طلب کیا پس فرمایا آپنے کون ہے یہ۔ میں نے کہا میں ہوں پس فرمایا آپ نے میں میں گویا آپ نے
اسبات کو مکروہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ مرد کا اپنے عیال کے پاس رات کو آنا سفر سے مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے
احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے اسود بن قیس سے اُسنے نبیح عنزی سے اُسنے جابر سے

سلہ یعنی کلمہ میں کا عام ہے جیسا کہ تجھ پر صادق آتا ہے ایسا ہی مجھ پر صادق آتا ہے اس سے سائل کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا کہ جس سے ابہام دور ہو بلکہ لائق یہ ہے کہ
اسکے جواب میں نام بتلانا چاہیے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاھم ان یطرقوا النساء لیلا وفی الباب عن انس وابن عمر وابن عباس ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاھم ان یطرقوا النساء لیلا قال فطرق رجلان بعد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد کلواحد منہما مع امرأتہ رجلا **باب** ما جاء فی تتریب الکتاب **حدثنا** محمود بن غیلان نا شبابۃ عن حمزۃ عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترّبہ فانہ انجح للحاجۃ ھٰذا حدیث منکر لا نعرفہ عن ابی الزبیر الا من ھٰذا الوجہ وحمزۃ ھو ابن عمرو النصیبی وھو ضعیف فی الحدیث **باب حدثنا** قتیبۃ نا عبید اللہ بن الحارث عن عنبسۃ عن محمد بن زاذان عن ام سعد عن زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ھٰذا حدیث لا نعرفہ الا من ھٰذا الوجہ وھو اسناد ضعیف محمد بن زاذان وعنبسۃ بن عبد الرحمٰن یضعفان **باب** فی تعلیم السریانیۃ **حدثنا** علی بن حجر نا عبد الرحمٰن بن ابی الزناد عن ابیہ عن خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم لہ کلمات من کتاب یہود وقال انی واللہ ما اٰمن یہود علی کتابی قال فما مرّ بی نصف شہر حتی تعلمتہ لہ قال فلما تعلمتہ کان اذا کتب الی یہود کتبت الیہم واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم ھٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ھٰذا الوجہ عن زید بن ثابت وقد رواہ الاعمش عن ثابت بن عبید عن زید بن ثابت یقول امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع کیا ہے اسبات سے کہ رات کے وقت اپنی عورتون کے پاس آوین۔ اور اسباب مین روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے بواسطۂ جابرؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انکو اسبات سے کہ عورتون کے پاس رات کو جائین کہا راوی نے سو دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد رات کو چلے آئے سو ہر ایک نے اُنمین سے اپنی عورت کے ساتھ ایک ایک مرد پایا غرض راوی کی اس سے یہ ہے کہ آنحضرت کی نافرمانی کا نتیجہ نکلا۔ **باب** خط کو مٹی لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ نے حمزہ سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے خط لکھے تو چاہیئے کہ اُسکو مٹی لگائے اسلیئے کہ یہ حاجت کو خوبؐ پورا کرنے والی ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ نہین پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے مگر اسی طریق سے۔ اور حمزہ وہ ابن عمرو نصیبی ہے اور حدیث مین وہ ضعیف ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن حارث نے عنبسہ سے اُسنے محمد بن زاذان سے اُسنے ام سعد سے اُس نے زید بن ثابت سے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اس حالت مین کہ آپکے آگے کاتب بیٹھا تھا پس سُنا مین نے آپ کہ فرماتے قلم کو اپنے کان پر رکھدے اسلیے کہ یہ منشی کو یاد دلاتی ہے۔ اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبد الرحمٰن دونون ضعیف ہین **باب** سُریانی زبان کے سیکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمٰن بن ابی زناد نے اپنے باپ سے اُسنے خارجہ بن زید بن ثابت سے اُسنے اپنے باپ زید بن ثابت سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے واسطے یہود کی کتاب سے چند کلمے سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی مین یہود کو اپنی کتاب پر امینؐ نہین جانتا کہا زید بن ثابت نے ابھی مجھے نصف مہینہ نہین گذرا تھا کہ مین نے اُسکو سیکھ لیا کہا اُسنے سو جب مین نے اُسکو سیکھ لیا تو جب آنحضرت یہود کی طرف خط لکھتے تھے تو مین اُنکی طرف لکھتا تھا اور جب وہ آپکی طرف لکھتے تو مین ہی انکا خط آپ کو پڑھ کر سُناتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے زید بن ثابت سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو اعمش نے ثابت بن عبید سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ کہتا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

ف۱ مٹی لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ جو کوئی حرف خشک نہین ہوتا وہ بسبب مٹی کے خشک ہو جاتا ہے پھر مٹتا نہین جب نہ مٹا تو مطلب بھی پورا سمجھ مین آجائیگا بخلاف اسکے کہ اگر حرف مٹ گئے تو مطلب مین خلل واقع ہوگا یا آپنے مٹی پڑ ڈالنے کو اسواسطے فرمایا کہ اسصورت مین تواضع ہے یعنی پروردگار پر بھروسہ کر کے مٹی پر ڈالدے کہ یا اللہ اسکو مقصود کیطرف پہونچا دے ۱۲

ف۲ یعنی مجھے خوف رہتا ہے کہ اگر مجھے کوئی حاجت کسی کی طرف خط لکھوانے کی ہو تو جو کچھ مین لکھواؤن وہ نہ لکھین یا زیادہ کر دین یا کم یا جو کسی کا میری طرف خط آوے تو وہ مجھکو ٹھیک طور سے نہ سنائین اسواسطے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ وہ سُریانی زبان سیکھے اسسے معلوم ہوا کہ جس کسی زبان کی طرف ضرورت ہو بلا کھٹکا سیکھنا چاہیئے خواہ کسی کی زبان ہو کفار کی ہو یا اور کسی کی ۱۲

باب فی مکاتبة المشرکین **حدثنا** یوسف بن حماد البصری نا عبد الاعلیٰ عن سعید عن قتادة عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب قبل موتہ الیٰ کسریٰ والیٰ قیصر والی النجاشی والیٰ کل جبار یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** کیف یکتب الی اھل الشرک **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک نا یونس عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن ابن عباس انہ اخبرہ ان اباسفیان بن حرب اخبرہ ان ھرقل ارسل الیہ فی نفر من قریش وکانوا تجارا بالشام فاتوہ فذکر الحدیث قال ثم دعا بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ فاذا فیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ اما بعد ھٰذا حدیث حسن صحیح وابوسفیان اسمہ صخر بن حرب **باب** ماجاء فی ختم الکتاب **حدثنا** اسحاق بن منصور اخبرنا معاذ بن ھشام ثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالک قال لما اراد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما قال فکانی انظر الیٰ بیاضہ فی کفہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** کیف السلام **حدثنا** سوید نا عبد اللہ بن المبارک انا سلیمان بن المغیرة نا ثابت البنانی نا ابن ابی لیلیٰ عن المقداد بن الاسود قال اقبلت انا وصاحبان لی قد ذھبت اسماعنا وابصارنا من الجھد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بنا اھلہ فاذا ثلاثة اعنز فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھٰذا اللبن وکنا نحتلبہ فیشرب کل انسان نصیبہ ویرفع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیبہ فیجیئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ النائم ویسمع الیقظان ثم یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابہ فیشربہ

باب مشرکوں کی طرف خط لکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے سے پہلے کسریٰ اور قیصرؑ اور نجاشی اور ہر ایک سرکش کیطرف خط لکھا آپنے اُنکو اللہ کیطرف بلایا۔ اور یہ نجاشی وہ نہین کہ جسپر آپنے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** مشرکون کیطرف کسطرح لکھا جاوے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن المبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباسؓ سے یہ کہ خبر دی ہی اُسنے اُسکو یہ کہ اباسفیان بن حربؓ نے اُسکو خبر دی ہی کہ ہرقل بادشاہ روم نے اُسکی طرفؔ قریش کے لوگونمین آدمی بھیجا اور وہ شام مین تاجر تھے سو وہ اُسکے پاس آئے پھر اُسنے حدیث ذکر کی کہا اُسنے پھر اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ اُسپر پڑھا گیا تو اُس مین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط ہی محمد (صاحب) سے جو اللہ کا بندہ اور رسولؐ اسکا ہی طرف ہرقل کے جو روم کا سردار ہی سلامتی ہو اُسپر جو تابعداری کرلے ہدایت کی پیچھے حمد کے واضح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور ابوسفیان کا نام صخر بن حربؓ ہے۔ **باب** خط پر مُہر لگانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہون کیطرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ عجمی لوگ نہین قبول کرتے مگر اُس خط کو کہ جسپر مہر لگی ہو پس آپنے مہر بنوائی کہا راوی نے گویا مین اب اُسکی سفیدی کیطرف آپکے ہاتھ مین دیکھ رہا ہون۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب** سلام کسطرح ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن مغیرہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلیٰ نے مقداد بن اسود سے کہا اُسنے مین اور دو میرے صاحب (مدینہ مین) آئے اُس حالت مین کہ ہمارے کان اور آنکھین بھوک کی تکلیف سے جاتی رہی تھین پس ہم اپنی جانین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون پر پیش کرتے تھے یعنی ہم اُنکو کہتے تھے کہ ہمکو کھانا دو سو کوئی ہمکو قبول نہین کرتا تھا پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو آپ ہمکو اپنے گھر مین لائے دیکھا تو وہان تین بھیڑین موجود ہین پس فرمایا آپنے انکا دودھ دوہو۔ اور ہم انکا دودھ دوہتے تھے اور ہر ایک آدمی اپنا حصّہ پی لیتا تھا اور آنحضرت کے واسطے انکا حصّہ رکھ چھوڑتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آتے اور ایسی طرح سے سلام دیتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا سُن لیتا پھر مسجد مین آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے لیے آتے اور اسکو پیتے

ف۱ یہ حدیث بہت لمبی ہی بخاری کے ابتدا مین ہی چند لوگ قریش کے ملک شام مین تجارت کو گئے تھے اُنمین سردار ابوسفیان تھا اُسی اثنا مین آنحضرت نے ہرقل کیطرف خط لکھا تھا ہرقل نے حکم دیا کہ اگر کوئی عرب کا آدمی آیا ہو تو اُسکو حاضر کرو لوگون نے ابوسفیان کو مع اُسکے رفیقون کے بادشاہ کے پاس حاضر کیا اُسوقت بادشاہ نے بہت سی

هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی كراهية التسليم على من يبول **حدثنا** بندار ونصر بن على قالا نا ابو احمد الزبيری عن سفيان عن الضحاك بن عثمٰن عن نافع عن ابن عمر ان رجلا سلم على النبی صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه النبی صلى الله عليه وسلم السلام **حدثنا** محمد بن يحيى النيسابوری نا محمد بن يوسف عن سفيان عن الضحاك بن عثمٰن بهٰذا الاسناد نحوه وفی الباب عن علقمة بن الفغواء وجابر والبراء ومهاجر بن قنفذ هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی كراهية ان يقول عليك السلام مبتديا **حدثنا** سويد نا عبد الله نا خالد الحذاء عن ابی تميمة الهجيمی عن رجل من قومه قال طلبت النبی صلى الله عليه وسلم فلم اقدر عليه فجلست فاذا نفر هو فيهم ولا اعرفه وهو يصلح بينهم فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا يا رسول الله فلما رأيت ذلك قلت عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله قال ان عليك السلام تحية الميت ثم اقبل علی فقال اذا لقی الرجل اخاه المسلم فليقل السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم رد علی النبی صلى الله عليه وسلم قال وعليك ورحمة الله وعليك ورحمة الله وعليك ورحمة الله وقد روی هٰذا الحديث ابو غفار عن ابی تميمة الهجيمی عن ابی جری جابر بن سليم الهجيمی قال اتيت النبی صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وابو تميمة اسمه طريف بن مجالد **حدثنا** بذلك الحسن بن على نا ابو اسامة عن ابی غفار المثنى بن سعيد الطائی عن ابی تميمة الهجيمی عن جابر بن سليم قال اتيت النبی صلى الله عليه وسلم فقلت عليك السلام قال لا تقل عليك السلام ولكن قل السلام عليكم وذكر قصة طويلة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عبد الله بن المثنى نا ثمامة بن عبد الله عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سلم سلم ثلاثا واذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا

یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ جو کوئی پیشاب کرتا ہو اُسپر سلام دینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے بندار اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلعم پر سلام دیا اس حال میں کہ آپ پیشاب کر رہے تھے پس آپنے اُسکو سلام کا جواب نہ دیا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ پہلے علیک السلام کہنا مکروہ ہے - **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے اپنی قوم کے ایک مرد سے کہا اُسنے میں نے نبی صلعم کو ڈھونڈا سو میں آپ پر قادر نہ ہوا یعنی مجھے نہ ملے پس میں بیٹھ گیا دیکھا تو چند لوگ ہیں اُنمیں آپ بھی ہیں اور میں آپکو پہچانتا نہ تھا اور آپ اُن لوگوں میں صلح کرا رہے تھے پس جب آپ فارغ ہوے تو آپکے ساتھ بعض لوگ اُنمیں سے کھڑے ہوئے پس کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ سو جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ تین بار یعنی جب اُنھوں نے یا رسول اللہ کہا تو میں آپکو پہچان گیا اور تین بار علیک السلام یا رسول اللہ کہا فرمایا آپنے علیک السلام یہ تحفہ میت[1] کا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو چاہیے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نبی صلعم نے مجھے سلام کا جواب دیا فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار[2] فرمایا۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو غفار نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی جری یعنی جابر بن سلیم ہجیمی سے کہا اُسنے میں نبی صلعم کے پاس آیا پس اُسنے حدیث کو ذکر کیا۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ابی غفار یعنی مثنی بن سعید طائی سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے جابر بن سلیم سے کہا اُسنے میں نبی صلعم کے پاس آیا اور میں نے کہا علیک السلام فرمایا آپنے علیک السلام مت کہہ لیکن کہہ السلام علیکم۔ اور اُسنے لمبا قصہ ذکر کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ثمامہ بن عبد اللہ نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلعم جب[3] سلام دیتے تو تین بار دیتے اور جب کلام کرتے تو تین بار اعادہ کرتے

[1] یعنی علیک السلام کہنا مُردوں میں عادت تھی اسلئے کہ زندہ آدمی سے تو جواب کی اُمید ہوتی ہے بخلاف مردہ کے اسلئے وہ پہلے ہی علیک السلام کہدیتے تھے آنحضرت نے فرمایا کہ اسطور سے سلام دینا نہیں چاہیے بلکہ السلام علیک کہنا چاہیے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اب میت کو اسطرح سے سلام دینا چاہیے کیونکہ سنت اسکے برخلاف قائم ہوگئی ہے سنت میں اسطرح وارد ہے سلام علیکم دار قوم مؤمنین الخ [2] پہلا سلام اذن کا دوسرا ملاقات کا تیسرا رخصت کا اور جب کلام کرتے یعنی جب وعظ کرتے تو تین تین بار ایک ایک مضمون بیان کرتے جاتے تاکہ لوگونکی سمجھ میں بخوبی جمجائے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ مصلی اور قاری اور پیشاب پاخانہ کرنیوالے اور فقہ حدیث وغیرہ پڑھانیوالے کو سلام نہ کرے اور اگر ان کو کسی نے سلام کیا تو سلام کا جواب انپر واجب نہیں ہے انکے علاوہ اور چند وقتوں میں بھی نہ سلام کرنا چاہیے

هٰذا حديث حسن غريب صحيح **باب حدثنا** الانصاری نا معن نا مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن ابی مرة عن ابی واقد الليثی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم بينما هو جالس فی المسجد والناس معه اذ اقبل ثلاثة نفر فاقبل اثنان الی رسول الله صلی الله عليه وسلم وذهب واحد فلما وقفا علی رسول الله صلی الله عليه وسلم سلما فاما احدهما فرای فرجة فی الحلقة فجلس فيها واما الاخر فجلس خلفهم واما الاخر فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الا اخبركم عن النفر الثلاثة اما احدهم فاوی الی الله فاواه الله واما الاخر فاستحيی فاستحيی الله منه واما الاخر فاعرض فاعرض الله عنه هٰذا حديث حسن صحيح و ابو واقد الليثی اسمه الحارث بن عوف وابو مرة مولی ام هانی بنت ابی طالب واسمه يزيد ويقال مولی عقيل بن ابيطالب **حدثنا** علی بن حجر نا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنا اذا اتينا النبی صلی الله عليه وسلم جلس احدنا حيث ينتهی هٰذا حديث حسن غريب وقد رواه زهير بن معوية عن سماك **باب** ماجاء ما علی الجالس فی الطريق **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن ابی اسحق عن البراء ولم يسمعه منه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم مر بناس من الانصار وهم جلوس فی الطريق فقال ان كنتم لابد فاعلين فردوا السلام واعينوا المظلوم واهدوا السبيل وفی الباب عن ابی هريرة و ابی شريح الخزاعی و هٰذا حديث حسن **باب** ماجاء فی المصافحة **حدثنا** سويد نا عبد الله نا حنظلة بن عبيد الله عن انس بن مالك قال قال رجل يارسول الله الرجل منا يلقی اخاه اوصديقه اينحنی له قال لا قال افيلتزمه ويقبله قال لا قال فياخذ بيده ويصافحه قال نعم هٰذا حديث حسن **حدثنا** سويد نا عبد الله نا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك هل كانت المصافحة فی اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم قال نعم هٰذا حديث حسن صحيح

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی مرہ سے اُسنے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلعم اُسوقت مین کہ مسجد مین بیٹھے تھے اور اور لوگ بھی آپکے ساتھ تھے ناگاہ تین آدمی آئے سو دو رسول اللہ صلعم کی طرف چلے آئے اور ایک چلا گیا پھر جب وہ دونون آنحضرت کے پاس کھڑے ہوئے تو اُنھون نے سلام دیا پھر ایک نے تو اُن دونون مین سے حلقے مین کشادگی دیکھی تو وہ اُس مین بیٹھ گیا اور دوسرا اُنکے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا اٹھ کر چلا گیا سو جب رسول اللہ صلعم (وعظ) سے فارغ ہوئے تو فرمایا آپنے خبردار مین تمکو ان تینون آدمیون کی خبر دیتا ہون۔ ایک نے تو اُنمین سے اللہ کیطرف جگہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسکو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی پس اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے شرم کی۔ اور تیسرے ؏ نے منھ موڑا پس اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے اعراض کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولے ام ہانی بنت ابی طالب کا ہے اور نام اُسکا یزید ہے اور کہا گیا ہے مولی عقیل بن ابیطالب کا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہؓ سے کہا اُسنے جب ہم نبی صلعم کے پاس آتے تھے تو بیٹھتا ہم مین سے جہان کہین کہ وہ پہونچتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔

باب اس بیان مین کہ راستہ مین بیٹھنے والے پر کیا حق ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُس نے ابی اسحاق سے اُس نے براءؓ سے اور اُس نے اُس سے اُس کو سُنا نہین یہ کہ رسول اللہ صلعم انصاری لوگون کے پاس گذرے اس حالت مین کہ وہ راستہ مین بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپنے اگر تمھین ضرور ہی راستہ مین بیٹھنا ہے تو سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلاؤ۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** مصافحہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حنظلہ بن عبید اللہ نے انس بن مالک سے کہا اُسنے کہا ایک مرد نے یارسول اللہ کوئی مرد ہم مین سے اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے کیا اُسکے واسطے (تعظیماً) کھڑا ہو جائے فرمایا آپ نے کہ نہین کہا اُس مرد نے کیا گلے مین مل لے اور بوسہ لے فرمایا آپنے کہ نہین کہا اُس مرد نے اُسکا ہاتھ پکڑلے اور اُس سے مصافحہ کرلے فرمایا آپنے کہ ہان۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے کہا اُسنے مین نے انس بن مالکؓ سے کہا کیا مصافحہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب مین تھا کہا اُسنے ہان۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

؏ یعنی اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اعراض کیا پس اللہ تعالیٰ کے غصہ اور غضب کا مستحق ہوا۔ اور ممکن ہو کہ یہ تیسرا شخص منافق رہا ہو۔ واللہ اعلم ۱۲ مصحح

حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا يحيى بن سليم الطائفي عن سفيان عن منصور عن خيثمة عن رجل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تمام التحية الاخذ باليد وهذا حديث غريب ولا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم عن سفيان وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعده محفوظا وقال انما اراد عندى حديث سفيان عن منصور عن خيثمة عمن سمع ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سمر الا لمصل ومسافر قال محمد وانما يروى عن منصور عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد او غيره قال من تمام التحية الاخذ باليد حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله نا يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تمام عيادة المريض ان يضع احدكم يده على جبهته او قال على يده فيسأله كيف هو وتمام تحيتكم بينكم المصافحة هذا اسناد ليس بالقوي قال محمد عبيد الله بن زحر ثقة وعلي بن يزيد ضعيف والقاسم هو ابن عبد الرحمن ويكنى ابا عبد الرحمن وهو ثقة وهو مولى عبد الرحمن بن خالد بن يزيد بن معوية والقاسم شامي حدثنا سفيان بن وكيع واسحق بن منصور قالا نا عبد الله بن نمير عن الاجلح عن ابي اسحق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا وهذا حديث حسن غريب من حديث ابي اسحق عن البراء وروى هذا الحديث من غير وجه عن البراء **باب** ما جاء في المعانقة والقبلة حدثنا محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن يحيى بن محمد بن عباد المديني ثني ابي يحيى بن محمد عن محمد بن اسحق عن محمد بن مسلم الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم عريانا يجر ثوبه والله ما رايته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله

حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم طائفی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے خثیمہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن مسعودؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمام تحفہ[1] سے ہی پکڑنا ساتھ ہاتھ کے۔ اور یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن سلیم سے جو راوی ہی سفیان سے۔ اور مین نے محمد بن اسمعیل سے اس حدیث کی بابت سوٴل کیا سو اُسنے اسکو محفوظ نہ شمار کیا اور کہا میرے نزدیک حدیث سفیان کی جو مروی ہی منصور سے اُسنے روایت کی خثیمہ سے اُسنے اُس شخص سے کہ جسنے ابن مسعود سے سُنا ہی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین درست رات کی باتین کرنی مگر واسطے نمازی کے یا مسافر کے[2]۔ کہا محمد نے بیشک مروی ہی منصور سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے یا کسی اور سے کہا اُسنے تمام تحفہ سے ہی پکڑنا ساتھ ہاتھ کے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عیادت مریض سے یہ ہے کہ عیادت کرنیوالا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر رکھے یا فرمایا آپنے اُسکے ہاتھ پر۔ اور اُس سے اُسکی کیفیت پوچھے اور پورا تحفہ درمیان تمھارے مصافحہ ہی۔ یہ اسناد قوی نہین کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہی۔ اور علی بن یزید ضعیف ہی اور قاسم وہ عبد الرحمن کا بیٹا ہی اور کنیت اُسکی ابا عبد الرحمن ہی اور وہ ثقہ ہی۔ اور وہ مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا ہی اور قاسم شامی ہی **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع اور اسحاق بن منصور نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اجلح سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو مسلمان آپسمین ملین اور مصافحہ کرین تو اللہ تعالی اُن دونون کو بخش دیتا ہی پہلے اس سے کہ وہ جدا ہون۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہے براء سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے براء سے مروی ہی۔

باب معانقہ اور بوسہ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یحیی بن محمد بن عباد مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ یحیی بن محمد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن مسلم زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے زید بن حارثہ مدینہ مین آیا اس حالت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تھے سو وہ آپکے پاس آیا اور اُسنے دروازے پر دستک دی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے اُسکی طرف کھڑے ہوے قسم ہی اللہ کی مین نے آپکو پہلے اس سے اور نہ پیچھے اسکے کبھی ننگا نہین دیکھا سو آپنے اُس سے معانقہ کیا اور اُسکا بوسہ لیا

[1] یعنی ہاتھ سے ہاتھ پکڑ لینا دوست یا بھائی کے تحفہ کے واسطے یہی کافی اور وافی ہی زیادہ اس سے بڑھنے کی یعنی معانقہ وغیرہ کرنے کی ضرورت نہین اس سے آگے تجاوز کرنا تکلفات مین پڑنا ہی طیبی نے کہا ہی یہ فرمانا آپکا میانہ روی کیواسطے ہی یہ غرض نہین کہ مصافحہ سے کم یا زیادہ کرنا ممنوع ہی امام محی السنۃ نے کہا ہی کہ پیٹھ کا ٹیڑھا کرنا ممنوع ہی اسلئے کہ حدیث صحیح مین اسکی ممانعت وارد ہوئی ہی اور بعض اہل علم جو یہ کام کرتے ہین اُنکے فعل کا کوئی اعتبار نہین ۱۲ [2] یعنی جو کوئی رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو تو جائز ہی کہ وہ بعض اوقات کسی ضرورت کے واسطے کوئی ۲ بات چیت کرلے اسی طرح سے مسافر بھی سفر مین باتین ضروری کرلے اور ماسوائے اُنکے اور کسیکو عشا کی نماز کے بعد باتین کرنی نہین چاہیئے ۱۲

هٰذا حدیث حسن غریب لانعرفه من حدیث الزهری الا من هٰذا الوجه **باب** ماجاء فی قبلة الید والرجل **حدثنا** ابوکریب
نا عبدالله بن ادریس وابو اسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال قال یهودی
لصاحبه اذهب بنا الی هٰذا النبی فقال صاحبه لا تقل نبی انه لو سمعك كان له اربعة اعین فاتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم
فسالاه عن تسع اٰیات بینات فقال لهم لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرفوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق ولا تمشوا
ببری الی ذی سلطان لیقتله ولا تسحروا ولا تاکلوا الربٰوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصة الیهود
الا تعتدوا فی السبت قال فقبلوا یدیه ورجلیه وقالوا نشهد انك نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قال قالوا ان داؤد دعا ربه ان
لا یزال من ذریته نبی وانا نخاف ان تبعناك تقتلنا الیهود وفی الباب عن یزید بن الاسود وابن عمر وکعب بن مالك وهٰذا حدیث
حسن صحیح **باب** ماجاء فی مرحبا **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن ابی النضر ان ابا مرة مولی ام هانئ بنت ابی طالب
اخبره انه سمع ام هانئ تقول ذهبت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح فوجدته یغتسل وفاطمة تستره بثوب قالت فسلمت
فقال من هٰذه قلت انا ام هانی قال مرحبا بام هانی فذکر قصة فی الحدیث وهٰذا حدیث صحیح **حدثنا** عبد بن حمید وغیر واحد قالوا

یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے مگر اسی وجہ سے **باب** ہاتھ اور پانون کے چومنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے
کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن ادریس اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے عبداللہ بن سلمہ سے اُسنے صفوان بن عسال رضؓ سے کہا اُسنے
کہ کہا ایک یہودی نے اپنے صاحب سے ہم کو اُس نبی کے پاس لے چل پس اُسنے اپنے دوست سے کہا نبی نہ کہ اگر وہ تجھ سے سُن لے گا تو اُس کی
چار آنکھین عـ۳ ہو جائینگے سو وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اُنھون نے آپ سے نو نشانیون ظاہرہ عـ۱ سے
سوال کیا پس فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ اور نہ اسراف کرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اُس جان کو کہ جس کو
اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتھ حق کے یعنی بلا حکم شرعی کسی کو قتل نہ کرو اور نہ لیجاؤ اُس شخص کو جو بری ہو گناہ سے طرف حاکم کے کہ اُس کو وہ
قتل کرے اور نہ جادو کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاک عورت کو تہمت مت لگاؤ اور جنگ کے دن پیٹھ مت پھیرو۔ اور خاص تم پر یہ حکم بھی ہے
کہ شنبہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ کہا راوی نے پس اُنھون نے آن حضرت کے ہاتھ اور پانون چومے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک
آپ نبی ہو۔ فرمایا آپ نے پھر کیا چیز تمکو میری تابعداری کرنے سے منع کرتی ہے کہا راوی نے سو کہا اُنھون نے داؤد علیہ السلام عـ۲ نے اپنے رب
سے دعا مانگی ہے کہ نبوت میری اُمت مین ہمیشہ رہے۔ اور ہم خوف کرتے ہین کہ اگر ہم آپ کی تابعداری کر لین تو ہم کو یہود قتل کرین۔ اور
اس باب مین روایت ہے یزید بن اسود اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** مرحبا کہنے کے بیان مین **حدیث**
کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی النضر سے یہ کہ ابا مرہ مولی ام ہانی بنت
ابی طالب نے اُسکو خبر دی ہے یہ کہ سُنا اُسنے اُم ہانی رضؓ سے کہ کہتی مین فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی پس مین نے
آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ کپڑے سے آپ کو پردہ کر رہی تھی کہا ام ہانی نے سو مین نے آپ کو سلام دیا پس فرمایا آپنے
یہ کون ہے مین نے کہا مین ام ہانی ہون فرمایا آپنے مرحبا ساتھ ام ہانی کے۔ پس اُس نے حدیث مین قصہ ذکر کیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے

عـ۱ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ نو نشانیان یعنی نو معجزے جو موسیٰ علیہ السلام کو ملے تھے جنکا ذکر قرآن مجید مین موجود ہے اُنکی بابت اُنھون نے سوال کیا تھا پس اس صورت مین آگے کا کلام
پیچھے سے متعلق نہین ہے بلکہ نیا حکم ہے بعد اُس جواب کے ذکر کیا گیا اور چونکہ وہ نو معجزے ظاہر تھے اسلئے راوی نے اُنکو ذکر نہین کیا اور جو کچھ آنحضرت نے علاوہ ان معجزات کے بیان فرمایا تھا
راوی نے انھین کو ذکر کیا۔ اور ممکن ہے کہ اُن آیات سے یہی احکام مراد ہون جو کہ تمام ملتون مین برابر ہین اسی واسطے آنحضرت نے پہلے وہ احکام بیان فرمائے جو کہ تمام ملتو نمین مستعمل تھے بعد اُسکے
دسوان حکم جو کہ خاص یہود سے متعلق تھا بیان فرمایا ۱۲ عـ۲ آنحضرت نے جبکہ اُنکو جواب ایسے شافی وکافی دیے کہ جنسے اُنکی تسلی ہو گئی تب اُنھون نے اقرار کیا کہ بیشک آپ اللہ کے نبی ہو پھر آپنے
اُنسے سوال کیا کہ جب تمکو یقین میری نبوت کا ہو گیا ہے تو پھر تم کیون میری اطاعت نہین کرتے اُنھون نے جواب دیا ایک اس سبب سے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ نبوت میری اولاد مین
ہمیشہ رہے اور آپ حضرت داؤد کی اولاد سے نہین ہین یہ اُنکا حضرت داؤد علیہ السلام پر بہتان تھا۔ دوسرا عذر یہ بیان کیا کہ ہمکو خوف ہے کہ اگر ہم آپکی تابعداری کرین تو ہمکو یہود قتل کرین ۱۲
عـ۳ یعنی جب وہ یہ لفظ تجھ سے سُن لیگا تو یہ جانکر کہ دشمن بھی مجھے نبی کہتے ہین تو اُسکو دو چندان خوشی ہو جائیگی ۱۲

نا موسیٰ بن مسعود عن سفیان عن ابی اسحٰق عن مصعب بن سعد عن عکرمۃ ابن ابی جھل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جئتہ مرحبا بالراکب المھاجر وفی الباب عن بریدۃ وابن عباس وابی جحیفۃ وھٰذا حدیث لیس اسنادہ بصحیح لانعرفہ مثل ھٰذا الا من حدیث موسیٰ بن مسعود عن سفیان وموسیٰ بن مسعود ضعیف فی الحدیث وروی عبد الرحمٰن بن مھدی عن سفیان عن ابی اسحٰق مرسلا ولم یذکر فیہ عن مصعب بن سعد وھٰذا اصح وسمعت محمد بن بشار یقول موسیٰ بن مسعود ضعیف فی الحدیث قال محمد بن بشار وکتبت کثیرا عن موسیٰ بن مسعود ثم ترکتہ **باب** ماجاء فی تشمیت العاطس **حدثنا** ھناد نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمسلم علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیہ اذا لقیہ ویجیبہ اذا دعاہ ویشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض ویتبع جنازتہ اذا مات ویحب لہ ما یحب لنفسہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابی ایوب والبراء وابی مسعود وھٰذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد تکلم بعضھم فی الحارث الاعور **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا محمد بن موسی المخزومی المدینی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشھدہ اذا مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شھد ھٰذا حدیث صحیح ومحمد بن موسی المخزومی مدینی ثقۃ روی عنہ عبد العزیز بن محمد وابن ابی فدیک **باب** مایقول العاطس اذا عطس **حدثنا**

حدیث کی ہمسے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے مصعب بن سعد سے اُسنے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسدن کہ مین آپ کے پاس آیا مرحبا ساتھ سوار مہاجر کے۔ اور اسباب مین روایت ہی بریدہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی جحیفہؓ سے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہین۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق موسیٰ بن مسعود سے جو راوی ہے سفیان سے۔ اور موسیٰ بن مسعود حدیث مین ضعیف ہی۔ اور روایت کیا ہی عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے مرسل۔ اور اُسنے اسمین مصعب بن سعد کا ذکر نہین کیا۔ اور یہ بہت صحیح ہی۔ اور سُنا مین نے محمد بن بشار سے کہ کہتا موسیٰ بن مسعود حدیث مین ضعیف ہی۔ کہا محمد بن بشار نے اور مین نے بہت حدیثین موسیٰ بن مسعود سے لکھی تھین پھر مین نے اُسکو ترک کردیا۔ **باب** چھینک مارنے والے کے جواب کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کے مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہین سلام دے اُسکو جب اُسکو ملے۔ اور قبول کرے دعوت اُسکی کو جبکہ اُسکو دعوت کی طرف بلائے۔ اور یرحمک اللہ کہے جبؔ وہ چھینک مارے اور عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو۔ اور اُسکے جنازے کے پیچھے لگے جبکہ وہ مرے۔ اور دوست رکھے واسطے اُسکے جو چیز دوست رکھتا ہو واسطے جان اپنی کے اور اسباب مین روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور براء اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن ہی یہ کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور بعض لوگون نے حارث اعور کے حق مین کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چھؔ حق ہین عیادت کرے اُسکی جبکہ وہ بیمار ہو اور اُسکے جنازے پر حاضر ہو جبکہ وہ مرے اور اُسکی دعوت قبول کرے جبکہ وہ دعوت کرے اور سلام دے اُسکو جبکہ اُس سے ملاقات کرے اور یرحمک اللہ کہے جبکہ وہ چھینک لے اور خیر خواہی کرے جبکہ وہ غائب ہو یا حاضر۔ یہ حدیث صحیح ہی۔ اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہے روایت کی ہی اس سے عبد العزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے **باب** چھینک لینے والا کیا کہے جبکہ وہ چھینک لے۔ **حدیث** کی ہم سے

ؔ اس مسئلہ مین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ جواب دینا واجب کفایہ ہی اور ایک روایت مین ہی کہ مستحب ہی اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ ظاہراً صحیح حدیثین اسی پر دال ہین کہ ہر ایک پر جواب دینا فرض ہی۔ اور کہا اُسنے یہی مذہب ہی اکابر علماء کا اور مذہب شافعیون کا یہ ہی کہ سُنت کفایہ ہی لیکن افضل یہ ہی کہ تمام لوگ جواب دین اور مالکیون سے اس مین دو روایات ہین اور لوگون کا اتفاق ہی اس امر پر وجوب اسکا یا سنیت اسکی اُسی حالت مین ہی کہ جب حمد چھینک مارنے والے کی سُنی جائے اگر وہ حمد نہ کہے تو جواب کا مستحق نہین ہوگا یا کہے مگر آہستہ تب بھی مستحق نہین ہوگا اسی واسطے مستحب ہی کہ پکار کر الحمد للہ کہے ۱۲ کذا فی اللمعات

حمید بن مسعدة نا زیاد بن الربیع نا حضرمی مولیٰ آل الجارود عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ فقال ابن عمر وانا اقول الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ ولیس ھکذا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا ان نقول الحمد للہ علی کل حال ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث زیاد بن الربیع **باب** ماجاء کیف یشمت العاطس **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن حکیم بن دیلم عن ابی بردة بن موسیٰ عن ابی موسیٰ قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم وفی الباب عن علی وابی ایوب وسالم بن عبید وعبد اللہ بن جعفر وابی ھریرة ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن منصور عن ھلال بن یساف عن سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال علیک وعلیٰ امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلیٰ امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم ھذا حدیث اختلفوا فی روایتہ عن منصور وقد ادخلوا بین ھلال بن یساف وبین سالم رجلا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة اخبرنی ابن ابی لیلیٰ عن اخیہ عیسیٰ عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم

حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے حضرمی مولی آل جارود نے نافع سے یہ کہ ایک مرد نے ابن عمرؓ کے پہلو کے پاس چھینک لی پھر کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ پس کہا ابن عمرؓ نے اور مین بھی کہتا ہون الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ اور ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح نہین سکھلایا۔ ہمکو سکھلایا ہے کہ یہ کہین الحمد للہ علی کل حال یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہر حالت پر۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زیاد بن ربیع سے۔ **باب** چھینک لینے والے کا کیونکر جواب دیا جائے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن دیلم سے اُسنے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے کہا اُسنے یہودی لوگ نبی صلعم کے پاس چھینک اس اُمید پر لیتے تھے کہ ہمارے واسطے آپ یرحمکم اللہ کہین سو آپ کہا کرتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی اللہ تعالیٰ تمکو ہدایت کرے اور تمہارے دل کی صلاحیت کرے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سالم بن عبید سے یہ کہ وہ ایک قوم کے ساتھ سفر مین تھا پس ایک مرد نے قوم سے چھینک لی اور کہا السلام علیکم پس کہا اُسنے وعلیک وعلی امک یعنی تجھ پر سلام ہو اور تیری والدہ پر۔ سو گویا اُس مرد نے اس بات کو اپنے دل مین بُرا سمجھا پس کہا سالم نے خبردار مین نے نہین کہا مگر وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی تھی پس کہا اُسنے السلام علیکم پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیک وعلی امک۔ جب کوئی تم مین سے چھینک لے تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص جو اسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ پھر وہ یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم۔ لوگون نے اس حدیث کے منصور سے روایت کرنے مین اختلاف کیا ہے۔ اور داخل کیا اُنھون نے درمیان ہلال بن یساف اور سالم کے ایک اور مرد۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی لیلی نے اپنے بھائی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُسنے ابی ایوبؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ کوئی تم مین سے چھینک لے

ف یعنی جیسا کہ تم کہتے ہو مین بھی اُسی طرح کہہ دیتا ہون یعنی مجھ کو اسکے کہنے سے انکار نہین مگر مسنون اس حالت مین یون نہین مسنون تو صرف الحمد للہ علی کل حال کہنا ہی ہے آنحضرت پر سلام بھیجنے کی زیادتی جو تو نے کی ہے وہ نہین چاہیئے خصوصًا اذکار اور دعائین تو اُسی قدر چاہئین جس قدر کہ ضروری ہون ان مین زیادتی کرنا گویا نقصان کرنا ہے جیسا کہ بعضے جاہل لوگ جب اذان یا تکبیر ختم کرتے ہین تو آہستہ محمد رسول اللہ بھی اُسکے بعد کہہ دیتے ہین یہ امر خلاف مسنون اور تعلیم آنحضرت کے ہے ایسی جگہ مین زیادتی کرنی ممنوع بلکہ حرام ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎ بزہد و ورع کوش علم و سخا ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ + واللہ اعلم بحقیقة الحال والیہ المرجع والمآل ۱۲

فليقل الحمد لله على كل حال وليقل الذى يرد عليه يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابن ابى ليلى بهذا الاسناد نحوه وهكذا روى شعبة هذا الحديث عن ابن ابى ليلى وقال عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم وكان ابن ابى ليلى يضطرب فى هذا الحديث يقول احيانا عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم ويقول احيانا عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن يحيى الثقفى المروزى قالا نا يحيى بن سعيد القطان عن ابن ابى ليلى عن اخيه عيسى عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ماجاء فى ايجاب التشميت بحمد العاطس **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن سليمان التيمى عن انس بن مالك ان رجلين عطسا عند النبى صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الاخر فقال الذى لم يشمته يارسول الله شمت هذا ولم تشمتنى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه حمد الله وانك لم تحمده هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء كم يشمت العاطس **حدثنا** سويد انا عبد الله انا عكرمة بن عمار عن اياس بن سلمة عن ابيه قال عطس رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا شاهد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمك الله ثم عطس الثانية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا رجل مزكوم وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا عكرمة بن عمار عن اياس بن سلمة عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه الا انه قال فى الثالثة انت مزكوم هذا اصح من حديث ابن المبارك وقد روى شعبة عن عكرمة بن عمار هذا الحديث نحو رواية يحيى بن سعيد **حدثنا** بذلك احمد بن الحكم البصرى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عكرمة بن عمار بهذا

تو چاہیئے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیئے کہ کہے وہ شخص جو اسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ پر رحمت کرے اور چاہیئے کہ کہے پھر وہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلادے اور تمھارے دل کو سنوارے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابن ابی لیلی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو ابن ابی لیلی سے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابن ابی لیلی اس حدیث مین مضطرب ہوتا ہے کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ علی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی ثقفی مروزی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے اپنے بھائی عیسی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** اس بیان مین کہ چھینکنے والے کے حمد کرنے سے جواب[1] دینا اسکا واجب ہوتا ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلیمان تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ دو مردون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی سو اُن دونون مین سے ایک کا جواب تو آنحضرت نے دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا پس کہا اُس شخص نے کہ جسکو جواب آنحضرت نے نہ دیا تھا یارسول اللہ اسکو تو آپ نے جواب دیا ہے اور مجھے آپنے جواب نہین دیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسنے اللہ تعالی کی حمد کی تھی اور تو نے اللہ تعالے کی حمد نہ کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** چھینک لینے والا کتنے بار جواب دیا جائے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی اور مین حاضر تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ رحمت کرے پھر اُسنے دوسری بار چھینک لی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مرد مزکوم یعنی اسکو نزلہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر فرق یہ ہے کہ آنحضرت نے تیسری بار فرمایا کہ یہ شخص نزلہ والا ہے۔ یہ حدیث بہت صحیح ہے۔ حدیث ابن مبارک سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے اس حدیث کو مثل روایت یحیی بن سعید کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن حکم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے ساتھ اسکے

[1] ابی ہریرہ سے بخاری مین صریح روایت ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دینا اُسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ وہ الحمد کہے یہ روایت اسی کتاب مین آگے بھی موجود ہے ۱۲

حدثنا القاسم بن دینار الکوفی نا اسحٰق بن منصور السلولی الکوفی عن عبد السلام بن حرب عن یزید بن عبد الرحمٰن ابی خالد الدالانی عن عمر بن اسحٰق بن ابی طلحۃ عن امہ عن ابیھا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شمت العاطس ثلاثا فاذا زاد فان شئت فشمتہ وان شئت فلا ھٰذا حدیث غریب واسنادہ مجھول **باب** ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر الوجہ عند العطاس **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی نا یحیی بن سعید عن محمد بن عجلان عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ اوثوبہ وغض بھا صوتہ ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن عجلان عن المقبری عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العطاس من اللہ والتثاؤب من الشیطان فاذا تثاؤب احدکم فلیضع یدہ علی فیہ واذا قال اٰہ اٰہ فان الشیطٰن یضحک من جوفہ وان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا قال الرجل اٰہ اٰہ اذا تثاءب فان الشیطان یضحک من جوفہ ھٰذا حدیث حسن **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم فقال الحمد للہ فحق علی کل من سمعہ ان یقول یرحمک اللہ واما التثاؤب فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع ولا یقول ھاہ ھاہ فانما ذلک من الشیطان یضحک منہ ھٰذا حدیث صحیح وھٰذا اصح من حدیث ابن عجلان وابن ابی ذئب احفظ لحدیث سعید المقبری واثبت من ابن عجلان وسمعت ابابکر العطار البصری یذکر عن علی بن المدینی عن یحیی بن سعید

حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے عبد السلام بن حرب سے اُسنے یزید بن عبد الرحمٰن ابی خالد دالانی سے اُسنے عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے چھینکنے والے کو تین بار جواب دے پس اگر وہ بڑھے تو پھر اگر تو چاہے تو جواب دے اور اگر تو چاہے تو نہ دے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ چھینک کے وقت مُنھ ڈھانپنا اور آواز پست کرنا چاہیئے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے محمد بن عجلان سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینک لیتے تو ہاتھ مبارک سے یا کپڑے سے مُنھ مبارک ڈھانپ لیتے اور اُسکے ساتھ آواز پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو بُرا جانتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اور جمہائی شیطان سے سو جب کوئی تم میں سے جمہائی لے تو چاہیئے کہ اپنا ہاتھ اپنے مُنھ پر رکھے اور جب وہ آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اُسکے پیٹ سے ہنستا ہے اس لئے کہ وہ پیٹ میں بسبب مُنھ پر ہاتھ نہ رکھنے کے گھُس جاتا ہے تو پھر وہاں سے ہنستا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو بُرا جانتا ہے اور جب وہ مرد آہ آہ کہے جبکہ جمہائی لے تو شیطان اُسکے پیٹ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی ذئب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو بُرا جانتا ہے سو جب کوئی تم میں سے چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اُسکو سنے اُسپر واجب ہے کہ اسکے حق میں دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے اور جمہائی کا یہ حال ہے کہ جب کوئی تم میں سے جمہائی لے تو چاہیئے کہ حتی المقدور اُسکو دفع کرے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اسلئے کہ یہ شیطان سے ہے اس سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث ابن عجلان سے اور ابن ابی ذئب زیادہ حافظ ہے واسطے حدیث سعید مقبری کے اور زیادہ مستحکم ہے ابن عجلان سے اور سُنا میں نے ابابکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا بواسطہ علی بن مدینی کے یحیی بن سعید سے

ف۱ ظاہر اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے وہ اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمہائی گرانی سے آتی ہے وہ غفلت اور سستی لاتی ہے اسواسطے خدا کو بُری معلوم ہوتی ہے ۱۲ ع ف۲ یعنی اس غفلت کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے اور وسوسہ کیلیئے اسکے مُنھ میں داخل ہوتا ہے یا یہ مجاز ہے شیطان کے غلبہ سے واللہ علم بندوی عفا اللہ عنہ

قال قال محمد بن عجلان احادیث سعید المقبری روی بعضها سعید عن ابی هریرة و بعضها سعید عن رجل عن ابی هریرة فاختلطت علی فجعلتها عن سعید عن ابی هریرة **باب** ماجاء ان العطاس فی الصلوٰة من الشیطٰن **حدثنا** علی بن حجرنا شریك عن ابی الیقظان عن عدی و هو ابن ثابت عن ابیه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوٰة والحیض والقئ والرعاف من الشیطان هٰذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث شریك عن ابی الیقظان وسألت محمد بن اسمٰعیل عن عدی بن ثابت عن ابیه عن جده قلت له ما اسم جد عدی قال لا ادری وذکر عن یحییٰ بن معین قال اسمه دینار **باب** ماجاء فی کراهیة ان یقام الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقیم احدکم اخاه من مجلسه ثم یجلس فیه هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقیم احدکم اخاه من مجلسه ثم یجلس فیه قال وکان الرجل یقوم لابن عمر فما یجلس فیه **باب** ماجاء اذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع فهو احق به **حدثنا** قتیبة نا خالد بن عبد الله الواسطی عن عمرو بن یحییٰ عن محمد بن یحییٰ بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن وهب بن حذیفة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الرجل احق بمجلسه وان خرج لحاجته ثم عاد فهو احق بمجلسه هٰذا حدیث صحیح غریب وفی الباب عن ابی بکرة وابی سعید وابی هریرة **باب** ماجاء فی کراهیة الجلوس بین الرجلین بغیر اذنهما **حدثنا** سوید انا عبد الله انا اسامة بن زید ثنی عمرو بن شعیب عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنهما هٰذا حدیث حسن وقد رواه عامر الاحول عن عمرو بن شعیب ایضا

کہا اُسنے کہا محمد بن عجلان نے حدیثیں سعید مقبری کی بعض کو سعید نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اور بعض کو سعید نے بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے۔ سو وہ مجھ پر خلط ملط ہو گئی ہیں پس میں نے سبکو اسی طرح کر دیا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سعید کے ابی ہریرہؓ سے

باب اس بیان میں کہ چھینک نماز میں شیطان سے ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے ابی یقظان سے اُسنے عدی سے جو بیٹا ثابت کا ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے۔ کہ فرمایا آپ نے چھینک اور سستی اور جمہائی نماز میں اور حیض اور قے اور نکسیر شیطان سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر بواسطہ شریک کے ابی یقظان سے اور سوال کیا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ عدی بن ثابت جو بواسطہ اپنے باپ کے دادا سے روایت کرتا ہے اُسکے دادا کا کیا نام ہے کہا اُسنے میں نہیں جانتا۔ اور یحییٰ بن معین سے ذکر کیا گیا ہے کہ کہا اُسنے نام اسکا دینار ہے

باب اس بیان میں کہ ایک مرد کو اسکی جگہ سے اُٹھانا پھر اُسکی جگہ میں بیٹھنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر خود اسمیں بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کو اُسکی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر خود اسمیں بیٹھے اور کوئی شخص ابن عمر کے واسطے کھڑا ہوتا تو وہ اسمیں نہ بیٹھتے۔

باب اس بیان میں کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو تو وہ اُسکے ساتھ زیادہ حقدار ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے عمرو بن یحییٰ سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے وہب بن حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد زیادہ حقدار ہے ساتھ مجلس اپنی کے۔ اور اگر وہ اپنی حاجت کے واسطے نکلا پھر وہ لوٹ آیا تو وہی زیادہ حقدار ہے ساتھ مجلس اپنی کے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے

باب اس بیان میں کہ درمیان دو مردوں کے بغیر انکے اذن کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو اُسامہ بن زید نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال واسطے کسی آدمی کے کہ درمیان دو کے فرق کرے مگر ساتھ اذن اُن کے کے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اسکو عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی

باب ماجاء فی کراھیة القعود وسط الحلقة **حدثنا** سوید انا عبداللہ انا شعبة عن قتادة عن ابی مجلز ان رجلا قعد وسط الحلقة فقال حذیفة ملعون علی لسان محمد او لعن اللہ علی لسان محمد من قعد وسط الحلقة ھذا حدیث حسن صحیح وابو مجلز اسمه لاحق بن حمید **باب** ماجاء فی کراھیة قیام الرجل للرجل **حدثنا** عبداللہ بن عبدالرحمن نا عفان نا حماد بن سلمة عن حمید عن انس قال لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھیة لذلک ھذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا قبیصة نا سفیان عن حبیب بن الشھید عن ابی مجلز قال خرج معاویة فقام عبداللہ بن الزبیر وابن صفوان حین راوہ فقال اجلسا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من سرہ ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوا مقعدہ من النار وفی الباب عن ابی امامة وھذا حدیث حسن **حدثنا** ھناد نا ابو اسامة عن حبیب بن الشھید عن ابی مجلز عن معاویة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوہ **باب** ماجاء فی تقلیم الاظفار **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی وغیر واحد قالوا انا عبدالرزاق انا معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خمس من الفطرة الاستحداد والختان وقص الشارب ونتف الابط وتقلیم الاظفار ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة وھناد قالا نا وکیع عن زکریا بن ابی زائدة عن مصعب بن شیبة عن طلق بن حبیب عن عبداللہ بن الزبیر عن عائشة

باب اس بیان میں کہ درمیان حلقہ کے بیٹھنا[1] مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے قتادہ سے اُسنے ابی مجلز سے یہ کہ ایک مرد درمیان حلقہ کے بیٹھ گیا پس کہا حذیفہ نے یہ شخص ملعون ہے محمدؐ کی زبان پر یا کہا اُسنے لعنت کی ہے اللہ نے محمدؐ کی زبان پر اُس شخص کو جو درمیان حلقہ کے بیٹھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے **باب** اس بیان میں کہ ایک مرد کا دوسرے مرد کے واسطے (تعظیماً) کھڑا ہونا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے کہا اُسنے کوئی شخص صحابہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ جب آنحضرت کو دیکھتے تھے تو کھڑے[2] نہ ہوتے تھے اسواسطے کہ جانتے تھے کہ آپ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن شہید سے اُسنے ابی مجلز سے کہا اُسنے حضرت معاویہ نکلے تو عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان نے جبکہ اُن کو دیکھا تو کھڑے ہوئے پس کہا حضرت معاویہ نے بیٹھ جاؤ سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس شخص کو خوش لگے یہ بات کہ لوگ کھڑے ہو کر اسکے واسطے تصویر کیطرح ہورہیں تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی آگ میں ڈھونڈھ لے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی امامہ سے اور یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے حبیب بن شہید سے اُسنے ابی مجلز سے اُسنے معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** ناخن کتّانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں پیدائشی سُنت ہیں استرا لینا یعنی زیرناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا اور مونچھ کترانا اور بغل کے بال اُکھاڑنا اور ناخنوں کا کٹانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے مصعب بن شیبہ سے اُسنے طلق بن حبیب سے اُسنے عبداللہ بن زبیر سے اُسنے حضرت عائشہ رضؓ سے

[1] اسلئے کہ درمیان میں بیٹھنا ایک کو دوسرے سے پردہ کرنا ہوتا ہے تو اس سے ایک دوسرے کو ایذا پہونچتی ہے [2] طیبی نے کہا ہے شاید کراہت محبت اور اتحاد کے سبب سے ہو چونکہ آنحضرت کا اُن لوگوں سے زیادہ اتحاد تھا اسواسطے آپنے اس تکلیف کو بھی رفع کر دیا ہو جیسا کہ خود یہی حدیث اسپر دال ہے کہ آنکو آنحضرت سے کوئی شخص زیادہ عزیز نہ تھا۔ اور ظاہر ہے کہ جسقدر اتحاد ہوگا اُسی قدر تکلفات دور ہوتے جائینگے۔ صاحب طیبی نے اس مسئلہ پر بحث کر کے آخر میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ تعظیماً کھڑا ہونا یا نہ کھڑا ہونا زمانے اور حالت اور شخص پر موقوف ہے یعنی اگر اس زمانے میں عادت تعظیماً ایک دوسرے کے واسطے کھڑا ہونے کی ہو یا وہ آدمی ذی عزت ہو تو اُسکے واسطے کھڑا ہونا جائز ہے۔ مگر مؤلف یعنی ترمذی کی رائے اسی طرف ہے جو کہ ظاہر احادیث سے سمجھ میں آتا ہے کہ جائز نہیں اور اکابر علماء کا عمل بھی اسی پر ہے ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق وقص الاظفار و غسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ وفی الباب عن عمار بن یاسر وابن عمر ھذا حدیث حسن **قال** ابو عیسیٰ وانتقاص الماء ھو الاستنجاء بالماء **باب** ماجاء فی توقیت تقلیم الاظفار واخذ الشارب **حدثنا** اسحٰق بن منصور نا عبد الصمد نا صدقۃ بن موسیٰ ابو محمد صاحب الدقیق نا ابو عمران الجونی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ وقت لھم فی کل اربعین لیلۃ تقلیم الاظفار واخذ الشارب وحلق العانۃ **حدثنا** قتیبۃ نا جعفر بن سلیمان عن ابی عمران الجونی عن انس بن مالک قال وقت لنا فی قص الشارب و تقلیم الاظفار وحلق العانۃ ونتف الابط ان لا نترک اکثر من اربعین یوما ھٰذا اصح من الحدیث الاول وصدقۃ بن موسیٰ لیس عندھم بالحافظ **باب** ماجاء فی قص الشارب **حدثنا** محمد بن عمر بن الولید الکوفی الکندی نا یحییٰ بن اٰدم عن اسرائیل عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقص او یاخذ من شاربہ قال وکان خلیل الرحمٰن ابراھیم یفعلہ ھٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد بن منیع نا عبدۃ بن حمید عن یوسف بن صھیب عن حبیب بن یسار عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا وفی الباب عن مغیرۃ بن شعبۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید عن یوسف بن صھیب بھٰذا الاسناد نحوہ **باب** ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ **حدثنا** ھناد نا عمر بن ھارون عن اسامۃ بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزین پیدائشی سنت ہین ایک تو خوب موچھ کترانا دوسرے داڑھی چھوڑنا تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹے انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اُکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا کہا زکریا نے کہ کہا مصعب نے اور مین دسوین سنت کو بھول گیا ہون مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو۔ اور اس باب مین روایت ہی عمار بن یاسر اور ابن عمر سے اور یہ حدیث حسن ہی۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور انتقاص الماء کے معنی پانی کے ساتھ استنجا کرنے کے ہین **باب** اس بیان مین کہ ناخن کاٹنے اور موچھ کترانے کی کیا مدت ہی حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ یعنی ابو محمد صاحب دقیق نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت نے صحابہ کے واسطے وقت مقرر کر دیا تھا کہ ہر چالیس رات مین ناخن کٹائین اور موچھین کترین اور زیر ناف کے بال مونڈین حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ابی عمران جونی سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے وقت مقرر کیا گیا تھا ہمارے واسطے موچھ کترانے مین اور زیر ناف کے بال مونڈنے مین اور بغلون کے بال اُکھاڑنے مین یہ کہ چالیس[1] دن سے زیادہ نہ چھوڑین۔ یہ حدیث صحیح ہی پہلی حدیث سے۔ اور صدقہ بن موسیٰ اُنکے یعنی محدثین کے نزدیک حافظ نہین ہی **باب** موچھ کے کترانے کے بیان مین حدیث کی ہم سے محمد بن عمر بن ولید کوفی کندی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتراتے یا پکڑتے تھے (شک راوی معنی واحد) موچھ اپنی سے فرمایا آنحضرت نے اور خلیل الرحمٰن یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کام کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن حمید نے یوسف بن صہیب سے اُسنے حبیب بن یسار سے اُسنے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنی موچھ سے نہ پکڑے یعنی اُن کو نہ کترائے پس وہ ہمسے نہین۔ اور اس باب مین روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے یوسف بن صہیب سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ **باب** داڑھی سے پکڑنے کے بیان مین حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن ہارون نے اسامہ بن زید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے

[1] غرض یہ ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ بڑھنے پاوین اس سے پہلے ہی اُنکو درست کرنا چاہیے اگر ہر ہفتہ مین بال وغیرہ کٹاتا رہے تو بہتر ہی جیسا کہ شرح السنۃ مین مروی ہی کہ آنحضرت موچھ کتراتے تھے اور ناخن کٹاتے تھے پہلے اس سے کہ جمعہ کیطرف جائین ۱۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا و طولہا ھٰذا حدیث غریب وسمعت محمد بن اسمٰعیل یقول عمر بن ہارون مقارب الحدیث لا اعرف لہ حدیثا لیس لہ اصل وقال یتفرد بہ الا ھٰذا الحدیث کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من لحیتہ من عرضہا و طولہا ولا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ہارون ورایتہ حسن الرای فی عمر بن ہارون وسمعت قتیبۃ یقول عمر بن ہارون کان صاحب حدیث وکان یقول الایمان قول وعمل قال قتیبۃ ناوکیع بن الجراح عن رجل عن ثور بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی اھل الطائف قال قتیبۃ قلت لوکیع من ھٰذا قال صاحبکم عمر بن ہارون **باب** ماجاء فی اعفاء اللحیۃ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ناعبداللہ بن نمیر عن عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفوا الشوارب واعفوا اللحی ھٰذا حدیث صحیح **حدثنا** الانصاری نامعن نامالک عن ابی بکر بن نافع عن ابیہ عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی ھٰذا حدیث حسن صحیح وابوبکر بن نافع ہو مولی ابن عمر ثقۃ وعمر بن نافع ثقۃ وعبداللہ بن نافع مولی ابن عمر یضعف **باب** ماجاء فی وضع احدی الرجلین علی الاخری مستلقیا **حدثنا** سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی وغیر واحد قالوا ناسفیان عن الزہری عن عباد ۃ بن تمیم عن عمہ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک سے اسکے عرض اور طول سے پکڑتے تھے یہ حدیث غریب ہے اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہو مین اسکی کوئی حدیث نہین پہچانتا اسکی کوئی اصل نہین ہو یا کہا اُسنے متفرد ہے ساتھ اسکے مگر یہ حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے تھے اپنی داڑھی مبارک سے اسکے عرض وطول سے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عمر بن ہارون سے اور دیکھا مین نے اُسکو نیک گمان کرنے والا عمر بن ہارون کے حق مین۔ اور سُنا مین نے قتیبہ سے کہ کہتا عمر بن ہارون محدث تھا اور کہتا تھا ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ کہا قتیبہ نے حدیث کی ہمسے وکیع بن جراح نے ایک مرد سے اُسنے ثور بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق لگائی تھی یعنی منجنیق گاڑکر اُن کو اُس سے مارا تھا۔ کہا قتیبہ نے مین نے وکیع سے کہا وہ مرد (کہ جس سے آپ روایت کرتے ہین) وہ کون ہے کہا اُسنے صاحب تمہارا عمر بن ہارون **باب** داڑھی چھوڑنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھونکو اچھی طرح سے صاف کروا اور داڑھی کو چھوڑ دو۔ یہ حدیث صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی بکر بن نافع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیے گئے تھے ساتھ صاف کرنے موچھون کے اور چھوڑنے داڑھی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ اور ابوبکر بن نافع وہ مولی ابن عمر کا ہی ثقہ ہو اور عمر بن نافع بھی ثقہ ہی۔ اور عبداللہ بن نافع مولی ابن عمر کا ضعیف ہو **باب** اس بیان مین کہ رکھنا ایک پانوُن کا دوسرے پانوُن پر چت لیٹنے کی حالت مین جائز ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے عباد بن تمیم سے اُسنے اپنے چچا سے

۵۱ کہا ابن ہمام نے ظاہر یہ حدیث جو صحیحین مین ابن عمر سے ہے اُسکے معارض ہو کہ فرمایا آپ نے احفوا الشوارب واعفوا اللحی یعنی موچھین اچھی طرح سے صاف کرو اور داڑھی کو چھوڑ دو اسلئے کہ ظاہر اس سے یہی مفہوم ہوتا ہو کہ داڑھی کو بالکل نہ کترواؤ اور حدیث متن کی اسپر دال ہو کہ آنحضرت طول اور عرض سے کتراتے تھے جواب اسکا یہ ہو ابن عمر سے جو راوی اس حدیث کا ہو بخاری مین مروی ہو ابن عمر قبضہ سے جو زیادہ ہوتی تھی اسکو کتراتے تھے ایسا ہی محمد بن حسن نے کتاب الآثار مین لکھا ہو اخبرنا ابو حنیفۃ عن الہیثم بن ابی الہیثم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی لحیتہ ثم یقص ماتحت القبضۃ ورواہ ابوداؤد ونسائی نحوہ۔ پس اب مطابقت کی وجہ ظاہر ہوگئی کہ صحیحین کی حدیث کی حد یہ ہے کہ چھوڑنا ایک قبضہ تک مسنون ہے اس سے آگے کترانا جائز ہے جیسا کہ روایت متن کی اور فعل ابن عمر کا اسپر دال ہو مگر اولویت اسی صورت مین ہو کہ بالکل نہ کترائے ایسا ہی شرح بناایہ مین لکھا ہو ھٰذا خلاصۃ مافی کتب الفقہ وغیرہ **مترجم** جو شخص عبداللہ بن عمر کا حال جانتا ہوگا کہ یہ شخص آنحضرت کی پیروی اسقدر کرتا ہو اسقدر قدم بقدم آنحضرت کے چلتا ہے کہ گویا جہان آپ پائخانہ مین بیٹھے ہین یہ وہان پائخانہ مین بیٹھنے کو مسنون جانتا ہی علی ھٰذا القیاس کوئی فعل اسکا آنحضرت کے خلاف پر دلالت نہین کرتا وہ شخص یہ بات بھی یقین کریگا کہ یہ فعل ابن عمر کا بھی خلاف فعل آنحضرت کے نہین ہوگا اگرچہ صریح نص ابن عمر سے اس بارے مین آنحضرت سے نہین ۱۲ ۵۲ غرض مؤلف کی اس کلام سے یہ ہے کہ عمر بن ہارون جو راوی اس حدیث کا ہو اگرچہ بعض کا کلام اس کے ضعف پر دال ہو مگر صحیح یہ ہو کہ یہ شخص قوی ہو جیسا کہ قتیبہ وغیرہ کا کلام اسکی شہادت دیتا ہو اور مؤلف نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے جو نقل کیا ہو وہ مشکوک ہو کیونکہ خود مؤلف اسکو تردید سے بیان کرتا ہو ۱۲

نہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری ہٰذا حدیث حسن صحیح وعم عباد بن تمیم ہو عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی **باب** ماجاء فی کراہیۃ فی ذلک **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا سلیمان التیمی عن خداش عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وہو مستلق علی ظہرہ ہٰذا حدیث رواہ غیر واحد عن سلیمان التیمی لانعرف خداشا ہٰذا من ہو وقد روی لہ سلیمان التیمی غیر حدیث **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وہو مستلق علی ظہرہ ہٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراہیۃ الاضطجاع علی البطن **حدثنا** ابوکریب نا عبدۃ بن سلیمان وعبدالرحیم عن محمد بن عمرو نا ابوسلمۃ عن ابی ہریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہٰذہ ضجعۃ لایحبہا اللہ وفی الباب عن طہفۃ وابن عمر وروی یحییٰ بن ابی کثیر ہٰذا الحدیث عن ابی سلمۃ عن یعیش بن طہفۃ عن ابیہ ویقال طخفۃ والصحیح طہفۃ ویقال طغفۃ وقال بعض الحفاظ الصحیح طخفۃ **باب** ماجاء فی حفظ العورۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید نا بہز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال قلت یارسول اللہ عوراتنا مانأتی منہا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک

یہ کہ دیکھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیٹے ہوئے مسجد مین اس حالت مین کہ ایک پانوٗن دوسرے پانوٗن پر رکھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور عباد بن تمیم کا چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہو **باب** اسکی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے خداش سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو اشتمال الصماء[1] سے اور ایک کپڑے مین احتبار کرنے سے اور اس بات سے کہ کھڑا کرے آدمی ایک پانوٗن کو دوسرے پانوٗن پر اس حالت مین کہ پیٹھ پر لیٹا ہوا ہو۔ اس حدیث کو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہو اور ہم اس خداش کو نہین پہچانتے کہ یہ کون ہو اور اسکے واسطے سلیمان تیمی نے کئی حدیثین روایت کی ہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو اشتمال الصماء سے اور ایک کپڑے مین احتبار کرنے سے اور اس بات سے کہ کھڑا کرے آدمی ایک پانوٗن کو دوسرے پر اس حالت مین کہ پیٹھ پر لیٹا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** پیٹ پر لیٹنے کی کراہت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان اور عبدالرحیم نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہم سے ابوسلمہ نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے پیٹ پر لیٹا ہوا دیکھا پس فرمایا آپ نے یہ ایسا لیٹنا ہے کہ اسکو اللہ تعالےٰ پسند نہین کرتا۔ اور اس باب مین روایت ہو طہفہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہما۔ اور روایت کیا ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے اس حدیث کو ابی سلمہ سے اُسنے یعیش بن طہفہ سے اُس نے اپنے باپ سے اور کہا گیا ہے طخفہ بالخاء المعجمہ اور صحیح طہفہ ہو اور کہا گیا طغفہ اور کہا بعض حفاظ نے صحیح طخفہ بالخا ہے **باب** شرمگاہ کے ڈھانپنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے دادا میرے سے کہا اُس نے مین نے کہا یا رسول اللہ اپنی شرمگاہ سے کیا چیز ہم ظاہر کرین اور کیا چیز چھوڑین یعنی ظاہر نہ کرین فرمایا آپ نے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے

[1] اشتمال الصماء کے یہ معنی ہین کہ آدمی ایسا کپڑا بدن پر لپیٹے کہ ہاتھ اور پانوٗن کے نکالنے کی کوئی جگہ خالی نہ رہجائے اور صماء سخت پتھر کو بولتے ہین اس سے اس لئے تشبیہ دی گئی کہ جیسا اسمین کوئی سوراخ وغیرہ نہین ہوتے ویسا ہی اسمین کوئی نہین اور فقیہ اسکے یہ معنے کرتے ہین کہ صرف ایک کپڑا ہی بدن پر ہو اور اسکو آدمی پہننے والا ایک جانب سے اُٹھا کر کاندھے پر رکھدے ایسی طرح سے کہ اس سے اس کی شرمگاہ ننگی ہو۔ اور وجہ ممانعت کی پہلی صورت پر یہ ہو کہ شاید انسان کو کوئی ایسی سخت حاجت پیش آئے کہ جس سے آدمی مثلاً سانپ وغیرہ دفع کرنا چاہے تو اُسکو دشوار گذرے اور دوسری صورت پر ظاہر ہو فرج ننگا کرنا حرام ہو۔ اور احتبار کے یہ معنی ہین کہ آدمی دونون پانوٗن اپنے پیٹ کے ساتھ ملادے اور پیٹھ کے پیچھے سے ایک کپڑا ڈالکر پنڈلیونکو اوپر باندھ دے اور کبھی دونون ہاتھون سے بھی اسطرح کیا جاتا ہو ممانعت اسکی اسوجہ سے ہو جب انسان پر ایک کپڑا ہی ہوگا تو ظن غالب ہو کہ ہلنے کے وقت شرمگاہ اُسکی ننگی ہوگی ١٢

اوما ملکت یمینك فقال الرجل یکون مع الرجل قال ان استطعت ان لایراها احد فافعل قلت فالرجل یکون خالیا قال فالله احق ان یستحیی منه هٰذا حدیث حسن وجد بهز اسمه معاویة بن حیدة القشیری وقد روی الجریری عن حکیم بن معاویة وهو والد بهز **باب** ماجاء فی الاتکاء **حدثنا** عباس بن محمد الدوری البغدادی نا اسحٰق بن منصور نا اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة علی یسارہ هٰذا حدیث حسن غریب و روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن اسرائیل عن سماك عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة ولم یذکروا علی یسارہ **حدثنا** یوسف بن عیسیٰ نا وکیع نا اسرائیل عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة هٰذا حدیث صحیح **باب حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن اسمٰعیل بن رجاء عن اوس بن ضمعج عن ابی مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لایوم الرجل فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته فی بیته الا باذنه هٰذا حدیث حسن **باب** ماجاء ان الرجل احق بصدر دابته **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد ثنی ابی ثنی عبدالله بن بریدة قال سمعت ابی بریدة یقول بینما النبی صلی الله علیه وسلم یمشی اذ جاءہ رجل ومعه حمار فقال یا رسول الله ارکب وتاخر الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا انت احق بصدر دابتك الا ان تجعله لی قال قد جعلته لك قال فرکب هٰذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی الرخصة فی اتخاذ الانماط **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر

یا اس سے کہ مالک ہووے دا ہنا ہاتھ تیرا پس کہا اس مرد نے مرد کبھی مرد کے ساتھ ہوتا ہے فرمایا آپنے اگر تو طاقت رکھتا ہے اس بات کی کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو یہ کام کر میں نے کہا کبھی مرد تنہا ہوتا ہے فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ بہت لائق ہے اس بات کے کہ اس سے شرم کی جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی ہے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد بہز کا ہے **باب** تکیہ لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے ایک تکیہ پر۔ اور اُنھوں نے علی یسارہ کا لفظ ذکر نہیں کیا جسکے معنے بائیں کروٹ پر تکیہ لگانے کے ہیں **حدیث** کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے تکیہ پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے اسمٰعیل بن رجاء سے اُسنے اوس بن ضمعج سے اُسنے ابی مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد اسکی جگہ میں امامت[1] نہ کرایا جائے اور نہ اُسکی عزت[2] کی جگہ پر اُسکے گھر میں بیٹھایا جائے مگر ساتھ اسکے اذن کے یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان میں کہ آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ لائق ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن بریدہ نے کہا سُنا میں نے ابی بریدہ سے کہ کہتا اسوقت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک مرد آیا اور اُسکے ساتھ گدھا تھا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ سوار ہو جیے اور وہ مرد پیچھے ہٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ حقدار ہے اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے۔ مگر یہ کہ تو مجھے کردے یعنی حق آگے بیٹھنے کا تیرا زیادہ ہے مگر اسوقت میں کہ تو مجھے اجازت دیدے تو میں آگے بیٹھ جاتا ہوں۔ کہا اُسنے میں نے اُسکو آپ کے واسطے کردیا کہا راوی نے پھر آپ سوار ہوے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بچھاونے بنانے کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے

[1] یعنی کوئی شخص جس جگہ کا وہ مالک اور قابض اور متصرف ہو اسکی جگہ پر غیر آدمی کو بغیر اذن کے امامت کرانی نہیں چاہیئے اگرچہ دوسرا شخص اس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو اور نہ اُسکی جگہ پر جو اُسنے خاص اپنے واسطے مقرر کی ہوئی ہو بیٹھنا چاہیئے ۱۲ ع [2] یعنی وہ مقام جو اُسکے بیٹھنے کے لئے خاص ہو مثلاً فرش یا تخت وغیرہ جو اسکے اکرام کیواسطے بچھایا گیا ہو اس پر بلا اسکی اجازت کے دوسرے کو نہ بیٹھنا چاہیئے ۱۲ بندوی عفا اللہ عنہ

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل لکم انماط قلت وانی تکون لنا انماط قال اما انها ستکون لکم انماط قال فانا اقول لامرأتی اخری عنی نماطك فتقول لم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون لکم انماط قال فادعها هذا حدیث صحیح حسن **باب** ماجاء فی رکوب ثلاثة علی دابة **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری نا النضر بن محمد ثنا عکرمة بن عمار عن ایاس بن سلمة عن ابیه قال لقد قدت نبی الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین علی بغلته الشهباء حتی ادخلته حجرة النبی صلی الله علیه وسلم هذا قدامه وهذا خلفه وفی الباب عن ابن عباس وعبد الله بن جعفر هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی نظرة الفجاءة **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن جریر بن عبد الله قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرنی ان اصرف بصری هذا حدیث حسن صحیح وابو زرعة اسمه هرم **حدثنا** علی بن حجر انا شریك عن ابی ربیعة عن ابن بریدة عن ابیه رفعه قال یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولی ولیست لك الاخرة هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث شریك **باب** ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال **حدثنا** سوید نا عبد الله نا یونس بن یزید عن ابن شهاب عن نبهان مولی ام سلمة انه حدثه ان ام سلمة حدثته انها کانت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ومیمونة قالت فبینما نحن عنده اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیه وذلك بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلت یا رسول الله الیس هو اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمھارے پاس بچھاؤنے ہین مین نے کہا ہمارے پاس بچھاؤنے کہان ہین فرمایا آپنے جلدی تمھارے پاس بھی بچھاؤنے ہوجاینگے - کہا اُسنے سو مین اپنی عورت سے کہتا ہون کہ اپنا بچھاؤنا میرے پاس سے دور کر وہ کہتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ جلدی تمھارے پاس بچھاؤنے ہوجاوینگے کہا اُسنے سو مین نے اُنکو چھوڑدیا - یہ حدیث صحیح حسن ہے **باب** ایک سواری پر تین آدمیون کے سوار ہونے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے چلایا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن اور حسین علیہما السلام کو نہایت قوی خچر پر یہانتک کہ مین نے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے مین داخل کیا یہ آپ کے آگے تھا اور یہ آپ کے پیچھے - اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ناگاہ دیکھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید نے عمرو بن سعید سے اُسنے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناگاہ دیکھنے کی بابت سوال کیا یعنی آنحضرت سے سوال کیا کہ ناگاہ یعنے بغیر قصد کے اگر کسی غیر عورت پر نظر جا پڑے تو اُس کا کیا حال ہے پس آپ نے حکم دیا کہ مین اپنی نظر کو پھیر لون - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی ربیعہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اُسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علی پہلی نظر[1] کے پیچھے دوسری نظر مت لگا اسلیئے کہ تیرے لئے پہلی درست ہے اور دوسری تیرے واسطے درست نہین - یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے **باب** اس بیان مین کہ عورتون کو مردون سے پردہ کرنا چاہیئے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے اُسنے ابن شہاب سے اُسنے ام سلمہ کے مولی نبہان سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ ام سلمہ نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ وہ اور میمونہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھین کہا ام سلمہ نے پس اس وقت مین کہ ہم آنحضرت کے پاس تھین ابن ام مکتوم آیا آپ پر داخل ہوا اور یہ قصہ اسوقت کے پیچھے کا ہے کہ جب کہ ہم کو پردے کا حکم ہوچکا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم دونون اس سے پردہ کرو سو مین نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ نابینا نہین ہم کو دیکھتا نہین اور نہ ہم کو پہچانتا ہے

[1] یعنی اگر بغیر قصد کے پہلی نظر جو کسی عورت پر جا پڑے تو اُسکے بعد دوسری بار قصداً اُسکی طرف نظر مت کر و اسلیئے کہ پہلی نظر جو بلا قصد اُسکے اوپر جا پڑی وہ تیرے لیئے درست تھی کیونکہ تیرے اختیار مین نہ تھی اور دوسری بار نظر کرنی قصداً تجھے درست نہین ہے ۱۲

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعميا وان انتما الستما تبصرانه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فى النهى عن الدخول على النساء الا باذن ازواجهن **حدثنا** سويد بن نصر نا عبدالله بن المبارك نا شعبة عن الحكم عن ذكوان عن مولى عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص ارسله الى على يستأذنه على اسماء ابنة عميس فاذن له حتى اذا فرغ من حاجته سال المولى عمرو بن العاص عن ذلك فقال ان النبى صلى الله عليه وسلم نهانا او نهاان ندخل على النساء بغير اذن ازواجهن وفى الباب عن عقبة بن عامر وعبدالله بن عمرو وجابر هذا حديث حسن صحيح **باب** فى تحذير فتنة النساء **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعانى نا معتمر بن سليمان عن ابيه عن ابى عثمن عن اسامة بن زيد وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدى فى الناس فتنة اضر على الرجال مع النساء هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث غير واحد من الثقات عن سليمان التيمى عن ابى عثمن عن اسامة بن زيد عن النبى صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ولا نعلم احدا قال عن اسامة بن زيد وسعيد بن زيد غير المعتمر وفى الباب عن ابى سعيد **باب** ماجاء فى كراهية اتخاذ القصّة **حدثنا** سويد نا عبدالله نا يونس عن الزهرى نا حميد بن عبدالرحمن انه سمع معوية خطب بالمدينة يقول اين علماءكم يا اهل المدينة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن هذه القصة ويقول انما هلكت بنو اسرائيل حين اتخذها نساؤهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن معوية **باب** ماجاء فى الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة **حدثنا** احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله ان النبى صلى الله عليه وسلم لعن الواشمات

سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونون[1] اندھی ہو گیا تم دونون نہین دیکھتین یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ عورتون پر داخل ہونا منع ہے مگر ساتھ اذن اُن کے خاوندون کے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُسنے ذکوان سے اُسنے عمرو بن عاص کے مولی سے یہ کہ عمرو بن عاص نے اُسکو علی کی طرف اسماء بنت عمیس پر اذن طلب کرنے کے واسطے بھیجا پس اُنسنے اُسکو اذن دیا یہانتک کہ جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو اُنھون نے عمرو بن عاص کے مولی سے اُسکی بابت پوچھا پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا کہا اُسنے آنحضرت نے منع کیا ہے کہ ہم عورتون پر بغیر اذن اُنکے خاوندون کے داخل ہون۔ اور اس باب مین روایت ہے عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** عورتون کے فتنے سے ڈرانے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین چھوڑا مین نے پیچھے اپنے لوگون مین کوئی فتنہ جو زیادہ نقصان پہونچانیوالا ہو مردون پر عورتون سے یعنی عورتون سے زیادہ نقصان پہونچانیوالا فتنہ میرے پیچھے اور کوئی نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو کئی ایک نے ثقون سے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے اُسامہ بن زید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اُنھون نے اسمین سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر نہین کیا اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے کہا ہو کہ یہ روایت ہے اسامہ بن زید سے اور سعید بن زید معتمر کے سوا ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی سعید سے **باب** اس بیان مین کہ بالون کا جوڑا بنانا منع ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس نے زہری سے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبدالرحمن نے یہ کہ سُنا اُسنے معاویہ سے کہ اُنھون نے مدینہ مین خطبہ پڑھکر فرمایا اے اہل مدینہ کہان گئے عالم تمھارے مین نے رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے کہ اس جوڑے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بیشک بنی اسرائیل اُسوقت ہلاک ہوئے جبکہ اُنکی عورتون نے یہ بنایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے معاویہ سے مروی ہے **باب** پیوند کرنے والی اور پیوند کرانے والی اور داغ لگانے والی اور لگوانے والی کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبداللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے داغ لگانے والی

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتونکو غیر مردونکی طرف نظر کرنی درست نہین۔ اور حدیث حبشیون کے کھیلنے کی اُسکے خلاف پر دال ہے اسلئے کہ حضرت عائشہ رض اُن کی طرف دیکھتی رہی تھین بعض لوگون نے حدیث متن کو ورع اور پرہیزگاری پر حمل کیا ہے اور دوسرے کو رخصت پر یعنی دیکھنا جائز ہے اور نہ دیکھنا رخصت اور بعض نے کہا ہے کہ عائشہ اُسوقت مین بالغہ نہ تھی اور مختار پہلا مذہب ہے

کذا فی اللمعات ۱۲ ف ۵ قاضی عیاض نے فرمایا کہ شاید یہ بنی اسرائیل پر حرام تھا اس لئے وہ اس معصیت کی وجہ سے ہلاک کئے گئے واللہ اعلم ۱۲ مصحح

والمستوشمات والمتنمصات مبتغيات للحسن مغيرات خلق الله هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك
عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة و
قال نافع الوشم في اللثة هٰذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة ومعقل بن يسار واسماء بنت ابي بكر وابن عباس
حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكروا
فيه قول نافع هٰذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في المتشبهات بالرجال من النساء **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداود
الطيالسي نا شعبة وهمام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهات بالرجال
من النساء والمتشبهين بالنساء من الرجال هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق انا معمر
عن يحيى بن ابي كثير وايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات
من النساء هٰذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عائشة **باب** ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة **حدثنا** محمد بن
بشار نا يحيى بن سعيد القطان عن ثابت بن عمارة الحنفي عن غنيم بن قيس عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل
عين زانية والمرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهي كذا وكذا يعني زانية وفي الباب عن ابي هريرة وهٰذا حديث حسن صحيح
باب ماجاء في طيب الرجال والنساء **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداود الحفري عن سفيان

اور لگوانے والی کو۔ اور بال اُکھاڑنیوالی کو جو طلب کرنیوالی ہو واسطے حسن کے تغیر دینے والی ہو اللہ کی پیدائش کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حدیث کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے لعنت کی اللہ نے پیوند کرنیوالی[1] اور پیوند کرانیوالی کو اور داغ لگانے والی اور داغ لگوانے والی کو اور کہا نافع نے مراد داغ
لگانے سے جڑ دندان میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس سے
رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُس نے
ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے۔ اور اُنھوں نے اسمیں قول نافع کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُن عورتوں کے بیان میں جو
مردوں سے مشابہت کریں حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہمام نے قتادہ سے
اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں کو جو مردوں کی سی چال چلیں اور اُن
مردوں کو جو عورتوں کی سی چال چلیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا
خبر دی ہمکو معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُن مردوں کو جو مخنث[2] بنتے ہیں اور اُن عورتوں کو جو مردوں کی سی چال چلتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہؓ
سے **باب** اس بیان میں کہ عورت کو عطر لگا کر نکلنا حرام ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے ثابت
بن عمارہ حنفی سے اُسنے غنیم بن قیس سے اُسنے ابی موسیٰؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر آنکھ زنا کرنیوالی ہے۔ اور عورت
جب عطر لگائے اور کسی مجلس میں گذرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
باب مردوں اور عورتوں کی خوشبوئی کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری نے سفیان سے

[1] پیوند کرنے سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ اور بال ملائے جاویں تاکہ زیادہ معلوم ہوں۔ اور داغ لگانا یہ ہوتا ہے کہ مثلاً سوئی سے بدن پر سوراخ کرکے اسمیں سرمہ ڈالدیا جائے تاکہ تل معلوم ہو جیسا
کہ عموماً عورات ہنود میں مروج ہے اور نافع نے جو داغ لگانیکے معنے دانتوں کی جڑ کے ساتھ خاص کئے ہیں یہ باعتبار عادت لوگوں کے ہیں ورنہ ممانعت تو تمام بدن سے یکسان ہے اور یہ فعل کرنیوالی اور کرانیوالی
دونوں کو حرام ہے اور طیبی نے لکھا ہے کہ جس جگہ داغ لگایا جاوے وہ جگہ نجس ہو جاتی ہے اگر اس داغ کا دور کرنا علاج سے ممکن ہو تو اُسکا دور کرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہیں یعنی دور کرنے سے زخم ہو جاتا ہے تو
اگر اس زخم سے ہلاکت کا خوف ہو یا کسی عضو کے ہلاک ہونیکا یا ظاہر عضو میں نقصان فاحش ہو جاتا ہے تو پھر اسکا دور کرنا واجب نہیں اور توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جائیگا اور اگر اسکے دور کرنے سے کسی عضو کا
نقصان نہیں ہوتا تب بھی اسکا دور کرنا ہی واجب ہے اور تاخیر سے گنہگار ہوگا اور عورت کو بال اُکھاڑنے منھ سے حرام ہیں مگر اس صورت میں کہ داڑھی یا مونچھیں نکل آئیں انتہی ۱۲ [2] مخنث کی دو قسم ہے ایک کہ
انکی پیدائش چال لباس وغیرہ میں عورتوں کی سی ہے اور تکلف سے انکے اخلاق اختیار نہیں کرتا ایسا آدمی تو معذور ہے دوسرا وہ جو خود تکلف سے انکا روّیہ اختیار کرے اور یہ حرام ہے جسکی ممانعت حدیث میں آئی ہے ۱۲

عن الجریری عن ابی نضرۃ عن رجل عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ **حدثنا** علی بن حجر انا اسمعیل بن ابراھیم عن الجریری عن ابی نضرۃ عن الطفاوی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ وھذا حدیث حسن الا ان الطفاوی لا نعرفہ الا فی ھذا الحدیث ولا نعرف اسمہ وحدیث اسمعیل بن ابراھیم اتم واطول وفی الباب عن عمران بن حصین **حدثنا** محمد بن بشار اخبرنا ابوبکر الحنفی ثنا سعید عن قتادۃ عن الحسن عن عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ وخیر طیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ ونھی عن المیثرۃ الارجوان ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **باب** ما جاء فی کراھیۃ رد الطیب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مھدی نا عزرۃ بن ثابت عن ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس لا یرد الطیب وقال انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا ابن ابی فدیک عن عبد اللہ بن مسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدھن واللبن ھذا حدیث غریب وعبد اللہ بن مسلم ھو ابن جندب وھو مدینی **حدثنا** عثمٰن بن مھدی نا محمد بن خلیفۃ نا یزید بن زریع عن حجاج الصواف عن حنان عن ابی عثمٰن النھدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ ھذا حدیث غریب حسن ولا نعرف لحنان غیر ھذا الحدیث وابو عثمٰن النھدی اسمہ عبد الرحمٰن بن مل وقد ادرک زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرہ ولم یسمع منہ **باب** ما جاء فی کراھیۃ مباشرۃ الرجل الرجل والمرأۃ المرأۃ

اُسنے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابی ہریرؓہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ اُسکا پوشیدہ ہو (مثلاً عطر) اور عورتون کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اُسکی پوشیدہ ہو مثلاً زعفران **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے طفاوی سے اُسنے ابی ہریرؓہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ اور یہ حدیث حسن ہے مگر ہم طفاوی کو نہین پہچانتے مگر اسی حدیث مین یعنی اس سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور نہ ہم اس کا نام جانتے ہین اور حدیث اسمعیل بن ابراہیم کی بہت پوری اور لمبی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا خبر دی ہم کو ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصینؓ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر خوشبو مردون کی وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو اور رنگ اُسکا پوشیدہ ہو اور بہتر خوشبو عورتون کی وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اُسکی پوشیدہ ہو اور منع کیا آپنے چادر سُرخ سے[ع]۔ یہ حدیث اسوجہ سے غریب ہے **باب** اس بیان مین کہ خوشبو کا رد کرنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے اُسنے ثمامہ بن عبد اللہ سے کہا اُسنے حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو رد نہین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی رد نہین کرتے تھے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین رد نہ کی جاوین ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم وہ جندب کا بیٹا ہے اور وہ مدینی ہے **حدیث** کی ہمسے عثمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خلیفہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے حجاج صواف سے اُسنے حنان سے اُسنے ابی عثمان نہدی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے ریحان دیا جاوے تو چاہیئے کہ اسکو رد نہ کرے اس لیے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور ہم نہین پہچانتے واسطے حنان کے سوائے اس حدیث کے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمٰن بن مل ہے۔ اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور آپکو اُسنے دیکھا نہین اور نہ کچھ آپ سے سُنا ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ ننگا بدن لگانا مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے مکروہ ہے

ع طیبی رہ نے فرمایا کہ حریر کی سرخ چادر مراد ہے اور یہ حرام ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حریر اور غیر حریر دونون ممنوع ہین واللہ اعلم ۱۲ مصحح

حدثنا هناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق بن سلمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تباشر
المرأة المرأة حتی تصفها لزوجها کانه ینظر الیها هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا زید بن حباب
اخبرنی الضحاك یعنی ابن عثمان اخبرنی زید بن اسلم عن عبد الرحمٰن بن ابی سعید عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا ینظر الرجل الی عورة الرجل ولا تنظر المرأة الی عورة المرأة ولا یفضی الرجل الی الرجل فی الثوب الواحد ولا تفضی
المرأة الی المرأة فی الثوب الواحد هذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی حفظ العورة **حدثنا** احمد بن منیع نا معاذ بن
معاذ و یزید بن هارون قالا نا بهز بن حکیم عن ابیه عن جده قال قلت یا نبی الله عوراتنا ما نأتی منها وما نذر قال احفظ
عورتك الا من زوجتك او ما ملکت یمینك قال قلت یا رسول الله اذا کان القوم بعضهم فی بعض قال ان استطعت ان
لا یراها احد فلا ترینها قال قلت یا نبی الله اذا کان احدنا خالیا قال فالله احق ان یستحیی من الناس هذا حدیث حسن
باب ماجاء ان الفخذ عورة **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی النضر مولی عمر بن عبید الله عن زرعة بن مسلم بن
جرهد الاسلمی عن جده جرهد قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بجرهد فی المسجد وقد انکشف فخذه قال ان الفخذ
عورة هذا حدیث حسن ما اری اسناده بمتصل **حدثنا** الحسن بن علی نا عبد الرزاق نا معمر عن ابی الزناد قال اخبرنی
ابن جرهد عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم مر به وهو کاشف عن فخذه فقال النبی صلی الله علیه وسلم غط فخذك
فانها من العورة هذا حدیث حسن **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی نا یحیی بن آدم عن الحسن بن صالح

حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ ننگا بدن لگائے عورت عورت سے تاکہ بیان کرے اُسکا واسطے اپنے خاوند کے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث
کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے ضحاک یعنی ابن عثمان نے کہا خبر دی مجھے زید
بن اسلم نے عبد الرحمٰن بن ابی سعید سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کیطرف
نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور نہ کوئی مرد کسی مرد کی طرف ایک کپڑے مین ہو پہنچے یعنے دو مرد ننگے بدن ملکر
ایک کپڑے مین نہ سوئین - اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی طرف ایک کپڑے مین ہو پہنچے - یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** شرمگاہ کے نگاہ
رکھنے کے بیان مین حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ اور یزید بن ہارون نے کہا دونون نے حدیث کی
ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے مین نے کہا اے نبی اللہ کے اپنی شرمگاہون سے کیا ہم ظاہر کرین اور
کیا چھوڑین فرمایا آپنے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھ مگر اپنی بیوی سے یا اس سے کہ مالک ہوا داہنا ہاتھ تیرا کہا اُسنے مین نے کہا یا رسول اللہ جب
قوم بعض بعض مین ہو (تو کیا کیا جائے) فرمایا آپ نے اگر تو طاقت رکھے اس بات کی کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو مت دکھلا اُس کو کہا اُسنے
مین نے کہا اے نبی اللہ کے جب کوئی ہم مین سے تنہا ہو تو کیا حال ہے فرمایا آپ نے پس اللہ تعالےٰ بہت لائق ہی اسکے کہ شرم کیجائے
اس سے بہ نسبت لوگون کے - یہ حدیث حسن ہے - **باب** اس بیان مین کہ ران شرمگاہ ہے یعنی اسکا ڈھانپنا واجب ہی حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی النضر یعنی عمر بن عبید اللہ کے مولے سے اُسنے زرعہ بن مسلم بن جرہد اسلمی سے اُس نے
اپنے دادا جرہد سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جرہد کے پاس مسجد مین گذرے اس حالت مین کہ اُسکی ران ننگی تھی فرمایا آپ نے
بیشک ران شرمگاہ ہے یعنی جیسے فرج کا ڈھانپنا واجب ہی ویسا ہی اسکا واجب ہی - یہ حدیث حسن ہی مین اسکی سند کو متصل نہین جانتا
حدیث کی ہم سے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابی الزناد سے کہا خبر دی مجھے ابن جرہد
نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے پاس گذرے اس حالت مین کہ وہ اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی ران کو ڈھانپ لے اسلئے کہ یہ شرمگاہ سے ہے - یہ حدیث حسن ہی حدیث کی ہم سے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث
کی ہم سے یحیی بن آدم نے حسن بن صالح سے

۱ے یعنی عورت عورت سے مس نہ کرے اسلئے کہ جب مس کرے گی تو وہ اپنے خاوند کے پاس اُسکے بدن کا حال بیان کریگی تو عموماً ایسا ہوگا کہ اسکا خاوند اسکی طرف دیکھ رہا ہی

عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن عبد الله بن جرهد الاسلمي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفخذ عورة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا يحيى بن آدم نا اسرائيل عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الفخذ عورة وفي الباب عن علي ومحمد بن عبد الله بن جحش وهذا حديث حسن غريب ولعبد الله بن جحش ولابنه محمد صحبة **باب** ما جاء في النظافة **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا خالد بن الياس عن صالح بن ابي حسان قال سمعت سعيد بن المسيب يقول ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا اراه قال افنيتكم ولا تشبهوا باليهود قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال حدثنيه عامر بن سعد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتكم هذا حديث غريب وخالد بن الياس يضعف ويقال ابن اياس **باب** ما جاء في الاستتار عند الجماع **حدثنا** احمد بن محمد بن نيزك البغدادي نا الاسود بن عامر نا ابو محياة عن ليث عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والتعري فان معكم من لا يفارقكم الا عند الغائط وحين يفضي الرجل الى اهله فاستحيوهم واكرموهم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو محياة اسمه يحيى بن يعلى **باب** ما جاء في دخول الحمام **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا مصعب بن المقدام عن الحسن بن صالح عن ليث بن ابي سليم عن طاؤس عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمام ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام بغير ازار ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة

اُسنے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے عبداللہ بن جرہد اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ران شرمگاہ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبدالاعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے ابی یحیی سے اُس نے مجاہد سے اُسنے ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جحش اور اُس کے بیٹے محمد کی صحبت ہے آنحضرت سے۔ **باب** نظافت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الیاس نے صالح بن ابی حسان سے کہا سنا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا بیشک اللہ تعالے طیب ہے دوست رکھتا ہے طیب کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو سخی ہے دوست رکھتا ہے سخاوت کو بس پاک کرو۔ (راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ سعید نے اسکے آگے یہ کہا ہے) اپنے صحنون کو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت کرو۔ صالح کہتا ہے بس مین نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے پاس ذکر کی پس کہا اُسنے مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کی ہے مگر اُسنے یہ کہا ہے کہ پاک کرو اپنے صحنونکو یعنی اُسنے لفظ اراہ کا جسکے معنی یہ ہین کہ مین گمان کرتا ہون نہین ذکر کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف کیا گیا ہے۔ اور اسکو ابن ایاس بھی کہا جاتا ہے **باب** جماع کرنے کے وقت پردہ کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے کہا حدیث کی مجھے ابو محیاۃ نے لیث سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر رض سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ننگا ہونے سے اسلئے کہ ساتھ تمہارے ایسے شخص ع ہین جو تمسے مفارقت نہین کرتے مگر وقت پاخانہ کے اور اُسوقت مین کہ جب مرد اپنی اہل کے ساتھ جماع کرتا ہے پس تم اُنسے حیا کرو اور اُنکی عزت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو محیاۃ کا نام یحیی بن یعلی ہے۔ **باب** حمام مین داخل ہونے کے بیانمین **حدیث** کی ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے حسن بن صالح سے اُسنے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے طاؤس سے اُسنے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ داخل کرے اپنی جورو کو حمام مین۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند یعنی لنگی کے۔ اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیئے کہ نہ بیٹھے اُس مائدہ پر

ع شیخ رح نے لمعات مین فرمایا کہ اس سے مراد کراماً کاتبین اور محافظ فرشتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاخانہ اور بی بی سے جماع کے وقت وہ جدا ہو جاتے ہین اور بعض نے کہا کہ صرف ملائکہ حفظہ مراد ہین کیونکہ کراماً کاتبین کسی حال مین جدا نہین ہوتے ہین۔ واللہ اعلم۔ محمد مرتضی عفا اللہ عنہ

يدار عليهم الخمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث طاؤس عن جابر الا من هذا الوجه قال محمد بن اسمعيل ليث بن ابی سليم صدوق وربما يهم فی الشیٔ وقال محمد قال احمد بن حنبل ليث لا يفرح بحديثه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن عبد الله بن شداد الاعرج عن ابی عذرة وكان قد ادرك النبی صلی الله عليه وسلم عن عائشة ان النبی صلی الله عليه وسلم نهى الرجال والنساء عن الحمامات ثم رخص للرجال فی المیازر هذا حديث لا نعرفه الا من حديث حماد بن سلمة واسناده ليس بذاك القائم **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة عن منصور قال سمعت سالم بن ابی الجعد يحدث عن ابی المليح الهذلی ان نساء من اهل حمص او من اهل الشام دخلن علی عائشة فقالت انتن اللاتی يدخلن نساءكم الحمامات سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تضع ثيابها فی غير بيت زوجها الا هتكت الستر بينها وبين ربها هذا حديث حسن **باب** ماجاء ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب **حدثنا** سلمة بن شبيب والحسن بن علی الخلال وعبد بن حميد وغير واحد واللفظ للحسن قالوا انا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس يقول سمعت ابا طلحة يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل وهذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا مالك بن انس عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة ان رافع بن اسحق اخبره قال دخلت انا وعبد الله بن ابی طلحة علی ابی سعيد الخدری نعوده فقال ابو سعيد اخبرنا رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه تماثيل وصورة شك اسحق لا يدری ايهما قال هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا يونس بن ابی اسحق نا مجاهد نا ابو هريرة

کہ جسپر شراب کا دور چلتا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو طریق طاؤس سے جو راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے۔ کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے لیث بن ابی سلیم سچا آدمی ہے اور اکثر اوقات کسی چیز مین وہم کر جاتا ہے اور کہا محمد یعنی بخاری نے کہ کہا احمد بن حنبل نے لیث کی حدیث پر خوش نہونا چاہیے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے عبد اللہ بن شداد اعرج سے اُسنے ابی عذرہ سے اور اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اُسنے روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردون اور عورتون کو حمامون مین داخل ہونے سے۔ پھر مردون کو چادرون مین رخصت دی کہ چادر اوڑھ کر داخل ہو جائین۔ اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق حماد بن سلمہ سے اور اسناد اسکی درست نہین ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے منصور سے کہا اُسنے سُنا مین نے سالم بن ابی الجعد سے کہ حدیث کرتا تھا ابی الملیح ہذلی سے یہ کہ چند عورتین اہل حمص سے یا اہل شام سے حضرت عائشہ رضؓ پر داخل ہوئین پس حضرت عائشہ رضؓ نے کہا تم ایسی ہو کہ تمھاری عورتین حمامون مین داخل ہوتی ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے جو عورت اپنے کپڑے اپنے خاوند کے غیر گھر مین رکھے یعنی آتارے تو اُسنے پھاڑ ڈالا پردے کو جو اسکے اور اُسکے رب کے درمیان تھا۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان مین کہ فرشتے نہین داخل ہوتے اس گھر مین کہ جس مین تصویر اور کتا ہو[ع] حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حسن بن علی خلال اور عبد بن حمید اور کئی ایک نے اور لفظ حسن کے ہین کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے یہ کہ سُنا اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہ کہتا سُنا مین نے ابا طلحہ رضؓ سے کہ کہتا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہین داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین کہ جس مین کتا اور تصویر ہو۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ رافع بن اسحاق نے خبر دی ہے۔ اسکو کہا اُسنے مین اور عبد اللہ بن ابی طلحہ ابی سعید خدری پر اُسکی عیادت کے واسطے داخل ہوئے پس کہا ابو سعید نے خبر دی ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فرشتے نہین داخل ہوتے اُس گھر مین کہ جس مین بت یا تصویر ہو شک کیا ہے اسحاق نے وہ نہین جانتا کہ کون سا لفظ ان دونون مین سے اُسکے اُستاد نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہم سے مجاہد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو ہریرہ رضؓ نے

ع یعنی جو کتا بے ضرورت ہو وہ دخول ملائکہ سے مانع ہے لیکن جو کتا شکار یا زراعت و مویشی کی حفاظت کے واسطے ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے ۱۲ مصحح عفا اللہ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فقال لی کنت اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیک البیت الذی کنت فیہ الا انہ کان فی باب البیت تمثال الرجال وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التمثال الذی بالباب فلیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع ویجعل منہ وسادتین منتبذتین توطیان ومر بالکلب فیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذلک الکلب جروا للحسین او للحسن تحت نضد لہ فامر بہ فاخرج ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عائشۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ لبس المعصفر للرجال **حدثنا** عباس بن محمد البغدادی نا اسحاق بن منصور نا اسرائیل عن ابی یحییٰ عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ومعنی ھذا الحدیث عند اھل العلم انہ کرہ لبس المعصفر وراوا ان ما صبغ بالحمرۃ بالمدر او غیر ذلک فلا باس بہ اذا لم یکن معصفرا **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن ھبیرۃ بن یریم قال قال علی بن ابی طالب نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن القسی وعن المیثرۃ وعن الجعۃ قال ابو الاحوص وھو شراب یتخذ بمصر من الشعیر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مھدی قالا نا شعبۃ عن الاشعث بن سلیم عن معاویۃ بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونھانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعیادۃ المریض وتشمیت العاطس واجابۃ الداعی ونصرۃ المظلوم وابرار المقسم ورد السلام

کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے سو فرمایا کہ مین آپ کے پاس رات کو آیا پس مجھے آپ کے پاس اس گھر مین کہ جسمین آپ تھے کسی چیز نے داخل ہونے سے منع نہین کیا مگر اس گھر کے دروازے پر مردون کی تصویرین تھین اور اس گھر مین ایسا پردہ تھا کہ اُسمین تصویرین تھین۔ اور اُس گھر مین کتا تھا۔ پس آپ حکم دیجیے کہ تصویرین جو دروازے پر ہین قطع کی جائین سو وہ درخت کی طرح ہو جائین[1]۔ اور حکم دیجیے پردے کی بابت کہ وہ بھی قطع کر دیا جاوے اور اُسکے دو فرش بچھانیوالے بنائے جاوین کہ پانؤن مین روندے جاوین اور کتے کے واسطے حکم دیجیے کہ گھر سے نکالدیا جاوے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتے کا بچہ امام حسین کا تھا یا امام حسن رضی اللہ عنہما کا اُنکے تخت کے نیچے تھا پس آپ نے حکم دیا تو وہ بھی نکالدیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** اس بیان مین کہ معصفر کا پہننا مردون کے واسطے منع ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے ابی یحیی سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُسنے ایک مرد گذرا اور اُسپر دو کپڑے سُرخ تھے اور اُسنے آنحضرت پر سلام کیا پس آنحضرت نے اُسکے سلام کا جواب نہ دیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور معنے اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آپ نے معصفر کا پہننا مکروہ جانا ہے اور کہا اہل علم نے کہ جو چیز سُرخی سے یعنی مثلاً اینٹ سے رنگی جائے یا غیر اس سے تو اس کا کچھ خوف نہین جبکہ معصفر نہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے ہبیرہ بن یریم سے کہا اُسنے فرمایا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی[3] سے اور میثرہ سے اور جعہ سے کہا ابو الاحوص نے یہ ایک شراب ہے جو مصر مین جو سے بنائی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا دونون نے حدیث کی ہم سے شعبہ نے اشعث بن سلیم سے اُسنے معاویہ بن سوید بن مقرن سے اُسنے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا حکم دیا ہے اور سات چیزون سے منع کیا ہے۔ حکم دیا ہے جنازے کے پیچھے چلنے کا۔ اور بیمار کی عیادت کا۔ اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور قسم کرنیوالے کو سچا[4] کرنے کا اور سلام کا جواب دینا

[1] یعنی جیسے درخت ہوتا ہے کہ کوئی شاخ کسی طرف اور کوئی کسی طرف ایسے ہی وہ ہو جائین کہ جب مثلاً اُنکے سر کاٹے جائینگے تو وہ بھی ذی روح کی شکل نہ رہ جائینگے پس درخت مین اور انمین کوئی فرق نہ رہیگا ۱۲ [2] ایسا ہی درمختار اور مجتبیٰ اور قہستانی وغیرہ کتب فقہ مین لکھا ہے ۱۲ [3] قس ایک شہر کا نام ہے وہان یہ کپڑا قسی اور ریشم سے بنایا جاتا ہے اسلیے اسکی طرف منسوب ہوا اور میثرہ زین پوش سوار کے نیچے بچھایا جاتا ہے کراہت اسکی بھی اسی وجہ سے ہے کہ ریشم کا ہوتا ہے ۱۲ [4] سچا کرنا اسطور سے ہے کہ اگر کسی نے تجھ پر قسم کھائی کہ جو مین تجھے کہتا ہون اُسکو کر تو اسکی قسم کے موافق کرنا ۱۲

ونہانا عن سبع عن خاتم الذهب اوحلقة الذهب وانية الفضة ولبس الحرير والديباج والاستبرق والقسی هٰذا حدیث حسن صحیح واشعث بن سلیم هو اشعث بن ابی الشعثاء وابو الشعثاء اسمه سلیم بن اسود **باب** ماجاء فی لبس البياض **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا سفیان عن حبيب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا البياض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم هٰذا حديث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر **باب** ماجاء فی الرخصة فی لبس الحمرة للرجال **حدثنا** هناد نا عبثر بن القاسم عن الاشعث وهو ابن سوار عن ابی اسحٰق عن جابر بن سمرة قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم فی ليلة اضحيان فجعلت انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم والی القمر وعلیه حلة حمراء فاذا هو عندی احسن من القمر هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث اشعث ورواه شعبة والثوری عن ابی اسحٰق عن البراء بن عازب قال رایت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة حمراء **حدثنا** بذلك محمود بن غيلان نا وكيع نا سفیان عن ابی اسحٰق ح وثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر انا شعبة عن ابی اسحاق بهٰذا وفی الحديث كلام اكثر من هٰذا سألت محمدا فقلت له حديث ابی اسحاق عن البراء اصح او حديث جابر بن سمرة فرای كلا الحديثين صحيحا وفی الباب عن البراء وابی جحيفة **باب** ماجاء فی الثوب الاخضر **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا عبيد الله بن اياد بن لقيط عن ابيه عن ابی رمثة قال رايت رسول الله صلی الله علیه وسلم وعليه بردان اخضران هٰذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبيد الله بن اياد وابو رمثة التيمی اسمه حبيب بن حيان ويقال اسمه رفاعة بن يثربی **باب** فی الثوب الاسود **حدثنا** احمد بن منيع نا يحيیٰ بن زكريا بن ابی زائدة اخبرنی ابی عن مصعب بن شيبة عن صفية ابنة شيبة عن عائشة قالت خرج النبی صلی الله علیه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر اسود

اور سات چیزوں سے منع کیا ہے ہے سونیکی انگوٹھی سے یا سونیکے حلقے سے (شک راوی) اور چاندی کے برتن سے اور ریشم اور دیبا اور رلاہی اور قسی کے پہننے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اشعث بن سلیم وہ اشعث بن ابی الشعثار ہے اور ابو الشعثار کا نام سلیم بن اسود ہی **باب** سفید کپڑے کے پہننے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے سفید پہنو اسلئے کہ وہ اطہر اور اطیب ہے اور اسیمین اپنے مردون کو کفن پہناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور ابن عمر سے **باب** اس بیان مین کہ سرخ کپڑے کا پہننا مردون کے واسطے رخصت ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبثر بن قاسم نے اشعث سے اور وہ سوار کا بیٹا ہے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے جابر بن سمرہؓ سے کہا اُسنے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین دیکھا سو مین نے آنحضرت اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا اور آنحضرت پر سرخ لباس تھا۔ دیکھا تو آنحضرت ہی میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت ہوئے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اشعث سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے برار بن عازبؓ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سرخ لباس دیکھا **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے ساتھ اسکے۔ اور حدیث مین کلام اس سے بہت ہے۔ مین نے محمد سے سوال کیا مین نے اس سے کہا کہ کیا حدیث ابی اسحاق کی جو برار سے ہے زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی۔ پس اُسنے دونون حدیثون کو صحیح کہا۔ اور اس باب مین روایت ہے برار اور ابی جحیفہ سے **باب** سبز کپڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے باپ سے اُسنے ابی رمثہ سے کہا اُسنے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حالتمین کہ آپ پر دو چادرین سبز تھین۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبید اللہ بن ایاد سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور کہا گیا ہی کہ نام اسکا رفاعہ بن یثربی تھا۔ **باب** سیاہ کپڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے مصعب بن شیبہ سے اُسنے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے ایک صبح کو نبی صلعم نکلے اور آپ کے اوپر سیاہ بالون کی یعنی پشم کی چادر تھی

هٰذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی الثوب الاصفر **حدثنا** عبد بن حمید نا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمٰن نا عبد الله بن حسان انه حدثته جدتاه صفیة بنت علیة ودحیة بنت علیة حدثتاه عن قیلة بنت مخرمة وکانتا ربیبتیها و قیلة جدة ابیهما امامه انها قالت قدمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت الحدیث بطوله حتی جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام علیك یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیك السلام ورحمة الله وعلیه تعنی النبی صلی الله علیه وسلم ثوبین ملیتین کانتا بزعفران وقد نفضتا ومعه عسیب نخلة حدیث قیلة لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن حسان **باب** ماجاء فی کراهیة التزعفر والخلوق للرجال **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید ح وثنا اسحاق بن منصور نا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حماد بن زید عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التزعفر للرجال هٰذا حدیث حسن صحیح وروی شعبة هٰذا الحدیث عن اسمٰعیل بن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التزعفر **حدثنا** بذلك عبد الله بن عبد الرحمٰن نا اٰدم عن شعبة قال ومعنی کراهیة التزعفر للرجال ان یتزعفر الرجل یعنی ان یتطیب به **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد الطیالسی عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر یحدث عن یعلی بن مرة ان النبی صلی الله علیه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد هٰذا حدیث حسن وقد اختلف بعضهم فی هٰذا الاسناد عن عطاء بن السائب قال علی قال یحیی بن سعید من سمع من عطاء بن السائب قدیما فسماعه صحیح وسماع شعبة وسفیان من عطاء بن السائب صحیح الا حدیثین عن عطاء بن السائب

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** زرد کپڑے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم صفار یعنی ابو عثمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن حسان نے یہ کہ حدیث کی ہے اسکو دونون دادی اسکی نے یعنے صفیہ بنت علیہ اور دحیہ بنت علیہ نے حدیث کی ہے ان دونون نے اسکو قیلہ بنت مخرمہ سے اور وہ دونون اسکی تربیت یافتہ تھین ۔ اور قیلہ ان دونون کے باپ کی نانی ہے تحقیق اُسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین سو اُسنے لمبی حدیث ذکر کی (آخر مین اُسنے یہ بیان کیا) یہانتک کہ ایک مرد آیا اس حالت مین کہ آفتاب بلند ہوگیا تھا۔ پس کہا اُسنے السلام علیک یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان دونون کپڑون نے اپنا رنگ چھوڑا ہوا تھا یعنی اُنپر رنگ کا بہت تھوڑا اثر باقی رہا تھا۔ اور آپ کے پاس کھجور کی ٹہنی تھی۔ قیلہ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر طریق عبد اللہ بن حسان سے **باب** اس بیان مین کہ زعفران اور خلوق[1] کا پہننا مردون کے واسطے منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ح اور حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے حماد بن زید سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفرانی رنگ سے منع کیا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ سے اُسنے عبد العزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے منع کیا ہے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث کی ہم سے آدم نے شعبہ سے کہا اُسنے معنی اسبات کے کہ مردون کے واسطے زعفران منع ہے یہ ہین کہ اسکے ساتھ خوشبو لگانی مردون کو منع ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے عطار بن سائب سے کہا اُسنے سنا مین نے ابا حفص بن عمر سے کہا حدیث کرتا تھا یعلی بن مرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا فرمایا آپ نے اسکو جا اور اسکو دھو ڈال پھر اسکو دھو ڈال یعنی خوب طرح سے صاف کر پھر اسکا اعادہ نہ کر یعنی پھر نہ لگائیو۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ اور بعض لوگون نے اسکی اسناد مین جو عطار بن سائب سے ہے اختلاف کیا ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس شخص نے عطار بن سائب سے پہلے زمانہ مین سنا ہے تو سماع اسکا صحیح ہے یعنی جسنے عطار سے پہلی عمر مین حدیثین سنی ہین تو اس کی حدیثین ٹھیک ہین ۔ اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطار بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثین جو مروی ہین عطار بن سائب سے

[1] خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبودار ہے جو زعفران وغیرہ اشیا سے بنائی جاتی ہے اسپر سرخی غالب رہتی ہے زعفران کے حق مین جو حدیثین آئی ہین اگرچہ بعض اُن مین سے اسکے جواز پر بھی دال ہین مگر اکثر حدیثین اسکے عدم جواز پر شاہد ہین پس اسکا ترک کرنا ہی بہتر ہے۔

عن زاذان قال شعبة سمعتهما منه باخرة يقال ان عطاء بن السائب كان فى اخر عمره قد ساء حفظه وفى الباب عن عمار وابى موسٰى وانس **باب** ماجاء فى كراهية الحرير والديباج **حدثنا** احمد بن منيع نا اسحٰق بن يوسف الازرق ثنى عبد الملك بن ابى سليمان ثنى مولىٰ اسماء عن ابن عمر قال سمعت عمر يذكر ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير فى الدنيا لم يلبسه فى الاخرة وفى الباب عن على وحذيفة وانس وغير واحد قد ذكرناه فى كتاب اللباس هٰذا حديث حسن صحيح وقد روى من غير وجه عن عمر ومولىٰ اسماء ابنة ابى بكر الصديق اسمه عبد الله ويكنى ابا عمرو وقد روى عنه عطاء بن ابى رباح وعمرو بن دينار **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن ابى مليكة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم اقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بنى انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فانطلقت معه قال ادخل فادعه لى فدعوته له فخرج النبى صلى الله عليه وسلم وعليه قباء منها فقال خبأت لك هٰذا قال فنظر اليه فقال رضى مخرمة هٰذا حديث حسن صحيح وابن ابى مليكة اسمه عبد الله بن عبيد الله بن ابى مليكة **باب** ماجاء ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانى نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده وفى الباب عن ابى الاحوص عن ابيه وعمران بن حصين وابن مسعود هٰذا حديث حسن **باب** ماجاء فى الخف الاسود **حدثنا** هناد نا وكيع عن دلهم بن صالح عن حجير بن عبد الله عن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشى اهدى للنبى صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما ثم توضأ ومسح عليهما هٰذا حديث حسن انما نعرفه من حديث دلهم ورواه محمد بن ربيعة

اُسنے روایت کی زاذان سے کہا شعبہ نے مین نے ان دونون کو اس سے آخر عمر مین سنا ہے ۔ کہا گیا ہے کہ عطاء بن سائب کا حافظہ اسکی پچھلی عمر مین ناقص ہوگیا تھا ۔ اور اس باب مین روایت ہے عمار اور ابو موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم ۔ **باب** ریشم اور دیبا کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی مجھے عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے اسماء کے مولیٰ نے ابن عمر سے کہا اُسنے سنا مین نے حضرت عمر سے کہ ذکر کرتے تھے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا مین ریشم پہنے گا وہ اُسکو آخرت مین نہین پہنے گا ۔ اور اس باب مین روایت ہے علی اور حذیفہ اور انس اور کئی ایک سے رضی اللہ عنہم ۔ اور ہمنے اُس کو کتاب اللباس مین ذکر کیا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور یہ کئی وجہ سے حضرت عمرؓ سے مروی ہے اور اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے غلام کا نام عبد اللہ ہے اور کنیت اُس کی ابا عمرو ہے ۔ اور روایت کی ہے اس سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند قبائین تقسیم کین اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا پس کہا مخرمہ نے اے میرے بیٹے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چل کہا اُس نے سو مین اُسکے ساتھ چلا کہا اُسنے داخل ہو اور آپ کو میرے پاس بلا لا سو مین نے آپ کو اسکے پاس بلایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت مین کہ آپ کے پاس انہین سے ایک قبا تھی سو فرمایا آپنے مین نے یہ تیرے واسطے چھپا رکھی تھی کہا اُسنے پس مخرمہ نے اُسکی طرف دیکھا پس فرمایا آپنے راضی ہوگیا ہے مخرمہ ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے ۔ **باب** اس بیان مین کہ اللہ تعالے دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثار دیکھے **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثارعہ دیکھے اور اس باب مین روایت ہے ابی الاحوص سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اور عمران بن حصین سے اور ابن مسعود سے یہ حدیث حسن ہے **باب** سیاہ موزے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے دلہم بن صالح سے اُسنے حجیر بن عبد اللہ سے اُسنے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو موزے سیاہ سادے (یعنے غیر منقش یا بیداغ) بھیجے سو آپنے ان دونو نکو پہنا پھر وضو کیا اور انپر مسح کیا یہ حدیث حسن ہے صرف ہم اسکو طریق دلہم سے پہچانتے ہین ۔ اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن ربیعہ نے

عہ یعنے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتون سے سرفراز فرماتا ہے اسکو چاہئے کہ اپنے حال کے موافق اس کا اظہار کرے اور اپنے مناسب حال کپڑے پہنے کیونکہ یہ فعلی شکر ہے ۔ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

عن دلهم **باب** ماجاء في النهي عن نتف الشيب **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمداني نا عبدة عن محمد بن اسحٰق عن عمرو
بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن نتف الشيب وقال انه نور المسلم هٰذا حديث حسن وقد رواه
عبد الرحمٰن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده **باب** ماجاء ان المستشار مؤتمن **حدثنا**
ابو كريب نا وكيع عن داؤد بن ابي عبد الله عن ابن جدعان عن جدته عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
المستشار مؤتمن وفي الباب عن ابن مسعود وابي هريرة وابن عمر هٰذا حديث غريب من حديث ام سلمة **حدثنا**
احمد بن منيع نا الحسن بن موسىٰ نا شيبان عن عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم المستشار مؤتمن هٰذا حديث قد رواه غير واحد عن شيبان بن عبد الرحمٰن النحوي
وشيبان هو صاحب كتاب وهو صحيح الحديث ويكنى ابو معاوية **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار عن سفيان بن
عيينة قال قال عبد الملك بن عمير اني لاحدث بالحديث فما اخرم منه حرفا **باب** ماجاء في الشوم **حدثنا**
ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر عن ابيهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الشوم في ثلاثة في المرأة والمسكن والدابة هٰذا حديث حسن صحيح وبعض اصحاب الزهري لا يذكرون فيه
عن حمزة وانما يقولون عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهٰكذا روى لنا ابن ابي عمر هٰذا
الحديث عن سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر عن ابيهما عن النبي صلى الله عليه وسلم
حدثنا سعيد بن عبد الرحمٰن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه
ولم يذكر فيه سعيد بن عبد الرحمٰن عن حمزة ورواية سعيد اصح لان علي بن المديني والحميدي

دلهم سے **باب** سفید بال اُکھاڑنے کی ممانعت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد
بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے[ف] سفید بال اکھاڑنے
سے اور فرمایا کہ وہ مسلمان کا نور ہے - یہ حدیث حسن ہے - اور روایت کیا ہے اسکو عبد الرحمٰن بن حارث وغیرہ نے عمرو بن شعیب سے **باب** اس بیان
مین کہ جس سے مشورہ کیا جاوے وہ امین ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے داؤد بن ابی عبد اللہ سے اُسنے
ابن جدعان سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے ام سلمہ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ کیا جاوے وہ امین ہوتا
ہے یعنے اُسکو اس راز مین خیانت کرنی نہین چاہیئے - اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے یہ
حدیث غریب ہے طریق ام سلمہ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے عبد الملک
بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین
ہے اس حدیث کو کئی ایک نے شیبان بن عبد الرحمٰن نحوی سے روایت کیا ہے اور شیبان وہ صاحب کتاب ہیں اور وہ صحیح الحدیث ہیں اور کنیت اُسکی
ابا معاویہ ہے **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے کہا اُسنے کہ کہا عبد الملک بن عمیر نے مین حدیث بیان کرتا ہون اور اس سے
ایک حرف بھی کم نہین کرتا **باب** شوم کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم اور حمزہ
سے جو دونون بیٹے عبد اللہ بن عمر کے ہین اُنھون نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شومی تین چیزونمین ہے عورت اور گھر
اور چارپایہ مین - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور بعض اصحاب زہری کے اس سند مین حمزہ کا ذکر نہین کرتے اور کہتے ہین مروی ہے سالم سے اُس نے
روایت کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسا ہی روایت کیا ہے ہمارے واسطے اس حدیث کو ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ
سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم اور حمزہ سے جو دونون بیٹے عبد اللہ بن عمر کے ہین اُنھون نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی
ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
اور اُسمین یہ ذکر نہین ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سعید بن عبد الرحمٰن کے حمزہ سے - اور روایت سعید کی صحیح ہے اسلئے کہ علی بن مدینی اور حمیدی نے

ف شیخ عبد الحق محدث نے ترجمہ مشکوٰۃ مین فرمایا کہ امام ابو حنیفہ سے ایک روایت مین منقول ہے کہ سفید بال کا اُکھاڑنا اگر بقصد زینت اور تکلف نہ ہو تو جائز ہے اور امام محمد نے فرمایا کہ لا باس ہے ۱۲ ولیکن مختار اور معتبر اس کا خلاف ہے واللہ اعلم ۱۲ محمد تقی عفا اللہ عنہ

روياعن سفيان ولم يرولنا الزهري هذا الحديث الاعن سالم عن ابن عمر وروى مالك بن انس هذا الحديث عن الزهري وقال
عن سالم وحمزة ابني عبدالله بن عمر عن ابيهما وفي الباب عن سهل بن سعد وعائشة وانس وقد روي عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال ان كان الشوم في شئ ففي المرأة والدابة والمسكن وقد روى حكيم بن معوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول لاشوم وقد يكون اليمن في الدار والمرأة والفرس **حدثنا** بذلك علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن سليمن بن سليم
عن يحيى بن جابر الطائي عن معاوية بن حكيم عن عمه حكيم بن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا **باب** ماجاء
لايتناجى اثنان دون الثالث **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش ح وثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الاعمش عن شقيق
عن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلاثة فلا يتنجى اثنان دون صاحبهما وقال سفيان في حديثه
لايتناجا اثنان دون الثالث فان ذلك يحزنه هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال لايتناجا اثنان دون واحد فان ذلك يؤذي المؤمن والله يكره اذى المؤمن وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة
وابن عباس **باب** ماجاء في العدة **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا محمد بن فضيل عن اسمعيل بن ابي خالد
عن ابي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض قد شاب وكان الحسن بن علي يشبهه وامر لنا
بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم يعطونا شيئا فلما قام ابو بكر قال من كانت له عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم عدة فليجئ فجئت اليه

یتناجی

روایت کیا ہے سفیان سے اور نہین روایت کی ہمارے پاس زہری نے یہ حدیث مگر بواسطہ سالم کے ابن عمر سے - اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے
اس حدیث کو زہری سے اور کہا کہ یہ روایت ہے سالم اور حمزہ سے جو بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے اُنھون نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس
باب مین روایت ہے سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم - اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر نحوست
کسی چیز مین ہے تو عورت اور چارپائے اور گھر مین ہے - اور روایت کی ہے حکیم بن معاویہ نے کہ کہا اُسنے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے نحوست کوئی چیز نہین ہے - اور ہوتی ہے برکت گھر اور عورت اور گھوڑے مین **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا
حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے اُس نے یحییٰ بن جابر طائی سے اُسنے معاویہ بن حکیم سے اُسنے اپنے چچا حکیم
بن معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** اس بیان مین کہ نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے تیسرے کے **حدیث**
کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے
اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین آدمی ہو تو نہ سرگوشی کرین دو آدمی
سوائے صاحب اپنے کے یعنے سوائے تیسرے کے - اور کہا سفیان نے اپنی حدیث مین نہ سرگوشی کرین دو آدمی سوائے تیسرے کے
اسلئے کہ یہ اسکو غم مین ڈالتی ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہ سرگوشی کرین دو
سوائے ایک کے اس لئے کہ یہ بات ایذا دیتی ہے مومن کو اور اللہ تعالےٰ مکروہ جانتا ہے مومن کی ایذا کو - اور اس باب مین روایت
ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **باب** وعدہ[1] کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبدالاعلی کوفی نے
کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُس نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
سفید رنگ کہ بوڑھے ہوگئے تھے اور حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور ہمارے لئے آنحضرت نے تیرہ اونٹنیون کا
حکم دیا تھا پھر ہم اُنکے قبض کرنے کو گئے پھر ہم کو آپ کی موت کی خبر پہونچی پھر ہمکو اُنھون نے (یعنے جنکے پاس اونٹنیان تھین) کوئی چیز
نہ دی سو جب حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے یعنے خلیفہ ہوئے تو فرمایا جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی وعدہ
ہو تو چاہیئے کہ آوے سو مین بھی انکی طرف کھڑا ہوا

ف۱ وعدہ اگر خود کسی سے کیا ہو تو اسکا ایفا واجب ہے برخلاف وعدہ غیر کے یعنی اگر کسی غیر نے کسی کے ساتھ وعدہ کیا ہو تو اسکا ایفا غیر کے ذمے واجب نہین ہان اگر غیر
کے وعدہ کو پورا کرے تو مستحب ہے جیساکہ حضرت ابو بکر صدیق رض نے آنحضرت کے وعدہ کو پورا کیا تھا اسی واسطے اسکو کتاب الآداب مین لایا ہے ۱۲

فاخبرته فامرلنا بها هٰذا حدیث حسن وقد روی مروان بن معاویة هٰذا الحدیث باسناد له عن ابی جحیفة نحو هٰذا وقد روی غیر واحد عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن ابی جحیفة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان الحسن بن علی یشبهه ولم یزیدوا علی هٰذا **حدثنا** محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید عن اسمٰعیل بن ابی خالد نا ابو جحیفة قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم وکان الحسن بن علی یشبهه وهکذا روی غیر واحد عن اسمٰعیل بن ابی خالد نحو هٰذا وفی الباب عن جابر وابی جحیفة وهب السوائی **باب** ماجاء فی فداك ابی وامی **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری نا سفیان بن عیینة عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن علی قال ما سمعت النبی صلی الله علیه وسلم جمع ابویه لاحد غیر سعد بن ابی وقاص **اخبرنا** الحسن بن الصباح البزار نا سفیان عن ابن جدعان ویحییٰ بن سعید سمعا سعید بن المسیب یقول قال علی ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم اباه وامه لاحد الا لسعد بن ابی وقاص قال له یوم احد ارم فداك ابی وامی وقال له ارم ایها الغلام الحزور وفی الباب عن الزبیر وجابر هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن علی وقد روی غیر واحد هٰذا الحدیث عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد **حدثنا** بذلك قتیبة بن سعید نا اللیث بن سعد وعبد العزیز بن محمد عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد هٰذا حدیث حسن صحیح وکلا الحدیثین صحیح **باب** ماجاء فی یا بنی **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا ابو عوانة نا ابو عثمٰن شیخ له عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا بنی وفی الباب

اور انکو خبر دی پس ہمارے لئے انکا حکم دیا یہ حدیث حسن ہے۔اور روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے اس حدیث کو ساتھ اپنی اسناد کے کہ روایت ہے ابی جحیفہ سے مثل اسکے۔اور کئی ایک نے روایت کی ہے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہ کہا اُسنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔اور حضرت حسن بن علی آپسے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔اور انھوں نے اسپر زیادتی نہیں کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا اُسنے دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی آپسے زیادہ مشابہ تھے اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کیا ہے اسمٰعیل بن ابی خالد سے مثل اسکے۔اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابو جحیفہ یعنے وہب بن سوائی سے رضی اللہ عنہم۔**باب** اس قول کے بیان میں فداک ابی وامی **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُس نے میں نے نہیں سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ سوائے سعد بن وقاص رضؓ کے کسی اور کے لئے والدین جمع کئے ہوں۔**خبر دی** ہمکو حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن جدعان اور یحیی بن سعید سے سنا اُن دونوں نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا فرمایا ہے حضرت علی نے نہیں جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے اپنے والدین کو مگر واسطے سعد بن ابی وقاص کے یعنی آنحضرت نے کسی شخص کے واسطے نہیں کہا کہ میرے والدین تجھپر قربان ہوں سواے سعد کے۔آپ نے اُسکے واسطے احد کے دن فرمایا تھا تیر اندازی کر میری ماں اور باپ تجھپر قربان ہوں اور کہا اسکو تیر چلااے زور آور لڑکے۔اور اس باب میں روایت ہے زبیرؓ اور جابرؓ سے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے حضرت علیؓ سے مروی ہے۔اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُس نے سعد بن ابی وقاص سے کہا اُسنے میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن جمع کیا تھا یعنی فرمایا میرے والدین تجھپر قربان ہوں **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن سعید سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے احد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** اس قول کے بیان میں اے بیٹے میرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عثمان شیخ نے واسطے اُسکے انس سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا اُسکو اے بیٹے میرے اور اسباب میں روایت ہے

عن المغيرة وعمر بن ابی سلمة هٰذا الحديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه وقد روی من غير هٰذا الوجه عن انس و ابی عثمٰن هٰذا شيخ ثقة وهو الجعد بن عثمان ويقال ابن دينار وهو بصری وقد روی عنه يونس بن عبيد وشعبة وغير واحد من الائمة **باب** ماجاء فی تعجيل اسم المولود **حدثنا** عبيد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف ثنی عمی يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا شريك عن محمد بن اسحٰق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی صلی الله عليه وسلم امر بتسمية المولود يوم سابعة ووضع الاذی عنه والعق هٰذا حديث حسن غريب **باب** ما يستحب من الاسماء **حدثنا** عبد الرحمٰن بن الاسود ابو عمرو الوراق البصری نا معمر بن سليمان الرقی عن علی بن صالح الزنجی عن عبد الله بن عثمان عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال احب الاسماء الی الله عبد الله وعبد الرحمٰن هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه **باب** ماجاء ما يكره من الاسماء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد نا سفيان عن ابی الزبير عن جابر عن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لانهين ان يسمی رافع وبركة ويسار هٰذا حديث غريب هٰكذا رواه ابو احمد عن سفيان عن ابی الزبير عن جابر عن عمر وابو احمد ثقة حافظ والمشهور عند الناس هٰذا الحديث عن جابر عن النبی صلی الله عليه وسلم ليس فيه عمر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن منصور عن هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة الفزاری عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا تسم غلامك رباح ولا افلح ولا يسار ولا نجيح يقال اثم هو فيقال لا هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن ميمون المكی نا سفيان بن عيينة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة يبلغ به النبی صلی الله عليه وسلم قال اخنع اسم عند الله يوم القيٰمة

مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے۔ اور ابو عثمان یہ شیخ ثقہ ہے اور وہ جعد بن عثمان ہے اور کہا گیا ہے ابن دینار اور یہ بصری ہے۔ اور روایت کی ہے اس سے یونس بن عبید اور شعبہ نے اور کئی ایک نے اماموں سے **باب** اس بیان میں کہ اولاد کا نام جلدی رکھنا چاہیئے **حدیث** کی ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا حدیث کی مجھے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے نام رکھنے کا ساتوین دن حکم کیا ہے اور دور کرنے پلیدی کا اُس سے اور عقیقہ کرنیکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** کیا مستحب ہے ناموں سے **حدیث** کی ہم سے عبد الرحمٰن بن اسود ابو عمرو وراق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معمر بن سلیمان رقی نے علی بن صالح زنجی سے اُسنے عبد اللہ بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت پسندیدہ نام اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** جو مکروہ ہیں ناموں سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیرؓ سے اُسنے جابرؓ سے اُسنے عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین البتہ منع کرتا ہوں کہ یہ نام رکھا جاوے رافع[1] اور برکت اور یسار۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو احمد نے سفیان سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے۔ اور ابو احمد ثقہ حافظ ہے۔ اور مشہور لوگوں کے پاس یہ حدیث بواسطہ جابر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسمین عمر کا ذکر نہین ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے ربیع بن عمیلہ فزاری سے اُسنے سمرہ بن جندب سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نام رکھ اپنے لڑکے کا رباح اور افلح اور یسار اور نجیح۔ کہا جاتا ہے کیا وہ اس جگہ ہے پس کہا جائیگا کہ نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپ نے ذلیل تر نامونکا اللہ کے نزدیک دن قیامت کے

[1] ممانعت کی وجہ ظاہرا یہی معلوم ہوتی ہے کہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی وقت دریافت کرے کہ برکت گھر مین ہے تو اُسکی عدم موجودگی کے وقت یہی کہنا پڑیگا کہ برکت نہین ہے تو اس صورت مین تفاؤل بہتر نہین ہوتا ہے ایسے اور نام ہین جنمین اس قسم کی بو آتی ہے چنانچہ رافع مین رفعت اور یسار مین یسر یعنے سرور و آسانی کی نفی کرنی پڑتی

رجل تسمی ملک الاملاک قال سفیان شاهان شاه هٰذا حدیث حسن صحیح واخنع یعنی اقبح **باب** ماجاء فی تغییر الاسماء **حدثنا** یعقوب بن ابراهیم الدورقی وابوبکر بندار وغیر واحد قالوا نا یحیی بن سعید القطان عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم غیّر اسم عاصیة وقال انت جمیلة هٰذا حدیث حسن غریب وانما اسنده یحیی بن سعید القطان عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر وروی بعضهم هٰذا عن عبید الله عن نافع عن عمر مرسلا وفی الباب عن عبد الرحمٰن بن عوف وعبد الله بن سلام وعبد الله بن مطیع وعائشة والحکم بن سعید ومسلم واسامة بن اخدری وشریح بن هانی عن ابیه وخیثمة بن عبد الرحمٰن عن ابیه **حدثنا** ابوبکر بن نافع البصری نا عمر بن علی المقدمی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغیر الاسم القبیح قال ابوبکر بن نافع وربما قال عمر بن علی فی هٰذا الحدیث هشام بن عروة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا ولم یذکر فیه عن عائشة **باب** ماجاء فی اسماء النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی نا سفیان عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة الجمع بین اسم النبی صلی الله علیه وسلم وکنیته **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن ابن عجلان عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یجمع احد بین اسمه وکنیته ویسمی محمدا ابا القاسم وفی الباب عن جابر هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسیٰ عن الحسین بن واقد عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تسمیتم بی فلا تکتنوا بی

وہ مرد ہے جو نام رکھے ملک الاملاک کہا سفیان نے شاہان شاہ یعنے شہنشاہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر کے ہین **باب** نامون کے متغیر کرنے کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابوبکر بندار اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے عبید اللہ بن عمر سے، اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متغیر کیا نام عاصیہ کا اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مسند کیا ہے اسکو یحیٰی بن سعید قطان نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے عمر سے مرسل۔ اور اس باب مین روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف اور عبد اللہ بن سلام اور عبید اللہ بن مطیع اور عائشہؓ اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری سے اور شریح بن ہانی نے اپنے باپ سے اور خیثمہ بن عبد الرحمٰن نے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیح نام کو متغیر کر دیتے تھے یعنے اسکی جگہ اچھا نام رکھتے تھے۔ کہا ابوبکر بن نافع نے اور کبھی کہا ہے عمر بن علی نے اس حدیث مین ہشام بن عروہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُسنے اُسمین حضرت عائشہ رضؓ کا ذکر نہین کیا۔ **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کئی نام ہین مین محمد ہون اور احمد اور ماحی[1] کہ اللہ تعالےٰ میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اور حاشر کہ لوگ میرے قدمون پر اُٹھائے جائینگے اور عاقب کہ جسکے بعد کوئی نبی نہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان مین کہ جمع کرنا درمیان نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی کنیت کے مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ جمع کرے کوئی درمیان نام مبارک آپکے اور کنیت آپکی کے اور نام رکھے محمد ابا القاسم اور اس باب مین روایت ہے جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو

[1] آنحضرت نے ان نامونکی وجہ تسمیہ بھی بیان فرمائی کہ ماحی کے معنے دور کرنیکے ہین چونکہ اللہ تعالےٰ میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اسلئے میرا نام ماحی ہوا ہے وعلیٰ ہذا القیاس وغیرہ

هٰذا حدیث حسن غریب وقد کرہ بعض اھل العلم ان یجمع الرجل بین اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیتہ وقد فعل ذلک بعضھم وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع رجلا فی السوق ینادی یا ابا القاسم فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم اعنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تکنوا بکنیتی **حدثنا** بذلک الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون عن حمید عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھٰذا وفی الحدیث ما یدل علی کراھیۃ ان یکنی ابا القاسم **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید القطان نا فطر بن خلیفۃ ثنی منذر وھو الثوری عن محمد وھو ابن الحنفیۃ عن علی بن ابی طالب انہ قال یا رسول اللہ ارأیت ان ولد لی بعدک اسمیہ محمدا واکنیہ بکنیتک قال نعم قال فکانت رخصۃ لی ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان من الشعر حکمۃ **حدثنا** ابو سعید الاشج نا یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیۃ ثنی ابی عن عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ ھٰذا حدیث غریب من ھٰذا الوجہ انما رفعہ ابو سعید الاشج عن ابن ابی غنیۃ وروی غیرہ عن ابن ابی غنیۃ ھٰذا الحدیث موقوفا وقد روی ھٰذا الحدیث من غیر وجہ عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن ابی بن کعب وابن عباس وعائشۃ وبریدۃ وکثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکما ھٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی انشاد الشعر **حدثنا** اسمٰعیل بن موسی الفزاری وعلی بن حجر والمعنی واحد قال نا ابن ابی الزناد عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے مکروہ جانا ہے کہ درمیان نام آن حضرت اور کنیت آپ کی کے جمع کیا جائے اور بعض نے اسکو کیا ہے یعنے نام اور کنیت کو جمع کیا ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ سنا آپ نے ایک مرد سے بازار مین کہ آواز دیتا تھا اے ابا القاسم پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات کی پس کہا اُس مرد نے مین نے آپ کا ارادہ نہین کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت نہ رکھو[1] **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے حمید سے اُس نے انس سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے۔ اور اس حدیث مین ایسی چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ ابا القاسم کنیت رکھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی ہمسے فطر بن خلیفہ نے کہا حدیث کی مجھے منذر نے اور وہ ثوری ہے محمد سے اور حنفیہ کا بیٹا ہے اُس نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ کہا اُس نے یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے کہ اگر میرے بعد آپکے لڑکا پیدا ہو تو مین نام اس کا محمد رکھوں اور کنیت بھی آپ کی رکھوں فرمایا آپ نے ہاں کہا حضرت علی رضؓ نے یہ میرے لئے رخصت ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان مین کہ بعض شعر حکمت ہین **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عاصم سے اُس نے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہین۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اسکو صرف ابو سعید اشج نے ابن ابی غنیہ سے مرفوع کیا ہے۔ اور غیر اسکے نے اس حدیث کو ابن ابی غنیہ سے موقوف روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عبد اللہ بن مسعود رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے ابی بن کعب اور ابن عباس رضؓ اور عائشہ رضؓ اور بریدہ رضؓ سے اور کثیر بن عبد اللہ سے جو راوی ہے۔ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شعر پڑھنے کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسی فزاری اور علی بن حجر نے معنے واحد ہین کہا دونون نے حدیث کی ہمسے ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے عائشہ رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ظاہرا ممانعت کی وجہ یہی مفہوم ہوتی ہے کہ عموما پکارنیکے وقت آپکو تنگی پہونچتی تھی اور یہ وجہ آپ کے زندگی کے ساتھ مختص تھی بعد اُسکے ممانعت کی کوئی وجہ نہین جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی کنیت آپکی کنیت ہی رکھی اور نام بھی وہی ۱۲

يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او قالت ينافح عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما يفاخر او ينافح عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم **حدثنا** اسمعيل وعلى بن حجر قالا نا ابن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله
عليه وسلم مثله وفي الباب عن ابي هريرة والبراء هذا حديث حسن غريب صحيح وهو حديث ابن ابي الزناد **حدثنا**
اسحق بن منصور نا عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان نا ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة
القضاء وعبد الله بن رواحة بين يديه وهو يقول خلوا بني الكفار عن سبيله + اليوم نضربكم على تنزيله + ضربا يزيل
الهام عن مقيله + ويذهل الخليل عن خليله + فقال له عمر يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حرم
الله تقول الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهي اسرع فيهم من نضح النبل هذا حديث حسن
صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى عبد الرزاق هذا الحديث ايضا عن معمر عن الزهري عن انس نحو هذا وروى في
غير هذا الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وكعب بن مالك بين يديه وهذا اصح عند بعض
اهل الحديث لان عبد الله بن رواحة قتل يوم موتة وانما كانت عمرة القضاء بعد ذلك **حدثنا** علي بن حجر نا شريك
عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة قال قيل لها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يتمثل بشئ من الشعر قالت كان
يتمثل بشعر ابن رواحة ويقول ويأتيك بالاخبار من لم تزود وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
علي بن حجر نا شريك عن عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشعر كلمة
تكلمت بها العرب قول لبيد الا كل شئ ما خلا الله باطل هذا حديث حسن صحيح

حسان کے واسطے مسجد مین منبر رکھتے تھے وہ اُسپر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے تھے یا کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے دور کرتے تھے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ حسان کی روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام سے
مدد کرتا ہے جبتک کہ وہ فخر کرتا ہے - یا آنحضرت سے دور کرتا ہے - **حدیث** کی ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر نے کہا دونون نے
حدیث کی ہم سے ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس
باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور براءؓ سے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے - اور یہ حدیث ابن ابی الزناد کی ہے **حدیث** کی ہم سے
اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا مین داخل ہوے - اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے آگے چلتا تھا اور یہ کہتا تھا چھوڑ دو اے بنی کفار آپکا راستہ
آجکے دن مارین گے ہم تمکو اوپر نازل ہونے قرآن مجید کے یعنی جسطرح قرآن مین تمھارے مارنیکا حکم نازل ہوگا ویسا ہی ہم تمکو مارینگے - ایسا مارینگے
کہ دور کریگا کھوپڑی کو اُسکے ٹھہرنے کی جگہ سے - اور دور کریگا دوست کو اُسکے دوست سے پس کہا اسکو حضرت عمرؓ نے اے رواحہ کے بیٹے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ تعالیٰ کے حرم مین تو شعر کہتا ہے سو فرمایا آنحضرت نے اے عمر اس سے باز رہ سو یہ بہت جلدی اثر کرتی ہے اُنمین
تیرون کے برسنے سے یعنے اُنکے دلونمین تیر دنکے اثر سے اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے - یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب صحیح ہے - اور روایت کیا ہے عبد الرزاق
نے اس حدیث کو بھی معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس سے مثل اسکے - اور غیر اس حدیث مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا
مین داخل ہوے - اور کعب بن مالک آپکے آگے تھا - اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے اسلئے کہ عبد اللہ بن رواحہ موتہ کے دن قتل کیا
گیا ہے اور عمرۃ القضا بعد اسکے ہوا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے
عائشہؓ سے کہا راوی نے حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شعر پڑھتے تھے کہا اُسنے ابن رواحہ کا شعر پڑھتے تھے - اور کہتے
تھے - اور لاویگا تیرے پاس خبرین وہ شخص جس کو تونے توشہ نہین دیا - اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس سے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے
نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے بہت اچھا کلمہ کہ جس سے عرب نے کلام کیا ہے قول لبید کا ہے خبردار ہر ایک چیز ماسوائے اللہ کے باطل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

وقد رواه الثوری وغیره عن عبد الملك بن عمیر حدثنا علی بن حجر انا شریك عن سماك عن جابر بن سمرة قال جالست النبی صلی الله علیه وسلم اكثر من مائة مرة فكان اصحابه یتناشدون الشعر ویتذاكرون اشیاء من امر الجاهلیة وهو ساكت فربما یتبسم معهم هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی زهیر عن سماك ایضا **باب** ماجاء لان یمتلی جوف احدكم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبة عن قتادة عن یونس بن جبیر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدكم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عیسی بن عثمٰن بن عیسی بن عبد الرحمٰن الرملی نا عمی یحیی بن عیسی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدكم قیحا یریه خیر له من ان یمتلی شعرا وفی الباب عن سعد وابی سعید وابن عمر وابی الدرداء هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الفصاحة والبیان **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا عمر بن علی المقدمی نا نافع بن عمر الجمحی عن بشر بن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه كما تتخلل البقرة هٰذا حدیث حسن غریب من هٰذا الوجه وفی الباب عن سعد **باب حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن كثیر بن شنظیر عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمروا الآنیة واوكوا الاسقیة واجیفوا الابواب واطفئوا المصابیح فان الفویسقة ربما جرت الفتیلة فاحرقت اهل البیت هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

اور روایت کیا ہے اسکو ثوری وغیرہ نے عبد الملک بن عمیر سے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بار سے زیادہ بیٹھا ہون سو آپ کے اصحاب شعر پڑھتے تھے۔ اور جاہلیت کے زمانہ کی چیزونکا ذکر کرتے تھے اور آنحضرت خاموش رہتے تھے اور کبھی انکے ساتھ تبسم کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی زہیر نے سماک سے بھی **باب** اس بیان مین کہ البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمھاری کا پیپ سے بہتر ہے واسطے اسکے اس سے کہ پُر ہو شعر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے یونس بن جبیر سے اُسنے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمھارے کا پیپ سے بہتر ہے اس سے پُر ہو شعر[ع] سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عیسیٰ بن عثمان بن عیسیٰ بن عبد الرحمن رملی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے چچا یحییٰ بن عیسیٰ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمھارے کا پیپ سے دیکھتا ہے اسکو بہتر ہے واسطے اسکے اس بات سے کہ پُر ہو شعر سے اور اس باب مین روایت ہے سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فصاحت اور بیان کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے نافع بن عمر جمحی نے اُسنے بشر بن عاصم سے سنا اُسنے اسکو کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس بلیغ مرد کو دشمن جانتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ خلال کرے جیسے کہ گائے خلال کرتی ہے۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے سعد سے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے کثیر بن شنظیر سے اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنونکو ڈھانپ دو اور مشکون کو بند کر دو اور دروازونکو بند کر دو اور چراغون کو گل کر دو واسلئے کہ چوہے اکثر اوقات کھینچتے ہین بتی کو تو وہ گھر والونکو جلاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی وجہ سے بواسطہ جابر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

ع اس سے کثرت اشعار مراد ہے کہ اسمین اسقدر انہماک ہو کہ اسکو قرآن پاک اور اذکار اور علوم شرعیہ سے باز رکھے۔ یا اشعار مذمومہ مراد ہین ۱۲ محمد مرتضیٰ عفا اللہ عنہ

اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فبادروا بها نقیها واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل هٰذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس وجابر **باب حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا عبد اللہ بن وهب عن عبد الجبار بن عمر عن محمد بن المنکدر عن جابر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیه هٰذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث محمد بن المنکدر عن جابر الا من هٰذا الوجه وعبد الجبار بن عمر الایلی یضعف **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظة فی الایام مخافة السآمة علینا هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا سلیمٰن الاعمش ثنی شقیق بن سلمة عن عبد اللہ بن مسعود نحوه **باب حدثنا** ابو هشام الرفاعی نا ابن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح قال سألت عائشة وام سلمة ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالتا ما دیم علیه وان قل هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه وقد روی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان احب العمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما دیم علیه **حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمدانی نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه بمعناه هٰذا حدیث صحیح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب الامثال** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی مثل اللہ عزوجل لعباده **حدثنا** علی بن حجر السعدی نا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نفیر عن النواس بن سمعان الکلابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ضرب مثلا صراطا مستقیما علی کنفی الصراط زوران لهما ابواب مفتحة علی الابواب ستور وداع

جب تم فراخی مین سفر کرو تو اونٹونکو انکا حق زمین سے دو یعنی اُنکو کھانے پینے دو اور جب تم قحط مین سفر کرو تو جلدی کرو انکے ساتھ انکی چربی کو یعنی تنگی کے وقت جلدی سیر کر جاؤ جبتک کہ اسکی قوت باقی ہو ورنہ بسبب عدم دستیاب ہونے گھاس وغیرہ کے اُسکی چربی کم ہو جائیگی اور ضعف بڑھ جائیگا اور جب تم آخر رات مین اُترو یعنی چلنے سے آرام کرو تو راستہ سے اجتناب کرو اس لئے کہ وہ راستہ رات مین چارپایوں اور حشرات الارض کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب مین روایت ہے انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے **باب حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے عبد الجبار بن عمر سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے منع کیا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ سوئے آدمی ایسی چھت پر کہ جسپر احاطہ یعنی دیوار نہ بنائی گئی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو طریق محمد بن منکدر سے جو راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے اور عبد الجبار بن عمر ایلی ضعیف ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عادت گیر ندہ کرتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے بیچ دنون کے واسطے خوف تنگی کے اوپر ہمارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان اعمش نے کہا حدیث کی مجھے شقیق بن سلمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے **باب حدیث** کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن فضیل نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رضؓ اور ام سلمہ رضؓ سے سوال کیا کہ کونسا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا کہا دونون نے جسپر مداومت کیجائے اگرچہ قلیل ہو۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ کہا اُسنے پسندیدہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا جسپر مداومت کیجائے **حدیث** کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی۔ یہ حدیث صحیح ہی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **ابواب امثال** کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس مثال کے بیان مین جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندونکے واسطے بیان فرمائی ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر سعدی نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ تعالیٰ نے راستہ مستقیم کی مثال بیان فرمائی ہے اوپر ہر دو نون جانب راستہ کی دو دیوارین ہین انکے دروازے کشادہ ہین اوپر دروازونکے پردے ہین اور ایک بلانے والا ہے

یدعو علی راس الصراط وداع یدعو فوقه والله یدعو الیٰ دار السلام و یهدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم والابواب التی علی کنفی الصراط حدود الله فلا یقع احد فی حدود الله حتی یکشف الستر والذی یدعو من فوقه واعظ ربه هٰذا حدیث حسن غریب سمعت عبد الله بن عبد الرحمٰن یقول سمعت زکریا بن عدی یقول قال ابو اسحٰق الفزاری خذوا عن بقیة ما حدثکم عن الثقات ولا تاخذوا عن اسمٰعیل بن عیاش ما حدثکم عن الثقات ولا غیر الثقات **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال ان جابر بن عبد الله الانصاری قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فقال انی رأیت فی المنام کان جبرئیل عند رأسی ومیکائیل عند رجلی یقول احدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك انما مثلك ومثل امتك کمثل ملك اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم جعل فیها مائدة ثم بعث رسولا یدعو الناس الیٰ طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فالله هو الملك والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول من اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل ما فیها هٰذا حدیث مرسل سعید بن ابی هلال لم یدرك جابر بن عبد الله وفی الباب عن ابن مسعود وقد روی هٰذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر هٰذا الوجه باسناد اصح من هٰذا **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی عن جعفر بن میمون عن ابی تمیمة الهجیمی عن ابی عثمٰن عن ابن مسعود قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بید عبد الله بن مسعود حتی خرج به الیٰ بطحاء مکة فاجلسه ثم خط علیه خطا ثم قال لا تبرحن خطك فانه سینتهی الیك رجال فلا تکلمهم فانهم لن یکلموك ثم مضی رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی

جو راستہ کے سر پر بلاتا ہے۔ اور ایک بلانیوالا ہے اسکے اوپر بلاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ طرف گھر سلامتی کے بلاتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راستے سیدھے کے۔ اور وہ دروازے جو اوپر دونوں طرف راستے کے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں سو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدوں میں واقع نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ پردے کو کھولتا ہے یعنی جو کوئی پردے کو اُٹھاتا ہے وہی حدود اللہ میں واقع ہوتا ہے۔ اور وہ جو اُسکے اوپر بلاتا ہے وہ اپنے رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہ کہا ابو اسحاق فزاری نے پکڑو بقیہ سے وہ حدیث جو تمکو ثقہ لوگوں سے بیان کرے اور نہ پکڑو اسمٰعیل بن عیاش سے کوئی حدیث خواہ ثقہ لوگوں سے بیان کرے یا غیر ثقہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے خالد بن یزید سے اُسنے سعید بن ابی ہلال سے یہ کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمپر نکلے اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا جبرئیل علیہ السلام میرے سر پر ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس۔ ایک انمیں سے اپنے صاحب سے کہتا ہے اسکے واسطے یعنی آن حضرت کے واسطے مثال بیان کر پس کہا اُسنے سن تیرے کان سنیں اور تیرا دل سمجھے یعنی نظر اور دل کسی اور طرف متوجہ نہ کر خیال سے متوجہ رہ بیشک تیری مثال اور تیری امت کی مثال مثل اُس بادشاہ کے ہے کہ جسنے ایک حویلی بنائی پھر اُسمیں گھر بنایا پھر اُسمیں دسترخوان بچھایا پھر رسول کو لوگوں کی طرف کھانے کے واسطے بھیجا سو بعض نے انمیں سے اس رسول کا کہا مانا اور بعض نے اسکو ترک کیا یعنے اسکا کہا نہ مانا۔ پس اللہ تعالیٰ وہ بادشاہ ہے اور حویلی اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور آپ اے محمد رسول ہیں جسنے آپکا کہا مانا وہ اسلام میں داخل ہوا اور جو کوئی اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اور جو کوئی جنت میں داخل ہوا کھایا اُسنے جو کچھ اُسمیں تھا۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید ابن ابی ہلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ساتھ ایسی سند کے کہ جو اُس سے بہت صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی عدی نے جعفر بن میمون سے اُسنے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے ابن مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا یہانتک کہ اُسکو بطحا مکہ کی طرف لیکر نکلے اور اُسکو بٹھلایا پھر اُسکے گرد ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ اپنے خط کو مت چھوڑیو اس لئے کہ کئی مرد تیری طرف آئینگے سو اُنسے کلام مت کریو اور وہ بھی تجھسے کلام نہیں کرینگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے جہاں کا ارادہ رکھتے تھے پس میں اس اثنا میں کہ اپنے خط کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔

اذا اتانی رجال کانهم الزط اشعارهم واجسامهم لا اری عورة ولا اری قشرا وینتهون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصدرون
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کان من اٰخر اللیل لکن رسول الله صلی الله علیه وسلم قد جاء نی وانا جالس فقال
لقد ارانی منذ اللیلة ثم دخل علی فی خطی فتوسد فخذی فرقد وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد
ورسول الله صلی الله علیه وسلم متوسد فخذی اذا انا برجال علیهم ثیاب بیض الله اعلم ما بهم من الجمال فانتهوا الی فجلس
طائفة منهم عند رأس رسول الله صلی الله علیه وسلم وطائفة منهم عند رجلیه ثم قالوا بینهم ما رأینا عبدا قط اوتی مثل
ما اوتی هٰذا النبی صلی الله علیه وسلم ان عینیه تنامان وقلبه یقظان اضربوا له مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مائدة فدعا الناس
الی طعامه وشرابه فمن اجابه اکل من طعامه وشرب من شرابه ومن لم یجبه عاقبه او قال عذبه ثم ارتفعوا واستیقظ رسول
الله صلی الله علیه وسلم عند ذلك فقال سمعت ما قال هٰؤلاء وهل تدری من هم قلت الله ورسوله اعلم قال هم الملائکة
افتدری ما المثل الذی ضربوه قلت الله ورسوله اعلم قال المثل الذی ضربوه الرحمٰن بنی الجنة ودعا الیها عباده فمن اجابه دخل
الجنة ومن لم یجبه عاقبه او عذبه هٰذا حدیث حسن غریب صحیح من هٰذا الوجه وابو تمیمة اسمه طریف بن مجالد وابو عثمان
النهدی اسمه عبد الرحمٰن بن مل وسلیمٰن التیمی هو ابن طرخان وانما کان ینزل بنی تمیم فنسب الیهم قال علی قال یحیی بن سعید
ما رأیت اخوف لله من سلیمٰن التیمی **باب** ماجاء مثل النبی والانبیاء صلی الله علیه وعلیهم اجمعین وسلم **حدثنا** محمد بن
اسمٰعیل نا محمد بن سنان نا سلیم بن حیان نا سعید بن میناء عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

دیکھا کہ میرے پاس کئی مرد آئے ہین گویا وہ جاٹ ہین بال اُنکے اور جسم اُنکے مثل اُنکے ہین یعنی اُنکو ننگے نہین دیکھتا تھا اور نہ کپڑے پہنے ہوے اور میری
طرف آتے تھے اور خط سے تجاوز نہین کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے تھے یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوئی تو وہ نہ
آئے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اور مین بیٹھا ہوا تھا پس فرمایا کہ مین ابتداے رات سے سویا نہین ہون
پھر آپ میرے خط کے اندر داخل ہوگئے اور میری ران کو تکیہ بنایا اور سو گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو خراٹے
مارتے تھے سو اُس وقت مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران کو تکیہ بنائے ہوے تھے دیکھا تو میرے
پاس کئی مرد ہین اُنکے اوپر سفید کپڑے ہین اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے جیسا کہ انکا جمال تھا سو وہ میری طرف پہونچے پس ایک گروہ
اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ اُن مین سے آن حضرت کے پاؤن کے پاس پھر
اُنھون نے آپسمین کہا ہمنے کوئی آدمی کبھی نہین دیکھا کہ دیا گیا ہو مثل اُسکے کہ یہ نبی دیا گیا ہے۔ بیشک اُسکی دونون آنکھین سوتی ہین اور
دل اُسکا جاگتا ہے اُسکی کوئی مثال بیان کرو۔ مثال اُسکی مثال اُس سردار کی ہے کہ بنایا اُسنے ایک محل۔ پھر اُس نے اُسپر دسترخوان
بنایا اور لوگون کو اُسکے کھانے اور پینے کی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہا مانا اُسنے اُسکے کھانے سے کھایا اور اُسکے پینے سے پیا۔ اور جسنے
اُسکا کہا نہ مانا وہ اُسکو تکلیف دیتا ہے یا کہا آپنے اُسکو عذاب دیتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسوقت بیدار
ہوگئے اور فرمایا مین نے سنا ہے جو کچھ انھون نے کہا ہے اور کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون ہین مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہی فرمایا
آپنے وہ فرشتے تھے اور کیا تو جانتا ہے وہ کیا مثال ہے جو اُنھون نے بیان کی ہے مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہی فرمایا
آپ نے وہ مثال جو اُنھون نے بیان کی ہے (وہ یہ ہے) کہ اللہ تعالےٰ نے جنت کو بنایا ہے۔ اور اسکی طرف اپنے بندون کو بلایا ہے سو
جس نے اُسکا کہا مانا وہ جنت مین داخل ہوا اور جس نے اُسکا کہا نہ مانا اُسکو وہ تکلیف دیگا یا فرمایا آپنے اُسکو عذاب دیگا۔ یہ حدیث اسوجہ
سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمٰن بن مل ہے۔ اور سلیمان تیمی وہ ابن طرخان
ہے اور وہ چونکہ بنی تمیم مین اترا تھا۔ اس لئے اُن کی طرف نسبت کیا گیا۔ کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے مین نے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ
سے زیادہ خوف کرنیوالا سلیمان تیمی سے نہین دیکھا **باب** آن حضرت اور دوسرے نبیون کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد
بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن سنان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیم بن حیان نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن میناء نے جابر
بن عبد اللہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی دارا فاکملھا واحسنھا الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونھا ویتعجبون منھا ویقولون لولا موضع اللبنة وفی الباب عن ابی ھریرة وابی بن کعب ھٰذا حدیث حسن غریب صحیح من ھٰذا الوجه **باب** ماجاء مثل الصلوٰة والصیام والصدقة **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل ناموسیٰ بن اسمٰعیل نا ابان بن یزید نا یحییٰ بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان اباسلام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله امر یحییٰ بن زکریا بخمس کلمات ان یعمل بھا ویأمر بنی اسرائیل ان یعملوا بھا وانه کاد ان یبطی بھا قال عیسیٰ ان الله امرك بخمس کلمات لتعمل بھا وتأمر بنی اسرائیل ان یعملوا بھا فاما ان تأمرھم واما ان آمرھم فقال یحییٰ اخشی ان سبقتنی بھا ان یخسف بی او اعذب فجمع الناس فی بیت المقدس فامتلأ وقعدوا علی الشرف فقال ان الله امرنی بخمس کلمات ان اعمل بھن وآمرکم ان تعملوا بھن اولھن ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا وان مثل من اشرك بالله کمثل رجل اشتریٰ عبدا من خالص ماله بذھب او ورق فقال ھٰذہ داری وھٰذا عملی فاعمل واد الی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیدہ فایکم یرضی ان یکون عبدہ کذٰلك وان الله امرکم بالصلوٰة فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان الله ینصب وجھه لوجه عبدہ فی صلوٰته ما لم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذٰلك کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیھا مسك فکلھم تعجب او یعجبه ریحھا وان ریح الصائم اطیب عند الله من ریح المسك وامرکم بالصدقة فان مثل ذٰلك کمثل رجل اسرہ العدو فاوثقوا یدہ الی عنقه وقدموہ لیضربوا عنقه فقال انا افدیه منکم بالقلیل والکثیر ففدا نفسه منھم وامرکم ان تذکروا الله

بیشک میری مثال اور دوسرے نبیون کی مثل اس مرد کی ہے کہ بنایا اُسنے گھر پھر اُسکو کامل کیا اور مزین کیا مگر جگہ ایک اینٹ کی[1] سو لوگون نے اُسمین داخل ہونا شروع کردیا اور اس سے تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین کیون نہین جگہ اینٹ کی پوری ہوئی اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے - یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے **باب** بیان مین مثال نماز اور روزے اور صدقہ کی **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی کثیر نے زید بن سلام سے یہ کہ اباسلام نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ حارث اشعری نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمون کا حکم دیا کہ اُنپر خود بھی عمل کرے اور بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ بھی انکے ساتھ عمل کرین اور وہ قریب تھے کہ اُنکے ساتھ سستی کرین - فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے آپکو پانچ کلمون کا حکم دیا ہے کہ انکے ساتھ خود بھی عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم کرو کہ وہ بھی انکے ساتھ عمل کرین سو یا تو آپ انکو حکم کیجئے یا مین انکو حکم کرتا ہون پس کہا یحییٰ علیہ السلام نے مین خوف کرتا ہون کہ آپ مجھسے سبقت لیجائین تو مین زمین مین دھنسایا جاؤن یا عذاب دیا جاؤن پھر انھون نے لوگون کو بیت المقدس مین جمع کیا سو بیت المقدس پر ہوگیا اور لوگ بلندیون پر بیٹھ گئے پس کہا یحییٰ علیہ السلام نے بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمون کا حکم کیا ہے کہ مین خود بھی اُنکے ساتھ عمل کرون اور تمکو بھی حکم دون کہ تم انکے ساتھ عمل کرو اول اُنمین سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ - اور مثال اس شخص کی جو شریک کرتا ہے ساتھ اللہ کے مثل مثال اُس مرد کی ہے جس نے خرید کیا ایک غلام خالص مال اپنے سے ساتھ سونے کے یا چاندی کے پھر کہا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام کرکے ادا کر طرف میرے - سو وہ کام کرتا ہے اور اپنے سردار کے غیر کی طرف ادا کرتا ہے سو کون تم مین سے راضی ہوتا ہے کہ غلام اُسکا اسطرح کا ہو - اور اللہ تعالیٰ نے تمکو نماز کا حکم دیا ہے سو جب تم نماز پڑھو تو التفات نہ کرو اسلئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے منھ کو اپنے بندے کے مُنھ کی طرف کھڑا کرتا ہے جبتک کہ التفات نہ کرے اور تمکو روزون کا حکم دیا ہے سو مثال اسکی مثل مثال اس مرد کے ہے جو جماعت مین ہو اُسکے پاس کیسہ ہے اسمین مشک ہے سو ہر ایک اسکو پسند کرتا ہے یا فرمایا کہ پسند آتی ہے اسکو بو اسکی اور بو روزہ دار کی بہت پسند ہے اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے اور اللہ تعالیٰ تمکو حکم دیتا ہے صدقے کا سو مثال اسکی مثل مثال اُس مرد کے ہے کہ قید کیا اُسکو دشمن نے اور اُسکے ہاتھ گردن کی طرف باندھ دیے اور اسکو آگے کیا کہ اسکی گردن مارین پس کہا اُسنے مین اپنے نفس کا تھوڑے اور بہت مال سے فدیہ دیتا ہون سو اسنے اپنے نفس کا فدیہ انکو دیا اور مین تمکو حکم کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ کی یاد کرو-

[1] یعنی تمام گھر پورا مکمل ہوگیا مگر ایک اینٹ کی جگہ باقی رہی سو وہ اینٹ مین ہون میرے ساتھ وہ گھر پورا ہوگیا کوئی جگہ خالی نہین رہی پس رسول میرے ساتھ ختم ہوگئے میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا چنانچہ یہی الفاظ ایک روایت مین مروی ہین ۱۲

فان مثل ذٰلك كمثل رجل خرج العدو فى اثره سراعا حتى اذا اتى على حصن حصين فاحرز نفسه منهم كذالك العبد لا يحرز نفسه من الشيطٰن الا بذكر الله قال النبى صلى الله عليه وسلم وانا امركم بخمس الله امرنى بهن السمع والطاعة والجهاد والهجرة والجماعة فانه من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه الا ان يراجع ومن ادعى دعوى الجاهلية فانه من جثى جهنم فقال رجل يا رسول الله وان صلى وصام فقال وان صلى وصام فادعوا بدعوى الله الذى سماكم المسلمين المؤمنين عباد الله هٰذا حديث حسن صحيح غريب قال محمد بن اسمٰعيل الحارث الاشعرى له صحبة وله غير هٰذا الحديث **حدثنا** محمد بن بشار نا ابوداؤد الطيالسى نا ابان بن يزيد عن يحيىٰ بن ابى كثير عن زيد بن سلام عن ابى سلام عن الحارث الاشعرى عن النبى صلى الله عليه وسلم بنحوه بمعناه هٰذا حديث حسن غريب وابو سلام اسمه ممطور وقد رواه على بن المبارك عن يحيىٰ بن ابى كثير **باب** ماجاء مثل المؤمن القارى للقراٰن وغير القارى **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس عن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذى يقرأ القراٰن كمثل الاترنجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذى لا يقرأ القراٰن كمثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذى يقرأ القراٰن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذى لا يقرأ القراٰن كمثل الحنظلة ريحها مر وطعمها مر هٰذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة عن قتادة ايضًا **حدثنا** الحسن بن على الخلال وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الرياح تفيئه ولا يزال المؤمن يصيبه بلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارز لا تهتز حتى تستحصد هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** اسحٰق بن موسىٰ نا معن نا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر

سو مثال اسکی مثل مثال اُس مرد کی ہے کہ دشمن اُسکے پیچھے دوڑتا ہوا نکلا یہانتک کہ جب وہ مضبوط قلعے پر آیا تو اُسنے اپنے نفس کو اُنسے بچا لیا ایسا ہی بندہ نہین بچاتا اپنے نفس کو شیطان سے مگر ساتھ ذکر اللہ کے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین بھی تمکو اُن پانچ چیزونکا حکم کرتا ہون جنکے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حکم ماننا اور اطاعت کرنی اور جہاد اور ہجرت کرنی اور جماعت کی پابندی اس لئے کہ جس نے جماعت سے مقدار بالشت کے تفریق کی تو اُسنے رسی اسلام کی اپنی گردن سے اُتار دی مگر یہ کہ رجوع کرے اور جسنے پکار کی پکار کفر کی تو وہ دوزخ کی جماعت سے ہے۔ پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ اگرچہ نماز پڑھے اور روزے رکھے فرمایا آپ نے اگرچہ نماز پڑھے اور روزے رکھے پس پکارو ساتھ پکار نے اللہ کے جسنے تمھارا نام مسلمان مؤمنین عباد اللہ رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے اور اس حدیث کے سوا اسکی اور حدیث بھی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے زید بن سلام سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے حارث اشعری سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے **باب** مومن قرآن کے پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے ابو موسیٰ اشعری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے مثل مثال چکوترے کے ہے کہ بو اُسکی عمدہ ہے اور مزہ اُسکا بھی عمدہ ہے۔ اور مثال اُس مومن کی جو قرآن نہین پڑھتا مثل کھجور کے ہے کہ اسکی بو نہین ہے اور مزہ اُسکا میٹھا ہے۔ اور مثال اُس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے مثل ریحان کے ہے جو بو اُس کی عمدہ ہے اور مزہ اُسکا کڑوا ہے اور مثال اُس منافق کی جو قرآن نہین پڑھتا مثل حنظل کے ہے کہ بو اُسکی کڑوی ہے اور مزہ بھی اُسکا کڑوا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے قتادہ سے بھی **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مؤمن کی مثل کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اسکو ہوائین ہلاتی رہتی ہین اور ہمیشہ ہی مومن کو مصیبت پہونچتی رہتی ہے۔ اور مثال منافق کی مثل درخت صنوبر کے ہے نہین حرکت کرتا یہانتک کہ کاٹا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمرؓ سے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقہا وھی مثل المؤمن حدثونی ما ھی قال عبد اللہ فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انہا النخلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ فاستحییت یعنی ان اقول قال عبد اللہ فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتہا احب الی من ان یکون لی کذا وکذا ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی ھریرۃ

باب ماجاء فی مثل الصلوۃ الخمس **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن الھاد عن محمد بن ابراہیم عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أرأیتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوۃ الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا وفی الباب عن جابر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ نا بکر بن مضر القرشی عن ابن الھاد نحوہ **باب حدثنا** قتیبۃ نا حماد بن یحیی الابح عن ثابت البنانی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ وفی الباب عن عمار وعبد اللہ بن عمرو وابن عمر ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ ویروی عن عبد الرحمن بن مھدی انہ کان یثبت حماد بن یحیی الابح وکان یقول ھو من شیوخنا **باب** ماجاء مثل ابن آدم واجلہ واملہ **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا خلاد بن یحیی نا بشیر بن المھاجر انا عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما مثل ھذہ وھذہ ورمی بحصاتین قالوا اللہ و رسولہ اعلم قالوا ھذاک الامل وھذاک الاجل ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختون مین سے ایک ایسا درخت ہے کہ اُسکے پتے نہین گرتے اور وہ مثال مومن کی ہے مجھے بتلاؤ کہ وہ کون ہے کہا عبد اللہ نے سو لوگون کا خیال تو جنگل کے درختون مین جا پڑا اور میرے دل مین واقع ہوا کہ وہ کھجور ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجور ہے اور مین نے کہنے سے حیا کی ۔ کہا عبد اللہ نے پھر مین نے حضرت عمرؓ سے وہ بات بیان کی جو میرے دل مین واقع ہوئی تھی سو کہا اُسنے اگر تو وہ کہدیتا تو مجھے اسقدر دنیا حاصل ہونے سے زیادہ پسند تھا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے **باب** پانچ نمازون کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے اُس نے محمد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر دو کہ اگر نہر کسی کے دروازے کے آگے ہو وہ اس مین ہر ایک دن مین پانچ بار غسل کرے کیا کچھ اُسکی میل باقی رہتی ہو کہا لوگون نے کہ اُسکی میل کچھ باقی نہین رہتی فرمایا آپ نے سو یہ مثال مثل پانچ نمازون کے ہے اللہ تعالیٰ اُنسے گناہ دور کر دیتا ہے اور اس باب مین روایت ہے جابرؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر قرشی نے ابن الہاد سے اُسکی مثل **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن یحییٰ ابح نے ثابت بنانی سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میری امت کی مثال مینھ کے ہے نہین معلوم ہوتا کہ ابتدا[۱] اسکی نیک ہے یا آخر اسکا ۔ اور اس باب مین روایت ہے عمار اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمرؓ سے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے ۔ اور مروی ہے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ وہ حماد بن یحییٰ ابح کو ثقہ کہتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ ہمارے اُستادون سے ہے **باب** ابن آدم اور اسکی اجل اور اُمید کی مثال کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے خلاد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے بشیر بن مہاجر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن بریدہؓ نے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ کیا مثال ہے اسکی اور اسکی اور دو کنکر پھینکدیئے کہا اُنھون نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ اُمید ہے اور یہ اجل ہے ۔ یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف۱ اسمین کچھ شک نہین کہ ابتدا اس امت کی افضل ہے مگر آنحضرت کی غرض اس سے شریعت کے پھیلانے کی ہے اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے یہ ہین کہ بارش کی ہر نوبت نمونے کیواسطے مفید ہے ایسا ہی امت سے پہلے لوگ ایمان لائے اور آنحضرت کو معجزات دیکھ کر مانا اور پچھلے ایمان بالغیب لائے اور پہلونکی تابعداری کی ۱۲

انما الناس کابل مائة لا یجد الرجل فیها راحلة هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** سعید بن عبدالرحمٰن المخزومی نا سفیان بن عیینة عن الزهری بهٰذا الاسناد نحوه وقال لا تجد فیها راحلة عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الناس کابل مائة لا تجد فیها راحلة او لا تجد فیها الا راحلة **حدثنا** قتیبة بن سعید نا المغیرة بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما مثلی ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیها فانا اٰخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیها هٰذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن عبدالله بن دینار عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلوٰة العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوٰة العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری علی قیراط قیراط ثم انتم تعملون من صلوٰة العصر الی مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضبت الیهود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء فقال هل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال فانه فضلی اوتیه من اشاء هٰذا حدیث حسن صحیح **ابواب** فضائل القراٰن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی فضل فاتحة الکتاب **حدثنا** قتیبة نا عبدالعزیز بن محمد عن العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج علی ابی بن کعب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابیّ وهو یصلی فالتفت ابی فلم یجبه وصلی ابی فخفف ثم انصرف الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال السلام علیك یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیك السلام ما منعك یا ابی ان تجیبنی اذ دعوتك فقال یا رسول الله انی کنت فی الصلوٰة

لوگ مثل سو اونٹ کے ہیں کہ نہیں پاتا آدمی اُسمیں ایک سواری بھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور فرمایا کہ نہ پائے تو اس میں کوئی سواری روایت کی اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگ تو مثل سو اونٹ کے ہیں نہ پائے تو اسمیں کوئی سواری یا فرمایا کہ نہ پاوے تو اُسمیں مگر ایک سواری **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرۃ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مثال میری اور مثال امت میری کی مثل اُس مرد کے ہے کہ روشن کی اُسنے آگ پس چارپایوں اور پروانوں نے اسمیں گرنا شروع کیا سو میں تمکو کمر سے پکڑ پکڑ کر ہٹاتا ہوں اور تم اُسمیں داخل ہوتے جاتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عمر تمھاری سابقین امتوں سے مثل اُس وقت کے ہے جو درمیان نماز عصر کے غروب آفتاب تک ہے۔ اور بیشک مثال تمھاری اور مثال یہود اور نصاریٰ کی مثل اُس مرد کے ہے کہ اُسنے چند آدمیوں کو کام پر لیا اور کہا کون شخص میرا کام کرتا ہے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پس یہود نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا پھر کہا اُسنے کون میرا کام کرتا ہے دوپہر سے لیکر نماز عصر تک اوپر ایک ایک قیراط کے پس نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا۔ پھر تم کام کرتے ہو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر۔ پھر یہود اور نصاریٰ غضبناک ہوئے۔ اور کہا اُنھوں نے ہم کام میں زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم پس کہا اُسنے کیا میں نے تمھارے حق پر کسی چیز سے ظلم کیا ہے کہا اُنھوں نے کہ نہیں کہا اُسنے یہ میرا انعام ہے جسکو میں چاہوں دوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب** فضائل قرآن کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** فاتحۃ الکتاب کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرۃ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب پر نکلے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا پس التفات کی ابی رضؓ نے اور آنحضرت کو جواب نہ دیا اور نماز پڑھی ابی نے اور نماز میں تخفیف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پھرا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام اے ابی تجھے کس چیز نے مجھے جواب دینے سے منع کیا جبکہ میں نے تجھے بلایا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نماز میں تھا

ع بعض شراح نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ کامل زاہد و پرہیزگار قلیل الوجود ہے جس طرح عمدہ اور اچھا اونٹ قلیل ہے ۱۲ مصحح

قال فلم تجد فيما اوحی الله الیٰ ان استجيبوا لله والرسول اذا دعاكم لما يحييكم قال بلى ولا اعود ان شاء الله قال تحب ان اعلمك سورة لم ينزل فی التوراة ولا فی الانجيل ولا فی الزبور ولا فی القرآن مثلها قال نعم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تقرأ فی الصلوٰة قال فقرأ ام القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفسی بيده ما انزلت فی التوراة ولا فی الانجيل ولا فی الزبور ولا فی القرآن مثلها وانها سبع من المثانی والقرآن العظيم الذی اعطيته هٰذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن انس بن مالك

باب ما جاء فی سورة البقرة واية الكرسی **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجعلوا بيوتكم مقابر وان البيت الذی تقرأ البقرة فيه لا يدخله الشيطان هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا حسين الجعفی عن زائدة عن حكيم بن جبير عن ابی صالح عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شئ سنام وان سنام القرآن سورة البقرة وفيها اية هی سيدة ای القرآن اية الكرسی هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حكيم بن جبير وقد تكلم فيه شعبة وضعفه **حدثنا** يحيی بن المغيرة ابو سلمة المخزومی المدينی نا ابن ابی فديك عن عبد الرحمٰن المليكی عن زرارة بن مصعب عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حٰمٓ المؤمن الیٰ اليه المصير واية الكرسی حين يصبح حفظ بهما حتی يمسی ومن قرأهما حين يمسی حفظ بهما حتی يصبح هٰذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم فی عبد الرحمٰن بن ابی بكر بن ابی مليكة المليكی من قبل حفظه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو احمد نا سفيان عن ابن ابی ليلیٰ عن اخيه عن عبد الرحمٰن بن ابی ليلیٰ عن ابی ايوب الانصاری انه كانت له سهوة فيها تمرة

فرمایا آن حضرت نے کیا تو نہیں پاتا اُس چیز میں جو میری طرف اللہ نے وحی کی ہے یہ کہ جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے جبکہ تمکو بلاوے اُسواسطے کہ تمکو زندہ کرتا ہے کہا اُسنے ہاں یا حضرت اور میں بعد اُسکے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اِس بات پر عود نہیں کرونگا۔ فرمایا آن حضرت نے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی سورت سکھلاؤں جو توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن میں مثل اُسکے نہیں نازل ہوئی کہا اُس نے ہاں یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تو کس طرح پڑھتا ہے کہا راوی نے پس پڑھی اُسنے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں نازل ہوئی کوئی سورت توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن میں مثل اُسکے اور یہ سات ہیں[٥] مثانی سے اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک سے **باب** سورۂ بقر اور آیۃ الکرسی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور یہ کہ جس گھر میں سورۂ بقر پڑھی جاوے اُسمیں شیطان داخل نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے حکیم بن جبیر سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شے کے واسطے بلندی ہے اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے اور اسی میں ایک آیت ہے وہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے یعنے آیۃ الکرسی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حکیم بن جبیر سے اور اُسکے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے اور اُسکو ضعیف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن مغیرہ یعنے ابو سلمہ مخزومی مدنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن فدیک نے عبد الرحمٰن ملیکی سے اُسنے زرارہ بن مصعب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے سورہ حٰمٓ المومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت بسبب انکے شام تک حفاظت میں رہتا ہے اور جو کوئی ان دونوں کو شام کے وقت پڑھے وہ بسبب انکے صبح تک حفاظت میں رہتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض اہل علم نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ ملیکی کے حق میں اُس کے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی لیلیٰ سے اُس نے اپنے بھائی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ اُسکا ایک چھوٹا سا گھر تھا اسی میں کھجوریں تھیں

[٥] مثانی کے معنی مثنیٰ کرکے ہیں یعنی یہ سات آیات ہیں جو ہر ایک رکعت میں مکرر ہوتی ہیں یا مثانی مشتق ہے ثنا سے اسلئے کہ اسمیں ثنا اور دعا ہے اور قرآن عظیم ہے ١٢ منہ کرمانی اور سید جمال الدین نے فرمایا کہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینے سے نماز نہیں باطل ہوتی ہے جسطرح آنحضرت کو السلام علیک یا ایہا النبی کے ساتھ خطاب کرتے ہیں ١٢

مولانا بدیع الزمان ... ١٢ منہ

فكانت تجئ الغول فتاخذ منه فشكىٰ ذٰلك الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال اذهب اذا رأيتها فقل بسم الله اجيبى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاخذها فحلفت ان لا تعود فارسلها فجاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل اسيرك قال حلفت ان لا تعود قال كذبت وهى معاودة الكذب قال فاخذها فحلفت ان لا تعود فارسلها فجاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل اسيرك قال فحلفت ان لا تعود فقال كذبت وهى معاودة الكذب فاخذها فقال ما انا بتاركك حتى اذهب بك الى النبى صلى الله عليه وسلم فقالت انى ذاكرة لك شيئا اٰية الكرسى اقرأها فى بيتك فلا يقربك شيطان ولا غيره فجاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل اسيرك قال فاخبره بما قالت قال صدقت وهى كذوب هٰذا حديث حسن غريب **حدثنا** الحسن بن على الخلال نا ابو اسامة نا عبد الحميد بن جعفر عن سعيد المقبرى عن عطاء مولى ابى احمد عن ابى هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا وهم ذو عدد فاستقرأهم فاستقرأ كل رجل منهم يعنى ما معه من القرآن فاتى على رجل من احدثهم سنا فقال ما معك يا فلان فقال معى كذا وكذا وسورة البقرة فقال امعك سورة البقرة قال نعم قال اذهب فانت اميرهم فقال رجل من اشرافهم والله ما منعنى ان اتعلم البقرة الا خشية ان لا اقوم بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن واقرؤه فان مثل القرآن لمن تعلمه فقرأه وقام به كمثل جراب محشو مسكا يفوح ريحه فى كل مكان ومثل من تعلمه فيرقد وهو فى جوفه كمثل جراب اوكئ على مسك هٰذا حديث حسن وقد روى هٰذا الحديث عن سعيد المقبرى عن عطاء مولى ابى احمد عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا نحوه **حدثنا** بذلك قتيبة

سو جن آکر لیجاتے تھے پس اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امر کا شکوہ کیا سو فرمایا آپنے جا جب تو اسکو دیکھے تو کہہ بسم اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دے کہا راوی نے پس اُسنے اُسکو پکڑا پس اس جنی نے قسم کھائی کہ مین پھر نہ آؤنگی تو اُسنے اُسکو چھوڑ دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو آپ نے فرمایا تیرے قیدی نے کیا کیا کہا اُسنے اُسنے قسم کھائی ہے کہ مین پھر نہ آؤن گی فرمایا آپنے جھوٹ کہا اُس نے اور وہ جھوٹ کو عود کرنے والی ہے کہا راوی نے پھر اُسنے اُسکو پکڑا پھر اُس نے قسم کھائی کہ مین نہین آؤن گی سو اُسنے اُسکو چھوڑ دیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے تیرے قیدی نے کیا کیا کہا اُس نے اُس نے قسم کھائی ہے کہ مین پھر نہ آؤن گی فرمایا آپنے اُسنے جھوٹ کہا ہے۔ اور وہ جھوٹ کو عود کرنے والی ہے پھر اُس نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا یہانتک کہ مین تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤن پس کہا اُسنے مین تجھے ایک چیز یاد دلاتی ہون یعنی آیۃ الکرسی اُسکو اپنے گھر مین پڑھا کر پھر شیطان تیرے پاس نہ آویگا اور نہ غیر اُس کا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس فرمایا آپ نے تیرے قیدی نے کیا کیا کہا راوی نے پھر اُس نے آپ کو خبر دی اس بات کی جو اُس نے کہی تھی فرمایا آپ نے سچ کہا اُس نے حالانکہ وہ جھوٹی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن جعفر نے سعید مقبری سے اُس نے عطا یعنی ابی احمد کے غلام سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور وہ چند آدمی تھے پس حضرت نے اُنسے پڑھوایا پس ہر ایک آدمی نے اُن مین سے پڑھا جو کچھ اُسکے پاس قرآن تھا یعنی ہر ایک آدمی نے جو کچھ اُسکو آتا تھا پڑھ کر حضرت کو سنایا۔ پھر ایک مرد کے پاس آئے جو ان سب سے عمر مین کم تھا پس فرمایا آپ نے تیرے پاس کیا ہے اے فلان یعنی تجھے کونسی سورت آتی ہے۔ پس کہا اُسنے میرے پاس فلان فلان سورت ہے اور سورت بقرہ بھی پس فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس بقرہ بھی ہے پس کہا اُس نے ہان فرمایا آپنے جا سو تو ہی اُنکا حاکم ہے پھر ایک مرد نے اُنکے شریفون مین سے کہا قسم ہے اللہ کی مجھے سورہ بقرہ سیکھنے سے کسی چیز نے منع نہین کیا مگر اس خوف نے کہ مین اسکے ساتھ کھڑا نہین ہوسکونگا یعنی نماز تہجد مین پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے سیکھو قرآن اور پڑھاؤ اُسکو اسلیے کہ مثال قرآن کی اس شخص کیواسطے جو اُسکو سیکھتا ہے اور پڑھاتا ہے اور اُسکے ساتھ کھڑا ہوتا ہے مثل مشکیزہ کے ہے جو مشک سے پر ہو اور اُسکی بو ہر مکان مین جوش مارتی ہو اور مثال اُس شخص کی جو اُسکو سیکھتا ہو پھر سو رہتا ہو اس حالت مین کہ وہ قرآن اسکے پیٹ مین ہی ہو مثل مشکیزہ کے ہے جو اسپر ڈاٹ لگائی گئی ہو یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے اُسنے روایت کی عطا سے جو غلام ابی احمد کا ہے اُسنے نبی صلعم سے مرسل مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے

نا الليث بن سعد عن سعيد المقبرى عن عطاء مولى ابى احمد عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا نحوه بمعناه ولم يذكر
فيه عن ابى هريرة وفى الباب عن ابى بن كعب **باب** ما جاء فى اخر سورة البقرة **حدثنا** احمد بن منيع نا جرير بن عبد الحميد
عن منصور بن المعتمر عن ابراهيم بن يزيد عن عبد الرحمن بن يزيد عن ابى مسعود الانصارى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قرأ الأيتين من اخر سورة البقرة فى ليلة كفتاه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن
مهدى نا حماد بن سلمة عن اشعث بن عبد الرحمن الجرمى عن ابى قلابة عن ابى الاشعث الجرمى عن النعمان بن بشير عن النبى
صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب كتابا قبل ان يخلق السموات والارض بالفى عام انزل منه ايتين ختم بهما سورة البقرة
ولا يقرأن فى دار ثلث ليال فيقربها شيطان هذا حديث غريب **باب** ما جاء فى ال عمران **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا
هشام بن اسمعيل ابو عبد الملك العطار نا محمد بن شعيب نا ابراهيم بن سليمان عن الوليد بن عبد الرحمن انه حدثهم عن جبير
بن نفير عن نواس بن سمعان عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ياتى القرأن واهله الذين يعملون به فى الدنيا تقدمه سورة
البقرة وال عمران قال نواس وضرب لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة امثال ما نسيتهن بعد قال ياتيان كانهما غيابتان
وبينهما شرق اوكانهما غمامتان سوداوان اوكانهما ظلة من طير صواف تجادلان عن صاحبهما وفى الباب عن بريدة وابى امامة
هذا حديث حسن غريب ومعنى هذا الحديث عند اهل العلم انه يجئ ثواب قراءته كذا فسر بعض اهل العلم هذا الحديث
وما يشبه هذا من الاحاديث انه يجئ ثواب قراءة القرأن وفى حديث نواس بن سمعان عن النبى صلى الله عليه وسلم
ما يدل على ما فسروا اذ قال النبى صلى الله عليه وسلم

کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے عطار سے جو غلام ابی احمد کا ہے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مثل
اسکے بالمعنے اور اُسنے اس روایت مین ابی ہریرہؓ کا ذکر نہین کیا اور اس باب مین روایت ہے ابی بن کعبؓ سے **باب** سورہ بقرہ کے آخر
کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے منصور بن معتمر سے اُسنے ابراہیم بن یزید سے
اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دو آیتین آخر سورہ
بقرہ سے رات مین پڑھے تو وہ اُسکو کافی ہوتی ہین ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی
نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اشعث بن عبد الرحمن جرمی سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی الاشعث جرمی سے اُسنے نعمان بن بشیر
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے اللہ تعالےٰ نے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے دو ہزار سال ایک کتاب
لکھی ہے اس سے دو آیتین اُتاری گئی ہین اُنسے سورہ بقرہ ختم ہوئی ہے اور وہ کسی گھر مین تین راتین نہین پڑھی جاتین کہ شیطان اُسکے
نزدیک ہو یہ حدیث غریب ہے **باب** سورہ آل عمران کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام
بن اسمٰعیل یعنے ابو عبد الملک عطار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن شعیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سلیمان نے ولید بن عبد الرحمن
سے یہ کہ حدیث کی ہے اُسنے انکو جبیر بن نفیر سے اُسنے نواس بن سمعان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آئیگا قرآن
اور اہل اُسکے جو اُسکے ساتھ دنیا مین عمل کرتے تھے ۔ آگے ہوگی اس قرآن کے سورہ بقرہ اور آل عمران کہا نواس نے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کی تین مثالین بیان فرمائی ہین مین نے انکو بعد اسکے بھلایا نہین ہے فرمایا آپ نے آئین گی وہ دونون
اس حالت مین کہ گویا وہ سائبان ہین اور درمیان اُنکے روشنی ہے یا گویا وہ دونون سیاہ بادل ہین یا گویا وہ سایہ ہے صف باندھے ہوئے
جانورون سے جھگڑا کرینگی وہ دونون اپنے صاحب سے ۔ اور اس باب مین روایت ہے بریدہ اور ابی امامہ سے ۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے ۔ اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آئے گا ثواب قرارت اس کی کا ۔ ایسا ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم
نے اس حدیث کی اور جو حدیثین اُسکے مشابہ ہین کہ آئیگا ثواب قرأت قرآن کا ۔ اور حدیث نواس بن سمعان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہے ایسی بات ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر جو انھون نے تفسیر کی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے

[1] کافی ہوتی ہیں اُسکو جنون اور آدمیون کی شرارت سے یا کافی ہوتی ہین اُس کو رات کے قیام سے ۔"

واهله الذين يعملون به فی الدنيا ففی هذا دلالة انه يجئ ثواب العمل واخبرنی محمد بن اسمعيل نا الحميدی قال قال سفيان بن عيينة فی تفسير حديث عبد الله بن مسعود ما خلق الله من سماء ولا ارض اعظم من اية الكرسی قال سفيان لان اية الكرسی هو كلام الله وكلام الله اعظم من خلق الله من السماء والارض **باب** ماجاء فی سورة الكهف **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انا شعبة عن ابی اسحٰق قال سمعت البراء يقول بينما رجل يقرأ سورة الكهف اذ رای دابته تركض فنظر فاذا مثل الغمامة او السحابة فاتی رسول الله صلی الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم تلك السكينة نزلت مع القراٰن او نزلت علی القراٰن هذا حديث حسن صحيح وفی الباب عن اسيد بن حضير **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من قرأ ثلاث اٰيات من اول الكهف عصم من فتنة الدجال قال محمد بن بشار نا معاذ بن هشام اخبرنی ابی عن قتادة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی يٰسٓ **حدثنا** قتيبة وسفيان بن وكيع قالا انا حميد بن عبد الرحمٰن الرواسی عن الحسن بن صالح عن هارون ابی محمد عن مقاتل بن حيان عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان لكل شئ قلبا وقلب القراٰن يٰسٓ ومن قرأ يٰسٓ كتب الله له بقراءتها قراءة القراٰن عشر مرات هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث حميد بن عبد الرحمٰن وبالبصرة لا يعرفون من حديث قتادة الا من هذا الوجه وهارون ابو محمد شيخ مجهول **حدثنا** ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا احمد بن سعيد الدارمی نا قتيبة عن حميد بن عبد الرحمٰن بهذا وفی الباب عن ابی بكر الصديق ولا يصح حديث ابی بكر من قبل اسناده واسناده ضعيف

اور وہ اہل اسکے جو عمل کرتے ہیں ساتھ اسکے دنیا میں۔ پس اس حدیث میں دلالت ہے اس بات پر کہ ثواب عمل کا آئیگا۔ اور خبر دی ہو مجھے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا اُسنے کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں کہ نہیں پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی آسمان اور نہ کوئی زمین اعظم آیۃ الکرسی سے کہا سفیان نے اسواسطے کہ آیۃ الکرسی کلام اللہ کا ہے اور کلام اللہ کا اعظم ہے اللہ کی پیدایش سے یعنے آسمان اور زمین سے **باب** سورۂ کہف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحٰق سے کہا اُسنے سنا میں نے براء سے کہ کہتا اُسوقت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھ رہا تھا کہ اُسنے اپنے چارپائے کو کودتے ہوئے دیکھا پس اُسنے دیکھا کہ مثل بادل کے کوئی چیز ہے (غمام اور سحاب کے معنے بادل کے ہیں راوی کو صرف الفاظ میں شک ہے) سو وہ آنحضرت کے پاس آیا اور آپ کے آگے یہ قصہ ذکر کیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکینہ[ع۵] تھا کہ قرآن کے ساتھ اترا تھا یا فرمایا آپ نے قرآن پر اترا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے اسید بن حضیر سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی الدرداء سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی تین آیتیں ابتدائے سورۂ کہف سے پڑھے وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا۔ کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سورۂ یٰسٓ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور سفیان بن وکیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمٰن رواسی نے حسن بن صالح سے اُسنے ہارون یعنی ابی محمد سے اُسنے مقاتل بن حیان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک چیز کے واسطے دل ہے اور دل قرآن کا یٰسٓ ہے اور جو کوئی پڑھے یٰسٓ اللہ تعالیٰ اسکے واسطے بدلے قرارت اُسکی کے قرارت قرآن کی دس بار لکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حمید بن عبد الرحمٰن سے۔ اور بصرہ میں نہیں پہچانتے حدیث قتادہ کی مگر اسی وجہ سے۔ اور ہارون یعنی ابو محمد شیخ مجہول ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے حمید بن عبد الرحمٰن سے ساتھ اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت ابی بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث حضرت ابو بکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہیں اور اسناد اُسکی ضعیف ہے

ع۵ شراح حدیث نے سکینہ کے کئی معنی بیان کئے ہیں اور انمیں سے مختار یہ ہے کہ وہ مخلوقات الٰہی میں سے ایک چیز ہے جسمیں طمانینت و رحمت ہے اور اسکے ساتھ فرشتے ہیں اور مجمع البحار میں ہے کہ سکینہ کے معنے وہ شئے ہے جس سے سکون اور صفائے قلب و ظلمت نفسانیہ کا دور ہونا اور ضیاء رحمانیہ کا نازل ہونا حاصل ہو۔ محمد مرتضے عفا اللہ عنہ

باب ماجاء فی حٰمٓ الدخان **حدثنا** سفیان بن وکیع نا زید بن حباب عن عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلة اصبح یستغفر له سبعون الف ملك هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وعمر بن ابی خثعم یضعف قال محمد هو منکر الحدیث **حدثنا** نصر بن عبد الرحمٰن الکوفی نا زید بن حباب عن هشام ابی المقدام عن الحسن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلة الجمعة غفر له هٰذا حدیث لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وهشام ابو المقدام یضعف ولم یسمع الحسن من ابی هریرة هٰکذا قال ایوب ویونس بن عبید وعلی بن زید **باب** ماجاء فی سورة الملك **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا یحیی بن عمرو بن مالك النکری عن ابیه عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم خباءه علی قبر وهو لا یحسب انه قبر فاذا قبر انسان یقرأ سورة الملك حتی ختمها فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ضربت خبائی علی قبر وانا لا احسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرأ سورة الملك حتی ختمها فقال النبی صلی الله علیه وسلم هی المانعة هی المنجیة تنجیه من عذاب القبر هٰذا حدیث غریب من هٰذا الوجه وفی الباب عن ابی هریرة **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن عباس الجشمی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان سورة من القرآن ثلاثون آیة شفعت لرجل حتی غفر له وهی تبارك الذی بیده الملك هٰذا حدیث حسن **حدثنا** هریم بن مسعر نا الفضیل بن عیاض عن لیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا ینام حتی یقرأ الٓمٓ تنزیل وتبارك الذی بیده الملك هٰذا حدیث رواه غیر واحد عن لیث بن ابی سلیم مثل هٰذا ورواه

باب حٰمٓ دخان کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے عمر بن ابی خثعم سے اُس نے یحیی بن ابی کثیر سے اُس نے ابی سلمہ سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے حٰمٓ دخان رات میں صبح کرتا ہے اس حالت میں کہ اُس کے واسطے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے۔ عمر بن ابی خثعم ضعیف کیا گیا ہے۔ کہا محمد نے وہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہم سے نصر بن عبد الرحمٰن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے ہشام ابی المقدام سے اُس نے حسن سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی حٰمٓ دخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اُس کے واسطے بخشش کی جاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ سے۔ اور ہشام ابو مقدام ضعیف ہے۔ اور حسن نے ابی ہریرہ سے نہیں سنا۔ ایسا ہی کہا ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے رضی اللہ عنہم۔ **باب** سورہ ملک کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن عمرو بن مالک نکری نے اپنے باپ سے اُس نے ابی الجوزاء سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگایا اور اُس کو معلوم نہ تھا کہ وہ قبر ہے پس دیکھا کہ ایک قبر ہے اُس میں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُس نے اُس کو ختم کیا اور وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خیمہ قبر پر لگایا تھا اور میں گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ قبر ہے پس دیکھا تو اس میں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسنے اُسکو ختم کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے یعنی نجات دینے والی ہے آگ سے یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے عباس جشمی سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے ایک سورہ ہے قرآن میں جس کی تیس آیتیں ہیں وہ شفاعت کریگی واسطے آدمی کے تاکہ وہ بخشا جاویگا اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن عیاض نے لیث سے اُس نے ابی الزبیر سے اُس نے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے الٓمٓ تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی ایک نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اس کے اور روایت کیا ہے اُس کو

مغيرة بن مسلم عن ابى الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى زهير قال قلت لابى الزبير سمعت من جابر يذكر هذا الحديث فقال ابو الزبير انما اخبرنيه صفوان او ابن صفوان وكان زهير انكر ان يكون هذا الحديث عن ابى الزبير عن جابر **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ليث عن ابى الزبير عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** هريم بن مسعر نا الفضيل عن ليث عن طاؤس قال تفضلان على كل سورة من القرآن بسبعين حسنة **باب** ماجاء فى اذا زلزلت **حدثنا** محمد بن موسى الجرشى البصرى نا الحسن بن سلم بن صالح العجلى نا ثابت البنانى عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ اذا زلزلت عدلت له بنصف القرآن ومن قرأ قل يا ايها الكافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ قل هو الله احد عدلت له بثلث القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث هذا الشيخ الحسن بن سلم وفى الباب عن ابن عباس **حدثنا** عقبة بن مكرم العمى البصرى ثنى ابن ابى فديك اخبرنى سلمة بن وردان عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من اصحابه هل تزوجت يا فلان قال لا والله يا رسول الله ولا عندى ما اتزوج قال اليس معك قل هو الله احد قال بلى قال ثلث القرآن قال اليس معك اذا جاء نصر الله والفتح قال بلى قال ربع القرآن قال اليس معك قل يا ايها الكافرون قال بلى قال ربع القرآن قال اليس معك اذا زلزلت الارض قال بلى قال ربع القرآن قال تزوج تزوج هذا حديث حسن **باب** ماجاء فى سورة الاخلاص وفى سورة اذا زلزلت **حدثنا** على بن حجر نا يزيد بن هارون نا يمان بن مغيرة العنزى نا عطاء عن ابن عباس قال قال

مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے زہیر نے کہ کہا اُسنے مین نے ابی الزبیر سے کہا تو نے جابر سے سنا ہے کہ اس حدیث کا ذکر کرتا تھا تو کہا ابو الزبیر نے مجھے صفوان یا ابن صفون نے خبر دی ہے اور زہیر اس بات کا انکار کرتا تھا کہ یہ حدیث بواسطہ ابی الزبیر کے جابر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے لیث سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل نے لیث سے اُس نے طاؤس سے کہا اُسنے یہ دونون سورتین قرآن کی ہر ایک سورہ پر ستر نیکی تک فضیلت رکھتی ہین **باب** سورہ اذا زلزلت کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمد بن موسی جرشی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن سلم بن صالح عجلی نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت بنانی نے انس بن مالک رض سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص سورہ اذا زلزلت پڑھے تو وہ[1] اُس کے واسطے نصف قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل یا ایہا الکافرون پڑھے تو وہ اُسکے واسطے چوتھائی حصے قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل ہو اللہ احد پڑھے تو وہ اُسکے واسطے تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق اس شیخ یعنی حسن بن سلم سے اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس رض سے **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے صحابہ سے فرمایا اے فلان کیا تو نے نکاح کیا ہے کہا اُسنے نہین قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ اور نہ میرے پاس اس قدر مال ہے کہ نکاح کرون فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد نہین کہا اُسنے کیون نہین فرمایا آپ نے یہ تہائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا جاء نصر اللہ والفتح نہین ہے کہا اُسنے کیون نہین فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے۔ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل یا ایہا الکافرون نہین ہی کہا اُس نے کیون نہین فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا زلزلت الارض نہین کہا اُسنے کیون نہین فرمایا آپنے یہ چوتھائی قرآن کی ہے فرمایا آپنے نکاح کر نکاح کر۔ حدیث حسن ہے **باب** سورہ اخلاص اور سورہ اذا زلزلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے یمان بن مغیرہ عنزی نے کہا حدیث کی ہم سے عطار نے ابن عباس رض سے کہا اُس نے فرمایا

[1] نصف قرآن کے برابر ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مقصود اعظم قرآن مجید سے بیان کرنا مبدا اور آخر کا ہے اور یہ سورہ ان دونون احوال پر شامل ہے اور جس سورہ کے حق مین آیا کہ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن چار چیزون پر شامل ہی توحید اور نبوت اور احکام معاش اور احوال معاد اور اس سورہ مین قسم اول کا ذکر ہے اور چونکہ عموماً قرآن شریف مین توحید اور معاش اور معاد کا ذکر ہی اور سورۂ اخلاص توحید پر شامل ہی اس سے تہائی قرآن کے برابر ہوگی واللہ اعلم بالصواب

رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایها الکافرون تعدل ربع القرآن هٰذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یمان بن المغیرة **باب** ماجاء فی سورة الاخلاص **حدثنا** بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدی نا زائدة عن منصور عن هلال بن یساف عن ربیع بن خثیم عن عمرو بن میمون عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن امرأة ابی ایوب عن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلة ثلث القرآن من قرأ الله الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن وفی الباب عن ابی الدرداء وابی سعید وقتادة بن النعمان وابی هریرة وانس وابن عمر وابی مسعود هٰذا حدیث حسن ولا نعرف احدا روی هٰذا الحدیث احسن من روایة زائدة وتابعه علی روایته اسرائیل والفضیل بن عیاض وقد روی شعبة وغیر واحد من الثقات هٰذا الحدیث عن منصور واضطربوا فیه **حدثنا** ابو کریب نا اسحٰق بن سلیمٰن عن مالك بن انس عن عبید الله بن عبد الرحمٰن عن ابی حنین مولیٰ لاٰل زید بن الخطاب او مولیٰ زید بن الخطاب عن ابی هریرة قال اقبلت مع النبی صلی الله علیه وسلم فسمع رجلا یقرأ قل هو الله احد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجبت قلت ما وجبت قال الجنة هٰذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث مالك بن انس وابو حنین هو عبید بن حنین **حدثنا** محمد بن مرزوق البصری نا حاتم بن میمون ابو سهل عن ثابت البنانی عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قرأ کل یوم مائتی مرة قل هو الله احد محی عنه ذنوب خمسین سنة الا ان یکون علیه دین وبهٰذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اراد ان ینام علیٰ فراشه فنام علیٰ یمینه ثم قرأ قل هو الله احد مائة مرة فاذا کان یوم القیٰمة یقول له الرب تبارك وتعالیٰ یا عبدی ادخل علیٰ یمینك الجنة هٰذا حدیث غریب من حدیث ثابت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہوتی ہے اور قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہوتی ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یمان بن مغیرہ سے **باب** سورۂ اخلاص کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے منصور سے اُس نے ہلال بن یساف سے اُس نے ربیع بن خثیم سے اُسنے عمرو بن میمون سے اُسنے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے اُس نے ابی ایوب کی بیوی سے اُسنے ابی ایوب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہوتا ہے کوئی تم مین سے کہ ایک رات مین تہائی قرآن کی پڑھے جو کوئی پڑھے اللہ الواحد الصمد اُس نے تہائی قرآن کی پڑھی اور اس باب مین روایت ہے ابی الدردا اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ہم نہین پہچانتے کہ کسی نے اس حدیث کو زائدہ کی روایت سے اچھا بیان کیا ہو اور تابع ہوا ہے اسکا اسکی روایت پر اسرائیل اور فضیل بن عیاض اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ وغیرہ نے کئی ثقہ لوگون سے انھون نے منصور سے اور وہ اس روایت مین مضطرب ہوے ہین **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان نے مالک بن انس سے اُس نے عبید اللہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی حنین سے جو غلام ہے آل زید بن خطاب کا یا غلام ہے زید بن خطاب کا اُسنے روایت کی ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تو آپ نے ایک آدمی کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوگئی مین نے کہا کیا چیز واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مالک بن انس سے۔ اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن میمون یعنے ابو سہل نے ثابت بنانی سے اُس نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ہر ایک دن مین دو سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اس سے پچاس برس کے گناہ دور ہوتے ہین مگر یہ کہ اُسپر قرض ہو اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے فرش پر سونے کا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر سوئے پھر قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کو پروردگار تبارک وتعالی کہے گا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف پر جنت مین داخل ہو۔ یہ حدیث غریب ہے طریق ثابت بنانی سے جو راوی ہے

عن انس وقد روی هٰذا الحدیث من غیر هٰذا الوجه ایضاً عن ثابت **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا یزید بن کیسان ثنی ابوحازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احشدوا فانی سأقرأ علیکم ثلث القراٰن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقرأ قل هوالله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی سأقرأ علیکم ثلث القراٰن انی لا اری هٰذا خبر جاءه من السماء ثم خرج النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی قلت سأقرأ علیکم ثلث القراٰن الا وانها تعدل بثلث القراٰن هٰذا حدیث حسن صحیح غریب من هٰذا الوجه وابوحازم الاشجعی اسمه سلمان **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا سلیمان بن بلال ثنی سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قل هوالله احد تعدل ثلث القراٰن هٰذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا اسمٰعیل بن ابی اویس ثنی عبد العزیز بن محمد عن عبید الله بن عمر عن ثابت البنانی عن انس بن مالك قال کان رجل من الانصار یؤمهم فی مسجد قبا فکان کل ما افتتح سورة یقرأ لهم فی الصلوٰة یقرأ بها افتتح بقل هوالله احد حتی یفرغ منها ثم یقرأ سورة اخری معها وکان یصنع ذلك فی کل رکعة فکلمه اصحابه فقالوا انك تقرأ بهٰذه السورة ثم لا تریٰ انها تجزئك حتی تقرأ بسورة اخری فاما ان تقرأ بها واما ان تدعها وتقرأ بسورة اخری قال ما انا بتارکها ان احببتم ان اؤمکم بها فعلت وان کرهتم ترکتکم وکانوا یرونه افضلهم وکرهوا ان یؤمهم غیره فلما اتاهم النبی صلی الله علیه وسلم اخبروه الخبر فقال یا فلان ما یمنعك مما یامر به اصحابك وما یحملك ان تقرأ هٰذه السورة فی کل رکعة فقال یارسول الله انی احبها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

انس سے اور یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی ثابت سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن کیسان نے کہا حدیث کی مجھے ابوحازم نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہوجاؤ اسلئے کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہون۔ کہا راوی نے سو جسے جمع ہونا تھا جمع ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور قل ہواللہ احد پڑھا پھر داخل ہوے پھر بعض نے بعض سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہون مین گمان کرتا ہون کہ یہ ایسی خبر ہے کہ آسمان سے آئی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور یہ فرمایا کہ مین نے کہا تھا کہ مین تمپر تہائی قرآن کی پڑھتا ہون خبردار اور بیشک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوحازم اشجعی کا نام سلمان ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث کی مجھے سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ بن عمر سے اُس نے ثابت بنانی سے اُس نے انس بن مالک سے کہا اُس نے ایک مرد انصار سے ان لوگونکی مسجد قبا مین امامت کرتا تھا سو جب کوئی ایسی سورت شروع کرتا کہ جسکو پڑھتا ہوتا اس نماز مین کہ جسکو پڑھتا تو شروع کرتا ساتھ قل ہواللہ احد کے تاکہ اس سے فارغ ہوتا پھر اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور یہ طریق ہر ایک رکعت مین کرتا تھا پس ایک اسکے ساتھیون نے اس سے بات چیت کی اور کہا کہ تم اس سورت کو پڑھتے ہو پھر آپ یہ گمان نہین کرتے کہ یہ سورت آپ کو کافی ہوجائے۔ تو دوسری سورت پڑھتے ہو سو یا تو اسی کو پڑھا کرو یا اسکو چھوڑ دو اور دوسری سورت پڑھ لیا کرو کہا اُسنے مین تو اسکو چھوڑنیوالا نہین ہون اگر تمکو اُسکے ساتھ امامت کرانی اچھی معلوم ہو تو مین امامت کرتا ہون اور اگر تم بُرا جانتے ہو تو مین تمکو چھوڑ دیتا ہون اور وہ لوگ اس کو اپنے سب مین سے افضل سمجھتے تھے اور انھون نے مکروہ جانا کہ اسکے سوا ہماری کوئی اور شخص امامت کرائے پس جب انکے پاس نبی صلعم آئے تو اُن لوگون نے وہ خبر آنحضرت سے بیان کی سو فرمایا آپنے اے فلان کیا چیز تجھے منع کرتی ہے اس سے کہ جس کے ساتھ تجھے تیرے اصحاب امر کرتے ہین اور کیا چیز تجھے اس سورت کے ہر ایک رکعت مین پڑھنے پر برانگیختہ کرتی ہے پس کہا اُسنے یا رسول اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف تہائی قرآن کے برابر ہونیکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی تین قسم ہین قصے اور احکام اور صفات الٰہی اور اس سورت مین صرف صفات الٰہی مذکور ہین اور کہا گیا ہے کہ ثواب اسکا تہائی قرآن کے برابر ہے

ان حبها ادخلك الجنة هٰذا حديث حسن غريب من هٰذا الوجه من حديث عبيد الله بن عمر عن ثابت البنانى وقد روى مبارك بن فضالة عن ثابت البنانى عن انس ان رجلا قال يا رسول الله انى احب هٰذه السورة قل هو الله احد قال ان حبك اياها يدخلك الجنة **باب** ماجاء فى المعوذتين **حدثنا** بندار نا يحيىٰ بن سعيد نا اسمٰعيل بن ابى خالد اخبرنى قيس بن ابى حازم عن عقبة بن عامر الجهنى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قد انزل الله علىّ اٰيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الى اٰخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الى اٰخر السورة هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن ابى حبيب عن على بن رباح عن عقبة بن عامر قال امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرأ بالمعوذتين فى دبر كل صلوٰة هٰذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء فى فضل قارى القرآن **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسى نا شعبة وهشام عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى يقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة الكرام البررة والذى يقرأه قال هشام وهو شديد عليه قال شعبة وهو عليه شاق له اجران هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** على بن حجر نا حفص بن سليمان عن كثير بن زاذان عن عاصم بن ضمرة عن على بن ابى طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله به الجنة وشفعه فى عشرة من اهل بيته كلهم قد وجبت له النار هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وليس له اسناد صحيح وحفص بن سليمان ابو عمر بزاز كوفى يضعف فى الحديث **باب** ماجاء فى فضل القرآن **حدثنا** عبد بن حميد نا حسين بن على الجعفى نا حمزة الزيات عن ابى المختار الطائى عن ابن اخى الحارث الاعور عن الحارث الاعور

بیشک اسکی محبت تجھے جنت مین داخل کریگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے یعنے طریق عبید اللہ بن عمر سے جو راوی ہین ثابت بنانی سے اور روایت کی ہے مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے اُسنے انس سے یہ کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین اس سورت یعنی قل ھو اللہ احد کو دوست رکھتا ہون فرمایا آپنے بیشک محبت تیری اسکو جنت مین داخل کرے گی **باب** معوذتین کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن ابی حازم نے عقبہ بن عامر جہنی سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھپر چند آیتین نازل ہوئی ہین کہ انکی مثل دیکھی نہین گئین[۱] قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورت تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے علی بن رباح سے اُس نے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ معوذتین ہر نماز کے پیچھے پڑھون یہ حدیث غریب ہے **باب** قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے اُسنے زرارہ بن اوفی سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھتا ہے اور وہ اسکے ساتھ ماہر ہو تو وہ ساتھ بزرگ نیکبخت پیغمبرونکے ہے اور جو کوئی اسکو پڑھتا ہے کہا ہشام نے اور وہ قرآن اسپر مشکل ہو کہا شعبہ نے اور وہ قرآن اسکو مشقت سے آتا ہو تو اسکے واسطے دو اجر ہین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے اُسنے عاصم بن ضمرہ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھے اور اسکو خوب یاد کرے اور اسکے حلال کو حلال جانے اور اسکے حرام کو حرام جانے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو بسبب اسکے جنت مین داخل کریگا اور اسکی شفاعت دس ایسے گھر والونکے حق مین قبول کریگا کہ جنکے سب کے واسطے آگ واجب ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور اسکی اسناد صحیح نہین۔ اور حفص بن سلیمان یعنی ابو عمر بزاز کوفی حدیث مین ضعیف کیا گیا ہے۔ **باب** قرآن کی فضیلت کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا اُسنے حدیث کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے کہا حدیث کی ہم سے حمزہ زیات نے ابی المختار طائی سے اُس نے حارث اعور کے بھتیجے سے اُس نے حارث اعور سے

[۱] یعنی جس طرح معوذتین قاری کیواسطے تعویذ ہین اسی طرح اور سورتون کی آیتین تعویذ نہین ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن و انس کی چشم بد سے پناہ مانگا کرتے تھے جب معوذتین اترین تو انھین کو اختیار فرمایا اور دوسری آیتون کو ترک کیا چنانچہ جب آپ پر سحر کیا گیا تو آپ نے انھین دونوں سورتون کے ذریعہ سے شفا طلب فرمایا واللہ اعلم۔ محمد مرتضیٰ بندوی عفا اللہ عنہ

قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت علی علی فقلت یا امیرالمؤمنین الا تری الناس قد خاضوا فی الاحادیث قال اوقد فعلوها قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنة فقلت ما المخرج منہا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وھو الفصل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم وھو الصراط المستقیم ھو الذی لا تزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنة ولا یشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرة الرد ولا تنقضی عجائبہ ھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی قالوا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعی الیہ ھدی الی صراط مستقیم خذھا الیک یا اعور ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حمزة الزیات واسنادہ مجھول وفی حدیث الحارث مقال **باب** ماجاء فی تعلیم القراٰن **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابوداؤد انبانا شعبة اخبرنی علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبیدة یحدث عن ابی عبدالرحمٰن عن عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القراٰن وعلمہ قال ابوعبدالرحمٰن فذاک الذی اقعدنی مقعدی ھذا وعلم القراٰن فی زمان عثمان حتی بلغ الحجاج بن یوسف ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا بشر بن السری نا سفیان عن علقمة بن مرثد عن ابی عبدالرحمٰن عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم او افضلکم من تعلم القراٰن وعلمہ ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی عبدالرحمٰن بن مھدی وغیر واحد عن سفیان الثوری

کہا اُسنے مین مسجد مین گذرا دیکھا تو کئی لوگ حدیثون مین خوض کر رہے ہین پھر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا اور مین نے کہا یا امیرالمومنین کیا آپ نہین دیکھتے لوگونکو کہ حدیثون مین خوض کر رہے ہین فرمایا حضرت علی نے کیا یہ کر رہے ہین مین نے کہا ہان کہا خبردار مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خبردار جلدی ہے کہ فتنہ ہوگا مین نے کہا اس سے نکلنے کی کیا سبیل ہو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کتاب اللہ اس مین خبر پہلے لوگون کی ہو اور خبر پچھلے لوگون کی اور حکم درمیان تمھارے کا اور وہ کتاب فیصلہ کرنے والی ہو نہین ہو ہزل جو کوئی ترک کرے اُسکو سرکشی سے توڑیگا اسکو اللہ تعالیٰ اور جو کوئی اسکے غیر مین ہدایت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو گمراہ کریگا۔ اور یہ کتاب اللہ کی رسی محکم ہے اور یہ نصیحت ہے حکمت والی اور یہ راستہ مستقیم ہے اور یہ ایسی ہو کہ اس سے حرصین ٹیڑھی نہین ہوتین اور اسکے ساتھ زبانین ملتبس نہین ہوتین۔ اور اس سے عالم لوگ سیر نہین ہوتے اور بہت پڑھنے سے پرانی نہین ہوتین اور اسکے عجائبات منقضے نہین ہوتے۔ یہ ایسی ہے کہ جن اس سے نہ ہٹے جبکہ انھون نے اسکو سنا حتے کہ کہا اُنھون نے ہم نے سنا ہے قرآن عجیب راہ دکھلاتا ہے طرف ہدایت کے سو ہم اسکے ساتھ ایمان لائے ہین۔ جس کسی نے اسکے ساتھ خبر دی تو اُس نے سچ کہا اور جس کسی نے اسکے ساتھ عمل کیا تو اُس نے اجر پایا اور جس کسی نے اس کے ساتھ حکم کیا تو اُس نے عدل کیا اور جو کوئی اسکی طرف بلایا گیا تو اُسنے سیدھی راہ کی طرف ہدایت پائی۔ اس کو اے اعور اپنے ساتھ پکڑلے۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر طریق حمزہ زیات سے اور اسناد اس کی مجہول ہے اور حارث کی حدیث مین کلام ہے **باب** قرآن کی تعلیم کے بیان مین **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے کہا اُسنے سنا مین نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتا تھا ابی عبدالرحمٰن سے اُس نے روایت کی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور اسکو پڑھائے۔ کہا ابوعبدالرحمٰن نے پس اسی سبب نے مجھے اس جگہ مین بٹھلایا ہے یعنی مین نے قرآن کی تعلیم اسی سبب سے اختیار کی ہے۔ اور اُس نے قرآن کی تعلیم حضرت عثمان کے زمانہ مین کی ہے یہانتک کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ ہو پہنچ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُس نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے ابی عبدالرحمٰن سے اُس نے عثمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہتر اور افضل تم مین سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہو عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان ثوری سے

عن علقمة بن مرثد عن ابی عبد الرحمٰن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم وسفیان لا یذکر فیه عن سعد بن عبیدة وقد روی یحییٰ بن سعید القطان هٰذا الحدیث عن سفیان وشعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمٰن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** بذلك محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید عن سفیان و شعبة قال محمد بن بشار وهٰکذا ذکره یحییٰ بن سعید عن سفیان و شعبة غیر مرة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمٰن عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال محمد بن بشار واصحاب سفیان لا یذکرون فیه عن سفیان عن سعد بن عبیدة قال محمد بن بشار وهو اصح **قال** ابو عیسیٰ وقد زاد شعبة فی اسناد هٰذا الحدیث سعد بن عبیدة وکان حدیث سفیان اشبه قال علی بن عبد اللہ قال یحییٰ بن سعید ما احد یعدل عندی شعبة واذا خالفه سفیان اخذت بقول سفیان سمعت ابا عمار یذکر عن وکیع قال شعبة سفیان احفظ منی وما حدثنی سفیان عن احد بشئ فسألته الا وجدته کما حدثنی وفی الباب عن علی وسعد **حدثنا** قتیبة اخبرنا عبد الواحد بن زیاد عن عبد الرحمٰن بن اسحاق عن النعمان بن سعد عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیرکم من تعلم القراٰن وعلمه هٰذا حدیث لا نعرفه من حدیث علی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الا من حدیث عبد الرحمٰن بن اسحاق **باب** ماجاء فی من قرأ حرفا من القراٰن ماله من الاجر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو بکر الحنفی نا الضحاك بن عثمان عن ایوب بن موسیٰ قال سمعت محمد بن کعب القرظی یقول سمعت عبد اللہ بن مسعود یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف

اُس نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے ابی عبدالرحمٰن سے اُسنے عثمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نے اس روایت مین سعد بن عبیدہ کا ذکر نہین کیا اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو سفیان اور شعبہ سے انھون نے علقمہ بن مرثد سے اُس نے سعد بن عبیدہ سے اُس نے ابی عبدالرحمٰن سے اُسنے حضرت عثمانؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے اسکو یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کئی بار انھون نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُس نے ابی عبدالرحمٰن سے اُس نے حضرت عثمانؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے سفیان کے شاگرد نہین ذکر کرتے اس روایت مین یہ بات کہ یہ روایت ہے سفیان سے اُس نے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور وہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور زیادتی کی ہے شعبہ نے اس حدیث کی اسناد مین سعد بن عبیدہ کی اور گویا حدیث سفیان کی بہت اچھی ہے کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کوئی شخص میرے نزدیک شعبہ کے برابر نہین کہ جب اس کی سفیان مخالفت کرے تو مین قول سفیان کا پکڑتا ہون سنا مین نے ابا عمار سے کہ ذکر کرتا تھا وکیع سے کہ کہا شعبہ نے سفیان مجھسے حافظہ مین زیادہ ہے اور جو حدیث مجھے سفیان نے کسی سے بیان کی ہے پھر مین نے اس سے اسکا سوال کیا تو اسی طرح ہی پایا جیسا کہ اُس نے مجھے حدیث کی تھی اور اس باب مین روایت ہے حضرت علیؓ اور سعدؓ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو عبدالواحد بن زیاد نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے اُس نے نعمان بن سعد سے اُس نے علیؓ بن ابی طالب سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم بواسطہ علی کے نبی صلعم سے مگر طریق عبدالرحمٰن بن اسحاق سے **باب** اس شخص کے بیان مین جو قرآن مجید سے ایک حرف پڑھے تو اُس کے واسطے کیا اجر ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہم سے ضحاک بن عثمان نے ایوب بن موسیٰ سے کہا اُس نے سنا مین نے محمد بن کعب قرظی سے کہ کہتا سنا مین نے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی ایک حرف کتاب اللہ سے پڑھے تو اُسکے واسطے بدلے اُسکے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی اسکی دس حصونکے برابر ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے

هٰذا حديث حسن صحيح غريب من هٰذا الوجه سمعت قتيبة بن سعيد يقول بلغني ان محمد بن كعب القرظي ولد في حيٰوة النبي صلى الله عليه وسلم ويروى هٰذا الحديث من غير هٰذا الوجه عن ابن مسعود رواه ابو الاحوص عن عبد الله بن مسعود فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم عن ابن مسعود ومحمد بن كعب القرظي يكنى ابا حمزة **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيئ صاحب القرآن يوم القيٰمة فيقول يا رب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يا رب ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل اٰية حسنة هٰذا حديث حسن **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عاصم بن بهدلة عن ابي صالح عن ابي هريرة نحوه ولم يرفعه وهٰذا اصح عندنا من حديث عبد الصمد عن شعبة **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن ليث بن ابي سليم عن زيد بن ارطاة عن ابي امامة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد في شيء افضل من ركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام في صلاته وما تقرب العباد الى الله عز وجل بمثل ما خرج منه قال ابو النضر يعني القرآن هٰذا حديث غريب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه وبكر بن خنيس قد تكلم فيه ابن المبارك وتركه في اٰخر عمره **باب حدثنا** احمد بن منيع نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي ليس في جوفه شيئ من القرآن كالبيت الخرب هٰذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الحفري وابو نعيم عن سفيان عن عاصم بن ابي النجود عن زر عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقال

یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے سنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتا مجھے یہ خبر پہونچی کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہوا ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن مسعود سے مروی ہی روایت کیا ہے اسکو ابو الاحوص نے عبد اللہ بن مسعود سے سو بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو ابن مسعود پر ہی موقوف کیا ہے اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابا حمزہ ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ رضؓ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قرآن قیامت کے دن اپنے صاحب کے پاس آویگا اور کہے گا اے رب میرے اسکو عمدہ لباس پہنا تو اُسکو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا اے رب میرے زیادہ دے اسکو پھر عزت کا لباس پہنایا جائیگا پھر کہیگا اے رب میرے راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے - پھر اس سے کہا جائیگا پڑھ اور چڑھ یعنے آیت آیت پڑھتا جا اور بلند درجے پر چڑھتا جا اور ہر ایک کے بدلے نیکی زیادہ کی جائیگی - یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اُسنے عاصم بن بہدلہ سے اُسنے ابی صالح سے اُس نے ابی ہریرہ رضؓ سے ۔ مثل اسکے اور اسکو اُس نے مرفوع نہین کیا - اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے حدیث عبد الصمد سے جو راوی ہی شعبہ سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن خنیس نے لیث بن ابی سلیم سے اُسنے زید بن ارطاۃ سے اُسنے ابی امامہ سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان ف۱ لگاتا اللہ تعالے واسطے کسی بندے کے کسی چیز مین زیادہ ان دو رکعتون سے کہ پڑھے ان کو - اور نیکی آدمی کے سر پڑ ڈالی جاتی ہے جبتک نماز مین ہو - اور نہین قریب ہوتے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف مثل اسکے کہ نکلا ہے اُس سے کہا ابو النضر نے یعنے قرآن جسقدر قرآن سے پروردگار کا قرب ہوتا ہے ویسا کسی اور چیز سے نہین ہوتا - یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے - اور بکر بن خنیس کے حق مین ابن مبارک نے کلام کیا ہے اور آخر امر مین اسکو ترک کر دیا ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس رضؓ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ آدمی کہ جسکے پیٹ مین کچھ بھی قرآن سے نہ ہو تو وہ مثل گھر خراب کے ہی - یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری اور ابو نعیم نے سفیان سے اُسنے عاصم بن ابی النجود سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جاوے گا

ف۱ [illegible] احسان سے بندہ کیطرف رجوع کرتا ہے واللہ اعلم ۱۲ ابو سعید بندوی عفا اللہ عنہ

يعنى لصاحب القرآن اقرأ وارق ورتل كما كنت ترتل فى الدنيا فان منزلتك عند اٰخر اٰية تقرأبها هٰذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدى عن سفيان عن عاصم بهٰذا الاسناد نحوه **باب حدثنا** عبد الوهاب
الوراق البغدادى نا عبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريج عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن انس بن مالك قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على اجور امتى حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد وعرضت على
ذنوب امتى فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او اٰية اوتيها رجل ثم نسيها هٰذا حديث غريب لا نعرفه
الا من هٰذا الوجه وذاكرت به محمد بن اسمٰعيل فلم يعرفه واستغربه قال محمد ولا اعرف للمطلب بن عبد الله بن
حنطب سماعا من احد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم الا قوله حدثنى من شهد خطبة النبى صلى الله عليه
وسلم وسمعت عبد الله بن عبد الرحمٰن يقول لا نعرف للمطلب سماعا من احد من اصحاب النبى صلى الله عليه
وسلم قال عبد الله وانكر على بن المدينى ان يكون المطلب سمع من انس **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا
ابو احمد نا سفيان عن الاعمش عن خيثمة عن الحسن عن عمران بن حصين انه مر على قارئ يقرأ ثم سأل فاسترجع
ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قرأ القرآن فليسأل الله به فانه سيجئ اقوام يقرؤن القرآن
يسألون به الناس وقال محمود هٰذا خيثمة البصرى الذى روى عنه جابر الجعفى وليس هو خيثمة بن عبد الرحمٰن هٰذا
حديث حسن وخيثمة هٰذا شيخ بصرى يكنى ابا نصر قد روى عن انس بن مالك احاديث وقد روى جابر الجعفى عن
خيثمة هٰذا ايضا **حدثنا** محمد بن اسمٰعيل الواسطى نا وكيع نا ابو فروة يزيد بن سنان عن ابى المبارك عن صهيب

واسطے صاحب قرآن کے کہ پڑھ اور چڑھ اور آہستگی سے پڑھ جیسا کہ تو دنیا مین آہستگی سے پڑھتا تھا اسلئے کہ تیری جگہ آخر آیت کے
پاس ہے کہ تو جسکو پڑھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان
سے اُس نے عاصم سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے **باب حدیث** کی ہم سے عبد الوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی
ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز نے ابن جریج سے اُسنے مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے نیک اعمال میرے آگے پیش کیے گئے حتے کہ پلیدی کہ جسکو آدمی مسجد سے نکالے اور میری امت
کے گناہ میرے آگے پیش کیے گئے سو مین نے کوئی گناہ زیادہ تر اس سے نہین دیکھا کہ کسی مرد کو کوئی سورت قرآن سے یا کوئی آیت
اس مین سے آتی ہو پھر اُسنے اسکو بھلا دیا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے اور مین نے اس حدیث کا
مذاکرہ محمد بن اسمٰعیل سے کیا تو اُسنے اس کو نہ پہچانا اور اس کو غریب جانا۔ کہا محمد نے نہین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کا سماع کسی شخص
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے نہین پہچانتا مگر اس کا یہ قول کہ حدیث کی مجھے اس شخص نے کہ حاضر ہوا خطبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور سنا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے کہ کہتا نہین پہچانتے ہم مطلب کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے۔ کہا عبد اللہ
نے اور علی بن مدینی نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ مطلب نے انس سے سماع کیا ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمران بن حصین سے
کہ وہ ایک قاری پر گذرا کہ وہ پڑھتا تھا پھر اُس نے سوال کیا پھر اُسنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی قرآن پڑھے اور اس کے ساتھ اللہ تعالے سے سوال کرے تو وہ ایسے لوگون کے ساتھ آئیگا
جو قرآن پڑھتے ہین اور اس کے ساتھ لوگونسے سوال کرتے ہین۔ اور کہا محمود نے یہ خیثمہ بصری وہ شخص ہے کہ جس سے جابر جعفی نے
روایت کی ہے اور یہ خیثمہ بن عبد الرحمٰن نہین ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور خیثمہ یہ شیخ بصری ہے کنیت اس کی ابا نصر ہے اور اُس نے
انس بن مالک سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ اور جابر جعفی نے بھی اس خیثمہ سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل
واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو فروہ یعنے یزید بن سنان نے ابی المبارک سے اُس نے صہیب سے

ف انا للہ اُسنے اس مصیبت پر کہا کہ لوگون سے قرآن کے ساتھ سوال کرتا ہون یا اسوجہ سے کہ عمران نے میری یہ بری حالت دیکھی ہے کہ قرآن سے حاجات دینی اور دنیوی طلب

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اٰمن بالقراٰن من استحل محارمه وقد روی محمد بن یزید بن سنان عن ابیه هٰذا الحدیث فزاد فی هٰذا الاسناد عن مجاهد عن سعید بن المسیب عن صهیب ولا یتابع محمد بن یزید علی روایته وهو ضعیف وابو المبارك رجل مجهول هٰذا حدیث لیس اسناده بذاك وقد خولف وکیع فی روایته وقال محمد ابو فروة یزید بن سنان الرهاوی لیس بحدیثه بأس الا روایة ابنه محمد عنه فانه یروی عنه مناکیر حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الجاهر بالقراٰن کالجاهر بالصدقة والمسر بالقراٰن کالمسر بالصدقة هٰذا حدیث حسن غریب ومعنی هٰذا الحدیث ان الذی یسر بقراءة القراٰن افضل من الذی یجهر بقراءة القراٰن لان صدقة السر افضل عند اهل العلم من صدقة العلانیة وانما معنی هٰذا عند اهل العلم لکی یامن الرجل من العجب لان الذی یسر بالعمل لا یخاف علیه العجب ما یخاف علیه فی العلانیة **باب حدثنا** صالح بن عبد الله نا حماد بن زید عن ابی لبابة قال قالت عائشة کان النبی صلی الله علیه وسلم لا ینام حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر هٰذا حدیث حسن غریب وابو لبابة هٰذا شیخ بصری قد روی عنه حماد بن زید غیر حدیث ویقال اسمه مروان حدثنا بذلك محمد بن اسمٰعیل فی کتاب التاریخ **حدثنا** علی بن حجر نا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن ابی بلال عن عرباض بن ساریة انه حدثه ان النبیّ صلی الله علیه وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد یقول ان فیهن

کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ جسنے اسکے محارم کو حلال جانا - اور روایت کیا ہے محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے اس حدیث کو اور اسکی اسناد مین یہ زیادتی کی ہے کہ یہ روایت ہے مجاہد سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اس نے صہیب سے اور محمد بن یزید کا تابع کوئی اسکی روایت پر نہین ہوا اور وہ ضعیف ہے - اور ابو مبارک مجہول آدمی ہے اس حدیث کی اسناد لائق نہین ہے - اور وکیع اپنی روایت مین خلاف کیا گیا ہے - اور کہا محمد نے ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی اسکی حدیث کے ساتھ کوئی خوف نہین مگر اس کے بیٹے محمد کی روایت سے اسلئے کہ یہ اس سے منکر روایت بیان کرتا ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بلند[1] پڑھنے والا قرآن کا مثل ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے - اور پوشیدہ پڑھنے والا قرآن کا مثل پوشیدہ دینے والے صدقہ کے ہے - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور معنے اس حدیث کے یہ ہین کہ جو شخص قرارت قرآن کی آہستہ پڑھتا ہے وہ افضل ہے اس شخص سے جو قرأت قرآن کی بلند آواز سے پڑھتا ہے - اسلئے کہ پوشیدہ صدقہ دینا اہل علم کے نزدیک افضل ہے علانیہ صدقہ دینے سے - اور یہ معنی اہل علم کے نزدیک اسواسطے ہین کہ تا آدمی کبر اور ریا سے امن مین رہے اسلئے کہ جو شخص کوئی کام پوشیدہ کرتا ہے - اسپر کبر کا اسقدر خوف نہین جسقدر کہ علانیہ کام کرنیوالے کے حق مین ہے - **باب حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُسنے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہانتک کہ سورت بنی اسرائیل اور زمر پڑھ لیتے - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور ابو لبابہ یہ شیخ بصری ہے - اور اس سے حماد بن زید نے کئی حدیثین روایت کی ہین - اور کہا گیا ہے کہ نام اس کا مروان ہے - حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ مین **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُس نے خالد بن معدان سے اُس نے عبد اللہ بن ابی بلال سے اُسنے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ اُسنے حدیث کی ہے اسکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے سورتین مسبحات[2] پڑھتے تھے - فرماتے کہ ان مین

[1] بلند آواز سے ممانعت اس شخص کیواسطے ہے جسکو ریا کا خوف ہو نہ دوسرے کیواسطے مگر درمیانی آواز سے پڑھنا یہ سب سے افضل ہے جیساکہ حدیث بخاری کی اسپر دال ہے کہ ایک روز آنحضرت رات کو سیر کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر اور عمر کو اپنے اپنے گھر وںمین قرآن پڑھتے دیکھا حضرت ابو بکر صدیق بہت آہستہ پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر نہایت بلند آواز سے آنحضرت نے فرمایا اے ابو بکر اسقدر آہستہ مت پڑھ کچھ آواز بلند کرو اور حضرت عمر سے کہا کہ تم اتنا پکار کر نہ پڑھو کچھ آواز آہستہ کرو ۱۲ [2] مسبحات وہ سورتین ہین جو سبحان اور سبح اور یسبح و سبح بصیغہ امر سے شروع ہوتی ہین ۱۲

اخبرنا

آیۃ خیر من الف آیۃ هٰذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد الزبیری نا خالد بن طهمان ابو العلاء الخفاف ثنی نافع بن ابی نافع عن معقل بن یسار عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال من قال حین یصبح ثلاث مرات اعوذ باللّٰه السمیع العلیم من الشیطان الرجیم و قرأ ثلاث آیات من آخر سورة الحشر وکل اللّٰه به سبعین الف ملک یصلون علیه حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شهیدا ومن قالها حین یمسی کان بتلک المنزلة هٰذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هٰذا الوجه **باب** ما جاء کیف کانت قراءة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عبد اللّٰه بن عبید اللّٰه بن ابی ملیکة عن یعلی بن مملک انه سأل ام سلمة زوج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن قراءة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وصلاته فقالت وما لکم وصلاته وکان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءته فاذا هی تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا هٰذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث لیث بن سعد عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مملک عن ام سلمة وقد روی ابن جریج هٰذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یقطع قراءته وحدیث اللیث اصح **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن معاویة بن صالح عن عبد اللّٰه بن ابی قیس قال سألت عائشة عن وتر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کیف کان یوتر من اول اللیل ام من آخره فقالت کل ذلک قد کان یصنع ربما اوتر من اول اللیل وربما اوتر من آخره قلت الحمد للّٰه الذی جعل فی الامر سعة فقلت کیف کان قراءته اکان یسر بالقراءة ام یجهر قالت کل ذلک کان یفعل قد کان ربما اسر وربما جهر قال فقلت الحمد للّٰه الذی جعل فی الامر سعة قال قلت فکیف کان یصنع فی الجنابة اکان یغتسل قبل ان ینام ام ینام قبل ان یغتسل

ایک آیت ہی کہ وہ بہتر ہے ہزار آیت سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن طہمان یعنی ابو العلاء خفاف نے کہا حدیث کی مجھے نافع بن ابی نافع نے معقل بن یسار سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی صبح کے وقت تین بار یہ کہے اعوذ باللہ الخ یعنے مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان مردود سے اور تین آیتین آخر سورہ حشر سے پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے موکل کر دیتا ہے کہ شام تک اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہین اور اگر وہ اس دن مین مرا تو شہید ہو کر مرے گا اور جو کوئی اسکو شام کے وقت کہے وہ بھی اسی مرتبہ پر ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کس طرح تھی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عبد اللہ بن عبید اللہ ابن ابی ملیکہ سے اُس نے یعلی بن مملک سے یہ کہ اُس نے حضرت ام سلمہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے آن حضرت کی قرارت اور نماز کی بابت سوال کیا سو کہا اُس نے کیا ہے تمکو اور نماز ان کی کو نماز پڑھتے پھر سو رہتے جسقدر کہ نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اسقدر کہ سوتے پھر سوتے اسقدر کہ نماز پڑھتے یہانتک کہ صبح ہوتی ۔ پھر حضرت ام سلمہ نے آن حضرت کی قرارت کی صفت بیان کی تو اُنھون نے بیان کیا کہ قرارت آپ کی تفسیروار حرف حرف تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق لیث بن سعد سے جو راوی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی یعلی بن مملک سے اُس نے ام سلمہ سے اور روایت کیا ہے ابن جریج نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلعم اپنی قرارت کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے ۔ اور حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُسنے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُسنے مین نے حضرت عائشہ رض سے رسول اللہ صلعم کے وترون کی بابت سوال کیا کہ کس طرح وتر پڑھتے تھے کیا اول رات مین یا آخر رات مین تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ اُن دونون وقتون مین سے ہر ایک وقت مین پڑھتے تھے کبھی پہلی رات مین وتر پڑھتے تھے کبھی آخر رات مین مین نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین مین فراخی کی ہے پھر مین نے کہا آپ کی قرارت کا کیا حال تھا کیا آہستہ قرارت پڑھتے تھے یا اونچی کہا اُسنے ہر ایک طرح پڑھتے تھے کبھی آہستہ پڑھتے تھے کبھی اونچی کہا اُسنے مین نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین مین فراخی کی ہے کہا اُسنے مین نے کہا آنحضرت جنابت مین کس طرح کرتے تھے کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل کرنیسے پہلے سو رہتے تھے

ای من قوله هو اللّٰه الذی لا اله الا هو عالم الغیب الی آخر السورة ۱۲

قالت کل ذلك قد کان یفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا محمد بن کثیر نا اسرائیل انا عثمان بن المغیرة عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم قد یعرض نفسه بالموقف فقال الا رجل یحملنی الی قومه فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب حدثنا** محمد بن اسمٰعیل نا شهاب بن عباد العبدی نا محمد بن الحسن بن ابی یزید الهمدانی عن عمرو بن قیس عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرب تبارك وتعالیٰ من شغله القراٰن عن ذکری ومسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه هذا حدیث حسن غریب **ابواب القرءات** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بسم الله الرحمٰن الرحیم **حدثنا** علی بن حجر نا یحیی بن سعید الاموی عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقطع قراءته یقرأ الحمد لله رب العالمین ثم یقف الرحمٰن الرحیم ثم یقف وکان یقرأها ملك یوم الدین هذا حدیث غریب وبه یقرأ ابو عبید ویختاره هکذا روی یحیی بن سعید الاموی وغیره عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن ام سلمة ولیس اسناده بمتصل لان اللیث بن سعد روی هذا الحدیث عن ابن ابی ملیکة عن یعلی بن مملك عن ام سلمة انها وصفت قراءة النبی صلی الله علیه وسلم حرفا حرفا وحدیث اللیث اصح ولیس فی حدیث اللیث وکان یقرأ ملك یوم الدین **حدثنا** ابو بکر محمد بن ابان نا ایوب بن سوید الرملی عن یونس بن یزید عن الزهری

کہا حضرت عائشہ رضؓ نے ہر ایک طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی صرف وضو کر کے سو رہتے مین نے کہا سب حمد واسطے اللہ کے کہ جس نے دین مین فراخی کی ہے - یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن مغیرہ نے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو موقف (یہ جگہ ہے مکہ معظمہ مین جہان آدمی حج مین کھڑے ہوتے ہین) مین پیش کرتے تھے اور فرماتے تھے آیا کوئی آدمی ہے کہ مجھے اپنی قوم کی طرف لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اللہ تعالیٰ کا کلام پہونچانے سے روک دیا ہے - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے شہاب بن عباد عبدی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے عمرو بن قیس سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ جس شخص کو قرآن مجید میرے ذکر[ع] اور سوال سے مشغول رکھے دیتا ہون مین اسکو زیادہ اس سے کہ دیتا ہون سوال کرنے والون کو اور فضیلت کلام آلٰہی کی تمام کلامو نپر مثل فضیلت اللہ کے ہے اپنی پیدائش پر - یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب** قرائتون کے بیان مین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید اموی نے ابن جریج سے اُس نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ رضؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرارت کو علٰحدہ علٰحدہ کرتے تھے پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے الرحمٰن الرحیم پھر ٹھہر جاتے - اور پڑھتے تھے ملک یوم الدین - یہ حدیث غریب ہے اور ساتھ اُسی کے پڑھتا تھا ابو عبیدہ اور اسی کو اختیار کرتا تھا - اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے ابن جریج سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے ام سلمہ سے اور اس کی اسناد[ف] متصل نہین کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُس نے یعلی بن مملک سے اُس نے ام سلمہ سے یہ کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کی صفت کی کہ وہ ایک ایک حرف تھی - اور حدیث لیث کی صحیح ہے اور حدیث لیث مین یہ الفاظ نہین کہ پڑھتے تھے ملک یوم الدین **حدیث** کی ہم سے ابو بکر یعنے محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب بن سوید رملی نے یونس بن یزید سے اُسنے زہری سے

ف متصل نہین کیونکہ یہ روایت لیث کی جو ام سلمہ سے روایت ہے وہ بواسطہ دو آدمی کے ہے یعنے ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک کے اور یہ روایت جو مذکور ہوئی ہے اسمین درمیان ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے کوئی راوی نہین ہے ۱۲ ع یعنی جو شخص قرآت قرآن مجید مین مشغول ہوا اور اسکو ذکر و دعا و سوال کا موقع نہ ملا تو اللہ تعالیٰ اسکو اس کے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابابکر وعمر واراہ قال وعثمان کانوا یقرؤن مالک یوم الدین ھٰذا حدیث غریب لانعرفہ من حدیث الزھری عن انس بن مالک الا من حدیث ھٰذا الشیخ ایوب بن سوید الرملی وقد روی بعض اصحاب الزھری ھٰذا الحدیث عن الزھری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابابکر وعمر کانوا یقرؤن مالک یوم الدین وروی عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابابکر وعمر کانوا یقرؤن مالک یوم الدین **حدثنا** ابوکریب نا ابن المبارک عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید عن الزھری عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان النفس بالنفس والعین بالعین قال سوید بن نصر انا ابن المبارک عن یونس بن یزید بھٰذا الاسناد نحوہ **حدثنا** سوید بن نصر نا ابن المبارک عن یونس بن یزید بھٰذا الاسناد نحوہ وابو علی بن یزید ھو اخو یونس بن یزید وھٰذا حدیث حسن غریب قال محمد تفرد ابن المبارک بھٰذا الحدیث عن یونس بن یزید وھٰکذا قرأ ابو عبید والعین بالعین اتباعا لھٰذا الحدیث **حدثنا** ابوکریب نا رشدین بن سعد عن عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم عن عتبۃ بن حمید عن عبادۃ بن نسی عن عبد الرحمٰن بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ھل تستطیع ربک ھٰذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد ولیس اسنادہ بالقوی ورشدین بن سعد وعبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی یضعفان فی الحدیث **حدثنا** حسین بن محمد البصری نا عبد اللہ بن حفص نا ثابت البنانی عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأھا انہ عمل غیر صالح ھٰذا حدیث قد رواہ غیر واحد عن ثابت البنانی نحو ھٰذا وھو حدیث ثابت البنانی وقد روی ھٰذا الحدیث ایضا عن شھر بن حوشب عن اسماء بنت یزید وسمعت عبد بن حمید یقول اسماء بنت یزید ھی ام سلمۃ الانصاریۃ

اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابابکر اور عمر (راوی کہتا ہے) اور مین گمان کرتا ہون کہ کہا ہے اور عثمان پڑھتے تھے مالک یوم الدین یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے جو راوی ہین انس بن مالک سے مگر طریق اسی شیخ سے جو ایوب بن سوید رملی ہین۔ اور بعض اصحاب زہری نے زہری سے یہ حدیث اس طرح روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔ اور روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اُس نے ابی علی بن یزید سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعین۔ کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے یونس بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور ابو علی بن یزید وہ بھائی یونس بن یزید کا ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد نے متفرد ہوا ہے ابن مبارک ساتھ اس حدیث کے یونس بن یزید سے۔ اور ایسا ہی پڑھا ہے ابو عبیدہ نے والعین بالعین واسطے اتباع اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے اُسنے عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم سے اُسنے عتبہ بن حمید سے اُسنے عبادہ بن نسی سے اُسنے عبد الرحمٰن بن غنم سے اُسنے معاذ بن جبل رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہل تستطیع ربک یہ حدیث غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور اسکی اسناد قوی نہین۔ اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونون حدیث مین ضعیف ہین **حدیث** کی ہم سے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن حفص نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بنانی نے شہر بن حوشب سے اُسنے ام سلمہ رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو یون پڑھتے تھے انہ عَمِلَ غیر صالح۔ اس حدیث کو کئی ایک لوگون نے ثابت بنانی سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے اور مروی ہے یہ حدیث بھی بواسطہ شہر بن حوشب کے اسماء بنت یزید سے اور سنا مین نے عبد بن حمید سے کہ کہتا اسماء بنت یزید یہ ام سلمہ انصاریہ ہی

ع۵ یعنی عمل صیغہ ماضی بیضاوی نے کہا کہ کسائی اور یعقوب نے پڑھا ان عمل غیر صالح ۱۲

کلا الحدیثین عندی واحد وقد روی شهر بن حوشب غیر حدیث عن ام سلمة الانصاریة وهی اسماء بنت یزید و قد روی عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحو هذا حدثنا ابو بکر بن نافع البصری نا امیة بن خالد نا ابو الجاریة العبدی عن شعبة عن ابی اسحٰق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قرأ قد بلغت من لدنی عذرا مثقلة هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وامیة بن خالد ثقة و ابو الجاریة العبدی شیخ مجهول ولا نعرف اسمه حدثنا یحییٰ بن موسیٰ نا معلیٰ بن منصور عن محمد بن دینار عن سعد بن اوس عن مصدع ابی یحییٰ عن ابن عباس عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قرأ فی عین حمئة هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه والصحیح ما روی عن ابن عباس قراءته ویروی ان ابن عباس وعمرو بن العاص اختلفا فی قراءة هذه الآیة وارتفعا الی کعب الاحبار فی ذلک فلو کانت عنده روایة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم لاستغنی بروایته ولم یحتج الی کعب حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن سلیمان الاعمش عن عطیة عن ابی سعید قال لما کان یوم بدر ظهرت الروم علی فارس فاعجب ذلک المؤمنین فنزلت الٓمٓ غلبت الروم الی قوله یفرح المؤمنون قال ففرح المؤمنون بظهور الروم علی فارس هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه ویقرأ غَلَبت وغُلِبت یقول کانت غُلِبت ثم غَلَبت هکذا قرأ نصر بن علی غَلَبت حدثنا محمد بن حمید الرازی نا نعیم بن میسرة النحوی عن فضیل بن مرزوق عن عطیة العوفی عن ابن عمر انه قرأ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم خلقکم من ضَعف فقال من ضُعف حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن هارون عن فضیل بن مرزوق نحوه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث فضیل بن مرزوق حدثنا محمود بن غیلان نا احمد بن الزبیری نا سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود

یہ دونون حدیثین میرے نزدیک ایک ہی ہین۔ اور شہر بن حوشب نے سوائے اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی ہے اور یہ اسماء بنت یزید ہے اور مروی ہے بواسطہ عائشہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہم سے ابو بکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہم سے امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الجاریہ عبدی نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباسؓ سے اُسنے ابی بن کعبؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پڑھا آپ نے قد بلغت من لدنی عذرا یعنی بضم دال مثقلہ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور امیہ بن خالد ثقہ ہے۔ اور ابو الجاریہ عبدی یہ شیخ مجہول ہی اور ہم اسکے نام کو نہین جانتے۔ حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن منصور نے محمد بن دینار سے اُس نے سعد بن اوس سے اُسنے مصدع ابی یحیی سے اُسنے ابن عباسؓ سے اُسنے ابی بن کعبؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فی عین حمئۃ۔ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہی ہے جو ابن عباس سے آپ کی قرارت مروی ہے۔ اور مروی ہی کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اس آیت کی قرارت مین اختلاف کیا ہے۔ اور اس جھگڑے مین کعب الاحبار کیطرف گئے۔ پس اگر اسکے پاس کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی تو اپنی روایت کے ساتھ مستغنی ہوتا اور کعب کی طرف حاجت نہ پڑتی حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے سلیمان اعمش سے اُسنے عطیہ سے اسنے ابی سعید سے کہا اُس نے جب بدر کا دن ہوا تو روم نے فارس پر غلبہ پایا تو اس بات نے مؤمنون کو تعجب مین ڈالا پس یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم الی قولہ یفرح المؤمنون کہا راوی نے پس مؤمن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر بہت خوش ہوے یہ حدیث اسوجہ سے حسن غریب ہے اور پڑھا جاتا ہی غلبت بالفتح و غلبت بالضم کہتا ہے پہلے تو روم مغلوب ہوا پھر غالب ہوا ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے یعنے غلبت بالفتح حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہم سے نعیم بن میسرہ نحوی نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ عوفی سے اُسنے ابن عمرؓ سے یہ کہ پڑھا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خلقکم من ضعف یعنے بفتح ضاد سو فرمایا آپ نے ضعف بضم ضاد حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے فضیل بن مرزوق سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضیل بن مرزوق سے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے اُس نے اسود

بن يزيد عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فهل من مدكر هذا حديث حسن صحيح
حدثنا بشر بن هلال الصواف البصرى نا جعفر بن سليمان الضبعى عن هارون الاعور عن بديل عن عبد الله بن شقيق
عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فروح وريحان وجنة نعيم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من
حديث هارون الاعور حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال قدمنا الشام فاتانا
ابو الدرداء فقال افيكم احد يقرأ على قراءة عبد الله قال فاشاروا الى فقلت نعم قال كيف سمعت عبد الله يقرأ هذه الاية والليل
اذا يغشى قال قلت سمعته يقرأها والليل اذا يغشى والذكر والانثى فقال ابو الدرداء وانا والله هكذا سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يقرأها وهؤلاء يريدونى ان اقرأها وما خلق فلا اتابعهم هذا حديث حسن صحيح وهكذا قراءة عبد الله
بن مسعود والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن ابى اسحق
عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال اقرأنى رسول الله صلى الله عليه وسلم انى انا الرزاق ذو القوة
المتين هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو زرعة والفضل بن ابى طالب وغير واحد قالوا نا الحسن بن بشر عن
الحكم بن عبد الملك عن قتادة عن عمران بن حصين ان النبى صلى الله عليه وسلم قرأ وترى الناس سكارى وما هم
بسكارى هذا حديث حسن وهكذا روى الحكم بن عبد الملك عن قتادة ولا نعرف لقتادة سماعا من احد من اصحاب
النبى صلى الله عليه وسلم الا من انس وابى الطفيل وهذا عندى مختصر انما يروى عن قتادة عن الحسن عن عمران
بن حصين قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى سفر فقرأ يا ايها الناس اتقوا ربكم الحديث بطوله وحديث الحكم
بن عبد الملك عندى مختصر من هذا الحديث حدثنا

بن یزید سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فھل من مدکر - یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے بشر
بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ہارون اعور سے اُسنے بدیل سے اُسنے عبد اللہ بن شقیق سے اُسنے عائشہ رض
سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے فروح وریحان وجنۃ نعیم - یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر
طریق ہارون اعور سے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے ابراہیم سے اُس علقمہ سے کہا اُسنے ہم
شام مین آئے پس ہمارے پاس ابو الدرداء رض آیا اور کہنے لگا کیا تم مین کوئی شخص ہے جو قرارت عبد اللہ کی مجھپر پڑھے کہا اُس نے سو لوگون
نے میری طرف اشارت کی پس مین نے کہا ہان کہا ابو الدرداء نے تو نے عبد اللہ کو کسطرح یہ آیت پڑھتے سنا واللیل اذا یغشے کہا اُسنے
مین نے کہا مین نے اُس سے سنا ہے کہ اس طرح پڑھتا تھا واللیل اذا یغشے والذکر والانثی پس کہا ابو الدرداء نے اور مجھے بھی قسم ہے اللہ
کی ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو پڑھتے سنا ہے اور یہ لوگ ارادہ کرتے ہین کہ مین اسکو یون پڑھون وما خلق سو مین انکی
تابعداری نہین کرونگا - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی ہے قرارت عبد اللہ بن مسعود کی واللیل اذا یغشے والنہار اذا تجلی والذکر والانثی
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے اسرائیل سے اُس نے ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمٰن بن یزید سے
اُسنے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہا اُس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین[ع] یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہمسے ابو زرعہ اور فضل بن ابی طالب اور کئی اور لوگون نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہم سے حسن بن بشر نے اُس نے حکم
بن عبد الملک سے اُس نے قتادہ سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری
یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے اور ہم قتادہ کا سماع کسی صحابی سے نہین جانتے مگر انس
اور ابی الطفیل سے - اور یہ حدیث میرے نزدیک مختصر ہے اس لئے کہ یہ مروی قتادہ سے ہے اُسنے روایت کی حسن سے اُس نے عمران
بن حصین رض سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے تو آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الحدیث اور حدیث حکم
بن عبد الملک کی میرے نزدیک مختصر ہے اس حدیث سے حدیث کی ہم سے

ع ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین قرأت متواترہ ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور قال سمعت ابا وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بئسما لاحدهم
ولاحدکم ان یقول نسیت اٰیة کیت وکیت بل هو نسی فاستذکروا القراٰن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من صدور
الرجال من النعم من عقله هٰذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان القراٰن انزل علی سبعة احرف **حدثنا** احمد بن
منیع نا الحسن بن موسیٰ نا شیبان عن عاصم عن زر بن حبیش عن ابی بن کعب قال لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرئیل
فقال یا جبرئیل انی بعثت الی امة امیین منهم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریة والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط قال یا محمد
ان القراٰن انزل علی سبعة احرف وفی الباب عن عمر وحذیفة بن الیمان وابی هریرة وام ایوب وهی امرأة ابی ایوب الانصاری وسمرة
وابن عباس وابی جهیم بن الحارث بن الصمة هٰذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابی بن کعب من غیر وجه **حدثنا** الحسن بن
علی الخلال وغیر واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن عروة بن الزبیر عن المسور بن مخرمة وعبد الرحمٰن بن عبد القاری
اخبراه انهما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بهشام بن حکیم بن حزام وهو یقرأ سورة الفرقان فی حیوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم
فاستمعت قراءته فاذا هو یقرأ علی حروف کثیرة لم یقرأنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فکدت اساوره فی الصلوٰة فنظرت حتی سلم
فلما سلم لببته بردائه فقلت من اقرأک هٰذه السورة التی سمعتک تقرأها فقال اقرأنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت له

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے کہا سنا مین نے ابا وائل سے اُسنے عبد اللہ سے اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بری بات ہے ان مین سے ہر ایک کے لئے یا تم مین سے ہر ایک کے لئے کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی
بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا۔ اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو پس قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ قرآن مردونکے
سینون سے جلد نکل جاتا ہے اُن اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیّون سے چھوٹ بھاگین۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس
بیان مین کہ قرآن سات لغات پر ف۲ نازل ہوا ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے
شیبان نے عاصم سے اُس نے زر بن حبیش سے اُس نے ابی بن کعب رضؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو
ملے پس فرمایا آپ نے اے جبرئیل مین امت ناخواندہ کیطرف بھیجا گیا ہون ان مین سے عورتین بوڑھی اور مرد بوڑھے اور لڑکے اور لڑکیان ہین
اور وہ مرد کہ کبھی جس نے کتاب پڑھی ہی نہین کہا جبرئیل نے اے محمد بیشک قرآن ف۳ سات لغات پر نازل ہوا ہے۔ اور اس باب مین روایت
ہے عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے اور یہ عورت ابی ایوب انصاری کی ہی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہیم
بن حارث بن صمۃ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے ابی بن کعب سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن
بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنھون نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُس نے عروہ بن زبیر سے اُسنے
مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری سے خبر دی ان دونون نے اسکو یہ کہ سنا ان دونون نے عمر بن خطاب سے کہ کہتے مین
ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس گذرا اس حالت مین کہ وہ سورۂ فرقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پڑھ رہا تھا سو مین نے
اس کی قرارت سنی اور وہ کئی اتنی لغات پر پڑھتا تھا کہ مجھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پڑھائی تھین سو مین نماز مین ہی اسکے
ساتھ لڑائی کرنے کے قریب تھا سو مین نے نظر کی حتی کہ اُس نے سلام پھیرا سو جب اُس نے سلام پھیرا تو مین نے اس کی چادر اسکے گلے
مین ڈال لی پس مین نے اس سے کہا کہ کسنے تجھے یہ سورت جو مین نے تجھ کو پڑھتے سنا ہے پڑھائی ہے سو کہا اُس نے مجھے رسول اللہ
صلعم نے پڑھائی ہے مین نے اس سے کہا

ف۱ اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے۔ اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک
غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کی دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت
برباد نہ ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نہ جانے۔ اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اسطرح نہ کہے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور
خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے ۱۲ ف۲ سات لغات کے یہ معنی ہین کہ قرآن مین سات لغات عرب کے موجود ہین یعنے زبان قریش وہذیل وہوازن ویمن وغیرہ یہ معنی نہین کہ
ایک حرف مین سات لغات ہین کیونکہ بعض لغات قرآن مین ایسے ہین جو سترہ لغات پر موجود ہین جیسا کہ مالک یوم الدین مین اور عبد الطاغوت مین ۱۲ ف۳ شیخ طحاوی نے
فرمایا کہ سات لغات ابتدا امر مین تھین اختلاف لغت کیوجہ سے جب یہ ضرورت لوگون کی کثرت کی وجہ سے رفع ہوگئی تو ایک ہی لغت کیطرف عود کر آئی واللہ اعلم ۱۲ مصح